سلسلۂ مطبوعاتِ خسرویہ بہ سرپرستی اعلیحضرت حضور نظام عالی مقام خلد اللہ ملکہ

مَنْ عَشِقَ وَعَفَّ فَمَاتَ فَهُوَ شَهِيدٌ

خطابِ ایں کتابِ عاشقی بہر
دولرانی خضر خاں ماند در دہر

مثنوی

دولرانی خضر خاں

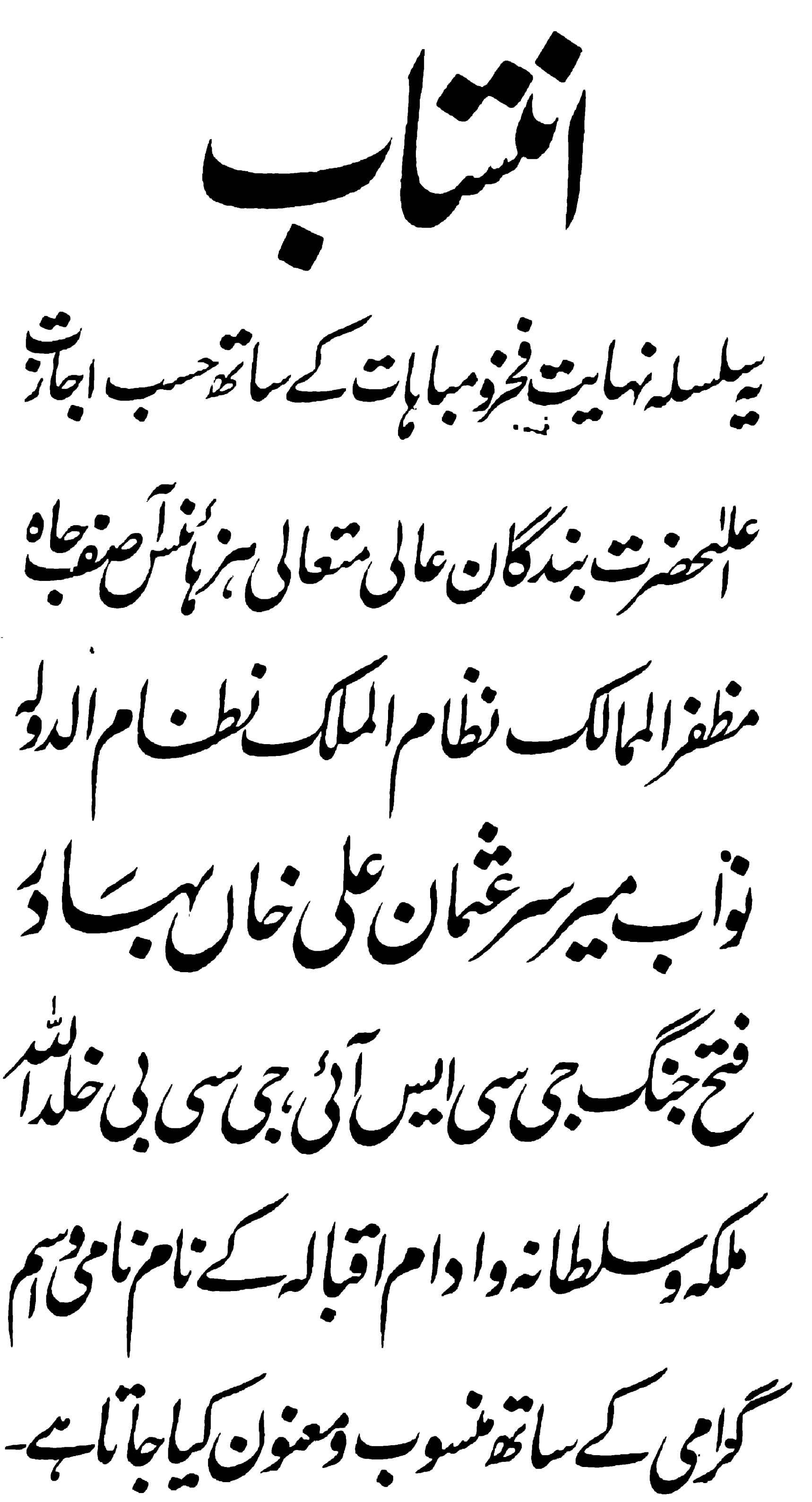
حضرت امیر خسرو دہلوی

بہ تصحیح و تنقید جناب مولانا رشید احمد صاحب سالم انصاری

باہتمام محمد مقتدیٰ خان شروانی

مطبع انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ میں طبع ہوئی

۱۳۳۶ھ
۱۹۱۷ء



انتساب

یہ سلسلہ نہایت فخر و مباہات کے ساتھ حسب اجازت
اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی ہز ہائنس آصف جاہ
مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ
نواب میر سر عثمان علی خاں بہادر
فتح جنگ جی سی ایس آئی، جی سی بی خلد اللہ
ملکہ و سلطانہ و ادام اقبالہ کے نام نامی و اسم
گرامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے۔

فہرستِ مضامین

صفحہ

مقدمہ

متن

صفحہ

صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

مقدمہ

مثنوی دولرانی خضرخاں جو حضرت امیر خسرو کی مثنویوں میں نہایت اہم اور دلچسپ کتاب ہے اور جو چند صدیوں سے ادبی دنیا میں عشیقہ کے نام سے زیادہ تر مشہور ہو گئی ہے اُس کی تصحیح و تنقیح کی خدمت عالیجناب نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب بہادر کے حکم سے خاکسار نے اپنی حیثیت اور لیاقت کے مطابق انجام دی یہ کام اگرچہ نہایت دشوار تھا اور میری بے سرو سامانی اور بے بضاعتی کے علاوہ سخت حوصلہ شکن اور صبر آزما مشکلات اس دشوار گزار راہ میں متواتر حائل ہوتی رہیں لیکن خداوند تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اُس کے فضل و کرم اور اُسی کی تائید و توفیق سے یہ کام اختتام کو پہنچا اور وہ وقت آیا کہ میں اُس کی نسبت چند لفظ بطور مقدمہ و تمہید کے ناظرین کی خدمت عالی میں عرض کروں۔

ترتیب و تصحیح کلیاتِ خسروی کا کام اِس قدر مہتم بالشان تھا کہ ہمارے مستند

صفحہ

وماہتاب تھے یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے رہگرای عالم جاودانی ہو گئے
اوراس قحط الرجال کی وجہ سے جو ایک عرصہ سے ہماری قوم میں پایا جاتا ہی تنزل کی
یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس خاکسار ہیچمیرز کو اس کام میں شرکت کی عزت دی گئی جیساکہ
حضرت امیر خسروؒ نے فرمایا ہی ؎

چو روا اندر غروب آورد خورشید — زند سیارہ لافِ ملکِ جاوید
چو شب بیارہ شد در ابر نایاب — چراغِ دشت گرد د کرمِ شب تاب
چو شمعِ ماہ را کم شد زبانہ — بخورشیدی نشیند شمعِ خانہ

مدرسۃ العلوم علی گڑھ، حبیب گنج، حیدرآباد دکن، رامپور، بانکی پور، کلکتہ اور دہلی کے
نسخوں سے مقابلہ ہو کر یہ نسخہ مرتب ہوا ہی۔ علی گڑھ کا پہلا نسخہ (جو غالباً سرسید مرحوم ومغفور
کا نقل کرایا ہوا ہی اور اچھا مکمل نسخہ ہے) موجودہ ایڈیشن کی بنیاد قرار دیا گیا اس نسخہ کی
نقل لے کر سب سے پہلا مقابلہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن کے نسخہ سے (جو غالباً دسویں
صدی کا لکھا ہوا تھا) دفترِ نقل میں کرایا گیا۔ اس کے بعد میں نے رامپور پہنچکر وہاں کے
تین نسخوں سے مقابلہ کیا۔ منشی سید محمد صاحب ملازم کتب خانہ رامپور جو ادب فارسی
میں نہایت قابل شخص ہیں اور مشاہیر شعراء عجم کے کلام پر ان کو کافی عبور حاصل ہے اس
مقابلہ میں میرے ساتھ شریک تھے منشی صاحب ممدوح کا حصہ اس مقابلہ میں سوائے
شاذ و نادر صورتوں کے ہمیشہ قرات رہا ہی۔ جناب حافظ احمد علی خاں صاحب شوق
سپرنٹنڈنٹ کارخانجات واعلیٰ افسر کتب خانہ کی عنایتِ خاص واجازت سے منشی صاحب

وسلم الثبوت علما و اُدبا کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے کمربستہ ہوتی اور مُلک کے علم دوست اور صاحب ذوق اشخاص اپنی پوری قوت کے ساتھ ان کی تائید کرتے اس لئے کہ حضرت امیر کے کلام پر قریباً سات صدیاں گزر چکی ہیں جن میں طرح طرح کے شوروفتن اور بڑے بڑے سیاسی انقلابات ہندوستان کے علمی و ادبی مرکزوں میں مُسلسل پیش آتے رہے ہیں۔ اس قسم کی عام شورشوں میں علوم وفنون کی تباہی، کتابوں اور کتب خانوں کی بربادی ایک لازمی بات ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس طویل زمانہ میں حضرت امیر کا کلام بوجہ عام مقبولیت کے کثرت سے نقل درنقل ہوکر بالکل مسخ ہوگیا ہے۔ جاہل کاتبوں اور نااہل مصحّحوں کے تصرّفات نے اس کو ناقابل فہم بنادیا ہے

ہرگز از چنگیز خاں بر عالَم صورت نرفت

آں ستم کز کاتباں بر اہلِ معنی می رود

ایک کتاب کے مختلف نسخوں کا جب باہم مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ اکثر اہم غلطیوں میں متفق نظر آتے ہیں اور طُرفہ یہ ہے کہ باوجود کافی تلاش اور جستجو کے جو عالیجناب نواب صاحب بہادر چار سال سے فرما رہے ہیں اب تک کوئی نسخہ کسی کتاب کا دَورِ مغلیہ سے اوپر کا دستیاب نہیں ہوسکا۔ ان حالات کی بنا پر سخت ضرورت تھی کہ ناقدانِ بصیر کی ایک جماعت اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیتی۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ اس کام کے شروع ہوتے ہی شمس العُلما خواجہ الطاف حسین حالی، شمس العلما مولانا شبلی نُعمانی، خواجہ عزیز الدین عزیز لکھنوی، مولانا عبد الغنی خاں صاحب غنی فرخ آبادی جو آسمان علم وفضل کے آفتاب

مسودے کے درست کرکے اور اُن کے اختلافات کو ترتیب دے کر مطبع کو سپرد کردے تاکہ کتابت کا سلسلہ شروع کیا جائے یہ مسودہ ۹۱ مطبوعہ صفحات میں ختم ہوا ہے۔ اس حصہ میں صرف وہی اختلافات دکھلائے جاسکے ہیں جو مندرجہ بالا نسخوں کے مقابلہ میں پائے گئے۔ بانکی پور و کلکتہ وغیرہ کے نسخوں کا حوالہ ان ۹۱ صفحات میں ناظرین نہ پائیں گے مگر شاذ و نادر جو شاید کاپیوں یا پُروفوں کی صحت کے اثنا میں اضافہ ہوا ہو گا۔

بانکی پور پہنچکر میں نے باقی مسودہ کو وہاں کے نسخہ سے مقابلہ کیا۔ سید سعادت علی خاں صاحب نے جو ہمارے اسکول کے ایک نہایت لایق فایق اور ہر دلعزیز معلّم ہیں اور جو اتفاقاً اُس وقت وہاں تشریف فرما تھے اس مقابلہ میں مجھکو بہت قیمتی مدد دی۔ بانکی پور کا یہ نسخہ ظاہری تکلفات اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نواب شہاب الدین احمد خاں گورنر صوبہ گجرات کی فرمایش سے ۹۹۵ھ میں بمقام احمد آباد تیار ہوا اور میر محمد شریف وقوعی نیشاپوری نے نواب ممدوح کے حکم سے اس کی تصحیح کی جیساکہ خاتمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے:۔

حسب فرمودۂ عالی حضرت فلک منقبت کیوان رفعت خان بالطف و احسان شہاب الدین احمد خاں الحسنی ارقاہ اللہ علی مدارج العز والعلی واوصل عوائد فوائدہ الی اہل الصداقۃ والولا در بلدۂ طیبہ احمد آباد بتاریخ ۴ شہر ذیحجہ ۹۹۵ھ با تمام رسیدہ مقابلہ این نسخہ شریفہ حسب الامر نواب مستطاب نامدار عالم مدار عدالت شعار شہاب ثاقب آسمان جاہ و جلال خجستہ فرخندہ بخت اوج دولت و اقبال ادام اللہ تعالیٰ ظلال اشفاقہ واحسانہ علی مفارق المسلمین

ممدوح کی معیت کی عزت مجھکو حاصل ہوئی تھی۔ رامپور کے دو نسخے یعنی ر۱ و ر۲ تو صحت
کے اعتبار سے محض معمولی تھے لیکن تیسرا نسخہ یعنی ر۳ اچھّا تھا یہ نسخہ نہایت پیچدار خط شفیعا
میں لکھا ہوا ہے۔ نقطے سوائے چند موقع کے تمام کتاب میں مطلق نہیں دئے گئے۔ اور پھر
اُس پر طرّہ یہ کہ کتاب کرم خوردہ اور پیوندکار تھی جس کا پڑھنا دشوار تھا خاتمہ پر کاتب
نے اپنا نام دُرگا پرشاد المتخلص بہ عاشق اور سنہ کتابت ۱۱۲۱ ہجری لکھا ہے اس نسخہ کی
صحت میں کافی اہتمام ہوا ہے مگر بعض مقامات میں بطور ایجاد بندہ تصرفات[1] بھی
معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اختلافات سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مشکل اشعار پر کہیں کہیں
حواشی بھی لکھے ہیں جو اکثر معقول ہیں اور خاتمہ کے آخر میں لکھا ہے: "در مقابلۂ این بسیار محنتہا
کشیدم تا بر وفقِ دلخواہ صحیح کردم"۔ انھیں رامپوری نسخوں کے ساتھ ساتھ حبیب گنج کے
نسخہ سے بھی جس کا اصطلاحی نام ح ہے اور نیز مدرستہ العلوم علی گڑھ کے دوسرے نسخہ سے بھی
جو حال میں خریدا گیا تھا اور جس کا نام ع ہے مقابلہ میں وقتاً فوقتاً مدد لی گئی یہ دونوں نسخے
محض معمولی ہیں اور ان میں کوئی قابل ذکر بات نہیں معلوم ہوتی۔

مقابلہ و تصحیح کا کام یہاں تک پہنچا تھا کہ تصانیف خسروی کی تلاش و جستجو کے سلسلہ
میں مجھکو بہار و بنگال کا سفر پیش آگیا۔ حضور نواب صاحب کے حکم کے مطابق میں نے صفحے

---

[1] مثلاً اس شعر میں

بہ بیماری کہ بیکس مُرد و بدحال — بداں موری کہ در رہ گشت پامال

مصحح نے بجائے لفظ مور کے لفظ کور بنا کر اپنی دانست میں تصحیح کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے سمجھا کہ بیمار کے مقابلہ میں کور کا لفظ زیادہ مناسب اور موزوں ہے۔ مگر یہ بات اُس غریب کو معلوم نہیں تھی کہ حضرت امیر خسرو بعض اوقات لفظوں کے اجزاء سے بھی تناسب قایم کر دیتے ہیں اور اس شعر میں ایسا ہی ہوا ہے۔ لفظ بیمار کا ایک جزو مار ہے جس کے مقابلہ میں لفظ مور لایا گیا ہے اور مار و مور کا تقابل [illegible]

اور دوسرا ہارڈنگ لائبریری دہلی سے آیا جس کا اصطلاحی نام د ہے۔ ان میں سے بھی حتی الوسع مدد لی گئی۔ یہ دونوں نسخے صحت کے لحاظ سے بھی اچھے تھے۔ اگرچہ اوّل الذکر میں متعدد جگہ اوراق کم تھے اور اشعار بھی جا بجا چھوٹے ہوئے تھے۔ ان نسخوں کے علاوہ فرہنگ جہانگیری، فرہنگ رشیدی، منتخب التواریخ بدایونی، گلستان ہند اور تاریخ فرشتہ سے بھی کہیں کہیں مدد لی گئی ہے جن میں اس مثنوی کے اشعار بطور استشہاد کے نقل کیے گئے ہیں۔

کسی کتاب کو بارہ قلمی نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد جائز طور پر یہ توقع ہو سکتی ہے کہ کتاب تمام اسقام اور اغلاط سے بالکل پاک و صاف ہو گئی ہوگی مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ عرض دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالت میں اس کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اور باوجود محنت اور کوشش کے جو حتی المقدور میں نے تصحیح و مقابلہ میں کی ہے ایک خاصی تعداد مشتبہ اشعار کی باقی رہ گئی جو مجھ سے حل نہیں ہو سکے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ قلمی نسخے اگرچہ صورت میں، سیرت میں، خط میں، زمانۂ کتابت میں مختلف ہیں لیکن جہاں جہاں اہم اور سخت قسم کی غلطیاں ہیں وہاں یہ سب نسخے بلا کسی استثنا کے متفق ہو جاتے ہیں اور اگر کہیں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ اختلاف نہ تو خود صحیح ہوتا ہے اور نہ صحت کی طرف رہبری کرنے والا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ تمام نسخے ایک ہی خاندان کے ہیں جن میں شرافت اور اصالت کا جوہر بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ ان نسخوں میں جو غلطیاں کاتبوں کے سہو اور مصححوں کے تصرفات سے زمانۂ مابعد میں واقع ہوئی تھیں

الیٰ یوم آلا مال درخدمت سیادت ونقابت وشرافت انتباہ فضیلت دستگاہ فصاحت
وبلاغت شعار میر محمد شریف وقوعی باتمام رسید سابع[1] عشر شہر سنہ مذکورہ۔ وانا الاٰنس بمولاہ
الاٰیس عما سواہ حسین بن علی الحسینی۔"

لیکن افسوس ہی کہ صحت کے اعتبار سے یہ نسخہ بھی کچھ بہتر ثابت نہیں ہوا اور خدا بخش لائبریری کی مطبوعہ فہرست کو دیکھکر جو خوش آیندہ توقعات میں نے باندھی تھیں ان میں سخت مایوسی ہوئی۔ شروع شروع میں کچھ نشانات تصحیح کے معلومات ہوتے ہیں لیکن آخر میں تو تغلیط کی نوبت پہنچ گئی ہی۔

کلکتہ میں تین نسخے میری نظر سے گزرے جن میں سے ایک نسخہ جس کا نام لؔ ہی امپیریل لائبریری میں ہی یہ نہایت ناقص اور غلط ہی۔ دو نسخے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ہیں ایک کا نام کاؔ ہی یہ نسخہ نہایت پرتکلف اور خوشخط ہے مگر صحت کے لحاظ سے معمولی ہے دوسرا نسخہ جس کا نام کؔ ہی کافی بدخط اور شکستہ حالت میں ہی البتہ اس کی صحت جیسا کہ حاشیہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہی کسی قابل شخص نے کی ہی۔ حواشی بھی کہیں کہیں لکھے ہیں جو معقول ہیں ان نسخوں کے ساتھ سرسری مقابلہ کیا گیا لیکن مشتبہ اشعار کو نہایت تدقیق کے ساتھ مقابلہ کیا اور شکر ہے کہ یہ محنت بالکل ضائع نہیں گئی۔ آخر میں جبکہ کتابت اور ترتیب اختلافات کا بہت سا کام ختم ہو چکا تھا دو نسخے اور دستیاب ہوئے ایک نسخہ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس حبیب گنج نے عطا فرمایا جس کا نام حؔ[2] ہے

---

[1] یہ لفظ اصل میں مشکوک ہی بظاہر سابع معلوم ہوتا ہے ممکن ہی کہ تاسع ہو

دولرانی خضرخاں ہے۔جیساکہ فرماتے ہیں ؎

چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد | فلک درظلِ ایں ہر دو علم شد
خطاب ایں کتابِ عاشقی بہر | دُولرانی خضرخاں ماند در دہر
مبارک نقشِ ایں حرفِ ورق مال | بدومعنی مبارک میکند فال
یکے برتے آنکہ اندر کامرانی | خضرخانا تو دولتھا برانی
دگر چوں لیلی و مجنوں تبرتیب | دولرانی خضرخاں کرد ترکیب
چو بود ایں نام محتاجِ بیانے | بیاں کردن نمیدارد زیانے

ان اشعار میں حضرت امیر نے کتاب کا نام مع وجہ تسمیہ صاف طور پر بتا دیا ہے اس لئے اسی کو اصلی نام سمجھنا چاہیئے۔

سببِ نظمِ کتاب | اس مثنوی میں شاہزادہ خضرخاں اور راجہ کرن والی گجرات کی بیٹی، دیولدی کی عشق و محبت کی تاریخی داستان ہے جو خود خضرخاں کی فرمایش سے نظم کی گئی ہے۔اور چونکہ ان ہندی الفاظ کا فارسی ترکیبوں کے ساتھ چسپاں ہونا دشوار تھا اس لئے حضرت امیر خسروؒ نے تعریب وتفریس کا عمل کر کے اس کو دولرانی بنا لیا ہے اس کے سبب تالیف میں حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ ایک نہایت ہی متبرک روز تھا جبکہ شاہزادہ خضرخاں نے مجھکو بُلایا اور باوجود باشاہی شان وشکوہ کے میری خیراندیشی کے صلہ میں میری مزاج پرسی کی اور تواضع اور فروتنی کا اظہار فرمایا اور مجھکو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا اور اس مثنوی کے نظم کرنے کی فرمایش کی ؎

مجھکو کافی اعتماد ہے کہ ان سے ہمارا یہ نسخہ بالکل پاک و صاف ہو گیا لیکن جو غلطیاں کہ ان کو اپنے مورث اعلیٰ سے پہنچی ہیں اور جو نسلاً بعد نسلٍ اولاد و احفاد میں منتقل ہوتی رہی ہیں ان کا دفعیہ کافی طور پر نہیں ہو سکا۔ اگر کبھی دوسرے خاندان کا کوئی نسخہ مل گیا تو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اصلی غلطیاں بھی رفع ہو جائیں گی۔

مثنوی کا نام اس مثنوی کا نام ان متاخر صدیوں میں زیادہ تر مشہور عشیقہ ہے یورپین مستشرقوں نے بھی اپنی فہرستوں میں زیادہ تر یہی نام لکھا ہے اکثر مؤرخین بھی جب اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں تو یہی نام لکھتے ہیں عِشقیہ، عاشقیہ اور عاشیقہ نام جو بعض نسخوں میں پائے جاتے ہیں وہ صرف عشیقہ کی تصحیف ہے محمد قاسم فرشتہ اپنی مشہور تاریخ میں جہاں کہیں اس کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو اُس کا نام خضر خانی و دولدی رانی لکھتا ہے۔ نسخہ دمیں کتاب کا نام سرورق پر صحیفۂ عشق لکھا ہے جو غالباً عنوانِ کتاب سے ماخوذ ہے۔ راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار نے اپنی کتاب گلستانِ ہند میں کہیں صرف خضر خانی اور کہیں خضر خانی دَولرانی اور خضر خانی و دولرانی لکھا ہے بعض تحریروں میں اس کتاب کا نام آغازِ عشق اور منشورِ شاہی بھی دیکھا گیا ہے آخر الذکر نام غالباً خاتمہ کے اس شعر سے ماخوذ ہے ؂

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی
بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی

ان تمام ناموں کو بمنزلۂ عرفِ عام کے سمجھنا چاہیئے جو لوگوں کی زبانوں پر بوجہ اپنی سُبکی اور خفت کے جاری ہو گئے ہیں کتاب کا اصلی نام جو مصنفِ علّام نے تجویز فرمایا ہے

ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج | بہمراہی شدہ بامن دراں اوج
رسیدم تا بداں گلشن کہ جستم | چو گل بر چشمۂ اُمید رُستم
مُعلاّ حضرتی دیدم فلک سائے | ملک صف بستہ و انجم صف آرائے
فلک بر کُرسی بختش نشاندہ | سعادت آیۃ الکرسیش خواندہ
فروغِ جبہہ نور افگندہ تا دُور | چنانکہ از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشمِ من دراں خورشید شد گرم | چو مومِ روزگارِ سخت شد نرم
بجائے سودہ شد رُو بر زمینم | کہ انجم رشک بردند از جبینم
دراں خدمت چو بسم اللہ شنیدم | دُعائے سوے مسند در دمیدم
بروے سروراں چیدہ ملک | با بر و در حدیث آں دیدۂ ملک
دراں ابرو۔ دو چشمِ بندہ خسرو | چو چشمِ عید جویاں در مہِ نو
بہر کاں ماہِ نو خم گشت ناگاہ | مبارک باد گفتش خواجہ و شاہ
مرا باآں شکوہِ پادشاہی | بپرسش داد مُزدِ نیک خواہی
عزیزم داشت ہمچوں جم نگیں را | تواضع کرد چوں گردوں زمیں را
بہم گفتاریم داد احترامے | کہ دولت گفت بختم را سلامے

خضر خاں اپنا درد و سوز بیان کر کے قصہ کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا ہے ۵

چو گفت ایں لب نوازش کرد فرمود | کہ اے صد گنجِ معنی در تو موجود
ز نطقت یک سخن صد لولوے تر | ز کلکت یک شبہ صد کانِ گوہر

مبارک بامدادے کاختر روز — شد از نور مبارک گیتی افروز

رسید اقبالِ پیشانی کشادہ — کلہ بالائے پیشانی نہادہ

دلم را گفت کاحسنت اے جوان بخت — کہ بر گردوں زدی اندیشہ را تخت

چہ گنج ست ایں کہ دادت خازنِ غیب — کہ در پشت نگوں کرد آسماں جیب

بفردوس ار ز لالِ جاوداں ست — زبانِ کلکت آں را ناوداں ست

نماند از بس کہ دادندت بسینہ — کواکب را متاعے در خزینہ

بشارت میدہم کز پردۂ راز — درے کردہ ست دولت بہرِ تو باز

خضر دی مژدۂ دادہ ست جانی — خضر خاں را بآبِ زندگانی

نہ آں آبے کزاں اسکندرِ روم — نہ بُد چوں آبخوردش ماند محروم

ازاں شربت کہ آمد زاہلِ گفتار — بعہدِ دوم اسکندر پدیدار

چنیں دانم کہ آں گویندۂ چُست — توئی واں آبِ حیواں گفتۂ تست

رواں کن چشمۂ خود را بدانسوے — کہ ہست ایں چشمہ را زاں تشنہ رہ جوے

زہی بخت ار چناں فرخ نہالے — ز جوئے خاطرت نوشد زلالے

حضرت امیر شاہزادہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دربار کا جاہ وجلال اور شان و شکوہ کا نقشہ حسب ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں ؎

مرا کاقبال خواند ایں مژدہ در گوش — ز شادی پائے خود کردم فراموش

ز ہمت ساختم رخشِ فلک گام — بیک گنبد رسیدم بر نہم بام

شدم بس سربلند از خدمتِ پست | نمودم رجعت ایں دیباچہ بر دست
من و زیں پس طرازِ ایں معانی | سوادِ حرف و سودائے نہانی

حضرت امیر خسرو ان تمام واقعات کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اگر اجل نے مُہلت دی اور کوئی آسمانی آفت اس میں حائل نہ ہوگئی تو جہاں تک میرے امکان میں ہے اپنا پُورا زورِ طبّاعی اس مثنوی میں صرف کروں گا۔

کنوں گر در بقا باشد درنگے | ق | بریں شیشہ نبارد چرخ سنگے

زبخششہا کہ من در سینہ دارم | بریزم ہر چہ در گنجینہ دارم
بہنجائے نگارم نقشِ ایں درج | کہ چوں آبِ رواں گوہر شود خرج
نہ لافم بیش ازیں ناکردہ ترتیب | کہ گُل نارستہ نتواں گفتن از طیب
چو آید نقشِ ایں دیبا بپایاں | بیابد خوبرے کش ہست شایاں
خدا عمرم ببخشد تا بدانگاہ | کہ از گلگونہ بیروں آید ایں ماہ
چو ہیئت گرم گردم جلوہ سازش | کم از شہرے نباشد نرخِ نازش
زشاہی کوست ایں بُت را وفا جوے | توانم خواست لابُد ہدیہ روئے
خدایا دہ فراغ و زندگانی | کہ بینم ایں صنم را در جوانی
چو شد پروردہ ز آبِ خضر جانش | سپارم در کنار خضر خانش
بگز آبِ لطف آں خضرِ زمانہ | بسر سبزی بماند جاودانہ

زمانۂ تصنیف | راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار سندیلہ اپنی تاریخ گلستانِ ہند

مرادر سر ز سودائے جوانی — خیالے ہست زاں گو نہ کہ دانی
دلے دارم اسیرِ فتنہ جائے — مُسلسل گشتہ در بندِ بلائے
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز — شبم در قصۂ لیلیٰ شود روز
شدم گم در بیابانے بناگاہ — کہ آنجا خضر اوّل گم کند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم — ولیکن آب خوش خوردن نیارم
اگرچہ عالمست ایں دل دریں گل — دو عالم غم کجا گنجد دریں دل
چو غم راجا نماند اندر دلِ تنگ — بچہرہ نقش بستم ز اشکِ گلرنگ
ز تو خواہم کہ ایں افسانۂ راز — کہ کرد از رخنہائے سینہ درباز
چناں سنجی ز بہرِ ایں دلِ تنگ — کہ در میزانِ دلہا کم شود سنگ
دلِ مُردہ حیات از سر پذیرد — وگر کس زندہ دل باشد بمیرد
بود گاہِ غم و اندیشہ یارے — مُرادِ عاشقے را غمگسارے

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ خضر خاں کے اشارہ سے ایک کنیز نے قصّہ کا مسودہ لاکر میرے حوالہ کیا۔ جب اُس مسودہ پر میری نظر پڑی تو فوراً میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے اس حقیر خدمت کے انجام دینے کا شاہزادہ سے وعدہ کر لیا اور اُس مسودہ کو لے کر اپنے مکان کو واپس آیا اور فوراً اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کر دیا۔

بفرمود انگہے کاں نامۂ درد — نہانی محرمے سوئے من آورد
چو در چشم آمد آں دودِ جگر تاب — کشاد از دیدۂ من در زماں آب

مؤرخ چوں شمارِ سالِ وے کرد | عطارد بر سرِ ذوالقعدہ ہے کرد
دگر تاریخ بکشایند ز ابجد | زہجرت پانزدہ گیرند و ہفصد ۷۱۵

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ غالباً اواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں خضر خاں کی طرف سے یہ فرمائش ہوئی اور حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کیا اور خضر خاں اور دولرانی کے جدا کرنے کا واقعہ جس کو راجہ صاحب ممدوح نے بنا تصنیفِ مثنوی قرار دیا ہے ۷۱۱ھ سے پہلے کا ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی کا حال جو اُس کے ماموں الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہے، حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ۲۳ رمضان المبارک روز چہار شنبہ ۷۱۱ھ ہجری کو ساعت سعید میں جو منجموں کے مشورہ سے قرار پائی تھی عقد نکاح کی رسم عمل میں آئی اور غرۂ ذیحجہ روز پنجشنبہ کو معمولی رسموں کے ساتھ دلہن رخصت ہوئی۔ دوسری شادی جو دولرانی کے ساتھ ہوئی اُس میں کوئی دھوم دھام نہیں کی گئی۔ بلکہ گھر کے چند آدمی جمع ہو گئے اور ان کے سامنے نکاح پڑھ دیا گیا اس نکاح کی تاریخ حضرت امیر نے نہیں لکھی اور نہ کسی تاریخ میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔ غالباً ۷۱۳ھ ہجری میں یہ نکاح ہوا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس عقد سے پہلے یہ واقعہ اس قابل نہ تھا کہ خضر خاں اُس کا مسودہ تیار کر کے امیر خسرو سے اُس کے نظم کرنے کی فرمائش کرتا اور امیر خسرو اُس کو نظم فرمانا شروع کرتے۔ اس لئے میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں اس مثنوی کی نظم شروع ہو کر، ذوالقعدہ ۷۱۵ھ ہجری کو تمام ہوئی جیسا کہ خود حضرت امیر خسرو نے خاتمۂ کتاب میں

دفتر دوم صفحہ ۱۳۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب سلطان علاء الدین کو یہ خبر پہنچی کہ خضر خاں دولرانی کے عشق میں اس قدر دیوانہ ہو رہا ہے کہ لکھنے پڑھنے کی طرف اُس کو مطلق توجہ نہیں رہی تو اُس نے حکم دیا کہ دونوں جدا کر دئے جائیں یہ جُدائی دونوں پر بہت شاق گذری اور اُسی جوش و خروش میں خضر خاں نے امیر خسرو کو بُلا کر اس مثنوی کے لکھنے کی فرمایش کی۔ اس فصل میں چند اشعار ایسے موجود ہیں جن سے اس قسم کا شبہ ہو سکتا ہے مثلاً خضر خان کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

مرا در سر ز سودائے جوانی | خیالے ہست زانگونہ کہ دانی
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز | شبم در قصۂ لیلیٰ شود روز
شدم گم در بیابانے بناگاہ | کہ آنجا خضر اول گم کند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم | ولیکن آب خوش خوردن نیارم

غالباً راجہ صاحب نے انھیں اشعار سے یہ واقعہ استنباط فرمایا ہے مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ حضرت امیر خسرو نے اس کتاب کے خاتمہ میں صاف طور پر لکھا ہے کہ چھ ذوالقعدہ ۷۱۵ہجری کو یہ مثنوی تمام ہوئی اور اس کی تصنیف میں چار مہینے اور چند روز صرف ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی | بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی
بقدرِ چار ماہ و چند روزے | فروزاں شد چنیں گیتی فروزے
جمال آراست ایں ماہِ دل افروز | ز ذوالقعدہ دوم حرف و سوم روز

الحاقی ہو اگرچہ اُس کی ساخت اور بندشوں میں حضرت امیر خسرو کا خالص رنگ صاف صاف نمایاں ہو رہا ہے۔ پس اگر یہ شعر الحاقی سمجھا جائے تو داستان کے اشعار کی تعداد ۲۱۶ رہتی ہے اور اگر اس میں مندرجہ بالا اشعار کے آخری تین شعر جو بلاشبہ بعد میں لکھے گئے ہیں شامل کئے جاویں تو اضافہ شدہ اشعار کی تعداد پوری ۲۱۹ ہو جاتی ہے اور اگر مندرجہ بالا تین شعروں کو تعداد سے خارج سمجھا جائے تو اس صورت میں ماننا پڑتا ہے کہ داستان کے دو شعر ضائع ہو گئے۔ اور اس قدر زمانۂ دراز کے بعد ایسا ہو جانا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔

حضرت امیر نے نہ تو اس واقعہ قتل کی کوئی تاریخ لکھی ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مثنوی میں اس داستان کا اضافہ کس وقت کیا گیا۔ اکثر تواریخ کی کتابیں بھی اس سے ساکت نظر آتی ہیں۔ البتہ ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی مشہور کتاب منتخب التواریخ میں وقت کی تعیین کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۷۱۸ھ میں سلطان قطب الدین مبارک شاہ جب جھائن میں پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحداران کو حکم دیا کہ گوالیار پہنچکر خضر خاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو شہید کردے اور ان کے اہل وعیال کو دہلی میں لے آئے۔ فرشتہ کے الفاظ بھی قریباً یہی ہیں اور غالباً یہ دونوں بیان ضیاء برنی سے ماخوذ ہیں جس نے بظاہر ۷۱۸ھ کے واقعات کے سلسلے میں اس واقعہ کو بھی لکھا ہے۔ مگر پہلے واقعات کے تعین میں حضرت امیر خسرو اور ضیاء برنی کے بیان میں ایک سال کا فرق چلا آرہا ہے سلطان علاء الدین کی وفات کی تاریخ حضرت امیر نے عشقیہ میں ۷۱۵ھ اور ضیاء برنی

تصریح کی ہے۔

اس مثنوی کی صرف ایک داستان ایسی ہے جو ۷۱۵ھ کے بہت بعد میں لکھی گئی ہے اور وہ خضر خاں وغیرہ کے قتل کا واقعہ ہے۔ اس کی نسبت امیر صاحب خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ خضر خاں وغیرہ کے واقعۂ شہادت کے بعد میں نے ۳۱۹ اشعار کا اس مثنوی میں اور اضافہ کیا۔ اور مثنوی کے کُل اشعار اس وقت ۴۵۱۹ ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

وگر داننده پرسد بیت چندست ق درین نامه که از عشق ارجمندست

بصد خوبی نشاند بر دل و جاں غمِ خوبِ دولرانی خضر خاں

چو بر بالا کشد ایں پرده راکس چهار الف ہست و دو بیت ایں قدر بس

پس از خونِ شهیدانِ پُر اندوه نوشتم سه صد و زاں پس دَه و نُه

وگر بر راستی خواهی گوا خاست شهیدانیک گواهی میدهد راست

وگر زیر و زبر گردند همره چهار الف ست و پانصد بانه و ده

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ اضافہ سے پیشتر مثنوی کے اشعار کی تعداد ۴۲۰۰ تھی لیکن خضر خاں اور شادی خاں اور شہاب الدین عمر کے واقعۂ قتل کے بعد ۳۱۹ اشعار کا اس میں اور اضافہ ہوا اور کُل تعداد اشعار کی ۴۵۱۹ ہو گئی۔ میں نے اس داستان کے اشعار کو شمار کیا ہے۔ اس وقت ۳۱۷ شعر ہیں جن میں سے صفحہ ۲۷۷ کا تیسرا شعر ایسا ہے جو صرف بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر نسخوں میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ

ان اشعار میں اگرچہ سلطان قطب الدین کے لئے بے مہری اور تلخی اور ترش روئی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن تیسرے اور چوتھے شعر میں اس واقعہ قتل میں اُس کے لئے ایک عذر لنگ بھی تجویز کر دیا ہے یعنی اُس کے نزدیک مصلحتِ ملکی اسی کی مقتضی تھی اور وہ سلطنت کے دعویداروں سے ملک کو خالی کرنا چاہتا تھا پس ان اشعار سے غالباً گمان ہوتا ہے کہ یہ داستان سلطان قطب الدین کے عہدِ سلطنت میں لکھی گئی ہے اور اس لئے مورخین نے وقت کی جو تعیین کی ہے اُس کو قطعی طور پر صحیح سمجھنا چاہیئے۔

واقعات قصہ اس کے بنیادی واقعات میں کتب تواریخ باہم مختلف ہیں اگر ان تمام اختلافات کو دکھلایا جاوے تو بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نقل واقعات میں امیر خسرو کی پیروی کروں گا البتہ قصہ کے ضروری اجزا جو نظم میں متروک ہو گئے ہیں اُن کو بھی قصہ کے ساتھ شامل کر دینا اور صرف ضرورت کے موقعوں پر تاریخی اختلافات کی طرف اشارہ کر دینا غالباً کافی ہوگا۔

سلطان علاء الدین کے جلوس کے تیسرے سال یعنی ۶۹۷ھ ہجری کے ابتدائی مہینوں میں الماس بیگ الملقب بہ اُلغ خاں جو سلطان کا بھائی تھا اور نصرت خاں جالیسری جو منصب وزارت پر ممتاز ہوا تھا مہم گجرات کے لئے مامور ہوئے اور ایک جرار لشکر لے کر راجہ کرن والی گجرات پر حملہ آور ہوئے راجہ شاہی لشکر کی مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور اپنے صدر مقام نہروالے سے جو گجراتی تواریخ میں انہلواڑہ کے نام سے مشہور ہے بد حواسی کے ساتھ فرار ہو کر راجہ رام دیو والی دیوگیر کے یہاں پناہ گیر ہوا۔ اس جنگ میں مال غنیمت کے

نے ۷۱۶ھ لکھی ہے۔ اسی طرح سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے جلوس کی تاریخ حضرت امیر نے نہ سپہر میں ۷۱۶ھ اور ضیاء برنی نے ۷۱۷ھ لکھی ہے۔ اگر یہاں تک بھی اُس کا اثر متعدی سمجھا جائے تو خضر خاں کے قتل کے واقعہ کی صحیح تاریخ ۷۱۷ھ ہونی چاہیئے۔ ابن بطوطہ نے بھی جو اس واقعہ کے چند سال بعد ہندوستان میں آیا تھا اپنے سفرنامہ میں اس واقعۂ قتل کو بلا تعیّن تاریخ لکھا ہے۔ بہرحال یہ درد انگیز واقعہ ۷۱۷ھ یا ۷۱۸ھ میں ظہور پذیر ہوا اور متعدد قرائن اس داستان کے اشعار میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ امیر خسرو نے اُسی وقت اس داستان کو نظم کر کے مثنوی کی تکمیل کر دی تھی۔ اس عبرت خیز داستان کے ہر ہر شعر میں جو درد اور سوز بھرا ہوا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ واقعہ تازہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ کی شکایت اور اپنی ناخوشی کا اظہار حضرت امیر خسرو نے نہایت دبی زبان سے کیا ہے جس سے صاف نمایاں ہے کہ قطب الدین کے عہد سلطنت میں یہ داستان لکھ رہے ہیں۔ اگر عہد قطبی کے بعد لکھا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ اُس کا رنگ دوسرا ہوتا۔ مثلاً فرماتے ہیں ؎

مع القصہ نہانی دانِ ایں راز — زگنجِ راز زینساں در کشد باز

کہ چوں سلطاں مبارکشاہِ بے مہر — زتلخی گشت بر خویشاں ترش چہر

صلاحِ ملک در خونریزِ شاں دید — سزاواری بہ تیغِ تیز شاں دید

براں شد تا کند از کیں سگالی — ز انبازانِ ملک اقلیم خالی

نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد — نمو داری بعذر از دل بروں داد

یکے زاں دو پسر داندر جوانی ۔ پرستارانِ شہ را زندگانی
دوم ماندہ است چوں پیوندِ خون ست ۔ دلِ من بہرِ آں خوں بے سکون ست
دمے گر مہرِ شہ بر بندہ تابد ۔ بگرمی خوں بخوں پیوند یابد
ازیں پیوندِ فرزندے بمادر ۔ نیاید پائے شہ فردا برآدر

چونکہ سلطان خضر خاں کے لئے پہلے ہی سے کسی عمدہ موقع کا متلاشی تھا اس لئے رانی کنولا دیوی کی یہ درخواست اُس کو پسند آئی۔ رائے کرن کو رشتہ کا پیغام بھیجا گیا اور اُس نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس پیغام کو منظور کیا اور چاہتا تھا کہ شاہانہ جہیز فراہم کر کے دیولدی کو دہلی روانہ کر دے ۔

سر آرائے ملکِ ہنداں کرن ۔ کہ بُد صاحبقراں رائے دراں فن
ازیں شادی کہ آمد ناگہانش ۔ نگنجید اندرونِ پوست جانش
کجا در ذرہ گنجد ایں کہ خورشید ۔ دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید
چو با چشمہ کند بحر آشنائی ۔ شود آں چشمہ ہم بحر از روائی
براں شد کاں طرب را کارسازد ۔ علم بر پُشتِ پیلاں برفرازد
متاعِ قیمتی صد پیل بالا ۔ ز دیبا وُ خز و لولوی لالا
دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں ۔ کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں
پس آنگہ با ہزار امیدواری ۔ نشاند تا زنیں را در عماری
فرستد سوئے دولتخانۂ تخت ۔ کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت

ساتھ راجہ کرن کی رانی کنولا دیوی اور دیگر عورتیں بھی اسیر ہو کر دہلی میں آئیں کنولا دیوی حرم میں داخل ہو گئی اور بوجہ اپنی خوبصورتی، خوش سیرتی اور سلیقہ مندی کے سلطان علاءالدین کے دل میں بہت قدر و منزلت پیدا کر لی۔ ایک روز اُس نے سلطان کو خوش پاکر یہ درخواست کی کہ میری دو لڑکیاں جو وہاں چھوٹ گئی تھیں ان میں سے ایک تو خدام شاہی پر تصدق ہو چکی ہے مگر دوسری زندہ ہے خون کے تعلق سے دل بے اختیار سینہ میں تڑپ رہا ہے۔ اگر حضور کی توجہ ہو جائے تو میرا مطلب حاصل ہو سکتا ہے بیٹی کو ماں کے ساتھ ملانے سے حضور سے قیامت میں کچھ مواخذہ نہ ہوگا اس لئے کہ یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے۔ حضرت امیر خسرو اس درخواست کو اس طرح پر ادا کرتے ہیں ؎

شبے خوش دید دارائے زمن را | بعرض آورد راز خویشتن را
نخست اندر دعا لب را زباں داد | زباں را در دعا گوئی عناں داد
کہ شاہا تا ابد مسند نشیں باش | بشاہی خسرو روئے زمیں باش
بیادت ہر کہ بنود بر زمیں شاد | اگر خود آسماں باشد زمیں باد
پس آنگہ با دلِ پُر بیم و امید | بشرح حال شد لرزندہ چوں بید
کہ از شاخِ جوانی بر درختم | دو غنچہ ناشگفتہ داشت بختم
چو زینجا بادِ اقبال آں طرف تاخت | مرا زانجا ربود اینجانب انداخت
شدم من خوش زبختِ روشنِ خویش | ولے ماندآں دو گل در گلشنِ خویش

3344

دیولدی کو اُلغ خاں کی خدمت میں لا حاضر کیا اور شاہی حکم کے مطابق وہ ایک جرار فوج کی حفاظت میں دہلی کو روانہ کی گئی اور محلسرا میں داخل ہوئی چنانچہ فرماتے ہیں

بعصمت ہم بدانساں بہراں پوش | اُلغ خاں را رسانید از سرِ ہوش
الغ خاں در حرم میداشت مستور | چو فرزندِ خودش در پردۂ نور
چو فرماں شد کہ آں ریحانِ فردوس | بشہر آرند چوں برجیس در قوس
رسانیدند در ایوانِ جمشید | بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید

گجرات کے اس دوسرے حملہ کا ذکر ضیاء برنی نے اپنی مشہور تاریخ فیروز شاہی میں نہیں کیا۔ ملا عبد القادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں ان دونوں حملوں کو باہم مخلوط کر کے ایک بنا دیا ہے۔ ضیاء برنی کے بعض الفاظ سے مُلا صاحب مغالطہ میں پڑ گئے ہیں۔ اس حملہ کے متعلق میں نے جس قدر واقعات اوپر لکھے ہیں وہ صرف حضرت امیر کے بیان سے ماخوذ ہیں۔ اکثر کتب تواریخ جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہیں ان واقعات سے ساکت ہیں۔ البتہ محمد قاسم فرشتہ نے قاضی احمد غفاری مولفِ جہاں آرا کے حوالہ سے اس حملہ کے واقعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جس کا خلاصہ ناظرین کی آگاہی کے لئے اس مقام پر ثبت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میں اگرچہ بعض باتیں مکرر معلوم ہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ان دونوں بیانوں کو پڑھ کر (جن میں پہلا شاعرانہ اور دوسرا مؤرخانہ ہے) اصلی واقعات زیادہ وضاحت کے ساتھ نمایاں ہو جائیں گے۔

"اوائل ۷۰۶ھ[1] میں ملک نائب یعنی ملک کافور ہزار دیناری اور خواجہ حاجی

---

[1] حضرت امیر خسرو نے وقت کی تعیین نہیں کی۔ قصہ کے تمام اجزا کے دیکھنے سے یہ وقت قطعاً صحیح معلوم ہوتا ہے

لیکن ادھر سلطان کی رائے تبدیل ہو گئی اور گجرات کو ممالک محروسہ میں شامل کر لینے کا فیصلہ قرار پایا۔ الف خاں اور پنچمیں اور دیگر سرداران لشکر اس مہم پر مامور ہوئے۔ جب یہ لشکر گجرات میں پہنچا تو راجہ کو سوائے راہِ گریز کے کوئی بچاؤ کی صورت نظر نہ آئی فوراً دیوگیر کی طرف گھوڑے کی باگ پھیر دی جب سنگھن دیو کو معلوم ہوا کہ رائے کرن اس علاقہ میں آیا ہے اور مدد کا خواستگار ہے تو اس نے اپنے بھائی بھیلم دیو کو دیولدی کے لئے پیغام دے کر بھیجا جو مجبوراً منظور کرنا پڑا اور تمام شرائط طے پا کر دیولدی رخصت کر دی گئی ؎

چو کرن آزردہ بختِ پریشاں	حمایت جوئے بود از سوئے ایشاں
نیا رست اندراں پیغام نہ کرد	ضرورت باز حل پیوند مہ کرد
نشانہا کہ باشد شرطِ ایں کار	بمقدارے کہ رایاں راست مقدار
ہمہ یک یک بیکدیگر سپر دند	بصد دریا یکے گوہر سپر دند
دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر	رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر
فرستادند بر بومے ہمائے	مہ روشن بکامِ اژدہائے

دیولدی چند آدمیوں کی حفاظت میں دیوگیر کی طرف جا رہی تھی چند میل کا فاصلہ باقی تھا کہ اچانک شاہی فوج کے ہراول سے جو پنچمیں کے ماتحت رائے کا تعاقب کر رہا تھا اس کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ طرفین سے تیر اندازی ہونے لگی۔ اتفاقاً ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے لگا جو فوراً گر پڑا۔ پنچمیں کو اس کامیابی پر بڑا فخر حاصل ہوا اس نے

اس درخواست کو سُن کر ملک نائب اور الغ خاں کے نام فرمان صادر کیا کہ رائے کرن جو سرحد دکن میں مقیم ہے اُس کی لڑکی دیولدی کو طوعاً یا کرہاً جس طرح ہو سکے حاصل کر کے حضور شاہی میں روانہ کر دیں۔ ملک نائب مالوہ سے گزر کر دکن کی سرحد میں اُترا اور شاہی فرامین ہوشیار اور تجربہ کار سُفرا کے ساتھ رام دیو اور رائے کرن اور تمام رایانِ دکن کے نام روانہ کئے۔ چونکہ ان راجاؤں نے اطاعت قبول نہیں کی اس لئے ملک نائب نے سلطان پور کے علاقہ سے کوچ کر کے دکن کے کنارہ سے سر نکالا۔ اور اُلغ خاں بھی ایک لشکر کثیر لے کر گجرات کی طرف سے کوہستان بگلانہ کی طرف متوجہ ہوا راجہ کرن نے اپنے مقامات کو مستحکم کر کے ثباتِ قدم اور استقلال کے ساتھ جنگ شروع کی۔ اُلغ خاں کے ساتھ چند لڑائیاں ہوئیں جن میں فتح و شکست کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ راجہ رام کے بیٹے سنگلدیو[۱] نے جو دیولدی کو اپنے عقد نکاح میں لانے کا متمنی تھا مگر رائے کرن جو راجپوت تھا ایک مرہٹہ کو بیٹی دینا اپنی کسرِ شان سمجھتا تھا اس رشتہ کو ٹال رہا تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور باپ کی اجازت کے بغیر اپنے چھوٹے بھائی بھیم دیو[۲] کو مع تحف و ہدایا رائے کرن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ ترکوں اور ہندوؤں کے درمیان سخت مذہبی اختلاف ہے اگر آپ اس لڑکی کو جو مابہ النزاع ہے میرے عقد نکاح میں دے کر ادھر بھیج دیں تو مسلمانوں کی فوج آپ کا پیچھا چھوڑ کر اپنے ملک کو واپس لوٹ جائے گی۔ راجہ کرن نے جو ان کی حمایت کا طالب تھا مجبوراً

---

[۱] حضرت امیر نے یہ نام سنکھن دیو لکھا ہے [۲] حضرت امیر نے یہ نام بھیلم دیو لکھا ہے

نائب عرض کو سلطان علاء الدین نے مہم دکن پر مامور فرما کر رخصت کیا۔ عین الملک
ملتانی حاکم مالوہ اور الغ خاں والی گجرات کے نام شاہی فرمان صادر ہوا کہ وہ اپنے
آپ کو ملک نائب کے کمکیوں میں سمجھیں اور کسی حالت میں اُس کے احکام کی
خلاف ورزی جائز نہ رکھیں اور اُس کی اطاعت اور فرماں برداری اس طرح پر
کریں کہ کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو سکے۔"

اُس وقت کنولادی نے حضور شاہی میں یہ درخواست پیش کی کہ جب میں راجہ
کرن کے محل میں تھی تو دو پری جمال لڑکیاں میری گود میں تھیں جب میں نے اپنے
نصیبہ کی یاوری سے حضور سلطانی میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی تو وہ دونوں
لڑکیاں راجے کے پاس رہ گئیں۔ اب میں نے سُنا ہے کہ ان میں بڑی لڑکی بقضائے الٰہی
فوت ہو گئی مگر دوسری جس کا نام دیولدی ہے اور جس کو میں چھ سالہ[1] چھوڑ کر آئی تھی
اس وقت تک زندہ ہے۔ اگر ملک نائب یا الغ خاں کے نام حکم ہو جائے کہ اُس کو میرے
پاس پہنچا دیں تو یہ مجھ پر ایک خاص لطف اور بے انتہا مہربانی ہو گی۔ سلطان علاء الدین نے

---

[1] قاضی احمد غفاری کا یہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس وقت دیولدی کی عمر صرف چھ مہینے کی تھی

دوم را عمر شش مہ بود رفتہ   کہ بود آں شش مہ ماہ دو ہفتہ

اس کو صحیح تسلیم کرنے سے قصہ کے تمام اجزا اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ پھر امیر خضر خاں اور دولرانی کے
رشتہ کے بیان میں لکھتے ہیں کہ اس وقت خضر خاں کی عمر دس سال اور دولرانی کی عمر آٹھ سال تھی

دراں دم بود جاں دہ سالہ راست   کہ ایں ہنگامہ شادیش برخاست
دولرانی بعہد ہشت سالہ   دو ہفتہ ماہ را بستہ کلالہ

اس سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت دولرانی کی عمر چھ ہی مہینے کی تھی اور نیز ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۶ھ کا ہے

فوراً مجتمع ہوگئے اور دشمن کے مقابلہ کے لیے صفیں درست کرلیں۔ یہ فوج حقیقت میں بھیم دیو کی فوج تھی جو راے کرن سے رخصت ہو کر دیولدی کو اپنے بھائی کے واسطے لیے جارہا تھا غرض کہ دونوں فریق مصروف پیکار ہوگئے۔ ہندو مغلوں اور خلجیوں کے آہن دوز تیروں کی تاب نہ لاسکے اور راہِ گریز اختیار کی۔ ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے ایسا کاری لگا کہ وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ فوج کے جوان غنیمت کی تلاش میں اُس کے گرد جمع ہوگئے فوراً ایک لونڈی چلّائی کہ اوبے رحمو دیولدی یہی ہے۔ اِس کی عزت و حرمت کا خیال رکھو اور اپنے سردار کے پاس لے چلو۔ سپاہی یہ مژدۂ فرحت فزا سنکر ہوا ہوگئے اور الغ خاں کی خدمت میں اُس کو لا حاضر کردیا۔ الغ خاں اس غیر متوقع کامیابی کی خوشی میں پھولا نہ سمایا اور خدا کا شکر بجا لایا اور بلا توقف گجرات کی طرف چل کھڑا ہوا اور وہاں سے پالکی میں سوار کرکے دہلی کو روانہ کردیا اور دیولدی اواخر ۷۰۶ھ میں سلطان کے حضور میں پہنچ گئی اور کنولادی کی آنکھوں کو اپنے دیدار سے روشن کیا۔“[۵]

بیا مطرب۔ بساز ابریشم چنگ	بدیں شادی کہ آمد دست در چنگ
چہ رو دیست ایں کہ چشم کردہ روشن	چہ بو یست ایں کہ مجلس کردہ گلشن
نہ ماہِ آسمانے باشد ایں رُوے	نہ فردوسِ بریں دارد چنیں بوے

گجرات کے ان دونوں حملوں میں بعض ناموں کی نسبت ایک سخت غلجان درپیش ہے۔ ممکن ہے کہ ناظرین کو غلط فہمی ہوجائے اس لیے اُس کا صاف کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے

اس رشتہ کو منظور کر لیا اور دیو لدی کو بھیم دیو کے ساتھ دیو گڈھ بھیجدینے کا فیصلہ کر لیا"

" الغ خاں یہ واقعہ سنکر بہت گھبرایا اور علاء الدین کی تلوار کے خوف سے کانپ اُٹھا اور فوراً سرداران لشکر کو جمع کر کے مجلس مشورت منعقد کی اور کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت جبکہ دیولدی یہاں موجود ہے ایک سخت حملہ کر کے اُس کو حاصل کر لیں ورنہ اگر گوہر مقصود ہاتھ سے نکل گیا تو یہ روے سیاہ سلطان کو دکھانے کے قابل نہ رہیگا۔ تمام سرداروں نے اس رائے کو پسند کیا۔ چنانچہ موت پر آمادہ ہو کر سب کے سب کوہستان میں گھس گئے اور نہایت جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ اس حملہ کے مقابلہ میں رائے کرن کو سخت شکست ہوئی اُس کے تمام ہاتھی اور گھوڑے برباد ہو گئے اور وہ دیوگڈھ کی طرف بھاگ نکلا۔ الغ خاں اس کے تعاقب میں پہاڑوں اور بیابانوں میں بجلی کی طرح کوندتا ہوا جا رہا تھا یہاں تک کہ دیوگڈھ ایک دن کی راہ باقی رہ گیا مگر حصولِ مقصود کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر کار سلطان علاء الدین کے اقبال نے اپنا کام کیا اور ایک عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ دیولدی جو مقصود بالذات تھی ان کے ہاتھ آ گئی"

"تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب اُلغ خاں رائے کرن اور دیولدی سے مایوس ہوا تو اُس نے آرام لینے کی غرض سے ایک دریا کے کنارہ پر دو دن قیام کیا۔ فوجی سپاہیوں کی ایک جماعت جس کی تعداد تین چار سو ہوگی ایلورا کے غاروں کو دیکھنے کے لیے جو دیوگڈھ کے قریب ہیں الغ خاں سے اجازت لیکر روانہ ہوئی۔ اثناء سیر میں اچانک دکھنیوں کی ایک فوج اُن کو نظر آئی۔ اِن کو خیال ہوا کہ یہ رام دیو کی فوج ہے جو ان پر حملہ آور ہوئی ہے

والیِ گجرات کے ساتھ قتل کیا گیا۔ یہ شخص عہد علائی میں کبھی نام آور نہیں ہوا اس لیے ایسی عظیم الشان مہم میں اُس کا سپہ سالار رہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی۔

خضر خاں کا رشتہ دولرانی کے ساتھ دولرانی حرمسرا میں داخل ہو کر خاص شاہی محل میں رہنے لگی ایک روز سلطان نے خلوت میں خضر خاں کو طلب کیا اور ملکہ جہاں کو اشارہ کیا جو تجویز ہوئی ہو اُس کو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ ملکہ جہاں نے کہا کہ حضور کا منشا مبارک ہو کہ تمھاری شادی دولرانی سے کی جائے۔ خضر خاں ما کی شرم سے کچھ نہ کہہ سکا اور چپ چاپ باہر چلا آیا لیکن دولرانی کی محبت اُس کے تمام رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ اس وقت خضر خاں کا سن دس سال اور دولرانی کی عمر ۸ سال تھی۔ دولرانی کو اس رشتہ کی خبر نہ تھی مگر وہ اپنے بھائی کی شباہت کی وجہ سے جو خضر خاں میں کچھ پائی جاتی تھی خضر خاں سے محبت کرتی تھی لیکن خضر خاں واقف تھا کہ وہ کسی روز اُس کی دُلہن بننے والی ہی۔ دونوں اکثر اوقات ساتھ ساتھ رہتے اور نہایت شوق سے کھیلا کرتے تھے ؎

ببازی بود شاں عشقے کہ یکدم	نبودندے جُدا در بازی از ہم
نبُد چوں عشق در بازی مجازی	شد آں بازی در آخر عشقبازی
چو طفلانے کہ باہم لعب سازند	ہم گہ طاق و گاہے جفت بازند
نہانی باختندے آں دو مشتاق	ز طاقِ ابرواں ہم جفت و ہم طاق
بہر بازیگہے چوں حُسن و سالاں	دو دیدے خرد شیرے با غزالاں

حضرت امیر خسرو کے بیان میں ان دونوں حملوں میں اُلغ خاں کا نام بحیثیت سپہ سالاری کے متعدد مقامات پر آیا ہی اور یہ بظاہر ایک ہی شخص معلوم ہوتا ہی لیکن واقع میں ایسا نہیں ہی۔ پہلے حملہ میں جس اُلغ خاں کا ذکر ہی وہ الماس بیگ اُلغ خاں ہی جو سلطان علاء الدین کا بھائی ہی جیسا کہ فرشتہ سے صراحتہً اور ضیاء برنی سے ضمناً متبادر ہوتا ہی۔ اِس اُلغ خاں نے باختلافِ اقوالِ مورخین قلعۂ رنتھنبور کے فتح ہونے کے کچھ ماہ بعد ۷۰۰ھ یا ۷۰۱ھ میں وفات پائی۔ یہ ظاہر ہی کہ دوسرے حملہ میں جو ۷۰۵ھ میں ہوا یہ اُلغ خاں سپہ سالار نہیں ہو سکتا۔ ضیاء برنی نے اس حملہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرشتہ دونوں ناموں میں فرق کرتا ہی۔ پہلے حملہ میں الماس بیگ اُلغ خاں اور دوسرے حملہ میں اُلغ خاں والیِ گجرات لکھتا ہی۔ اور نیز آگے چلکر لکھتا ہی کہ سلطان علاء الدین نے اُلغ خاں کو گجرات سے بلایا اور قتل کرا دیا۔ یہ خضر خاں کا ماموں و خسر ہی۔ اس کا نام حضرت امیر خسرو نے جہاں نظم فرمایا ہی الپ خاں لکھا ہی علےٰ ہذا القیاس ضیاء برنی بھی اُس کو اسی نام سے یاد کرتا ہی۔ پس کافی غور و فکر کے بعد میری قطعی رائے یہ ہی کہ دوسرے حملہ میں جس اُلغ خاں کا نام آیا ہے وہ الپ خاں ہی اور کاتبوں اور مصحّحوں کے تصرفات نے اُس کی صورت کو تبدیل کر کے الغ خاں بنا دیا ہی جن میں پہلے ہی کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہی کہ بعض نسخوں میں بجائے الغ خاں کے الف خاں پایا جاتا ہی (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۶ سطر ۱۵ مع اختلافات)

فرشتہ نے سلطان علاء الدین کے آخر عہد سلطنت کے واقعات میں ایک اور الغ خاں کا ذکر کیا ہی جس کا نام نظام الدین الغ خاں ہی جو جالور کا حاکم تھا اور جو اپنے بھائی الغ خاں

چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را | نویدِ خواستگاری داد مہ را
الپ خاں کاں بلندی یافت از بخت | پذیرفت آن مبارک مژدہ از تخت

قصرِ شاہی کی مستورات کو جب یہ راز ظاہر ہوا تو خیر اندیشی اور نیک خواہی کی راہ سے ان کی ایک جماعت ملکہ جہاں کی حضور میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ الپ خاں کی لڑکی بھی کوئی غیر نہیں ہے وہ بھی آپ ہی کی لڑکی ہے ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ اُس کو کوئی تکلیف یا رنج پہنچے۔ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس سے غفلت یا لاپروائی کی جائے۔ خضر خاں کا رشتہ جس وقت سے اعلیٰ حضرت نے دولرانی کے ساتھ کر دیا ہے اُسی کا نام پروانہ اور دیوانہ ہو رہا ہے۔ دوسری لڑکیوں کی طرف اُس کو مطلق توجہ نہیں ہے۔ اس لیے سب کے مشورہ سے یہ قرار پایا کہ دونوں کو الگ کر دینا چاہیئے اور دونوں کے لیے جُدا جُدا مکان مقرر کر دیئے گئے ؎

صواب آں شد کہ دو لولوی ہمبرج | شود ہر یک چراغے در دگر برج
خوش آمد ایں سخن بانوے شہ را | دو منزل شد معین ہر دو مہ را
بجائے شہ شد و جائے دگر دوست | دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست
ہمیں شد رسم دورانِ ستم ساز | کہ نتواند دو کس را دید دمساز
غرض ہر یک بخلوت گاہِ خود رفت | بپائے دیگراں نہ از پائے خود رفت

ہفتہ عشرہ کے بعد کبھی کبھی ملاقات ہوتی تھی اُس کا نقشہ دکھلاتے ہیں ؎

پس از یک ہفتہ آں ماہِ دو ہفتہ | بخدمت آمدی از تاب رفتہ

شدے ہر سو کہ آں خورشید پایہ | صنم رفتے بدنبالش چو سایہ
نبودے زو جدا درگاہ و بیگاہ | چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ
دو دیدی شمس و الاہم پس و پیش | ز تابِ مہر سوئے سایۂ خویش
بیک جا خوردشاں بودے جدا خواب | نہ خوردندے دمے بے یکدگر آب

خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ

اب دولرانی نے نویں برس میں قدم رکھا اور خضر خاں بھی سن بلوغ کو پہنچا۔ ایک روز سلطان نے ملکہ جہاں کو تنہائی میں طلب کیا اور کہا کہ اب ماشاء اللہ خضر خاں جوان ہو گیا ہے اس کی شادی کی فکر ہونی چاہیئے۔ آخر کار باہمی مشورہ سے یہ قرار پایا کہ خضر خاں کے ماموں الپ خاں کی لڑکی سے رشتہ کا پیغام بھیجا جاوے جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہے۔ الپ خاں نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس رشتہ کو منظور کیا۔ اس رشتہ میں ملکہ جہاں کی رائے زیادہ غالب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ خاندانی تعلقات کا خیال عورتوں میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور وہ خاندانی رشتوں کو غیر کفو کے رشتوں پر ہمیشہ ترجیح دیتی ہیں۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مضمون مترشح ہوتا ہے ؎

پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را | ہم آں معصومۂ پردہ نشیں را
کہ چوں خالِ خضر خاں الپ خاں ہست | کہ زیبِ چہرۂ دولت بداں ہست
بدرجِ عصمتش دُر ہست مستور | کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش نامزد آں ارجمندی | بعقدِ آں زمرد عقد بندی

اپنی مسہری پر ایک تکیہ کو لٹا کر اور اُس کو اپنی چادر اُڑھا کر دولرانی کی ملاقات کو
لیے روانہ ہوتا ہے۔ چاندنی رات اور اس کی خوشگوار خنکی کی تعریف میں فرماتے ہیں

شبے دادہ جہاں از نورِ روز | مہے چوں آفتابِ عالم افروز
فلک نورے کہ گرد آوردہ از مہر | ازاں گلگونہ کردہ ماہ را چہر
نمودہ آفتابِ آسماں قدر | جمالِ خویش در آئینۂ بدر
مہے خورشید وام از نورِ جاوید | دو چنداں باز دادہ وامِ خورشید
ستارہ زیرِ نورِ آسماں پوش | بسانِ نوعروسانِ نہاں پوش
رخِ ہفت اختر اندر ہفت پردہ | بحُسن آرایشِ ہر ہفت کردہ
فلک دل بستہ در بیدل نوازی | کواکب یکہ گرد عشقبازی
بخوابِ خوش جہانے آرمیدہ | ازیں خوشتر جہاں خوابے ندیدہ

زمستان در ہواءِ آں کہ مشتاق | نہ باشد یک نفس از جفتِ خوطاق
قصب پوشے کہ بر یاری رسیدہ | بر چوں شکر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے منزل | چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل
بزرگاں قاقم و سنجاب بر دوش | فرودستاں چو ردہ بہ پوتیں پوش
چو گل زردار در خز کردہ در خز | برہنہ مفلساں چوں در خزاں نز

خضر خاں کی دعا کارسازِ حقیقی کی جناب میں مستجاب ہوتی ہے اور غیب سے ایک

خضر خاں کردے از دوش نگاہے | بر آوردے ز دل ز دیدہ آہے

دو لرانی ہم از دنبالۂ چشم | بدیدے و فگندے شعلہ در چشم

خضر خاں راست کردے موزہ از پیش | چنیں کردے سلام دلبر خویش

سمنبر خدمتِ دیگر گرفتے | گل افگندے بخاک و بر گرفتے

جسدہا دور جانہا یک دگر یار | زبانہا گنگ و ابروہا بگفتار

پرستش ہر نظر زیں سو بیانے | پاسخ ہر مژہ زاں سو زبانے

جگر بے صبر و تنہا در قناعت | مژہ در خشم و لبہا در شفاعت

بہر این در درونِ او جگر دوش | بنازا و از درون این جگر کش

درونِ یک دگر در رفتہ پنہاں | نہ قالب در میاں گنجیدہ نے جاں

دو آئینہ گر از رسمِ خیالے | رود در یکدگر نبود محالے

دو شمع ارچہ بوند از یکدگر دور | ولے پیوند یابد نور با نور

اس کے بعد حضرت امیر خسرو نے ایک دوسری دلچسپ اور مفصل ملاقات کا نقشہ دکھایا ہی جس کی قرارداد طرفین سے بذریعہ رازداروں کے پہلے سے ہو چکی تھی۔ اس بیان میں متعدد مواقع شاعری کے پیدا کیے گئے ہیں۔ اول اس چاندنی رات کی روشنی اور نورانیت اور اس کی خوش گوار ٹھنڈک کا بیان ہی۔ مگر یہ چاندنی خضر خاں کے مقصد میں حارج تھی کیونکہ بغیر ظلمات کے آبِ حیات تک پہنچنا ناممکن تھا۔ اس لیے حضرت امیر ایک ابر کا ٹکڑا پیدا کرتے ہیں جس سے تمام عالم تیرہ و تار ہو جاتا ہی اور خضر خاں

تباراجِ طبیعت حیرت و شرم
کجا بازارِ رعنائی شود گرم

قوی گشته ز غیرت عشق را حال
قوی دستانِ شہوت گشته پامال

کمانداران رغبت تیر درست
نه امکانِ زدن بر آہوے مست

ہواے دل ہمی گرداز درون جوش
تحیر بانگ بر می زد که خاموش

جوان شیرے نے کارِ خویش خندان
که صیدش پیش وا دو بر بسته دندان

تنش را با چنان زور دلیری
گسسته عشق بازو ہاے شیری

بلے نازِ غزالانِ قصب پوش
دہد شیرافگنان را خوابِ خرگوش

چو مرغے بست دل در سبزیِ شاخ
پریدن پیش ممکن نیست گستاخ

چو چشمے سُرخ شد در لاله رنگے
عجب نه بود گر آید پا بسنگے

خضر خاں اور دولرانی کے عشق و محبت کا چرچا شاہی محلات میں زیادہ ہونے لگا
ملکہ جہاں کو اس کی خبریں پہنچیں اور یہ واقعہ اُس کے نزدیک ثبوت کو پہنچ گیا تو اُس نے
حکم دیا کہ دولرانی تو قصرِ لعل بھیج دی جائے چنانچہ ملکہ جہاں کے حکم کے مطابق دولرانی
کو سنگھاسن میں بٹھا کر جو غالباً اُس زمانہ کی کوئی سواری ہے مع سہیلیوں اور کنیزوں کے
قصر لعل کی طرف روانہ کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر فوراً خضر خاں کو دی گئی ۵؎

صوابؔ آں شد کزاں فردوسِ پر نور
بقصر لعل سازد جاے آں حور

نشاندند ر سکھاسن آں پری را
چو گردوں در ترازو مشتری را

۵؎ بطور تخت روان ایک سواری تھی ۱۲ حسرت

ابر اُٹھتا ہے جو دنیا کو تیرہ و تار کر دیتا ہے ؎

از انجا کہ آہِ عاشق فتح در ہاست — نیاز دردمنداں اثرہاست

برآمد تیرہ ابرے ناگہ از غیب — ہمہ گلہائے انجم کردہ در جیب

گرفت از پیشِ گردوں پردہ داری — نہاں شد ماہ در شبگوں عماری

چناں می جست برق از بامِ افلاک — کہ بودش بیم افتادن سوے خاک

چناں گیتی در ابر و باد شد گم — کہ چون خس می پرید از باد مردم

قیامت بود گیتی جملہ تاریک — قرانِ آفتاب و ماہ نزدیک

خضر خاں دولرانی کے مکان میں پہنچتا ہے اور عاشق و معشوق دونوں حیرت زدہ کھڑے رہ جاتے ہیں ؎

ستادہ ہر دو چون دو سروِ نوخیز — بیکدیگر نظرہا داشتہ تیز

دو دیدہ چار گشتہ گاہِ دیدار — بدیدن زیرِ منت ماندہ ہر چار

دو مردم در دو چشمِ یکدگر نور — چو دو دیدہ بیکجا و ز ہم دور

دو سیارہ قِراں کردہ بیک برج — ز ہم بے بہرہ چون دو در بیک درج

دو طاؤسِ جواں با ہم رسیدہ — ولے طاؤس ہر دو پر بریدہ

دو گلبن در یکے گلشن شکر خند — ببوے یکدگر از دور خرسند

دو شمعِ شکر افشانِ شب افروز — ز سوزِ یکدگر افتادہ در سوز

دو بیدل رو برو آوردہ مشتاق — نظرہا جفت و دلہا جفت تن طاق

برہنہ پا و سر از جا بروں جست	ز مکتب بے سر و بے پا بروں جست
ہمی شد چوں الف زاں حرف معلوم	بجاناں قایم و از خویش معدوم

غرض کہ یہ وحشتناک خبر سنکر شہزادہ مکتب سے بے تحاشا بھاگا اور دولرانی کے سکھیال کو جا پکڑا دونوں ملکر خوب روئے اور طرفین میں محبت کی نشانیوں کا تبادلہ ہوکر ایک دوسرے سے رخصت ہوئے ؎

چو ہر دو یادگار مہربانی	رسانیدند یک دیگر نہانی
وداع یکدگر کردند گریاں	بطوفاں ہر دو غرق ہر دو بریاں
شتاباں گشت زانسو ماہ را مہد	وزیں سو باز گشت ایں مہدی عہد
پری چوں بر پرید و رفت خوں باد	سلیمان زادہ را دیوانگی زاد
توانے داشت آں فرزند جمشید	کہ باز آرد سلیماں را خورشید
ولیکن چوں سلیماں بود برجاے	بہ تعظیم سلیماں گشت از اں راے

جشنِ شادی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اوّل خضر خاں کا رشتہ سلطان علاء الدین نے دولرانی کے ساتھ کر دیا تھا اور اُس کے بعد دوسرا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوا جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہے۔ پہلے رشتہ کا فسخ ہو جانا اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے ثابت نہیں ہوتا لیکن اِس میں شبہ نہیں کہ وہ مضمون جیسے التوا میں ضرور پڑ گیا اور الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی ہونی قرار پائی۔ اس داستان کو حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل اور دھوم دھام کے ساتھ بہت دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے،

اشارت کرد کاناں کاہلِ کارند — زمرّد را بدرجِ لعل دارند

بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال — رواں شد زہرہ و پروین بدنبال

رواں سیارۂ پرّاں تر از طیر — بسوئے شمسِ والا شد سبک سیر

فگند آں گلستاں را خار خارے — کہ سرو راند سوئے لالہ زارے

یعنی ملکۂ جہاں کے حکم سے دولرانی روانہ ہوئی اور سہیلیاں اُس کے پیچھے پیچھے تھیں فوراً ایک ہرکارہ جو پرندے سے زیادہ تیز رو تھا شمس الحق خضر خاں کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی اُس کو خبر دی۔ مہ پوشیدہ تمثال، ملکہ جہاں۔ زہرہ، دولرانی پروین، سہیلیاں۔ سیارہ، قاصد۔ شمسِ والا، شمس الحق خضر خاں۔ باقی اشعار ظاہر ہیں۔ خضر خاں اس وقت اُستاد کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس خبر کو سنکر اُس کی جو حالت ہوئی اُس کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ؎

شہ آں دم بود حاضر پیشِ اُستاد — کتابِ عاشقی را شرح میداد

سخن در قصّۂ یوسف کہ ناگاہ — خبر گوئے زلیخاش آمد از راہ

مژہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد — زحالِ بیتِ احزانش خبر کرد

چو بشنید آں خبر جانِ عزیزش — نماند از جاں خبر از ہیچ چیزش

جمالِ یوسفی را سود بر خاک — زد از مہرِ زلیخا پیرہن چاک

چو گرگِ بے گنہ اُفتاد بیروں — ہمش پیراہن و ہم چہرہ پُرخوں

کتاب و سبق و خط بر جائے بگزاشت — قلم از دست و کفش از پائے بگزاشت

رسیدہ صورتِ قبہ بانجم	درونِ چشمِ انجم گشتہ مردم
فرس گوئی کہ در خواہد دویدن	پری گوئی کہ بر خواہد پریدن
بہر جانب کہ مردم بر زمیں رفت	ہمہ بر فرشِ دیباہا چنیں رفت
زبس شارع کہ خفت اندر زرِ ناب	زمیں اکنوں ندید الا کہ در خواب

غرض کہ نوبت اور شادیانے، تلوار اور خنجر کے کرتب دکھانے والوں کے اکھاڑے، نٹوں اور شعبدہ بازوں کے تماشے، گیند کا آسمان میں اچھالنا، تلوار کو پانی کی طرح نگلنا، ناک کے راستے چاقو چڑھا لینا، بہروپیوں کے سانگ، ولایتی اور ہندوستانی راگ اور باجے، ہندوستانی گانے والیوں کے ناچ اور راگ کی محفلیں، جابجا منجنیقوں کا نصب کیا جانا اور اُن سے رُپیے اور اشرفیوں کی بارش کا ہونا، یہ تمام باتیں ہیں جن سے اس جشن کو زینت دی گئی تھی ؎

شدہ در تیغ رانی تیغ راناں	دو کردہ مو و موئے چوں جواناں
دہل در بانگ و رخشاں پیشِ او تیغ	چو بانگِ رعد و رخشِ برق در میغ
بخنجرہائے چوں پرِ مگس صاف	مگس پرّاں دو نیمہ کردہ بی لاف
بر آوازِ دہل مردِ سلح کار	معلق زن بنوبت نوبتی دار
ہر آں بازی کہ بودہ آسماں را	بروں افگندہ دہر از پردہ آں را
سپہرِ بوالعجب از ہفت پردہ	جہاں را دارِ بازی راست کردہ
بگردش دار بازاں بر سرِ دار	شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوار

کہ ہندوستان کی بہت سی رسمیں مسلمانوں کے اعلیٰ طبقوں میں اُسی وقت جاری ہو چکی تھیں۔ اس جشنِ شادی میں تمام شہر اور کوچہ و بازار کی آرایش کی گئی۔ جا بجا ڈیرے خیمے استادہ کیے گئے اور زرّیں پردے اور شامیانے برپا کیے گئے۔ تمام در و دیوار پر عجیب و غریب نقوش و تصاویر آویزاں و نمایاں کی گئیں۔ گھوڑوں اور پریوں کی حیرت انگیز اور دلفریب مورتیں دیواروں پر نقش کی گئیں اور تمام سڑکوں اور گلی کوچوں میں ریشمین فروش بچھائے گئے ۵

اِشارت کرد تا در گردشِ دہر | بیارایند یکسر کشور و شہر
کمر بربست در کارش زمانہ | بچرخ آمد خزانہ در خزانہ
چناں در نغمۂ شادی شد آفاق | کہ در رقص آمد ایں نُہ سقف شش طاق
بگرد اگردِ قصرِ بادشاہی | برآمد قبّہ از مہ تا بماہی
جہاں از قبہائے کاردارں | شدہ چوں روئے دریا در زِ باراں
مرصّع پردہا چوں چرخ زانجم | شدہ انجم دراں در گہر گم
بہر زر دوزیِ مہر انگیز | نظر با صد تعجب دوختہ تیز
ہر آں کلہ کہ بر کردند آں را | شد استر ابرہائے آسماں را
کشیدہ تا بگردوں سائبانہا | فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا
مہ و خورشید ہمچوں تتری و حور | بشادروانِ عصمت ماندہ مستور
بہر دیوار نقشے کردہ پرکار | فلک حیراں در و چوں نقشِ دیوار

کے لیے مخصوص خیمے نصب کیے گئے تھے جہاں قرآن و حدیث کے وعظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

فراواں قبہا از اہلِ پرہیز — شدہ آوازِ قرآں آسماں خیز
بجا نہا لحنِ داؤدی نشاندہ — کتابِ مصطفےٰ بے لحن خواندہ
نیا شیہائے شیریں شکریں بار — فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار

برات کا جلوس اور نکاح تین سال تک شادی کے ساز و سامان تیار ہوتے رہے اور جب ان کی تکمیل ہو چکی اور منجموں نے ساعتِ سعید مقرر کی تو شاہزادہ شمس الحق خضر خاں بسم اللہ کے تیز و تند گھوڑے پر سوار ہوا۔ تمام اُمرا اور صُدور پیادہ پا ساتھ ہوئے ہاتھیوں پر زرّیں عماریاں کسی ہوئی تھیں اور چاروں طرف برہنہ تلواروں اور خنجر ولے سے نظر بد کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ راستہ میں موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ جلوس الپ خاں کے مکان پر پہنچا۔ شاہزادہ نے مسند پر جلوس فرمایا اور تمام اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت اپنے اپنے درجوں کے مطابق داہنے اور بائیں بیٹھے۔ ۲۳ رمضان المبارک ۷۱۱ھ کو صدر جہاں نے منجموں کی اختیار کی ہوئی ساعت سعید میں ایک پُرمعنی خطبہ پڑھا اور ایک گرانقدر مہر پر دونوں کا عقد کر دیا۔ تمام حاضرین پر موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی۔ لوگوں کو بڑی بڑی قیمتی چیزیں بطور انعام عطا کی گئیں۔ اور نکاح سے فراغت کے بعد یہ جلوس اسی ترتیب کے ساتھ واپس آیا۔[۵]

رسن بازاں بہ بالائے سنہا　　چو دلہا گیسواں را در شکنہا

نہ با آں حبلِ پیچاں کردہ بازی　　کہ خود با رشتۂ جاں کردہ بازی

ز دستِ بوالعجب گوئے آسماں گیر　　بسانِ گردِ مُہرہ توسنِ پیر

فرو بُردہ مشعبد تیغ چوں آب　　چو مستسقی کہ نوشد شربتِ ناب

بہ بینی نیز کز لک افزود خورد　　چو آبے کز رہِ بینی خورد مرد

جہاں از خرد پیکر جہاں گراں تن　　چو پیل از روزنِ اُشتر ز سوزن

نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں ریو　　گہے خود را پری کردہ گہے دیو

ز دہر آموختہ گوئی دو رنگی　　کہ گہ رومی نماید گاہ زنگی

پری رویانِ ہندی جادوئے ناز　　زلب کردہ درِ دیوانگی باز

لباسِ دیوگیری شاں تنک اندام　　پری را سایہ بگرفتہ در اندام

گرفتہ چوں پیالہ تال در دست　　نہ ازمی کز سرودِ خویشتن مست

سرودِ دلکش از لبہائے خوباں　　شتاباں سوئے گردوں پائے کوباں

برقص و جست خوبانِ ہوا باز　　نہادہ پائے بر بالائے آواز

پرندہ ہمچو طاؤسانِ والا　　معلق زن کبوتر ساں ببالا

بجستن فرقِ شاں گشتہ فلک سائے　　بگاہِ رقص بیزار از زمیں پائے

عرق کز روئے ہر طناز می ریخت　　کرشمہ می چکید و ناز می ریخت

اور لطف یہ ہے کہ ان تمام کھیل تماشوں اور خرافات کے ساتھ ساتھ اہلِ علم اور

بہر کس بدیہ داد ند از خزائن | خراجِ مصر و محصولِ مدائن
چو رسم کارِ خیرِ پادشاہاں ق | بسر شد بر مرادِ نیک خواہاں
بہ آئینے کہ رفت آنسو سرافراز | بدولت گاہِ خود شد ہمبراں ساز
نشستہ بود بیروں سوے خنداں | دروں با درد و داغِ دردمنداں
بروں زر بفتِ شاہاں بستہ سازش | دروں چوں زر برآتش در گدازش
چو صدرِ بزرگاں مجمر عود | دروں پر آتش و بیروں زر اندود

غرۂ ذیحجہ شب دو شنبہ ۱۱۰۰ھ حسب اختیار

رخصت اور اس کے متعلق رسمیں

منجمین ایک پہر رات گزرنے کے بعد شاہزادہ محل میں داخل ہوا۔ زرنگار فرش پر ایک پر تکلف کرسی بچھائی گئی اور اُس پر شاہزادہ بٹھایا گیا۔ موتیوں اور جواہرات کی بکھیری ہوئی موتیوں کے نورانی سیارے برس رہے تھے کہ اچانک چاند کے سامنے سے ابر دُور ہو گیا ۔

سر ریر سریر باوجِ ماہ بردہ | مہش خورشید را از راہ بردہ
نہادہ کرسئے بر گوہریں فرش | کہ بود آں ہمسر و ہم پایۂ عرش
برآں کرسی نشست از رسمِ شاہاں | چو بر چرخ آفتابِ صبحگاہاں
چناں در بارش آمد گوہرِ دُر | کہ گردوں خواست تا دامن کند پُر
ز گوہر نازنیناں را تہ پائے | شد اندر آبلہ پائے گہر سائے
گہرہائے کہ ہر یک را زامید | بصد خونِ جگر پروردہ خورشید

شہ و شہزادہ شمس الحق کہ جاوید — جہان آباد چون تابندہ خورشید

برآمد بر کمیت تند پر جوش — چنان کز دود او شد چرخ بیہوش

چنان شد بانگ بسم اللہ سوی ماہ — کہ گفتند اختران الحمد للہ

زحل چون ہندو از رہ خال میرفت — فلک بروے ہلال اللہ مے گفت

دوان پیش پر آتش خسروان باد — چو گلہائے پیادہ در رہ باد

بخندہ تیغہا چون برق در میغ — بعطسہ آفتاب از خندہ تیغ

عماریہاے زریں گوہر آمود — ملمع چرخ را کردہ زراندود

بگردش تیغ و خنجر دستہ دستہ — رہ چشم بد از پولاد بستہ

زمین در زیر لولوے خطرناک — تو گوئی ژالہ باریدہ ہست بر خاک

بدین سان کایزدش بار دیگر آمد — بہ ایوان الپ خانی در آمد

برات سدرہ و طوبے نہالش — نشست اندر میان چار پالش

فلک حیران ز زیبائیش ماندہ — گہے سیارہ گہ ثابت فشاندہ

بدور حلقہائے آسمانی — فلک در خواندن سبع المثانی

بترتیب آنچنان کاقبال میخواست — نشستند اہل اقبال از چپ و راست

جہان صدر آن شریح آسمان قدر — جہان در معنی ریخت از صدر

مقدارے کہ ملکے را بود نقد — بہم بست آفتاب و ماہ را عقد

نثار افگن رسیدند اہل درگاہ — ز خرمنہائے گوہر تنگ شد راہ

رسم و رواج کے مطابق لڑکے اور لڑکی کو اپنے رشتہ ناتے کے معاملہ میں بہت کم دخل ہوتا ہے۔ اور اس ضروری معاملہ میں ان سے شاذ و نادر ہی رائے لی جاتی ہے۔ بلکہ اکثر جگہ شرفا میں کنواری لڑکیوں کا اپنے رشتہ میں دخل دینا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانانِ ہندوستان میں یہ رسم بہت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی اُس کی مرضی کے خلاف ہوئی اور وہ شرم کے سبب اپنے ماں باپ کے منشا کے خلاف لب کشائی نہ کرسکا اور یہ ایسی بات ہے جو ملکہ جہاں اور قصرِ شاہی کی مستورات کو اچھی طرح معلوم تھی اور اس کا اُن کو اندیشہ تھا مگر غالباً وہ سمجھتی ہونگی کہ شادی ہو جانے بعد دولرانی کا خیال اُس کے دل سے خود بخود جاتا رہیگا لیکن یہ خیال اُن کا غلط ثابت ہوا اور خضر خاں کی عشق و شیفتگی میں جو اُس کو دولرانی کے ساتھ تھی اس شادی سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

خضر خاں کے لیے جب لمحاے فراق ناقابل برداشت ہوگئے اُس نے دیکھا کہ والدین کی غفلت اور لاپروائی بدستور جاری ہے تو اُس نے مجبوراً اس معاملہ میں خود ہی رشتہ دوانی شروع کی اور ایک محرمِ راز کو روبراہ کرکے اپنی والدہ ملکہ جہاں کی خدمت میں بھیجا جس نے خضر خاں کی حالتِ زار نہایت موثر پیرایہ میں بیان کی اور کہا کہ بھتیجی کی خاطر بیٹے کو ہلاک کرنا کسی طرح جائز نہیں ہوسکتا۔ اگر کچھ عرصہ تک اور یہی غفلت رہی تو سوا کفِ افسوس ملنے کے کوئی چارۂ کار نہ ہوسکیگا ؎

کجا شاید کہ با ایں تختِ شاہی | بود فرزندت اندر سینہ کاہی

فتادہ ہر طرف بی قیمت و خوار   چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار

ہمی بارید سیارات پر نور   کہ ابر از پیشِ مہ شد ناگہاں دور

مشاطہ پردہ را از پیش برداشت   ستارہ ز آفتابِ خویش برداشت

پدید آمد مہے کاندر نظارہ   دلِ مہ پارہ شد زاں ماہ پارہ

جلوہ اور اُس کی رسموں کے ادا ہونے کے وقت خضر خاں کی جو اندرونی حالت تھی اُس کو حضرت امیر خسرو اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شد اندر جلوہ چوں خورشیدِ افلاک   عروسِ پاک تن در حجلۂ پاک

بلند آئینۂ مہرِ سمائش   بجلوہ بود در خوردِ نمائش

ولیک آں آئینہ چوں در حمل بود   بحالِ خضر خاں نعم البدل بود

ہمہ شاد از خضر خانِ غم اندیش   خضر خاں ہم ولیکن با غمِ خویش

نہ از خویش و نہ از خویشاں خبر داشت   کہ تن آں جا و دل جائے دگر داشت

بروں گل بر عروسِ خویش میزد   درونش خارِ ہجراں نیش میزد

دو چشمش ماہ را نظارہ میکرد   مہِ دیگر دلش را پارہ میکرد

بلب نامِ عروس خانہ می گفت   بجانِ پیشِ خیال افسانہ می گفت

پس از جلوہ چو بر شد بر سرِ تخت   قراں کردند با ہم دولت و بخت

گہرہائے دگر بیروں شد از دُرج   مہ و خورشید با ہم ماند در برج

خضر خاں کا نکاح دولرانی کے ساتھ

ہندوستان کے مسلمانوں میں موجودہ

زدرجِ دیدہ گوہرہا بروریخت | نثار از گریۂ شادی فروریخت
براں شد تا برآں مہمانِ شیریں | شکر ریزی کند از جانِ شیریں
دلی چوں شکرش بر جلوہ رہ داشت | نہ بہرِ شربت آں شکر نگہ داشت

خضر خاں جب اپنے اس انتہائی مقصد میں کامیاب ہوگیا تو اُس کی حالت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوئی یعنی توفیقِ خداوندی اُس کی رفیق ہوئی۔ اُس نے تمام منہیات سے توبہ کی اور حضرت نظام الدین اولیاؒ سے بیعت کرکے اُن کے معتقدوں اور مریدوں کے حلقہ میں داخل ہوگیا اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہوگیا ؎

ارادت را دراں درگاہ شد خاص | گرفت الحمد اللہ ملکِ اخلاص
یکے خود بود شمعِ پادشاہی | دگر روشن شد از نورِ الٰہی
بہ ہمّت زد درِ پرہیز گاری | خدا کردش دراں پرہیز یاری
ربود از جستِ ملک انگشتری را | نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کردہ بارش | سعادت شد بہ تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمت آبِ زندگی جست | رواں دست از ہمہ آلودگی شست
مُصلاے نماز افگند در پیش | سخن گفت از نیازِ سینۂ خویش
برآورد از پئے تحریمۂ راز | طلبگارِ عنایت را دو کفِ باز
بہ تکبیرے کہ از دُنبالہ پیر | بزد برہر دو عالم چار تکبیر
بجمد آمد ز افلاسِ نہانی | زہفت اندام او سبع المثانی

تہی دستی بود نے تاجداری ۔۔۔ کہ بر کامے نباشد کامگاری

مکش بہرِ برادر زادہ فرزند ۔۔۔ کہ آں رسمے و ایں جانی ست پیوند

اگرچہ رنجِ خویشاں رنجِ خویش است ۔۔۔ ولیکن نے ز رنجِ خویش بیش است

در انگشتِ برادر گر خلد خار ۔۔۔ نہ چوں انگشتِ خویشت باشد آزار

ز درد ار چشمِ اہریش باشد ۔۔۔ نہ ہمچوں دردِ چشمِ خویش باشد

مکن چنداں برادر زادہ را مہر ۔۔۔ کہ یکسو تابی از فرزندِ خود چہر

ہنوزش ہست پایاب ار نہی دست ۔۔۔ بمالی دست چوں در قعر بنشست

پیغام رساں کی اس تقریر کو سنکر ملکۂ جہاں بہت متاثر ہوئی اور اُس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔ یہ مضمون حضرت امیر نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اس کی تعریف سے میری زبان و بیان قاصر ہیں۔ لطیف تشبیہوں اور نازک استعاروں کا تسلسل نہایت خوب واقع ہوا ہے شعرائے عجم کے کلام میں شاید مشکل ہی سے اس کا جواب مل سکے ۵

چو آں خونابہ قطرہ قطرہ در جوش ۔۔۔ چو دُرّ و لعل با لو کرد در گوش

دل از یاقوتِ گوشش سفتہ تر گشت ۔۔۔ دو چشمش ہمچو گوشش پر گہر گشت

آخر کار ملکۂ جہاں نے سلطان سے خفیہ طور پر اجازت حاصل کی اور گھر کے چند خاص آدمیوں کی موجودگی میں خضر خاں اور دول رانی کا چپ چاپ نکاح ہوگیا ۵

نہفتہ با درونی خاصۂ چند ۔۔۔ نشست و عقدِ کابیں کرد پیوند

تو یہ شاہی عتاب نامہ ملک حسام الدین کے ذریعہ سے اُس کو پہنچا جس کی فوراً تعمیل کی
اور چتر و دورباش ملک حسام الدین کو سپرد کر کے خود امروہہ چلا گیا۔

حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ خضر خاں سے باوجودیکہ وہ بزرگانِ دین اور اولیاء
اللہ کا معتقد تھا اور دل سے اُن کی تعظیم کرتا تھا یہ غلطی ہوئی کہ وہ سفرِ زیارت سے پہلے
اور نیز سفر کے بعد اپنے پیر یعنی حضرت سلطان نظام الدینؒ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔
اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ اُس کا قدم اتقا اور پرہیزگاری کی صراطِ مستقیم سے
بھی ہٹ گیا تھا ؎

غلط شد با چناں تعظیم پاکاں ق یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکاں

کہ چوں عزمِ زیارت کرد چوں تیر — نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر

نہ رفت آں سو کہ باز آمدن نیز — کہ پوشید آسمانش چشمِ تمییز

چو بر رویش قضا میخواست گردے — نبردش در پناہِ نیک مردے

حمایت را کہن در امانِ درویش — ز صد سدِ سکندر قوتش بیش

بگوش اقبال میکردش منادی — کہ حج بر در نشاید قطعِ وادی

ولے گوشش پُر از بانگِ نے و چنگ — درو کے راہ یابد دیگر آہنگ

چناں ہم بود کز پرہیزگاری — قدم لغزیدہ بودش ز استواری

بدستش طرۂ سیمیں عذاراں — چو سبحہ در کفِ پرہیزگاراں

ترنہا کہ رفتہ تا بخورشید — شدہ بیت السعادت برجِ ناہید

قیامے کرد در طاعت الف وار — کہ گشت از راستی سر حرف اسرار
رکوعے کرد چوں لام محقق — کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
سجودے کرد ہمچوں دالِ مسجود — کہ سرِ رہ نمائش گشت موجود
زد اندر قعدۂ زانوے اُمید — کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید
چو در قعدہ تحیاتِ رضا خواند — ز ملکش بس فرائض کاں قضا ماند
نمازے کرد بر سجادۂ شوق — کہ کرّوبی و عرشی گم شد از ذوق
چو ز آتش عشق بود از فرق تا پائے — گرفت اندر دلِ زندہ دلاں جائے
چو عشق اندر مجازش جلوہ گر داد — مجازش سر بپلِ تحقیق رہ داد

خضر خاں کا زوال

جب خضر خاں کے جاہ و جلال اور دولت و اقبال کا آفتاب انتہائی عروج پر پہنچ چکا تو اب زوال کا وقت آیا جس کی دردانگیز داستان یہ ہے کہ سلطان علاء الدین بیمار ہوا خضر خاں نے منت مانی کہ اگر سلطان کو صحت ہوئی تو پیادہ پا ہتنا پور کی زیارت کو جاؤں گا اور جب قدرے صحت ہوئی تو وہ اپنی منت کے پورا کرنے کو روانہ ہوا۔ ملک کافور نے جو حصولِ سلطنت کی فکر میں تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور جھوٹی سچی شکایتیں کر کے سلطان کو خضر خاں اور اُس کے خسر الپ خاں سے بالکل بدظن کر دیا۔ الپ خاں تو فوراً قتل کر دیا گیا لیکن خضر خاں کو نسبتہً کم سزا دی گئی۔ چتر و دورباش جو ولیعہدی کی علامتیں تھیں اُس سے واپس لے لی گئیں اور اُس کو امروہہ میں رہنے کا حکم ہوا۔ اور یہ کہ بلا طلب دہلی میں نہ آئے۔ خضر خاں جب میرٹھ کے علاقہ سے آگے بڑھا

ہوتی تھیں جن سے سلطان کی ناراضی اور بدگمانی بڑھتی جاتی تھی اس لیے کہ خضر خاں کو سوائے مجلس آراستہ کرنے شراب پینے راگ و رنگ سننے چوگاں کھیلنے اور ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کے کوئی کام نہ تھا۔ اور ملکہ جہاں بھی اپنے پوتوں اور نواسوں کی تقریبات عقیقہ و ختنہ وغیرہ کے سوا کسی چیز کی طرف التفات نہ کرتی تھی۔ اور جو بات کہ کبھی ان کے ذہن میں نہ آتی تھی وہ سلطان اور اُس کی بیماری کا خیال تھا"

یہ حالت دیکھکر سلطان نے ملک نائب کو دکن سے اور الغ خاں[1] کو گجرات سے طلب کیا اور جب یہ فوراً حاضر ہو گئے تو خوش ہوا اور تنہائی میں ملک نائب سے بیوی بچوں کی لاپروائی کی شکایت کی۔ ملک نائب نے (جس کے دماغ میں حصولِ سلطنت کا خبط جاگزین ہو رہا تھا) فرصت کو غنیمت سمجھکر کہا کہ یہ لوگ الغ خاں کے ساتھ حضور کے دفع میں متفق ہو گئے ہیں اور آپ کی موت کی دعائیں کر رہے ہیں۔ (بدقسمتی سے) اسی اثنا میں ملکہ جہاں نے اُلغ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی خاں کی شادی کی اجازت طلب کی ملک نائب نے پھر موقع پاکر نہایت ہولناک باتیں سلطان کے گوش گذار کیں جن کو سنکر سلطان اُن لوگوں سے بدگمان ہو گیا اور از راہِ احتیاط و دور اندیشی خضر خاں کو امروہہ کی طرف رخصت کر دیا اور کہا کہ جب صحت ہو گی تم کو طلب کر لیا جاویگا۔

خضر خاں چونکہ ناز پروردہ اور ناتجربہ کار تھا اور شاہی عتاب کی تلخی سے ابتک

---

[1] یہ الغ خاں المخاطب بہ الغ خاں نہیں ہے جو سلطان علاء الدین کا بھائی تھا۔ بلکہ یہ الپ خاں معلوم ہوتا ہے جو ملکہ جہاں کا بھائی اور خضر خاں کا ماموں اور خسر تھا (جیسا کہ ہم اوپر تحقیق کر چکے ہیں)

چو برعزم زیارتگاه می رفت | ہزاراں رہزنش ہمراہ می رفت
زنغمہا کہ ہوش از مغز می رفت | درخت و دشت و صحرا پای میکوفت

خضرخاں کی سیرت اور خصلت جہاں تک کہ حضرت امیر خسرو اور مورخین عصر کے بیان سے سمجھی جاتی ہی اُس سے خضرخاں کوئی سیاسی آدمی معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ایسا نازپروردہ شہزادہ ثابت ہوتا ہی جس کو سوائے عیش و عشرت راگ و رنگ اور لہو و لعب کے ملکی معاملات اور سیاسی جوڑ توڑ سے کبھی کوئی سروکار نہیں رہا - ایسی حالتوں میں اس کی نسبت بغاوت یا گورمنٹ کے خلاف کسی سازش کا اتہام جو اس کی طبیعت اور فطرت کے خلاف تھا سلطان علاءالدین کو باور کرا دینا بظاہر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی مگر مورخین کے بیان پر غور کرنے سے اس قسم کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں اس واقعہ کے متعلق فرشتہ کا بیان کے بعض حصے اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے کسیقدر مختلف ہیں اور یہ اختلافی امور حضرت امیر کے مقابلہ میں کسی طرح قابلِ قبول نہیں ہو سکتے لیکن اس سے سلطان علاءالدین کی ناخوشی کے وجوہ بہت صاف معلوم ہوتے ہیں - وہ کہتا ہی کہ "سلطان علاءالدینؒ ایک سخت مرض میں مبتلا ہوا - چونکہ خضرخاں اور ملکہ جہاں ہمیشہ نئے جشنہائے شادی میں مصروف رہتے تھے اور سلطان کے معالجہ کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے تھے اس لیے سلطان اپنی عدم صحت کو ان کی غفلت اور لاپرائی کی طرف منسوب کرکے ان سے سخت ناراض ہوگیا - ہر دو ران سے ایسی نئی ادائیں ز(د)

---

۱ حضرت امیر خسرو نے بخار اور ضیاء برنی نے استسقا لکھا ہی

پابندی ترک کردی تو ملک نائب کو موقع مل گیا۔" اُس نے سلطان سے کہا کہ خضر خاں اور شادی خاں بعض امرا کے ساتھ سازش کرکے آپ کی جان لینے کے خواہاں ہیں اس کی تائید میں بہت سے غلاموں اور خواجہ سراؤں کی شہادتیں دلوادیں اور طرح طرح کے مکر و فریب کام میں لاکر سلطان سے حکم حاصل کرلیا کہ دونوں بھائی قلعہ گوالیار میں قید کردیے جائیں اور ملکہ جہاں کو بھی محلسرا سے نکال کر پرانی دہلی میں محبوس کیا گیا۔

سلطان علاء الدین خضر خاں کو اپنے سامنے طلب کرکے قید کا حکم سناتا ہے۔ اور خضر خاں کی بیقراری دیکھکر کہتا ہے ؎

خضر خاں چوں برون اداین دم درد	بلرزیدند خاصان زاں دم سرد
بسے بگریست شہ چوں ابر نوروز	پس از دل برزد ایں برق جگر سوز
کہ ایں شعلہ کت از من یادگارے ست	ترا از دو زخم گوئی شرارے ست
چہ پنداری مرا جانے ست در تن	بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشم من نور	کہ چوں تو مردم از چشم شود دور
ولے چوں آفرینش دارم ایں رنگ	کہ باشد حکم من چوں نقش بر سنگ
اگر جنبش آید کوہ را پائے	نہ جنبد حکمِ سنگینِ من از جائے
وگر چوں یخ گداز جانِ سنگیں	خطِ سنگ ست اگر نقشِ یخ ست ایں
ز خلقت چوں مرا زیں گونہ حال ست	بدل در خلقتِ مردم محال ست
چو آگاہی ز خوے بد ستیزم	بر بارِ سلامت زاب تیزم

واقف نہ تھا اِس لیے امروہہ پہنچکر سخت رنج والم میں مبتلا رہا جب اس حالت سے کچھ افاقہ ہوا تو اس معاملہ پر غور کی اُس نے سمجھا کہ میں بالکل بے قصور ہوں سلطان کی ناخوشی کا ایسی حالت میں کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ باتیں سوچکر فوراً بلا طلب دہلی میں آ درسلطان کی حضور میں حاضر ہو گیا۔ سلطان اُس کے آنے سے خوش ہوا اور پدرانہ شفقت سے گلے لگایا۔ اور معذرت کی ؎

بامرد مہ درون غمناک نشست	چو گل باسینۂ صد چاک بنشست
در اندیشید زاں پس با دلِ خویش	کہ نتوان داشت بی مرہم دلِ ریش
گرفتم شہ چو دریا سہمناک ست	نہ آخر گوہرِ اویم چہ باک ست
گناہِ خود نمی بینم دریں ہیچ	کہ خشمِ شاہ گو شم ادہد پیچ
در آرد گوشمالِ او بجوشم	شفیعے ہست مردارید گوشم
وگر زو نشنود عذرِ گناہم	بمرداریدِ دیدہ عذر خواہم
بدیں اندیشہ یکدم شاد بنشست	پس آں گاہے چو گل برباد بنشست
بسرعت سوئے حضرت شد شتاباں	چو مہ در چرخ و با داندر بیاباں
شبا روزی بہ تیزی کردہ قطع	رسید و پیشِ شہ زد بوسہ بر نطع

فرشتہ نے اتنی بات اور اضافہ کی ہے کہ "سلطان نے پدرانہ شفقت و مہربانی کے اظہار کے بعد خضر خاں کو اجازت دی کہ محلسرا میں جائے اور اپنی والدہ اور بہنوں کو دیکھے۔ لیکن چند روز کے بعد جب خضر خاں غافل ہو گیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو کر دربار کی

سرِ سوزن نہ سر رشتہ پدیدار | کہ تواں دوخت آں دو نیمہ یکبار
چو آں دیدہ زچشمش برکراں شد | زگریہ مردمِ چشمش رواں شد

مورخین لکھتے ہیں کہ الپ خاں کے قتل اور خضر خاں و شادی خاں کے قید ہونے سے ملک میں سخت بغاوتیں برپا ہوئیں۔ لشکر گجرات نے بغاوت کرکے فتنۂ عظیم برپا کردیا سلطان نے ملک نائب کے مشورہ سے سیّد کمال الدین کرک کو اس فتنہ کے دبانے کے لیے بھیجا جو الپ خاں کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر نہایت بُری طرح قتل کیا گیا۔ حاکم جیتیورؔ[1] نے بھی بغاوت کی اور وکلائے شاہی کو جو قلعہ میں تھے مشکیں باندھکر فصیل قلعہ سے نیچے پھکوا دیا۔ ہرپال دیو بھی جو رام دیو سابق والیِ دکن کا داماد تھا باغی ہوگیا اور اکثر شاہی تھانوں کو اُٹھا دیا۔ سلطان علاء الدین ان بغاوتوں کی خبروں کو سنکر اپنے بستر مرگ پر پیچ و تاب کھاتا اور دانت پیستا تھا اُس کی حالت روز بروز زردی ہوتی جاتی تھی۔ اور کسی طبیب کی دوا کارگر نہ ہوتی تھی۔ آخر اِسی حالت میں بتاریخ ۶ شوال ۷۱۵ھ ہجری وفات پائی۔

حضرت امیر اس واقعہ وفات کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

کہ چوں شد رایِ الحکم لایزالی | شد از روئے خضر خاں دیدہ خالی
درونش را درآں غمہای جانی | تواں رفت و فزوں شد ناتوانی
دلش خوں می شد و بیروں نمی آمد | جگر را غوطہ جز در خوں نمی داد

[1] یہ غالباً کوئی دوسرا جیپور ہے جو جنوبی ہند میں ہے۔ راجپوتانہ والا جیپور معلوم نہیں ہوتا

ہم اکنوں بازت آرد بختِ والا | برافسر سازدت لولوے لالا

خضر خاں کی روانگی کے وقت سلطان کی اندرونی حالت اور شفقتِ پدری اور نخوتِ شاہی میں جو باہمی آویزش اور کشمکش ہو رہی ہے اُس کی تصویر حضرت امیر خسرو نہایت خوبی کے ساتھ کھینچتے ہیں اور قلبی کیفیات کی تصویر خصوصاً جب کہ وہ متضاد ہوں شاعری میں نہایت ہی مشکل کام ہے ؎

چو آئینِ وثیقت محکمی یافت | دو دل با عالمِ غم ہمدمی یافت
اشارت کرد شاہِ محکم آئیں | بداں دشمن کہ محکم داشت تمکیں
چراغِ ملک را بردن شبانگاه | بحصنِ گوالیر از منظرِ شاه
تعالی اللہ ندانم کاں چہ دل بود | کہ نزدش گوہرے زآنگونہ گِل بود
چکیده قطره دریا دلش از روے | فگند از روے خود چوں قطره جوے
سکونت را عجب بر پای میداشت | کہ جاں میرفت و دل برجاے میداشت
جگر می کند ہجر آتش بصد زور | کہ در کندن نبودش ذره شور
جگر گوشہ ز دیده می شدش دور | بدیده خونِ دل میداشت مستور
ہمی رفت و ہمی شد طاقتش گم | ز چشمش دیده وا ز دیده مردم
درونش پاره پاره می شد از درد | بروں آں درد پنہاں می خورد
جدائی ہر دو را چوں کرد تقسیم | تو پنداری کہ یک جاں شد بدو نیم
رواں شد نیم جاں با جانِ پُر غم | شہنشہ ماند نیمے جانِ در ہم

که لعبت باز این هر هفت پرده — که لعبت می کند هر هفت کرده
هر آں لعبت که تا امروز آورد پیش — چه خواهد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت که بر روئے زمین ست — که زیرِ خاک لعبت بیش ازین ست
گر از دیبائے چینی خواہی نمونه — زمیں را کردہ باید باژگونه
چرا بر تختِ عاج آں کس نهد تاج — که زیرِ تختهٔ گل خواست شد عاج
خرد بیند چو گردنها ستخوان سنج — که شاہِ راستین شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخوان چیز — که فردا خاک گردد استخوان نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم — چه چندیں بہرِ خاکے سینه چاکیم
چو ہر کز خاک زاید باز خاک ست — خوش آں کس کز غمِ بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر — کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

محمد قاسم فرشتہ بحوالہ تاریخ صدرِ جہاں گجراتی لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین کی وفات کے دوسرے دن ملک نائب نے تمام امرا و ارکانِ دولت کو جمع کر کے سلطان کا ایک نوشتہ اُن کے سامنے پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں خضر خاں کو معزول کر کے بجائے اُس کے شہاب الدین عمر کو ولیعہد مقرر کرتا ہوں۔ شہاب الدین کی عمر اس وقت صرف سات سال کی تھی۔ ملک نائب اُس کو برائے نام تخت پر بٹھلا کر کار و بارِ سلطنت بحیثیت نیابت کی خود انجام

---

۵۱ اس مضمون کو حضرت امیر خسرو نے غرۃ الکمال کے دوسرے قصیدہ میں اور بھی مؤثر اور ہیبت ناک پیرایہ میں لکھا ہے:

زروئے خفتگانِ خود زمیں گر پردہ بردارد — درآں دیباچہ عبرت بمانی تا ابد حیراں
نهفته خاکدانے بینی اندر کلّهٔ کسرے — شکسته استخوانے بینی اندر کاسهٔ خاقاں

فرو می ریخت خونِ تاب خوردہ
چو دیوارِ گِل جامِ آب خوردہ

یکے بخشش گرفتہ در جگر گاہ
دگر قطعِ جگر گوشہ جگر گاہ

وزیں ہر دو بتر خوئے جفا ساز
کہ گر میرم نیارم رفتہ را باز

ستیزے سخت کایں رسمِ جہاں ست
کہ ہر چہ آں من کنم گشتن محال ست

جفا بر دشمنِ بیروں تواں کرد
چو در سینہ است دشمن چوں تواں کرد

ز دشمن در دروں گشتہ بلا سنج
غمِ فرزند و خوئے ناخوش و رنج

گرفت ایں ہر سہ خصمش در جگر جائے
بریں ہر سہ اجل شد کار فرمائے

ز شوال آمدہ ہفتم بپایے
سنہ ہفصد سیزدہ بر سر شے

کزیں دیرِ سپنج آں شاہِ آفاق
بروں زد ز ہفت گنبد بر دشش طاق

بر و کرد آں چناں شیرِ فلک زور
کہ شد ز انگونہ شیرے طعمۂ گور

نگر تا چند زینساں شیر پر بیم
شکارِ گور شد زیں آہوے سیم

عجب ناوک زنے کو گاہِ نخچیر
شگافد مور را اژدرہا بیک تیر

چو بو یحیٰ برآرد لطمۂ خویش
چہ سلطان زیرِ آں لطمہ چہ درویش

سلطان علاء الدین کی وفات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت امیر دنیا اور اُس کی دلچسپیوں کو بہ نظرِ اعتبار دیکھنے اور اُن سے دل نہ لگانے کی نصیحت فرماتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ منظر نہایت ہی دہشت خیز اور عبرت انگیز لکھا ہے۔

دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند
بزلفِ جعدِ شاں دل را مکن بند

بگریہ گفت ما نا شہِ فرخ جفت | کزینساں فتنۂ خفتہ برآشفت

چہ حال ست این و این جوشش از پی چیست | بر ایں زندانی ایں بخشایش از چیست

در امیدِ خلاص آں خود نباشد | کہ دشمن لایقِ مسند نباشد

وگر بر دیدہ و جان ست فرماں | منم فرماں پذیر از دیدہ و جاں

سنبل خضر خاں کے جواب میں اپنی مجبوری اور معذوری ظاہر کرتا ہے

جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت | چہ باشد سنبلے با صدمۂ سخت

بحکمے کاں بسختی تند بادیست | گیاہے را نہ جائے ایستادیست

منم سنبل ترا ایک بندہ داغی | نہ آں سنبل کہ شد آبی و باغی[۱]

بشارت می دہم بارے نخستت | کہ حکمے نیست بر جانِ درستت

ولیکن در چنیں فرخ جمالی | ہمی خواہد فلک عین الکمالی

مرنج از من کہ از من نیست ایں زور | کہ چوں خود خواہد اختر حملہ را کور

چو بود اندر حیاتِ شاہ دستور | بچشمش چوں بچشمِ مردہ کافور

ہمی خواہد ز رائے سست تمیز | کہ کافوری کند چشمِ ترا نیز

اس مکالمہ کے بعد خضر خاں اپنے آپ کو سنبل کے حوالہ کر دیتا ہے اور بیرحم سپاہی اُس کو پچھاڑ کر آنکھیں نکالتے ہیں

چو خاں دانست کامد تیرِ تقدیر | شد از دیدہ باستقبالِ آں تیر

---

[۱] آبی و باغی کے دو معنی ہیں: اول تو سرکش اور بغاوت کرنے والا اور دوسرے پانی سے پرورش پانے والا اور باغ میں اُگنے والا

دینے لگا اور تمام امراء علائی کو اپنا ہوا خواہ تصور کر کے تخت نشینی کے پہلے ہی دن ملک سنبل کو باربکی کا منصب عطا فرمایا اور فوراً گوالیار کو روانہ کر دیا تا کہ خضر خاں و رشادی خاں کی آنکھوں کو بے نور کر دے۔ اُس کافرِ نعمت اور کور دل نے وہاں پہنچکر دونوں بھائیوں کی آنکھیں نکلوادیں۔

حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ سلطان کی نعش کے دفن سے پیشتر ہی ملک نائب نے ملک سنبل کو گوالیار روانہ کر دیا۔ اور جب خضر خاں کو اُس کے آنے کی خبر ہوئی تو اُس نے کسی قسم کی گھبراہٹ اور بیقراری کا اظہار نہیں کیا اور احکامِ قضاؤ قدر کو رضا و تسلیم کے ساتھ برداشت کرنے پر مستعد ہو گیا ؎

ہنوز آں ماہ را نا بردہ در مہد — کہ گشت آں دشمنِ مہدی کُش از عہد

سبک نامہربانے را رواں کرد — کہ بے مہری کند تا میتواں کرد

شتابد میل میل آنسو بہ تعجیل — کہ نورِ دیدہ شہ را کشد میل

شتاباں رفت سنبل تند چوں باد — غبار آلودہ سوے سروِ آزاد

خضر خاں را خبر شد کامد آں خار — کزاں بادامِ چشمش یابد آزار

بہ تسلیمِ قضا بنشست خنداں — نرفت از جاے چوں ناہوشمنداں

چنیں تا آں غبار آلودہ از راہ — برآمد بر فرازِ قلعہ ناگاہ

برآں جانِ گرامی باتنے چند — رسید آہختہ بر گل سوسنے[1] چند

چو آں دیدہ برآں خصماں نظر کرد — ہماں چشمے کہ خواہد رفت تر کرد

[1] گل سے خضر خاں اور سوسنے چند سے مراد تلواریں

ہوئے تھے اُنھوں نے رات کے وقت جب کہ عمال اور ملازم اپنے اپنے گھروں کو واپس
چلے گئے اور قصر ہزار ستون کے دروازے بند کردیئے گئے ملک نائب کے خیمے میں گھسکر اسکو
اور اُس کے تمام خواص اور مشیروں کو قتل کرڈالا اور خضر خاں پر جو ظلم ہوا تھا اُس کی مکافات
پوری پوری اُس کو مل گئی ؎

فلک زانجا کہ در یاداش سرہاست — دعائے دردمنداں را اثرہاست
زمانہ ساخت تیغے زاہِ مظلوم — سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
چو گفتم سر بکشایم ایں نطع — کہ خونریز سرش چوں بود بالقطع
چو دانست آں طلبگارِ بلندی — کہ ہر سو چیرہ گشت از زورمندی
اگرچہ خاطرش سیدار ھم بود — کش از ہر خار خارے خواب کم بود
ولے چوں وقت کاں تیغ ست قاطع — رسید و داد بیروں نورِ ساطع
نہانی دادش افیونے زمانہ — کز و ہوش و خرد شد برکرانہ
بلے ہست ایں عمل در دہرِ قلاب — کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قرصے کاندریں بالا و شیب اند — چو نانِ کیسہ بر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نشاید — بخور گرت از سر گردن نباید
چو ابرِ دیدۂ منعم جفا کرد — سپہر از دیدۂ جانش سزا کرد

خضر خاں کے کسی خیر خواہ نے ملک نائب کے قتل کی خوشخبری قاصد کے ذریعہ سے
خضر خاں کے پاس پہنچائی۔ حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو سنکر خضر خاں نے خدا کا شکر

بر عنبت دشت نرگس پیش سنبل | که خواهی خارم افگن خواهیم گل
چو دید آں حال سنبل چار و ناچار | عنیفان از هر سو گرد بر کار
که بفگندند سرو راستیں را | بیازردند چشم نازنیں را
کسے کز بهر زخم چشم زد نیل | رسیدش چشم زخمے ناگهه از میل
چناں چشمے که از سرمه شدی ریش | چگونه تاب میل آرد بیندیش
چو پرخوں شد خماری نرگس وے | خماری گو نیابد مے کند مے
خمارے داشت چشمش وائے صد وائے | که شد چشم و خمارش ماند برجائے
بدیده هر کس اندر درد می کرد | وے از دیده می افشاں شد زہے درد
اگر بود از فلک زینگونه بیداد | فلک کو رست یا رب کور تر باد
ستاره بر شهابی یافت چوں میل | که انجم را کشد میلے به تعجیل
جهانے خسته شد کز بس خرابی | شد آں بادام عنابی و آبی
رقم کاں بود بر پیش قلم را | بچشم خویشتن خواند آں رقم را
وگر بر سی سوادش کز قدر بود | اِذَا جَاءَ الْقَضَا عَمِيَ الْبَصَر بود

ملک نائب خضر خاں اور شادی خاں کی طرف سے مطمئن ہو کر شاہزادہ مبارک خاں کی فکر میں مصروف ہوا اور چاہتا تھا کہ اُس کو بھی کسی ترکیب سے قتل کرا کر سلطنت کا بالکل مالک و مختار ہو جائے لیکن قضا و قدر کا قلم مبارک خاں کی بادشاہت پر جاری ہو چکا تھا۔

ملک نائب نے جو ترکیب اُس کے قتل کے لیے کی تھی وہ اُلٹ گئی اور جو لوگ اُس کے قتل پر متعین

کوگوالیار روانہ کیا تاکہ خضر خاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو قتل کر دے اور اُن کے اہل و عیال کو دہلی لے آئے چنانچہ اُس نے اس حکم کی تعمیل کی۔ سلطان نے خضر خاں کی منکوحہ دیولدی کو اپنے حرم میں داخل کیا۔ مورخین نے اس قتل کے اسباب سے مطلق بحث نہیں کی ہے اور نہ اُس کی نسبت حضرت امیر خسروؒ نے کچھ لکھا ہے۔ سلطان قطب الدین کی سلطنت پوری طرح مستحکم ہو چکی تھی۔ ان تینوں بھائیوں کی طرف سے جو نابینا ہو چکے تھے بظاہر کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قتل کی ضرورت کن اسباب سے پیش آئی۔

ضیا برنی اور دیگر مورّخوں نے دکن کی فوجکشی کے سلسلہ میں ایک ایسا واقعہ لکھا ہے جو میرے نزدیک اس قتل کا سبب ہو سکتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان مہم دکن سے واپس آرہا تھا تو راستہ میں سلطان علاء الدین کے بھتیجے ملک اسدالدین نے اُس کے قتل کی ایک زبردست سازش تیار کی۔ سپاہیوں کی جماعت اُس کے ساتھ اس میں شریک تھی۔ لیکن اُنھیں میں سے ایک شخص نے وقتِ معیّن سے پیشتر یہ تمام راز سلطان سے بیان کر دیا۔ چنانچہ ملک اسدالدین گرفتار ہو کر بعد ثبوتِ جرم قتل کیا گیا اور اُس کے تمام شریک جن کی نسبت شرکت کا شبہ ہوا سب کے سب قتل کر دیے گئے۔

نہایت قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سلطان قطب الدین نے بغاوت کے اس واقعہ سے متاثر اور خوفزدہ ہو کر خضر خاں وغیرہ کو قتل کرا دیا ہو۔ اس لیے کہ اگرچہ یہ لوگ بحالت موجودہ سلطنت کے قابل نہیں رہے نہ اُس کے دعویدار ہو سکتے ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ باغیوں اور سرکشوں کے لیے آلۂ بغاوت و سرکشی ضرور بن سکتے ہیں

کیا مگر کچھ خوش نہوا ؎

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ — بدل بود از فریبِ عالم آگاہ
نہ چنداں شادماں گشت اندراں کار — کہ ہر کس را بنوبت دید تیمار
کسے کز خرچ نوبت رنج دارد — بر بجد گرچہ نوبت تیغ دارد

خضر خاں چوں زعیبِ انصاف خود یافت — کرم را جائے شکرِ بے عدد یافت
بمسکینے جبیں بر خاک مالید — ز آہِ خصم وسوزِ خود بنالید
براں بدخواہِ بے تمیز گریست — برو بگریست و بر خود نیز گریست

قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی اور خضر خاں کا قتل

ملک نائب کے قتل ہونے کے بعد شاہزادہ مبارک خاں اپنے چھوٹے بھائی شہاب الدین عمر کی نیابت میں سلطنت کا کاروبار انجام دینے لگا لیکن رفتہ رفتہ اُس نے اُمرا دولت کی ساتھ ساز کر کے دو مہینہ کے بعد روز یکشنبہ ۲۴ محرم ۷۱۶ھ کو تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سلطان قطب الدین مبارک شاہ اُس کا خطاب قرار پایا۔ اور شہاب الدین عمر کو اندھا کر کے قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ سلطان قطب الدین مُبارک شاہ نے اپنے جلوس کی دوسرے[۵] سال دکن پر فوجکشی کی اور واپسی کے وقت جب بمقام جھائن پہنچا تو شادی کتہ سرسلاحدار

۵؎ جلوس کا دوسرا سال حضرت امیر کے بیان کے موافق ۷۱۸ھ اور مؤرخین کے بیان کے موافق ۷۱۸ھ ہوتا ہے

که ای شمع ز مجلس دور مانده — تنت بی‌تاب و رخ بی‌نور مانده

تو میدانی که از من نیست این کار — ستم‌کش ماند و یکسو شد ستمگار

گرت بندی ست از گیتی خداوند — چو وقت آید همت بگشاید این بند

نمی‌شاید درین اندیشه تعجیل — به هنجار از وحل بیرون رود پیل

کنون ما هم دران هنجار کاریم — به هنجاری ازین بندت برآریم

چو در خوردی که باشی مسندآرای — بر اقلیمی که نیمت کار فرمای

ولی مهر کسی کاندر دلت رست — نه در خورد علو همت است

دولرانی که در پیشت کنیزیست — کنیز ار مه بود هم سهل چیزیست

شنیدم کان چنان گشت ارجمندت — که شد پابوس او سر بلندت

نه بس زیبا بود کز چشم کوتاه — پرستار پرستاری شود شاه

کدو در صحن بستان کیست باری — که جوید سربلندی با چناری

تمنای دل ما می‌کند خواست — کز آن زانو نشین بر بایدت خاست

چو زیبا رفت بازیچا فرستش — بپائین گاه تخت ما فرستش

چو سودای دلت گم گشت چیزی — دهیمت باز تا باشد کنیزی

اِس پیغام کے جواب میں خضر خاں شاہی حکم کی تعمیل سے قطعاً انکار کرتا ہی اور کہتا ہی ؎

نخست از دیده لب را جوش خون داد — پس آلوده بخون پاسخ برون داد

اس لیے سلطان قطب الدین نے گزشتہ واقعہ سے متنبہ ہو کر ان غریبوں کا قتل ہی ضروری سمجھا۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مفہوم مترشح ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں ۵

کہ چوں سلطان مبارک شاہِ بے مہر | ز تلخی گشت بر خویشاں ترش چہر
صلاحِ ملک در خون ریزِ شاں دید | سزاواری بہ تیغِ تیزِ شاں دید
بر آں شد تا کند از کیں سگالی | ز انباز انِ ملک اقلیم خالی

سلطان قطب الدین جس موقع پر ملک شادی کو بلا کر فوراً گوالیار جانے اور شاہزادوں کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں بھی حضرت امیر کے الفاظ سے اسی قسم کا مضمون معلوم ہوتا ہے ۵

بہ تندی سر سلاحی را طلب کرد | کہ باید صد کردہ امروز شب کرد
رو اندر گوالیر ایں دم نہ لبس دیر | سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر
کہ من ایمن شوم ز انبازیِ ملک | کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازیِ ملک

حضرت امیر کے نزدیک خضر خاں کے قتل کی اصلی وجہ وہی تھی جو مذکورۂ بالا اشعار سے مفہوم ہوتی ہے۔ لیکن سلطان قطب الدین نے قتل کا بہانہ پیدا کرنے کے لئے خضر خاں کو ایک مخفی پیغام بھیجا جس میں برادرانہ شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرنے کے بعد موجودہ قید سے رہائی اور کسی صوبہ کی حکومت پر مامور کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور ان تمام مدارج کے بعد اس امر کی خواہش کی گئی تھی کہ دولرانی کو جو ایک کنیز ہے اور سلطنت کی ملک ہے ہمارے پاس بھیجدو ۵

نہاں سوے خضر خاں کس فرستاد | نمود اری بعذر راز دل بروں داد

---

۵ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم دہلی میں دیا جا رہا ہے مگر مورخین نے بمقام جھائن لکھا ہے۔ جھائن اور گوالیار کا فاصلہ
مختصر معلوم ہے

عفا اللہ برچیاں رو ہائے چوں ماہ | کسے چوں برکشد شمشیر کیں خواہ
گراد ر دل نیاید سوزِ جانی | ز افسوسِ چناں عمر جوانی
فلک را باد یا رب سینہ صد چاک | کز میناں رحمنداں اکند خاک
بخوں قصّاب را رحمت چہ جوئی | کہ خواہد تیغِ خود را سُرخروئی
چو گل ہند دبسر جلاّد خونریز | ز اندامے چو گل نہ بود بہ پرہیز

آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندو جرأت کر کے آگے بڑھتا ہی اور اپنے افسر سے جوہردار تلوار لے کر خضر خاں کو قتل کرتا ہی ؎

غرض کس را ازیشاں چوں نشد رائے | کہ گرد د تیغِ خوں را کار فرمائے
بجنبید از میاں چوں تند بادے | فروتر نسبتے ہندو نژادے
ز فرمایندہ تیغِ گوہریں جست | کشید و کرد داماں قبا چست
برآمد گردِ آں سروِ گرامی | کہ از سرسبزیِ خود بود نامی
شہادت خاست از خضر اندراں کاخ | چو تسبیحِ درخت از سبزیِ شاخ
سیاست را افلاک زاری ہمی کرد | شہادت را ملک یاری ہمی کرد
درِ فردوس رضواں باز کردہ | ہمہ حوراں درود آغاز کردہ
ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ | شہادت گوی شد ہم مہر ہم ماہ
چو بر زد خنجر و شہ جید بر داشت | ق | دراں منظر فغاں چوں عد بر داشت
سپہری کرد خورشید از تنِ خویش | دلے تقدیر نکیو کرد شل از پیش

کہ شہ را ملک رانی چوں فا کرد | دولرانی بمن باید رہا کرد
ورین دولت ہم از من درخواہی | مرا بے دولت و بے نور خواہی
چو با من ہمسر ست ایں یار جانی | سر من دور کن زاں پس تو دانی

اس سخت جواب کو سنکر سلطان آگ بگولا ہو جاتا ہی اور ملک شادی کو طلب کرکے فوراً گوالیار جانے اور ان مظلوم اندھوں کے قتل کا حکم دیتا ہی۔

ملک شادی نے ایک رات دن میں مسافت طے کی اور گوالیار پہنچکر محافظان قلعہ کو شاہی حکم سے آگاہ کیا۔ بے باک سپاہی نہایت گستاخی کے ساتھ حرم میں داخل ہوئے۔ مستورات میں ایک شور قیامت برپا ہوگیا۔ نازپروردہ شہزادے مشکیں بندھے ہوئے قاتلوں کے سامنے حاضر کیے گئے۔ ملک شادی قتل کا اشارہ کرتا ہی لیکن اس لعنت انگیز کام کے انجام دینے کی کسی کو جرات نہیں ہوتی ہے

چو بستند آں دو دولتمند را سخت | زمانہ بست دست دولت و بخت
فتادند آں سگرفان زبونے | درآمد سو بسو شمشیر خونے
چو جست آواز بے رحمی ز خنجر | درآمد خونئے بے رحمت از در
جہانے مایۂ غم شادیش نام | مخالف چوں خط مہر و غم دام
جبینے تند چوں سکین جلاد | نگاہے تیز چوں متین نہاد
اشارت کرد ہر سو راندن تیغ | نہ شد برق کسے در جنبش از میغ

گزشتیم از جہان و خاست ہوئے — نماند از ما بجا جز آرزوئے

نوردیم شد ہیچ در ہیچ — ہنوزم قصۂ دل پیچ در پیچ

غرض کہ خضر خاں کے بعد اُس کے دونوں بھائی شادی اور شہاب الدین عمر بھی تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے گئے اور اس قیامت خیز حادثہ پر مستورات کی جو حالت ہوئی اُس کو حضرت امیرؒ اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شہابی کز سر یرش بود گردی — چشیداو نیز ازاں جوے آب خوردی

چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز — برآمد شورِ مستوراں دراں سوز

کسے کاوازِ شاں دیوار نشنید — زبانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید

ز پردہ مہوشاں بیروں فتادند — چو خورشید از شفق درخوں فتادند

بچشم آب و برُو خوں ہمگناں را — عجب خونابہ رو دادِشاں را

زچہرہ ہر بتے پر کالہ می کند — زروے لالہ برگِ لالہ می کند

کناں ہر موئے کہ بر دلہاے نومید — شب غم را دہد پیوند جاوید

زموئے کندۂ وخونِ روانہ — زخون و مُشک پُر شد صحنِ خانہ

جہاں در دیدۂ ما در شدہ تار — کہ از چشمش دو مردم رفتہ یک بار

کند تیغِ قضا چوں قطعِ امید — نہ مہ داند سپر گردن نہ خورشید

بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد — سرش در کنارش میہماں کرد

خضر خاں کی روح جسم سے نکل کر دولرانی کے گرد اگرد چکر لگاتی ہے اور اپنی الوداعی اسپیچ کرتی ہے

چو خونِ خضر خاں در خاک در شد — زخونش ہر گیا خضرے دگر شد

بگردِ یارِ خود می گشت جانش — ہمی گفت ایں حکایت از زبانش

کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم — کہ در کارِ تو شد جان و جہانم

چو من ہجرت ز جاں کردم جدائی — مبُرّی ز آشنایاں آشنائی

بہر جائے کہ خون اندایں تنِ پاک — گیاہِ مہر خواہد رستن از خاک

زخون و خاکم ایں رنگیں گیا جوے — ازاں گو گردِ سرخ ایں کیمیا جوے

ورا گہ نیست آں ماہِ قصب پوش — ق — کہ خونم بر زمیں چوں می کند جوش

بخوانیدش کہ آید از سرِ سوز — شہیدِ خویش را بینید بدیں روز

بیار آئید بزمِ بہمن و کے را — کہ من از خونِ خود خوش می خورم مے

منم فرقِ سراں را گوہریں تاج — کہ بر اوجِ سریرم بود معراج

کنوں آں تاج خواہد با گِل آمیخت — کہ دُرّش گم شد و لعلش فرو ریخت

در آں مو ہا کہ پیچِ بے کراں بود	دلِ خاں جُست و جانش ہمراں بود

جب اس قیامت خیز ماتم سے کچھ افاقہ ہوا تو شہیدوں کا جنازہ اُٹھایا گیا اور قلعۂ گوالیار کے ایک برج میں جس کا نام بجیمند رہے اُن کی لاشیں بصد حسرت و یاس دفن کی گئیں ؎

چو شد ہنگامِ آں کاں کشتہ چند	ق	بزندانِ ابد مانند دربند
شہیداں راز مشہد گاہِ خونریز		رواں کردند سوے خوابگہ تیز
بجیمند رکہ بُرجے زاں حصارست		شہاں را کاندراں جاے قرارست
درآں بردند شاں ریزاں زچشم آب		کہ خسپند اندراں شاہانِ خوش خواب
بنگیں حجرہ در فرجۂ تنگ		نہاں کردند شاں چوں لعل در سنگ
بچشمِ ہر یکے خوابِ عدم بود		ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود
نگرکاں خوں کہ خوابش رفت زامید		کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید

یہاں پہنچکر حضرت امیر خسرو قصہ کے واقعات کو اس اندوہ ناک حادثہ پر ختم کردیتے ہیں اور اپنے ناظرین کو عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے متنبہ فرماتے ہیں۔ میں بھی اپنی ناچیز گزارش کو جو بہت کچھ تصدیع کا باعث ہوئی ہوگی اس

هوس بهرِ هلاکِ خویش مے برد | همی مُرد از پئے مرگ و نمی مرد
فتاده لُعبتاں چوں خاک بر در | بجائے گل فگنده خاک بر سر
فرشته گریه همچوں ابر میکرد | ببالا بردنِ جاں صبر میکرد
همی کرد ایں ندا هاتف ز بالا | سَلاَمٌ جَاءَ مِنْ رَبِّی تَعَالیٰ

اس ماتم میں دولرانی کی جو حالت تھی اُس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو

دولرانی دراں خونابہ سر گم ق | چو ماهِ چارده در جمعِ انجم
ز تابِ مهر در صفرای و تاپاک | چو تابِ مهر می اُفتاد بر خاک
ز زخمِ ماهِ نو در هر کناره | بصد پاره رُخے چوں ماه پاره
نه زاں رخساره می شد پارهٔ دو | که از مه دور می شد پارهٔ نور
صباحت هم برآں رخسارِ گلگوں | همی کرد از جراحت گریهٔ خوں
ز چشم و رُخ که خوں بیروں همیرفت | بهر سو سیلهائے خوں همیرفت
ز کوبش بر رُخِ پُر خون و رنگیں | حنا می بست بر دستِ نگاریں
بساعد مو یهائے پیچ کرده | چو ماراں گردِ صندل پیچ خورده
سا دیچهٔ موئے که خار [illegible] داد | [illegible]

مثنوی کی خصوصیات | فارسی شعرا نے مخلص یا گریز کو صرف قصائد کے ساتھ مخصوص رکھا ہی اور دیگر اصناف کلام میں اُس کو استعمال نہیں کرتے۔ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا کہ کسی شاعر نے مثنوی میں گریز کا استعمال کیا ہو۔ مگر حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں گریز لکھا ہی اور خوب لکھا ہی۔

سلطان علاء الدین کی ان عظیم الشان فتوحات کو جو اُس کے جنرلوں نے گجرات، رنتھنور، چتور، ماندو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل کیں اُن کو یوں بیان کرکے لکھتے ہیں ؎

تعالی اللہ کرا باشد چنیں بخت	کہ گیرد عالمے بے جنبش از تخت
بدہلی او کند زابرو اشارت	فتد در معبر و بحرین غارت
عزیمت نے و در ملکِ سلیماں	ہمہ دیوانِ ہندش زیر فرماں
سکندر خود سفر کردی در اطراف	بحرفِ تیغ زاں زد قاف تا قاف
نہ بستہ او بجنبش ترکشِ خویش	شدہ تیرش درونِ عرصۂ کیش
چناں بودند دیگر خسرواں ہم	کہ بے جنبش نشد ملکے مسلّم
چناں خورشید کو ہست آسماں گیر	سفر خود میکند زاں شد جہانگیر
بہ از خورشید داں ایں کامراں را	کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را

پھر فرماتے ہیں کہ یہ بلند مرتبہ اور یہ اعلیٰ پایہ کون حاصل کر سکتا ہی سوائے اُس کے فرزند ارجمند شمس الحق خضر خاں کے جس کا جاہ و جلال اور دولت و اقبال رو بترقی ہے

مقام پر ختم کرتا ہوں۔ لیکن ختم سے پہلے کچھ لفظ عرض کرنے ضروری ہیں۔
اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ایک اہلِ دل پاک باطن روشن ضمیر صوفی صافی تھے۔ اُنھوں نے آخر کے دونوں شعروں میں جو پیشین گوئی کی تھی تاریخ شاہد ہے کہ وہ کس قدر حیرت انگیز طریقہ کے ساتھ پوری ہوئی۔ کم و بیش دو سال کے بعد سلطان قطب الدین مبارک شاہ اور اُس کے خاندان پر خسرو خاں کے ہاتھوں سے جو تباہی آئی اُس کے بیان سے قلم تھراتا ہے۔ قاتلوں نے سلطان کا کام تمام کر کے شاہی حرم میں یورش کی چاروں شہزادے اور بعض بیگمات ذبح کر دی گئیں۔ کچھ مستورات اور شہزادیاں سپاہیوں کو بخشدی گئیں اور وہ کچھ کیا جس کا بیان نا ممکن ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس خاندان کا نام صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح محو کر دیا اور اہلِ عالم کے لئے ایک نمونۂ عبرت بنا دیا گیا۔

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ مُغَیِّرُ الدُّوَلِ وَمُبَیِّدُ الْاُمَمِ وَالْمِلَلِ الَّذِیْ هُوَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہِ الْحَکِیْمِ "وَکَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا فَتِلْکَ مَسَاکِنُهُمْ لَمْ تُسْکَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا وَکُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِیْنَ"

اس مثنوی میں حضرت امیر خسرو نے یہ التزام کیا ہی کہ ہر ایک داستان کے آخر میں دو غزلیں لکھتے ہیں۔ اوّل "غزل از زبان عاشق" اور دوم "پاسخ از لب معشوق" ان غزلوں میں وہ عاشق و معشوق کی زبان سے اُنھیں جذبات اور خیالات کو ادا کرتے ہیں جو اُس داستان کی مناسبت سے ان کے دل میں ہونے چاہئیں۔ یہ غزلیں اگرچہ مثنوی کی بحر اور مثنوی ہی کے انداز میں لکھی گئی ہیں اور اصطلاحی طور پر ان کو غزل نہیں کہا جا سکتا لیکن اُن میں سوز و گداز رقت اور درد کی وہی کیفیت پائی جاتی ہے جو حضرت امیر خسرو کے تغزل کا عام انداز ہی۔ یہ غزلیں جن کو صرف لغوی معنوں کے اعتبار سے غزل کہا جا سکتا ہی شاید ناظرین کو اجنبی معلوم ہوں مگر واقعہ یہ ہی کہ یہ طریقہ قدما میں عام تھا مگر ان کے یہاں اس قسم کی غزلوں کا نام غزل نہیں ہوتا بلکہ ان کو سرو کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہی۔ فخر الدین اسعد فخری جُرجانی نے اپنی مشہور مثنوی ویس و رامین میں متعدد مقامات پر عاشق کی طرف سے سرود لکھے ہیں۔ خواجہ نظامی گنجوی نے شیریں خسرو میں یہ تمام سرود ایک ہی مقام پر جمع کر دئے ہیں۔ مولٰنا عصّار شیرازی نے اپنی مثنوی مہر و مشتری میں جو بہت کمیاب ہی کسی مقام پر سرود نہیں لکھا۔ البتہ خاتمہ کے قریب ایک غزل لکھی ہی جو مثنوی کی بحر میں ہی اور لغوی و اصطلاحی ہر اعتبار سے غزل ہی۔ چونکہ یہ غزل اس زمانہ میں بہت کچھ حسب حال ہی اس لئے ناظرین کی دلچسپی کی غرض سے اُس کو نقل کرتا ہوں ؎

مجو عصّار مہر از طبعِ مردم | کہ گل ہرگز بشورستاں نخیزد

مگر باوجود اپنی اس اقبال مندی کے اپنے دل کے ہاتھ سے مجبور ہے۔ نہ دن میں اُس کی آنکھوں کے آنسو خشک ہوتے ہیں اور نہ رات کو بستر خواب پر نیند آتی ہے

بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا — مگر ہم زادہ او شمس والا
چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر — چو نامِ خویش خورشیدِ جہانگیر
ہنوزش تیغ فتح اندر نہفتہ است — ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نصرت در نیام است — ہنوزش نافۂ امید خام است
ہنوز اندر طلوع است آفتابش — ہنوز اندر برافزونی است آبش
ہنوز اقبالش اندر کارسازیست — ہنوزش نخلِ تر در سرفرازیست
ہنوزش میرسد بر گل صباہا — ہنوزش چرخ میدوزد قباہا
زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج — تتق بالا کشد خورشید از بُرج
جمالِ کارِ آں بختِ جہانگیر — بروں آید ز شادُروانِ تقدیر
شود روشن کہ ایں مہ بر زمیں نیست — حدِ ایں آفتابِ ملک و دیں چیست
بدورِ مہ شود بدرے ہلالش — کہ ایمن باشد از نقصاں کمالش
غلط کردم کہ گردد آفتابے — کہ کم بیند زوال و انقلابے
ولے با ایں وجودِ مقبلِ خویش — گرفتار است در دستِ دلِ خویش
نہ روزش خشک گردد زیرِ چشم آب — نہ شب پہلو زند بر بسترِ خواب
ہمہ شب با خیالِ غمزہ در گفت — مغیلاں زیرِ پہلو چوں تواں خفت

که گردوں گرچه چشم آمد سراپای   دو مردم دید نتواند بیک جای
ز شمشیرے که بر بالا کشیده است   بسا پیوندها کز هم بُریده است
کجا دو غنچه باهم کرد روئے   که هریک را ازاں نفگند سوئے
چه بینی رسته دو گل بریکے شاخ   که هریک جانبے رنگیں کند کاخ
بیک رشته شود صد دُر فراهم   ولے در رشته کے مانند باهم
نمیدانم که دورانِ دغا باز   چرا پیوندِ دو بُرد ز هم باز
دراں بُرجی که آں مه شد حصاری   سُپردم دودِ دل را پرده داری
زدم موجے ز چشم خوں چکیده   که قصرش لعل گشت از خونِ دیده
بگو اے باد کت آتش بنعل ست   رهت گر گه برآں گلهائے لعل ست
بقصرِ لعل آں دلخواه چون ست   شفق چون ست در روے ماه چون ست
کجائی اے چراغِ دیدهٔ من   ق   رُخِ خوبِ تو باغِ دیدهٔ من
بهارِ عیشِ من گر شد خزانی   ترا هر روز بادا نوجوانی

پاسخ از لبِ معشوق

بیا اے نوشداروے دلِ من   ز تو صد تلخیِ غم حاصلِ من
هر آنچه از مهرِ تو آمد برویم   نیارد تاب اگر بر کوه گویم
من و شبهائے همچوں کوه در پیش   فراقے با هزار اندوه در پیش
پسِ دیوارِ غم غمخوار مانده   تنے چوں صورتِ دیوار مانده

وفا از صورتِ بے معنیِ خلق | چو از صورت ملائک میگریزد
بغربالِ فلک بر فرقِ اینہا | قضا جز گردِ غداری نہ بیزد
بہر آں را کہ نیکی بیش خواہی | بکینت ہر زماں بدتر ستیزد
چو اشک آں را کہ سازی جائے در چشم | اگر دستش دہد خونت بریزد

خواجوے کرمانی نے ہمائے و ہُمایوں میں غزل اور سرود دونوں چیزیں لکھی ہیں ان کی غزل تو ہر لحاظ سے غزل ہے جو مثنوی کی بحر میں لکھی گئی ہے۔ لیکن سرود البتہ مثنوی ہے۔ خود امیر خسرو نے قران السعدین میں متعدد غزلیں لکھی ہیں جو واقعی غزلیں ہیں ان کی بحریں بھی جُدا جُدا اور مثنوی کی بحر سے مختلف ہیں۔

میرا مقصد اصلی اس طویل داستان کے لکھنے سے یہ ہے کہ مثنوی کے ساتھ غزل یا سرود کا لکھنا کوئی اجنبی اور غیر معمولی بات نہیں ہے بلکہ فارسی شعرا میں معمول رہا ہے۔ حضرت امیر خسرو نے اُس میں صرف اس قدر ترمیم کی ہے کہ ان کو غزل کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور ہر داستان کے خاتمہ پر لکھا ہے۔

ایک داستانِ فراق کے خاتمہ میں عاشق و معشوق کی زبان سے جو غزلیں لکھی ہیں ان کے اشعار نمونہ کے طور پر ہم درج کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہے جہاں خضر خاں اور دولرانی جُدا کر دئے گئے ہیں اور دولرانی کو قصر لعل میں بھیجدیا ہے ؎

غزل از زبان عاشق

جمالِ صحبتِ یارانِ دلجوے | غنیمت داشت باید از ہمہ روے

بہار از لالہ و سوری بگلشن | حنا بستہ بپاے سرو و سوسن
ز رنگِ سبزہ و تر شاخِ نگوں سر | چو ابروے بتاں در وسمہ تر
بصد گلگونہ باغ آراستہ روے | بشکِ سودہ سنبل بافتہ موے
خراماں در چمن خوبانِ سقلاب | کشادہ چشمہاے بستہ را آب
ز عشقِ پاے خوباں نرگسِ مست | نہادہ چشمِ خود را بر زمیں پست
بتی کو سوے بتاں رائے کردہ | میانِ چشمِ نرگس جاے کردہ
ز غنچہ بسکہ بکشادہ دمِ مشک | شدہ از موے تر چوں نافہ خشک
بنغمہ بلبل و قمری خروشاں | سر افگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
ز مرغانے کہ گشتہ ارغنوں زاے | نے آمد صبا را بر زمیں پاے

شاندار تمہیدیں | اس مثنوی میں ہر ایک داستان کا بیان ایک نہایت شاندار اور مبسوط تمہید کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جو ہر اعتبار سے اُس داستان کے لئے مناسب اور موزوں ہوتی ہے۔

مثلاً سلطان علاء الدین کی ناراضی اور خضر خاں کے تنزل کی داستان کو اس تمہید کے ساتھ شروع کرتے ہیں ؎

بسے دیدم دریں گردندہ دولاب | ندیدم ہیچ دورش بر یکے آب
اگر خورشید ایں ساعت بلند ست | زمانِ دیگر از پستی نژند ست
دگر سیارگاں ہم زیں شمارند | کہ گہ زیر و گہے بالا بکارند

زسوزِ دل چو خونم بر زند جوش ترا خوانم کنم عمدا فراموش

ولیکن چوں تو ئی پیوستہ با خوں بآساں چوں روی از سینہ بیروں

چو تنگ آیم زشبہائے سیہ روز بر آرم از جگر آہے جہاں سوز

ندانم از تو ایں رنجِ ابد را دعائے بد کنم شب را و خود را

زغم بر حالِ خود خندم نہ بر تو گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو

دعاہا کز پیت جاں کردہ تلقیں ہمہ شب گویم و دل گوید آمیں

ز چشمِ خویش سحر آموزم آنگاہ فسونِ صبر خوانم گاہ و بیگاہ

نیاز خویش بینم چوں زحد بیش دعا سوئیت دمم افسوں سوئے خویش

گر آمد آفتابِ من بزردی چہ چارہ با سپہرِ لاجوردی

مرا گردونِ سزا داد بر باد خضر خاں را بسر سبزی بقا باد

ایک بہاریہ تمہید | مثلاً خضر خاں کی پہلی شادی کی داستان حسبِ ذیل بہاریہ تمہید سے شروع کی گئی ہے

چو گل در جلوۂ ناز آمد از شاخ کشاد از گوشۂ نرگس چشم گستاخ

ہوائے شد چو آغازِ جوانی سزاوارِ نشاط و کامرانی

نسیمِ صبح چوں مشاطہ پرکار بزیورِ بستنِ خوبانِ گلزار

بسرخ و سبز نو روزِ طرب زاے عروسانِ چمن را پیکر آرائے

بروئے باغ بارانِ بہاری بہ دُر پاشی و مروارید باری

ذوق کے اُستاد شاہ نصیر دہلوی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

بلندی پر چڑھا کر خلق کو پھینکے ہے پستی میں

ہنڈولا بے سبب تجھکو نہیں اے آسماں باندھا

خضر خاں کا قتل اگرچہ اس مثنوی کی تمہیدیں عموماً بلند اور پُرشکوہ ہیں لیکن سلطان علاء الدین کی وفات اور خضر خاں کے قتل کی داستان میں حضرت امیر خسرو نے خاص طور پر اس کا لحاظ رکھا ہے اور واقعات کی اہمیت کے لحاظ سے ان کی تمہیدوں کو اس درجہ عبرتناک، موثر اور پُرسحر بنا دیا ہے جو شاعری کا کھلا ہوا معجزہ ہے جس سے ہر ایک منکر کو ایمان لانا اور حضرت امیر کا کلمہ بھرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اوّل الذکر تمہید کے چند اشعار ہم یہاں ثبت کرتے ہیں ؎

گرت در سینہ چشمے ہست روشن — بعبرت بیں دریں پیروزہ گلشن

ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد — برنگ و بوئے چوں طفلاں مشو شاد

کہ باد تند ایں خاکِ خطرناک — چنیں گلہا بسے کردہ ست خاشاک

نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت — کہ از یک صدمۂ دے بر زمیں خفت

نگر تا چند سرو آزاد برخاست — کہ شد پست از خزاں را با دبرخاست

نگہ کن تا کیاں راز آفرینش — دریں نزہتگہ آمد چشمِ بینش

نگر تا چند رخشِ کیقبادی — خرامید اندریں صحرا بشادی

مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت — نگہ کن تا بہ بالائے کیاں تافت

چو ایں گردش ہمہ بالا و زیرست
گر آید زیر بالائے نہ دیرست

مکن تکیہ بصدر و مسند و تخت
خس ست ایں جملہ چوں بادی وزد سخت

ز تاراج سپہر دوں بیندیش
کہ صد شہ را کند یک لحظہ درویش

بچشم خویش دیدم کجکلاہاں
برہنہ پا و کفش کہنہ خواہاں

بگوش خود شنیدم تاجداراں
زبے نانی بخوشہ جو شماراں

عملہائے جہاں برعکس ہم ہست
کہ بر ملکی گدائے را دہد دست

چنیں ہم دیدہ ام کافسردہ پائے
بہ تخت زر در یدہ پاشنائے

اس تمہید میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم کی ناپائداری کا خیال ایک نہایت لطیف تمثیل میں ادا کیا گیا ہی۔ کہتے ہیں کہ یہ آسمان جس کی گردش دولابی ہے کبھی ایک حالت پر قرار نہیں پکڑتا چاند سورج اور ستارے کبھی اوپر مصروف کار رہتے ہیں اور کبھی نیچے پس جبکہ یہ دولابی گردش بلندی اور پستی میں مسلسل جاری رہنے والی ہی تو اگر بلند مرتبہ لوگ پستی میں آجائیں اور پست مرتبہ عالی قدر بن جائیں تو چنداں تعجب کی بات نہیں۔ اس نفیس تشبیہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہی کہ دولاب میں پانی کے بھرے ہوئے ظروف اوپر آجاتے اور خالی ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں اور یہی دور تسلسل ہمیشہ جاری رہتا ہی۔

اور کسی عجمی شاعر نے اسی مضمون کو اس طور پر کہا ہی اور فی الحقیقۃ اچھا کہا ہی ؎

کوزۂ دولاب را مانند ہمی
ہر کہ زیر چرخ دولابی بود

کزیں اوج و بلندی حاصلش
سرنگونساری و بے آبی بود

مجبور ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسے رقت خیز واقعہ کا لکھنا اور پڑھنا کوئی آسان کام نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے دل کانپ اُٹھیں گے۔ جگر چاک چاک ہوجائیں گے اور دامن صبر و شکیبائی پارہ پارہ ہوجائے گا اور سخت سے سخت طبیعتیں بھی اُس کو مشکل ہی سے برداشت کرسکیں گی۔ اس لئے وہ تمہید کے ذریعہ سے اس عبرت خیز منظر کے دیکھنے کے لئے اپنے ناظرین کو تیار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ؎

شرابِ عشقبازاں آبِ تیغ ست — بہر عاشق چنیں آبے دریغ ست
کسے کز زخم بارانش فتد موے — بزخمِ تیر باراں کے نہد روے
بسا عاشق کش آمد ارّہ بر فرق — کزاں بارانِ خوں خندید چوں برق
بفرقِ مرد چوں راند ارہ دنداں — سرش خوں گرید و لبہاش خنداں
چو مہرِ دوست دل را شد عناں گیر — نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر
جمال و شوق تا در دل بکارند — خبر کے باشد از خنجر گزارند
شنیدی قصۂ یوسف کہ تا چوں — زناں را دست شو یا نید از خوں
زناں کاں حُسن را نظارہ کردہ — ترنجش برکف و کف پارہ کردہ
عروسانے کہ حُسنِ شہ پسندند — حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند
چہ داغ ست ایں کہ ہر جا می نشانم — چہ خون ست ایں کہ ہر سو می فشانم
کسے روشن کند ایں آتش سوز — کہ روزے سوختہ باشد بدیں روز

نسیمے کہ آں وزد ہر صبح گاہے   نگرتا بر چہ گلہا داشت راہے
خیالے را کہ نقشے بر زلال ست   اُمیدِ دیر پایستن محال ست
دریں بیرانہ عقل آں را پسندد   کہ در وے رخت بندد دل نہ بندد
دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند   بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند
کہ لعبت بازِ ایں ہر ہفت پردہ   کہ لعبت می کشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کہ امروز آورد پیش   چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین ست   کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازیں ست
گر از دیبائے چیں خواہی نمونہ   زمیں را کرد باید باژگونہ
چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج   کہ زیرِ تختۂ گل خواست شد عاج
خرد بیند چو گرد استخواں سنج   کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز   کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اول خاک و آخر نیز خاکیم   چہ چندیں ہر خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک ست   خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر   کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

خضر خاں کے قتل کا واقعہ ایک خاص قسم کا واقعہ ہے۔ خضر خاں کی نوعمری، نوجوانی اُس کا حسن و جمال اور ناز و تنعم اور اُس کی عام محبوبیت جو تمام اہل ملک کے دلوں میں جاگزیں تھی اُس کو بیان کرنے کے بعد اب حضرت امیر خسروؒ اُس کے قتل کی داستان لکھنے پر

بہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز	ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز
پس آں بہ کادمی درجاں سپردن	بقائے خضر باید بعد مردن

فلسفۂ شعر | بعض اوقات شاعر اپنے غلط یا صحیح دعاوی کو شاعرانہ دلائل سے ثابت کرتا ہے فلسفۂ شعر سے میری یہی مراد ہو۔ یہ ضروری نہیں ہو کہ اس فلسفہ کی بنیاد ہمیشہ واقعیت پر ہو۔ بلکہ شاعر تشبیہوں اور تمثیلوں کی طرفگی اور حسن بیان سے اپنے سامعین کو اس قدر مسحور کر دیتا ہو کہ سوائے تسلیم کے کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔ اس قسم کے فلسفہ سے اگرچہ کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہو۔ لیکن حضرت امیر خسرو اس مضمون کو واقعات کے سلسلے میں جا بجا کثرت کے ساتھ لکھتے ہیں اور نہایت خوب لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس صنف کلام میں اُن کا درجہ اس قدر بلند ہو کہ قُدما اور متوسطین میں سوائے خواجہ نظامی اور شیخ سعدی کے کوئی شاعر ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ چند مثالیں اس مثنوی میں سے پیش کرتا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

فطرت اور خلقت کی تبدیل ناممکن ہو۔ لا تبدیل لخلق اللہ۔ اور اگر کہیں اس کے خلاف نظر آئے تو اُس کو عارضی سمجھنا چاہیئے ؎

ز روزی خواہ در دہ خواہ در شہر	مقام ہر کسے پیداست در دہر
پرندہ بال و پر بہر ہوا یافت	خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موش با لا بر نیاید	مگر آں کش غلیوازے رُباید
عقاب از اوج نتواں داشتن پست	مگر در باز وش لنگر تواں بست

نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را | نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را
کسے کو سر نہد در پائے خوباں | سرش بگریزد از تن پائے کوباں
چو مرغے شد بہ مہمانی ہوسناک | زخونِ خود دہد مہمانی خاک

حضرت امیر خسرو صرف اس تمہید ہی پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ آگے چل کر ایک عارف شاہد پرست کی حکایت لکھتے ہیں جس کی شہادت کے لئے معشوق کا ایک تیز نگاہ ہی کافی ہو گیا تھا اور پھر اُس کے بعد بطور نتیجہ کے فرماتے ہیں ؎

چو بر عاشق اشارت تیغِ خون ست | سیاست کردن از رحمت بُرون ست
خضر خانے کہ چوں وحشِ شکاری | زغمزہ داشت برجاں زخمِ کاری
چہ حاجت بود چرخِ بے وفا را | بروراندن زخوں تیغِ جفا را
ولیکن چوں چنانش بود تقدیر | گسستن کے تواند بستہ زنجیر

اور داستان کے خاتمہ پر اس پُر عبرت واقعہ کو مقدرات اور مشیت ایزدی پر حوالہ کر کے ایک معمولی اور بے حقیقت واقعہ بنا دیتے ہیں ؎

زہے خونابۂ مردم کہ گردوں | زشیرش پرورد آنگہ خورد خوں
نگر تا چند گردد دورِ افلاک | کہ یک نو بادہ بیروں آرد از خاک
کسے کو کرد کاسے بہرِ خوردن | شکستن ہست آساں تر ز کردن
کسے تیار دار د زیں کم و کاست | کہ نتواند از انساں دیگر آراست
چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں | زبیش و کم کجا باشد ہراساں

همه کس پیشِ رُو باشد خریدار / بدوری دوستی گردد پدیدار

نه یاری خس کشی باشد که گه گاه / زنزدیکی رُباید کهربا کاه

کم از ذرّه نشاید بود کز خاک / دو دیده گشته سوی مهرِ افلاک

به نیلوفر نگر کز مهرِ جاوید / فرو میرد چو پنهاں گشت خورشید

وفاداری ز ماهی باید آموخت / که گر از آب یکدم شد جدا سوخت

نیلوفر کا پھول دن بھر کھلا رہتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد مُرجھا جاتا ہے۔

بزرگوں کا توسّل موجب حصول عزت ہوتا ہے ؎

چه نیک اختر کسی کز بختِ فیروز / شود پیشِ بزرگاں خدمت آموز

چو خاکِ تیره گیرد دامنِ باد / نماند ابر راز و دامن آزاد

چو پیچیں با چنار اُفتد کدو را / چنار از خویش برتر دارد او را

آسمانی مصائب پر رضا و تسلیم اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر اوقات وہی مصائب جن کو انسان ناپسند کرتا ہے اُس کی ترقی و کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں ؎

چو نی اُمید پاینده است و نی بیم / خوش آنکس کو نهد گردن به تسلیم

چو نتواں رشتهٔ گردن گسستن / بباید دل درو ناچار بستن

بس آفت کاں نویدِ کامرانی ست / بسا غم کاں کلیدِ شادمانی ست

چه داند طوطی کافتاده در دام / که از شکّر دهندش طعمه در کام

چه داند باز چوں بندند پایش / که دستِ شاه خواهد بود جایش

بحیلہ چند باشد پست را اوج | بدریا بر شود۔ باز او فتد موج
بُنِ جو را زیک گز نگزرد شاخ | شود گر جو بجو تا ابر گستاخ

اقبال منداور ہونہار اونچے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں ؎

سعادتہاست اندر پردۂ غیب | نگہ کُن تا کِرا ریزند در جیب
سرے کو خواست شد تاجِ جہانی | تو لّد یا بد از صاحبقرانی
دُرے کز روشنی گرد د جہانگیر | شود پیدا از ابرِ آسمانگیر
زبر جد زادۂ کوہِ بلند ست | کز انساں در بلندی ارجمند ست
شعاعِ مہر گیرا تر ز مہر ست | کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر ست

ابر اور کوہ دونوں لفظوں میں بلندی کا خیال موجود ہی لیکن کوہ کے ساتھ آسمانگیر کی صفت بڑھا کر استدلال میں زور زیادہ پیدا کر دیا ہے۔ آخری شعر کا مطلب یہ ہی کہ سُورج آسمان میں ہی مگر شعاعیں تمام عالم کو مسخر کئے ہوئے ہیں۔ اور اس صفت میں وہ سُورج سے فایق ہیں۔ اس شعر میں مضمون زیادہ صفائی کے ساتھ ادا نہیں ہوا۔

اسی قسم کا ایک دوسرا مضمون ثابت کرتے ہیں ؎

شرابِ کش بود ز اقبال بوئے | رسد در گوہریں جام از سبوئے
گلی کو خواست والا دستگہ یافت | نیار دستے دیگر دست رہ یافت
دُرے کو خواست شد بر افسرِ خاص | رسد در گنجِ شہ از دستِ غواص

حقیقی محبت کا اظہار دُوری کی حالت میں ہوتا ہی ؎

ساتھ لکھے ہیں کہ کوئی خوش بیان مؤرخ بھی اس سے بہتر نہیں لکھ سکتا یہی وجہ ہے کہ اکثر مورخین جب سلطان علاءالدین کے عہد سلطنت کے واقعات لکھنا چاہتے ہیں تو بجائے اپنے الفاظ اور اپنی عبارت میں لکھنے کے اس مثنوی کے اشعار نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ ملا عبدالقادر بدایونی اور راجہ درگا پرشاد نے اپنی تواریخ میں جابجا ایسا ہی کیا ہے اور اس مثنوی کے صفحے کے صفحے نقل کر دئے ہیں۔ محمد قاسم فرشتہ جو ایک مستند مؤرخ ہے کہیں کہیں حضرت امیر کے بیان سے اپنی تاریخ کے صفحات کو زینت دیتا ہے۔ اور یہ کسی شاعر کے لئے انتہا خوبی ہو سکتی ہے کہ اُس کا بیان محتاط مؤرخین کے نزدیک بھی قابل استناد ہو۔ جو اشعار ہم اوپر نقل کر آئے ہیں ان میں بہت سے نمونے اعلیٰ واقعہ نگاری کے ناظرین کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ چند اور نمونے اس عنوان کے تحت میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

واقعہ نگاری حقایق تاریخی میں شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی فتوحات پر لکھا ہے سلطان معزالدین سام سے شروع کر کے جو ہندوستان کی نئی تاریخوں میں شہاب الدین غوری کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے سلسلۂ واقعات کو سلطان علاءالدین خلجی سے ملا دیا ہے اس سلسلہ میں رضیہ سلطانہ کی نسبت لکھتے ہیں

ازاں پس چو پیسر کم بود شاہاں	بدختر گشت رائے نیک رایاں
رضیہ دخترے مرضیہ سیرت	سریر آراست از جائے سریرت
مہے چند آفتابش بود در میغ	چو برق از پردہ میزد پرتو تیغ

بسا ہندو کہ گریہ در اسیری کند شکرِ اسیری در امیری

آخری شعر میں حضرت امیر خسرو نے چشم دید واقعہ نقل کیا ہے۔ یعنی ملک کافور، سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت میں ان کے سامنے غلام بن کر آیا اور آخر کار وزارت اور نیابتِ سلطنت کے منصب پر پہنچا۔

عشق میں امارت و سلطنت کو کوئی نہیں پوچھتا ؎

بکارِ عشق شاہی بر نگیرد بغم صاحب کلاہی بر نگیرد

چو از بلقیس جنبد بادِ بیداد بے تختِ سلیماں را برد باد

بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی کہ خواہد تیغِ خود را سرخروئی

چو گل بند د بسر جلادِ خونریز زاندامے چو گل بنود بسے ہیز

عمل گر بہرہ اندک در فزوں داد بامیدے ولٰن ست آدمی زاد

واقعہ نگاری | حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک ممتاز صفت واقعہ نگاری ہے واقعہ نگاری کا کمال یہ ہے کہ شاعر جس اصلی یا فرضی واقعہ کو بیان کرنا چاہے اُس کے تمام جزئیات اور متعلقات اور لوازمات کو ذکر کرکے واقعہ کی تصویر ہو بہو کھینچ دے اگر وہ واقعہ فرضی بھی ہو اصلی اور واقعی معلوم ہونے لگے۔ قدما کی شاعری کا طغرا امتیاز یہی صفت رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ متاخرین نے اس سے غفلت کی اور ان کی شاعری میں یہ ضروری صفت بہت ہی کمیاب ہو گئی ہے۔

حضرت امیر نے اس مثنوی میں متعدد تاریخی واقعات لکھے ہیں اور اس خوا

به محمودی شه روئے زمیں گشت | بگیتی ناصرِ دنیا و دیں گشت
بسالے بیست زاوجِ پایۂ خویش | جہاں میداشت اندر سایۂ خویش
عجب عہدے ہمہ در کامرانی | بہر خانہ نشاط و شادمانی
شہے در ذاتش ازیزداں شکوہے | ہم از سنگ و ہم از گوہر چو کوہے
خود او مستغرقِ کارِ الٰہی | بامرشس بندگاں در کارِ شاہی

سلطان ناصر الدین محمود نہایت نیک سیرت اور عابد و زاہد اور پرہیزگار اور عدالت شعار بادشاہ گزرا ہے۔ قرآن مجید کی کتابت کرکے اُس کی اُجرت سے اپنا خرچ چلاتا اور شاہی خزانہ سے کچھ نہ لیتا تھا۔ تمام ملکی اور قومی مہمات غیاث الدین بلبن کے سپرد کرکے خود عبادت و ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔

علاء الدین خلجی جب اپنے چچا اور مربّی اور خسر سلطان جلال الدین فیروز شاہ کو دھوکے سے قتل کرکے دہلی کی طرف بڑھا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی غرض سے بے تحاشا زرپاشی شروع کی (جس کے حالات ضیاء برنی نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں) تو بے شمار مخلوق اور اُمراء سلطنت اُس کے گرد جمع ہو گئے اس واقعہ کو حضرت امیر نے اس طرح پر لکھا ہے کہ واقعیت کا کوئی پہلو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے

ازاں پس با شکوہِ لشکر و پیل | رواں شد فتحِ دہلی را بہ تعجیل
خزاین ریز شد منزل بمنزل | ز زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل

چو تیغ اندر نیام از کار می ماند | فراواں فتنہ بے آزار می ماند
پریداز صدمۂ شاہی نقابش | زپردہ روئے بنمود آفتابش
چناں میراند زور مادہ شیراں | کہ حامل می شدند از وے دلیراں
سہ سالے کش قوی بُد پنجہ و مشت | کسے بر حرفِ او ننہاد انگشت
چہارم چوں زکارِ او ورق گشت | بروہم خامۂ تقدیر بگزشت

مؤرخین نے لکھا ہی کہ سلطان شمس الدین التمش کے لڑکے شراب نوشی اور ہوا پرستی میں مبتلا تھے لیکن ان کے برخلاف رضیہ خاتون نہایت عاقلہ اور دُور اندیش تھی قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھتی اور ضروری علوم و فنون میں کافی مہارت رکھتی تھی۔ ملکی معاملات میں وقتاً فوقتاً باپ کو نہایت مفید مشورے دیا کرتی تھی۔ اس لئے سلطان نے وفات سے پہلے اُس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

معزالدین بہرام شاہ کی نسبت کہتے ہیں ؎

رواں شد زاں پس از حکمِ الٰہی | نگینِ سکّۂ بہرام شاہی
سہ سال او نیز اندر عشرت و جام | نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
بروہم کرد بہرامِ فلک زور | شد آں بہرام نیز اندر دلِ گور

بہرام شاہ کی سہ سالہ حکومت کا خلاصہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہی جو حضرت امیر نے صرف ایک شعر میں لکھ دیا ہی۔

سلطان ناصرالدین محمود کی نسبت لکھتے ہیں ؎

شادی خاں اور شہاب الدین عمر بھی مقتول ہوئے۔ شہاب الدین عمر کو جس کی عمر صرف سات سال کی تھی ملک کافور نے نمونہ کے طور پر چند روز کے لئے تخت پر بٹھایا تھا۔ اس بات کو حضرت امیر خسرو نے نہایت لطیف پیرایہ میں ظاہر کیا ہے۔

غرض چوں خضر خورد آں شربت جور　　ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور

شہابے کز سریرش بو گردے　　چشید او نیز ازاں جو آبخورے

یعنی شہاب الدین عمر جس کا قصور صرف اتنا تھا کہ تخت کی کچھ گرد اُس کے دامن پر پڑ گئی تھی وہ بھی خضر خاں کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اُتارا گیا۔

واقعہ نگاری فرضی واقعات میں

یہ نمونے جو اوپر درج کئے گئے ہیں ان سے ناظرین کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ تاریخی واقعات کے بیان میں حضرت امیر خسرو کی قادر الکلامی اور واقعہ نگاری کا درجہ کس قدر بلند ہے۔ اب چند نمونے فرضی واقعات کے بھی ملاحظہ ہوں۔

ایک راز دار کے ذریعہ سے خضر خاں کا خط نہایت مخفی طور پر دولرانی کے پاس پہنچتا ہے اور وہ اُس کو پڑھتی ہے۔

چو آمد آں سوادِ خضر خانی　　نہانی تر ز آبِ زندگانی

بہ پیچا پیچ شوق آں نقشِ خامہ　　صنم میخواند و مے پیچید نامہ

بروں بُد حرفِ نامہ بر زبانش　　دروں چوں نامہ مے پیچید جانش

گہے باعجز و گہ باناز می خواند　　گہے پست و گہے ز آواز می خواند

ملوک از پیش مے آمد خریده ۔۔۔ ز زر میشد غلام زرخریده
نہ شد گردن کش از وے کس بعصیاں ۔۔۔ که بودش طوقِ زر در گردنِ جاں
بهر منزل به پیشِ تخت تا دُور ۔۔۔ نشانده گنجہا بے منع گنجور
چو با دہلی بفتح اُفتاد کارش ۔۔۔ گرفت از منجنیقِ زر حصارش
ز عشقِ زر بدہلی خاصه و عام ۔۔۔ بعبره جون را دربندِ آشام
چو زر از هر طرف آوازی داد ۔۔۔ دواں لبیک گویاں خلق چوں باد

سلطان جلال الدین فیروز شاہ کے واقعۂ شہادت کے بعد دہلی میں اُس کا بیٹا رُکن الدین ابراہیم تختِ سلطنت پر بٹھایا گیا۔ لیکن علاء الدین کی زر ریزی کی افواہیں سُن کر اُس کے تمام ارکینِ سلطنت اُس کو چھوڑ کر علاء الدین سے جا ملے اور آخر کار رُکن الدین کو تخت چھوڑ کر ملتان کی طرف بھاگ جانا پڑا دیکھو اس واقعہ کو کس خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں

بدہلی نیز در مسند بہ تعظیم ۔۔۔ شرف نو کرده رکن الدین براہیم
ملوک و خاں ز اندازه بروں بود ۔۔۔ که هر یک تختِ دہلی را ستوں بود
اگرچه بود تختش را ستونے ۔۔۔ کز انبوهِ ستوں بُد بے ستونے
ز بانگِ زر که در رقص آورد پاے ۔۔۔ برقص آمد ستونها جمله از جاے
ستونها چوں سوئے تختِ دگر راند ۔۔۔ ز ارکاں تختِ رُکنی بے ستوں ماند
ز جا جنبش در آمد رُکنِ بے زور ۔۔۔ برفت آں رُکن و ارکاں گشت پُر شور

سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے حکم سے جب خضر خاں قتل کیا گیا تو اُسی کے ساتھ

دراں زنداں براں دلہائے پرسوز — بدیں حیلہ بسر می شد شب و روز

خضر خاں کے قتل کا سین بھی حضرت امیر نے نہایت دردناک اور موثر پیرایہ میں دکھلایا ہے دونوں شاہزادے مشکیں کسے سامنے لائے جاتے ہیں ملک شادی اپنے آدمیوں کو قتل کے لئے اشارہ کرتا ہے مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ آگے بڑھکر وار کرے۔ آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندو آگے بڑھتا ہے اور اس لعنت انگیز کام کو انجام دیتا ہے

غرض کس را برایشاں چوں نشد رائے — ق — کہ گردد تیغ خوں را کارفرمائے

بجنبید از میاں چوں تند بادے — فروتر نسبتے ہندو نژادے

شتنبہ صورتے آہرمن آثار — ہزار آہرمن از رویش بزنہار

غم افزائے چو عیش تنگ حالاں — کثر اندیشئے چو عقل خردسالاں

چو بوم نو بد بدن شوم پیرے — چو صبح دے بغز نیں سرد مہرے

چو شام غم جبینے محنت آمیز — چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز

درازش سبلتے پیچیدہ در گوش — ز سبلت کردہ او را حلقہ در گوش

بسا زاں صف سرہنگاں بروں جست — تو گوئی خواہد از شے موج خوں جست

ز راہ مہر دامن در کشیدہ — بخوں ریز آستینہا بر کشیدہ

ز فرمایندہ تیغ گوہریں جست — کشید و کرد داماں قبا چست

برآمد گرد آں سرو گرامی — کہ از سر سبزی خود بود نامی

شہادت خاست از خضر اندراں کاخ — چو نیچ درخت از سبزی شاخ

نبرش می بست و دیگر باز میکرد | چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد
گہے بر دل گہی بر دیدہ مے سود | گہے بر جانِ محنت دیدہ مے سود
فتاں خیزاں نہ صبرے و نہ تابے | چو مصروعی کہ ناگہ بیند آبے
بدست از ماجرائے راستینش | رقیبِ گریہ گشتہ آستینش
بدستش آتش و در آستیں آب | بدیں آب ایمنی بودش ازاں تاب
نہاد آں نامہ پس بر دلِ خویش | کہ آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

گوالیار کے قلعہ میں خضر خاں اور دولرانی قید کا زمانہ کیونکر بسر کرتے تھے ۵

بسنگیں قلعۂ ریغولۂ تنگ | نہاں بنشست چوں یاقوت در سنگ
دراں تنگی زغم دلتنگ مے بود | دراں کوہِ گراں بے سنگ مے بود
چکاں ہر دم زچشمش لعلِ رخشاں | غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں
زغم جانش اگرچہ در بیداد مے بود | ولے بر روئے جاناں شاد مے بود
ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست | ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست
شب و روزاں مہ و زہرہ بمرقد | ہمے بودند باہم چوں دو فرقد
دو یکدم ہمچو زار روئے در روئے | بُدندی یک دگر دلدار و دلجوئے
گہے او پیشِ ایں صد ناز کردے | گہے ایں بر لبِ او گاز کردے
گہ او بازو کشادے ایں خزیدے | گہ ایں گیسو بسر کے او کشیدے
گہ او سر در کنارِ ایں نہادے | گہ ایں در زیرِ پائے او فتادے

دو قرصی کاندریں بالا وشیب اند | چونانِ کیسہ بُرمردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نباید | بخور گرت از سر و گردن نباید

چاند سُورج کی تشبیہ سپر کے ساتھ ملاحظہ ہو ؎

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش | ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید | نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید

تشبیہ کی اقسام میں تشبیہ مرکب نہایت مشکل چیز ہے جس میں چند چیزوں کی مجموعی حالت کو دوسری مجموعی حالت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے سوائے مشاق ماہرین فن کے تمام شعرا کو اس میں بہت کم کامیابی ہوتی ہے۔ امیر خسرو نے خصوصیت کے ساتھ اس قسم کی تشبیہیں نہایت ہی عمدہ لکھی ہیں۔

دولرانی قصر لعل میں بھیجدی گئی ہے اُس موقع پر خضر خاں کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

بقصرِ لعل آں دلخواہ چون ست | شفق چون ست و در وے ماہ چون ست

سردی کی شدت میں فرماتے ہیں ؎

قصب پوشی کہ بر یاری رسیدہ | بہ بر۔ چوں شکر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے و منزل | چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل

خضر خاں کی شادی میں جب موتیوں کی بکھیر ہوئی وہاں ان کی کثرت اور بیقدری

سیاست را فلک زاری ہمیکرد | شہادت را ملک یاری ہمیکرد
در فردوس رضواں باز کردہ | ہمہ حوراں درود آغاز کردہ
ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ | شہادت گوے شد ہم مہر وہم ماہ
چو بر شد خنجر و سہ جعد بر داشت | دراں منظر فغاں چوں رعد بر داشت
سپر میکرد خورشید از تنِ خویش | ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کند تیغ قضا چوں قطعِ امید | نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید
بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد | سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

تشبیہات اور استعارات | تشبیہ اور استعارہ شاعری کے بہت بڑے رُکن ہیں۔ تشبیہوں میں جس قدر جدّت اور طرفگی زیادہ ہوگی اُسی قدر کلام کا رُتبہ بلند تر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز اور قادر الکلام شعرا عام اور مبتذل تشبیہوں کا استعمال نہیں کرتے بلکہ نئی تشبیہوں اور نئے استعاروں سے اپنے اشعار کو زینت دیتے ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں اکثر نہایت لطیف تشبیہیں لکھی ہیں اگرچہ کسی تشبیہ کی نسبت یہ دعویٰ کرنا مشکل ہے کہ وہ کسی خاص شاعر کی ایجاد ہے اور اُس سے پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔ چند نمونے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آسماں کی غدّاری اور مکّاری ایک ایسا پامال مضمون ہے جو ہزاروں طریقوں سے کہا جا چکا ہے مگر حضرت امیر خسرو اس کے لئے ایک نیا اسلوب پیدا کرتے ہیں۔ وہ آسمان کو ایک ٹھگ اور چاند سورج کو اُس کی روٹیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔

یعنی موتیوں پر چلتے چلتے محل کی عورتوں کے پاؤں میں آبلے پڑگئے یا یہ کہ وہ موتی ان کے نیچے بمنزلہ آبلے کے تھے۔

چند استعارے بھی قابلِ ملاحظہ ہیں ؎

توگوئی گردشِ از تیغ کشیدہ — بگردِ لالہ سوسن ھا دمیدہ

بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال — رواں شد زہرہ و پروین بدنبال

رواں ستارۂ پرّاں تراز طیر — بسوئے شمس و الا شد سبک سیر

مشاطہ پردہ را از پیش بر داشت — ستارہ زآفتابِ خویش بر داشت

آخر کے دو شعروں میں صنعت ایہام ہے۔

ہندوستان

حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک بہت بڑی اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنے تمام تصانیفِ نظم و نثر میں ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ لکھا ہے۔ میرے نزدیک اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا کلام عہد خلجی بلکہ کسی قدر اُس کے ما قبل اور ما بعد زمانہ کی ایسی صحیح اور مستند تاریخ ہے کہ موجودہ کتب تواریخ منفرداً یا مجتمعاً صحت اور استناد کے لحاظ سے اُس کا کسی طرح مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر کی تاریخی تصانیف عام طور پر کچھ زیادہ مقبول نہیں ہوئیں اس کا اصلی راز وہ عام بدمذاقی ہے جو چند صدیوں سے ہندوستان پر چھائی ہوئی ہے۔ جن کتابوں میں

اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

گہرہائے کہ ہر یک راز اُمید | بصد خونِ جگر پرورد خورشید
فتادہ ہر طرف بے قیمت و خوار | چو آبِ چشمِ عاشق بر در یار

بعض اوقات حضرت امیر خسرو عام اور مبتذل تشبیہوں کو ایسے نئے اسلوب سے لکھتے ہیں کہ ان میں عجب دلکشی اور دلاویزی اور طرفگی پیدا ہو جاتی ہے جو کسی نئی تشبیہ میں بھی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے ؎

بآبِ دیدہ غم پرداخت نتواں | کزیں لولو مفرح ساخت نتواں

مشہور یہ ہے کہ رونے سے جی ہلکا ہو جاتا ہے مگر حضرت امیر فرماتے ہیں کہ آنسو بلاشبہ موتی تو ہیں مگر ان سے معجون مفرح تیار نہیں ہو سکتی۔

زحل چوں ہندوا زرہ خاک می رُفت | فلک بر روئے ہراک اللہ می گفت

زحل کی تشبیہ ہندو کے ساتھ بہت عام ہے مگر آسمان کے ہراک اللہ کہنے سے اس میں طرفگی پیدا ہو گئی۔ ہراک اللہ ایک ایسا سلام ہے جو ہندوستان میں صرف ہندوؤں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

چکاں ہر دم ز چشمش لعل رخشاں | غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں

خونیں آنسوؤں کی تشبیہ لعل کے ساتھ معمولی ہے لیکن غم کو کوہِ بدخشاں کے ساتھ تشبیہ دے کر اس میں زیادہ لطف پیدا کر دیا ہے۔

ز گوہر نازنیناں را تہ پائے | شدہ اندر آبلہ پائے گہر سائے

اور مغلوں کے حملوں کے دائمی سدباب کو بیان کیا ہے۔ اور پھر ان فتوحات کا ذکر ہے جو علاء الدین کو چتوڑ، رنتھنبور، گجرات، مانڈو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل ہوئیں۔ اور ان امور کی نسبت واقعات کے سلسلے اور دیگر عنوانوں کے تحت میں جستہ جستہ اشارہ کیا جا چکا ہے اور اس موقع پر یہ اجمالی یاددہانی کافی ہے۔ خلجی عہد کے اسلامی تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کے متعلق بھی کافی تفصیل خضر خانی شادی کی داستان کے ضمن میں کی جا چکی ہے۔ البتہ ہندوستان کے متعلق بعض متفرق باتیں باقی رہ گئی ہیں جن کی نسبت میں ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں:-

اسلام کا غلبہ اور اُس کی یکساں رونق تمام ہندوستان میں	تاریخ اسلامی کی تمہید میں حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے

اسلام کی اشاعت کی اور علمائے باعمل کی بدولت آج دہلی کو دار العلم بخاری کا مرتبہ حاصل ہے۔ زبردست کافر اور اُن کا کفر پامال ہو چکا۔ اور غزنیں سے ساحلِ دریائے شور تک مذہب اسلام ایک حالت اور یکساں رونق کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ نہ یہاں عیسائیوں یہودیوں اور آتش پرستوں کا وجود ہے اور نہ کہیں خارجیوں اور معتزلوں کا پتہ لگتا ہے بلکہ اس تمام رقبہ میں جس کی حدیں اوپر مذکور ہوئیں سوائے حنفیوں کے دوسرے مذہب کا آدمی نہیں دیکھا جاتا ہے

خوشا ہندوستان و رونقِ دیں   شریعت را کمالِ عز و تمکیں

زعلم باعمل دھلی بخارا   زشاہاں گشتہ اسلام آشکارا

لفاظی صنائع و بدائع لفظی و معنوی اور ضلع جگت کا عنصر زیادہ ہوگا اُسی نسبت سے ان کو عام مقبولیت حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قران السعدین اور اعجاز خسروی متعدد بار چھپ چکی ہیں۔ قرآن السعدین ایک عرصہ دراز تک داخل درس رہی اور اُس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں اور اس وقت ان کے ہزارہا قلمی نسخے ہندوستان کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں لیکن دولرانی خضر خاں اور نہ سپہر کو یہ بات حاصل نہ ہو سکی اس لئے کہ یہ کتابیں عام مذاق سے بالاتر تھیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تمام ہندوستان میں نہ سپہر کے تین چار نسخوں سے زیادہ نہ مل سکے اور تغلق نامہ تو بالکل ہی مفقود ہو چکا ہی۔

مگر مجھے اُمید ہی کہ اس قسم کی کتابوں کی مقبولیت کا اب زمانہ آگیا ہے۔ مغربی علوم اور مغربی ادبیات کے اثر سے ہندوستان کے علمی و ادبی ذوق میں صاف طور پر تبدیلی محسوس ہونے لگی ہی اور ایک ایسا وسیع حلقۂ اُدبا کا پیدا ہو گیا ہی جہاں اس قسم کی تصانیف یقیناً قدر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

مثنوی دولرانی خضر خاں کی ایک ممتاز خصوصیت یہ ہی کہ اُس میں ہندوستان کی تواریخ و جغرافیہ تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کی نسبت نہایت قیمتی معلومات کافی تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔ شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی تاریخ پر لکھا ہی۔ اس میں سلاطین اسلام کا پورا سلسلہ سلطان معزالدین سام سے شروع کر کے جو دہلی میں اسلامی سلطنت کا بانی ہوا ہی سلطان علاءالدین خلجی تک ملا دیا ہے۔ اس کے بعد علاءالدین خلجی کی فتوحات جو اُس کو مغلوں پر حاصل ہوئیں اور سرداران مغل کی گرفتاری

حکمراں ہی باقی اکثر زبانوں پر اُس کو ترجیح حاصل ہی۔ عربی کی خصوصیت یہ ہی کہ اُس میں اجنبی الفاظ کی آمیزش نہیں ہو سکتی اور فارسی میں یہ نقص ہی کہ اُس میں عربی الفاظ کی آمیزش ناگزیر ہی۔

غلط کردم گر از دانش زنی دم | نہ لفظ ہندی ست از پارسی کم
بجز تازی کہ میرِ ہر زبان ست | کہ بر جملہ زبانہا کامران ست
دگر غالب زبانہا در رے درم | کم از ہندی ست شد ز اندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کارِ دیگر | کہ نامیزد در و گفتارِ دیگر
بنقصان ست لفظِ پارس درخورد[1] | کہ بے آچار تیزی کم تواں خورد
چو آں صافی وش واین دردناک ست | تو گوئی کیں جسد واں جانِ پاک ست
جسد را مایہ گنجد زہر ساں | نہ گنجد از لطافت ہیچ در جاں
نہ زیبد جفت کردن ہمسری را | عقیقے از یمن درِّ دری را
ببین دولت زِ گنجِ خویش صرف ست | متاعِ عاریت عاری شگرف ست
زبانِ ہند ہم تازی مثال ست | کہ آمیزش دراں جا کم مجال ست

آخری شعر سے ثابت ہوتا ہی کہ اُس وقت تک ہندی زبان میں فارسی الفاظ کی آمیزش بالکل نہیں ہوئی تھی یا بہت ہی کم ہوئی تھی۔

ہندی صرف و نحو | ہندی صرف و نحو کے اصول و قواعد عربی کی طرح منضبط ہیں

---

[1] درخورد بمعنی سزاوار و شایاں۔ اچار بمعنی آمیزش۔ تیزی امالۂ تازی بمعنی عربی اور کم تواں خورد بمعنی نمی تواں خورد۔

تمامی کشور از تیغ غزا کار — چو خارستان ز آتش گشته بیخار

زمینش سیر خورد از آب شمشیر — فرو خفته غبار کفر در زیر

ز بردستان ہندو گشته پامال — فرو دستان همه در دادن مال

بدیں عزت شده اسلام منصور — بداں خواری سران کفر مقهور

بذمه گر نبودے رخصت شرع — نماندی نام ہندو ز اصل تا فرع

ز غزنیں تا لب دریا دریں باب — همه اسلام بینی بر یکے آب

نه زاں رہ دیده زاغان گره گیر — همه در کیش احمد راست چوں تیر

نه ترسائی که از نا ترسگاری — نهد بر بنده داغ کردگاری

نه از جنس جهوداں جنگ و جوریت — که از قرآں کند دعوی بتوریت

نه مغ کز طاعت آتش شود شاد — وزو با صد زباں آتش بفریاد

مسلمانان نعمانی روش خاص — ز دل ہر چار آئیں را باخلاص

نه کیں با شافعی نے مهر با زید — جماعت را و سنت را بجاں صید

نه ز اہل اعتزالے کز فن شوم — ز دیدار خدا گردند محروم

نه آں سگ خارجی کز کینه سازی — کند با شیر حق روباه بازی

ہندوستان کی زبان اور اس کی ترجیح دیگر زبانوں پر

ہندی زبان کی نسبت حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کا مدعی ہے اُس کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندی زبان فارسی سے کم نہیں ہے۔ بلکہ سوائے عربی زبان کے جو تمام زبانوں

یہ نام مشہور رہا ہی۔ اس کپڑے کی تعریف میں حضرت امیر فرماتے ہیں ؎

نکو دانند خوبانِ پری کیش — کہ لطفِ دیو گیری از کتاں بیش

زلطف آں جامہ گوئی آفتابیست — و یا خود سایہ یا ماہتابیست

پان | پان کی نسبت فرماتے ہیں کہ خراسانی جن کو اہل ہند گنوار اور احمق سمجھتے ہیں پان ان کے نزدیک گھاس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ؎

خراسانے کہ ہندی گیردش گول — خسے باشد بہ نزدش برگِ تنبول

شناسد آنکہ مردِ زندگانی ست — کہ ذوقِ برگ خائی ذوقِ جانی ست

آم اور انجیر | اس بحث کے خاتمہ میں یہاں کے آم کو دیگر ممالک کے انجیر پر ترجیح دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کی چیزوں کی تعریف اور ترجیح میں بیجا طرفداری سے کام نہیں لیتا۔ جو لوگ منصف مزاج اور تجربہ کار ہیں اور جنھوں نے دنیا کے ممالک کو غور کے ساتھ دیکھا ہی وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ مگر بے انصافوں سے یہ مطلب نہیں نکل سکتا اس لئے کہ اندھی عورت تو بصرہ کو شام سے بہتر بتائے گی اور جو شخص اپنے ملک کی طرفداری کرے گا وہ ہمارے ملک کے آم کو انجیر سے کم درجہ بتائے گا۔ حقیقت میں ہندوستان جنت نشان ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آدمؑ اور طاؤس بہشت سے نکل کر یہاں کیوں اُتارے جاتے۔ اس مضمون کے بھی چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

دریں شرح و بیاں کاز دست دُرو — کسے باور کُند گفتارِ خسرو

گر آئینِ عرب نحوست و گر صرف — ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف
کسے کیں ہر سہ دکّاں راست صراف — شناسد کیں نہ تخلیط ست و نے لاف

معانی | ہندی زبان معانی اور خیالات کے اعتبار سے بھی دوسری زبانوں سے کسی طرح کم نہیں ہے ؎

دگر پرسی نیایش از معانی — دراں نیز از دگرہا کم ندانی
اگر از صدق و انصافت وہم شرح — حدِ ہندی کنی گفتارِ من جرح
درآرایم بسوگندے زبانے — کہ داند باورم داری ویانے
ولے من کاندریں نقدِ مہیّا — بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا
زقطرہ درچشیدن گشت معلوم — کہ مرغِ وادی ست از دجلہ محروم
کسے کز گنگِ ہندستاں بود دور — زنیل و دجلہ لاف ہست معذور
چو درچیں دید بلبل بوستاں را[1] — چہ داند طوطیِ ہندوستاں را

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت | حضرت امیر خسرو کے عہد میں جو بیش بہا ریشمی کپڑا ہندوستان میں عام طور پر مشہور اور مقبول تھا اُس کا نام دیوگیری ہے۔ چونکہ وہ دیوگیر میں بنتا تھا اس لئے اُس نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ دیوگیر دکن میں ایک تاریخی شہر ہے جو اس وقت دولت آباد کے نام سے مشہور ہے۔ غالباً سلطان تغلق کے زمانہ سے اُس کا

---

[1] یہ را اضافی ہے اور بلبل بوستاں مفعول ہے اور فاعل دید کا محذوف سمجھنا چاہیئے اور را کو علامت مفعول مانا گیا تو بلبل بوستاں میں فک اضافت تسلیم کرنا پڑے گا جو ایک حد تک معیوب ہے

بسانِ دفترِ شیرازہ بستہ | زہر برگش سرشکِ شیر جستہ

پھر فرماتے ہیں کہ اگرچہ دونوں نام پارسی ہیں لیکن یہ پھول ہندی نژاد ہیں اور اس دعوی کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں ؎

اگرچہ پارسی نامند اینہا | ولے در ہند زادند از زمینہا
گر ایں گل در دیارِ پارسی زاد | چرا زو نیست در گفتارِ شاں یاد
ہم ایں لشکر دریں صحرا بر آمد | ہم ایشاں را علم اینجا بر آمد

بیل اور جوہی ؎

ازیں سو بیل پیشانی کشادہ | بیک گل ہفت گل برہم نہادہ
وزاں سو دلربائے عاشقاں جاے | ہمہ تن بہرِ دلہا راشدہ جاے

کیوڑہ ؎

بخوبی کیوڑہ چادر لحافش | سنانِ نقرہ و زرمینا غلافش
صبا ہر گل کہ کردہ ہم عنانش | سپر افگندہ از نوکِ سنانش
ز بویش حلۂ خوباں معطر | دو سالہ خشک و بویش ہمچناں تر
ہراں جامہ کہ از وے بو گرفتہ | دریدہ جامہ و بویش نرفتہ

رائے چمپا ؎

دگر آں رائے چمپا شاہِ گلہا | کہ بویش مشکبار آمد چو لہا
چو معشوقِ سمنبر ناز پرورد | ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد

که دانا باشد و منصف بهر چیز | زمینها یک بیک دیده به تمیز
سخن کز هند و از روم افتدش پیش | سوے انصاف گیرد نے سوے خویش
زبے انصاف نتواں یافت ایں کام | که عمیا بصره را گوید به از شام
دگر کس سوے خود گردد جہت گیر | نهد کم نغز کِ مارا ز انجیر
به از من خود نیار د بود وصّاف | که من حجت سرایم او زند لاف
سه گویند هند و ہمچنیں ست | سوادِ اعظمِ عالم ہمیں ست
بہشتے فرض کن ہندوستاں را | کزانجا نسبت ست ایں بوستاں را
وگرنه آدم و طاؤس زانجا ے | کجا اینجا شدندے منزل آرا ے
اگر دعوی کنی بارے چنیں کن | بحجت موم خود را انگبیں کن

ہندوستاں کے پھول قصر شاہی کے پائیں باغ کی تعریف کے سلسلہ میں چند مشہور پھولوں کا ذکر کر کے ہندوستانی پھولوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اس ضمن میں قابل لحاظ بات یہ ہی کہ ہر ایک پھول کی تعریف میں شاعری کے ساتھ واقعیت کا پہلو ہاتھ سے نہیں جانے پاتا۔

گل کوزہ اور صد برگ :-

زگلہاے ترِ ہندوستاں ہم | شده سرگشته با دو بوستاں ہم
بتّری آب را در کوزه کرده | لطافت آب ازو در یوزه کرده
گلِ صد برگ را خوبی ز حد بیش | نموده صد ورق دیباچهٔ خویش

ہندوستانی پھولوں کی وجوہِ ترجیح خراسانی پھولوں پر ؎

چہ بینی ارغوان و لالہ خنداں	کہ رنگے ہست و بوے نیست چنداں
گلِ ما را ہندی نام زشت ست	وگرنہ ہر گلے باغِ بہشت ست
گر ایں گل خاستے در روم یا شام	کہ بودی پارسی یا تازیش نام
شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم	چہ ساں غلغل زدندے در ری و روم
کدامی گل چنیں باشد کہ سالے	دہد بو در ماندہ از نہالے

حسینانِ ہند کی ترجیح حسینانِ عالم پر پھولوں کی بحث کو ختم کر کے فرماتے ہیں کہ جس طرح ہندوستان کے پھول دیگر ممالک کے پھولوں پر فوقیت رکھتے ہیں اسی طرح ہندوستان کے حسین خوبانِ عالم پر تمام صفاتِ حسن میں فائق ہیں۔ اِس سلسلہ میں مصر، روم، قندھار، سمرقند، خطا، ختن، یغما اور خلخ جو حسن خیز سمجھے جاتے ہیں سب ہی کو لے ڈالا ہے ؎

بتانِ ہند را نسبت ہمیں ست	بہر یک موے شاں صد ملک چین ست
چہ گیری نام از یغما و خلخ	کہ غالب تیز چشم اند و ترش رخ
چہ یاد آری سپید و سرخ رارے	چو گلہاے خراساں رنگ و بوے
وگر پرسی خبر از روم و از روس	از ایشاں نیز ناید لابہ و لوس
سپید و سرد ہمچو کندۂ یخ	کز ایشاں دم خورد خاتونِ دوزخ
لبِ تاتار خود خنداں نباشد	ختن را خود نمک چنداں نباشد

چو پیکانِ زرو بدریده آساں | بہ پیکاں صفِ گلہائے خراساں
بروغن پرورندش بہرِ سرہا | کہ سر از مشکِ تر گیرد اثرہا

مولسری سے

دگرہا دل سرے کش طرفہ نامے | برنگِ طرفہ مروارید فامے
بہیئت چیست و برگش خرد و باریک | بہ رجیب و بدلہا نیک نزدیک
پرندش شہر شہر ارچہ بود خشک | چنین گل کم بگیر از نافۂ مشک
ببویش بسکہ دلہا گشتہ مائل | شدہ در گردنِ خوباں حمائل

دونہ سے

دگر دونہ کہ آں ریحان ہند ست | زتری بوش درخورِ دلپسند ست
سپرغم رنگ و برگش اسپرغم | غلامِ او شدہ شاہِ سپرغم

کرنہ سے

دگر کرنہ کہ چوں زو جست بوئے | معطر گردد از یک خانہ کوئے
بسودہ مشک و بویش نام کردہ | زبو از بہرِ دلہا دام کردہ

سیوتی سے

چو پیکانِ ہلیلہ سیوتی خرد | کہ جانہا بہرِ آں پیکاں ہوس برد
زعشقِ بوئے او جاں دادہ زنبور | نگشتہ بعدِ مردن نیز ازو دور
ہمہ خوبانش عاشق وار جویاں | کہ معشوقیست نزدِ خوبرویاں

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ایں صحیفہ عشق کہ ہر حرفِ سطرش از زلفِ لیلیٰ زنجیرِ مجنوں می جنباند و ہر سخنِ شیرینش در شگافتنِ دلہائے سنگین تیشہ فرہاد را ماند بنام دول رانی و خضر خاں نوشتہ آمد

بِمَن فِی العِشقِ مَاتَ وَحَیٌّ فِیہِ

سرِ نامہ بنامِ آں خداوند ❊ کہ دلہا را بخوباں داد پیوند

زعشق آراست لوحِ آب و گل را ❊ بداں جاں زندگی بخشید دل را

زکاف و نوں کہ رمزِ مشکل ست آں ❊ یکے نقطہ بروں داد و دل ست آں

ززلف و رخ بتاں را روز و شب داد ❊ وزاں نظّارہ جاناں را طرب داد

قلم را داد سودائے الٰہی ❊ کہ بنوشت ایں سپیدی و سیاہی

طبایع را بمرکز کرد مائل ❊ فلک را ساخت درگردش حمائل

منقّش نطع ایں پیروزہ گلشن ❊ بہ گلرویانِ انجم کرد روشن

---

۲ - عنوان کی یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں پائی گئی۔ صرف نسخہ ح ر۲ اور رحم میں درج ہے۔
ایضاً وزنجیر ح ح - زنجیر ر۲ ۴ "نوشتہ آمد" اور اُس کے بعد کی عربی عبارت نسخہ ر۲ میں نہیں ہے۔
۵ - کاف و نون ر ر۲ ع۲ ح - کافِ کن ع ایضاً بروں دادہ ع ۱۲ - فیروزہ ع۲ ر۲ ح۲

سمرقندی و بخچہ از قندہارند | بجز نامے ز شیرینی ندارند
مصر و روم ہم سیمیں خدانند | ولے چستی و چالاکی ندانند

حضرت امیر خسروؒ کے کلام میں جو گوناگوں خوبیاں ہیں اُن کا استیعاب میرے لیے ناممکن ہے جو کچھ میں نے کہا بلا مُبالغہ سمندر میں سے ایک قطرہ یا بیابان سے ایک ذرّہ ہے۔

جس قدر صنایع و بدایع علمائے معانی و بیان نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں اُن میں سے غالباً ہر ایک اہم صنعت کی مثال اس مثنوی میں مل سکتی ہے اگر اس مضمون کی تفصیل کی جائے تو یہ بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے میں یہیں ختم کرتا ہوں۔

خاکسار

رشید احمد انصاری

مدرسۃ العلوم علی گڑھ:

دسمبر ۱۹۱۷ء

زہستی ہرچہ دارد صورتِ بود ‏ زسرِّ عشق کرد آں جملہ موجود
بآدم داد شمعِ روشنائی ‏ نہاد ابلیس را داغِ جدائی
چو بر نوح از تفِ غیرت زند برق ‏ بہ طوفاں مردمِ چشمش کند غرق
بہ نوری بخشد ابراہیم را راہ ‏ کہ در چشمش نیاید انجم و ماہ
چو خواہد عینِ یعقوب از پسر نور ‏ زعینش قرۃ العینش کند دور
کند بر موسیٰ آں راز آشکارا ‏ کہ تاب آں نیارد کوہِ خارا
یکے را بر گلو راند پلارک ‏ یکے را ارّہ بر بالائے تارک
چو تابِ مہر بر روح اللہ افشاند ‏ زمہر و دوستی جانش خودش خواند
چو مہرش زد بزلفِ مصطفیٰ دست ‏ چناں صد جاں بتارِ موئے او لبست
۱۰ جمالی داد احمد را بدرگاہ ‏ کہ چاک افتاد زاں در سینۂ ماہ
بہ یارانش ہم از دل چاشنی داد ‏ زسوز آں شمعہا را روشنی داد
بامت ہم رسید آں شعلۂ شوق ‏ کہ چوں پروانہ جاں دادند از ذوق
ہمو راند ز در نامقبلاں را ‏ ہمو خواند بخود صاحب دلاں را
گہے بخشد جنیدی را کلاہے ‏ کہ تنہا ز اہل دل باشد سپاہے
۱۵ گہے از ہم را بُرد حبلِ عقیلہ ‏ دہد از خیلِ حُبُّ اللہ طویلہ
گہے با شبلی آں ہمت کند ضم ‏ کہ صیدِ خویش نہ پسندد دو عالم

۶- سنگ خارا ع[۱] = کوہ خارا ر[۱] ر[۲] ح ج ۷- دگر را ارہ ع[۲] ۸- نورِ مہر ح ج[۱] د ع[۲]
۱۵- جبل حب اللہ ح ع[۱] = جبل جبل اللہ ر[۲] = خیل حب اللہ ر[۱] ر[۳] ع = خیل حب اللہ د

دگر آراست بهر انس و جاں را — بیک خورشید و یک مه آسماں را

زمیں را نیز داد از صُنع جا دید — ز خوباں صد هزاراں ماه و خورشید

جمالِ نیکواں بزدود زاں ساں — که بتواں دید در وی صورتِ جاں

قصَب پوشانِ شیریں کرد پرکار — بسانِ نے شکر در نے شکر زار

۵ بتانِ چین و خوبانِ طرازی — پدید آورد بهرِ عشق بازی

کرشمه داد چشمِ نیکواں را — شکارِ شیر فرمود آهواں را

مُسلسل کرد زُلفِ ماهرویاں — مشوّش روزگارِ مهرجویاں

چناں بنگاشت گیسوئے گره گیر — که نتواں داشت دلها را به زنجیر

زہے نقّاشِ صورت ہائے زیبا — که پشتِ خاک از و شد روئے دیبا

۱۰ طبقهائے فلک را گوهر آمائے — نمطهائے زمیں را زیور آرائے

نمک بخشِ دہن ہائے شکر خند — حلاوت پرورِ لبهائے چوں قند

بیاراید بمروارید گل پوش — عروسانِ چمن را گردن و گوش

نهد در صبح مهری کاندر افلاک — برسمِ عاشقاں دامن کند چاک

رُخِ دلبر کند نازک بداں آب — که ماهش را رسد سیلی ز مهتاب

۱۵ دهد مشتاق را آں سخت جانی — که داند کندنِ جاں زندگانی

۸- بتواں ح ر ۹- مهد دیبا ر ع

۱۰- تنقهائے فلک ر ح۲= نقطهائے فلک ح = طبقهائے فلک ع غ د

۱۳- زند چاک ع ۱۴- براں آب ح د = تر از آب غ ح۲= بداں آب ع

به نه گنجینه قفلِ راز داده ‌ ‌ ‌ کلیدِ آں بمَردُم باز داده

بهر کس نعمتِ شایاں سپرده ‌ ‌ ‌ خرد را گنجِ بے پایاں سپرده

پس آنگه عشق را کرده اشارت ‌ ‌ ‌ که اندر گنجِ عقل افگنده غارت

زگنجِ عقل خسرو را خبر نیست ‌ ‌ ‌ درو جز عاشقی عیبی دگر نیست

۵ چه غم گر بارِ صد عیبم بدوش است ‌ ‌ ‌ نه پوشیده است زاں کو عیب پوش است

فراواں نقدِ اُمید است در جَیب ‌ ‌ ‌ که به پزیرد گدائے را بدیں عیب

چو عیبِ بندگاں زو شد پدیدار ‌ ‌ ‌ همو بادا بدیں عیبم خریدار

نیازمندی در حضرتِ بے نیازی که دماغِ مختل بندگاں را از گلشنِ یُحِبُّهم و یُحِبُّونَه بوئے بخشیده

۱۰ خداوندا چو جاں دادی دلم بخش ‌ ‌ ‌ دلے عاشق نه جانے عاقلم بخش

درونی ده که بیروں نبود از درد ‌ ‌ ‌ به بیرون و دروں نبود ز تو فرد

چناں دارم که تا پاینده باشم ‌ ‌ ‌ نه از جاں بلکه از دل زنده باشم

چناں شو جانبِ خود رهنمایم ‌ ‌ ‌ که از خود بگسلم سوئے تو آیم

چناں کن خانهٔ طینت خرابم ‌ ‌ ‌ که از هر سو در آید آفتابم

۴- آورده ع۱ ۵- به پوشید ع = نه پوشید ر۱ ح = نه پوشیده ر۳ ع۲ ایضاً این کو ع ر۲ ر۳ = زاں کو ح = آں کو ع۲ ۸- بنو ح = بندگان ر۳ = شده ر ع۲

۱۰- بجانِ عاقلم ع = نه جانِ عاقلم ر۳ ع۲ ح ح۱ د = نه جانے عاقلم ک

گہے در پیشِ شاذروانِ اسرار　　نماید جلوۂ منصور بر دار

ہمو داند کہ ایں رازِ نہاں چیست　　چہ داند مردمِ گم گشتہ کاں چیست

شناسائے ضمیرِ راز داناں　　مُرادِ سینہ ہائے پاک جاناں

بروں از ہر تنے کِش گِل تواں گفت　　دروں در ہر دلے کِش دِل تواں گفت

۵ زلیلےٰ او بدفتر زد رقم را　　ہمو پرداخت از مجنوں قلم را

چناں بخشد بہ خسرو شربتِ کام　　کہ از شیرینِ وشکّر خوش کند کام

کند فرہاد را روزی چناں تنگ　　کہ میرد سنگ بر دل در دلِ سنگ

نہ جُرمی دارد آں کو کام کم یافت　　نہ کاری بیش کرد آں کیں کرم یافت

نوشتہ بر سرِ مایفعلُ اللہ　　چرا و چوں کجُا گُنجد دریں راہ

۱۰ ہر آنچہ او کرد گر خوب است و گر زشت　　خردمند آں ہمہ جز خوب ننوشت

اگر در نیست رُو داری مخور غم　　کہ چوں ہستی است می بایست آنہم

ازآں شد گنجِ رازش نیستی سنج　　کہ نقد نیستی ہم دارد آں گنج

ازو داں ہر چہ ہست از ہست و ز نیست　　کہ ہست و نیست کُن جزوی دگر نیست

ہر آں جوہر کِش از ہستی نشان است　　ہمہ حاصل ز کانِ کُن فکانَ است .

---

۴ - درونِ ہر دلے ح ع۲ ح　۵ - برداشت ر۲

۷ - میرد ر ر۲ ر۳ ع۲ = میرد ح ایضاً در دل ر۳ = بر دل ع ح = از دلِ سنگ ع - در دلِ سنگ ر۲ ر۳ ح = با دل تنگ ع۲　۱۰ - در زشت ع۲

۱۴ - کہ از ع ح = کِش از ر۲ ایضاً بکانِ ر ر۳ ع۲

نسیمے نام زو فرما ز سویت — کہ بیہوش ابد گردم ببویت
بداں زندہ دلاں کاندر تف و تاب — نخفتند از غمت تا آخریں خواب
کہ چوں آید زمانِ خفتنم تنگ — بہ بیداریؔ در دم نو کن آہنگ
پس از خوابی کہ بیداری نیابم — ق — چو بیداری دہی فردا ز خوابم
۵ کشادہ کن چناں چشم اُمیدم — کہ بخت آرد ز دیدارت نویدم
حیاتی دہ مرا در جستجویت — کہ میرم تا زیم در آرزویت
بداں مقصودِ خواہش بخش راہم — کہ از تو جز تو مقصودی نخواہم
ز ہمت نردبانی نہ دریں خاک — کہ بتوانم شدن بر بامِ افلاک
اُمیدی دہ کہ رہ سویت نماید — کلیدی دہ کہ در سویت کشاید
۱۰ چو دادی از پیٔ طاعت وُجودم — بطاعت بخش توفیقِ سُجودم
بکاری رہنمونی کُن دلم را — کہ نسپارد بشیطاں حاصلم را
مرا با زندگانی بخش یاری — کہ تا جاں دادنم دل زندہ داری
بدہ با آشنائی آب خوردم — کہ من زاں آشنائی زندہ گردم
مبر نزدیکِ شانم در غم و سُور — کہ ”دور از من“ بوند از چوں توئے دور
۱۵ نمازِ من کز و ردیم بہ پستی است — بروں طاعت دروں صورت پرستی است

۱۔ زبویت ر۱ ر۲ ع ح ۳۔ نو کن س ر۱ ر۲ ع ح = تو کن ع ۷۔ مقصود و خواہش ر۱ ر۲ د
۸۔ روئے افلاک س ع ر۲ ۱۱۔ نسپاری ر۱ ر۲ ۱۴۔ بود س ر ع ر۲
۱۵۔ صورت پرستی ع ر۱ ر۲ ر۳ ح = سو بت پرستی س ر ع ر۲

چناں نہ یادِ خود اندر ضمیرم که با یادِ تو میرم چوں بمیرم
چناں بنیادِ عشق افگن دریں دِل که روید جاودانی سبزه زیں گِل
چنانم خواں سوئے خویش از ہمہ سوئے که رویم در تو باشد از ہمہ روئے
چنانم دہ مے پے درپے عشق که فردا ست خیزم از مے عشق
۵ شرابی دہ کہ خواب از من رُباید خمارِ مستی و شوقم فزاید
نہ آں مے کز رِیا و شیوهٔ ریو ز من لاحول گویاں رم خورد دیو
گرفتارم بدستِ نفسِ خودرائے برحمت بر گرفتارے ببخشائے
بدست ایں ستایۂ من یار با من تو یاری کن مرا مگذار با من
بہ نورِ دل چناں کُن زندہ جانم کہ بعد از مُردگی ہم زندہ مانم
۱۰ زنفسِ تیرہ کیشم کش بیک بار پس آنگہ سوئے خویشم کش بیک بار
کرم را پردہ از ایواں برافگن ز طاقِ قُرب شاذَروان برافگن
گدائی را چناں دہ بار درگاہ کزاں درگہ نداند سوئے خود راہ
بداں نورِ نہانی شو دلیلش کہ پروانہ نہ زیبد جبرئیلش
مرا در شعلہ ہائے شوقِ خود نہ چو خاکستر شوم برباد در دہ

۱- گر بہ میرم ع ک ۲- جاوداں آں سبزہ ر، ع، ر۳ = جاوداں سبزہ ح ح
۴- چناں مے دہ پیاپے درپے عشق ر۳ ۶- غم خورد ر۲ ر۳ ح ۷- برگرفتارے بہ بخشائے ح د
ر۲ ر۳ ع ح = برگرفتارم بخشائے ع ۸- بدا است ر ر۲ ر۳ ع ح = شدہ است ع
۱۱- کرم کن ر ۱۲- چناں ر ر۲ ع = چنیں ع ح ایضاً نداند ر ر۲ ع ح = ندارد ع

مژه و ابروش ایزد یاد کرده — پس از نون والقلم سوگند خورده
رخش را گفت طٰهٰ زامرِ درگاه — چو ماهِ چاردن بل چارده ماه
زیٰسینِ دهانش جاں به تسنیم — بکینت قاف و اندر نام حامیم
ز حُسنِ خود ملاحت داشته عام — صَباحت داده یوسف را بانعام
٥ شد از نورِ رخش چرخ برپائے — بنامیزد زہے ماہِ فلک زائے
چو نورِ پاکش اوّل مشعَل افروخت — مہ و خورشید شمعِ خویش ازاں سوخت
شنیده عزتِ آں قُرّة العین — که قرباں پیش ازاں گشته ذبیحین
هم از معشوق و عاشق نیست تمیز — محبِّ صانع و محبوبِ او نیز
ملائک مانده حیراں بر کمالش — کواکب جمله عاشق بر جمالش
١٠ چه دریا هائے معنی در کشیده — کزاں بر انبیا بوئے رسیده
ازاں بو کو خرابی بر دل افشاند — بشر مست و فرشته بے خبر ماند
عجب شاهی سریر آرائے هستی — کزو داریم مُلکِ حق پرستی
بقلبِ عرش گشته مسند آرائے — بعرش قلب رایت کرده برپائے
بشر ذُرّی ز دریائے وجودش — جهاں یک قطره از بارانِ جودش
١٥ فراخش دست بے وُسعت بفرسنگ — که نه انگشترین در خنصرش تنگ

٢- گفت ر٣ ع٢ ح = گفته ع ٣- به تقسیم ر ع٢

٤- داشته عام ر٢ ع = داد برعام ر = داشت برعام ع٢ ح ایضاً- داده ع ر٢ ح = داد ر ع٢

٥- جبینش ر٢ ٩- در کمالش ر ع٢ = بر کمالش ع ١٠- چه دریا ع٢ = چو دریا ع ح

نیازی ده ز ملکِ بے نیازی　　کزاں گردد منازِ من نمازی

بہر چہ آید دَرو نم دار خرسند　　بروں ہم زیورِ خرسندیم بند

چو راهِ دور نزدیک است پیشم　　ق　چناں وار از کرم نزدیکِ خویشم

کہ از خود دور صد فرسنگ باشم　　بیادت بے دل وبے سنگ باشم

۵ چو رہ پیش است زادِ منزلم ده　　چو جاں خواہی ستد بارے دلم ده

چو خواہد خفت لا بُد نفسِ باطل　　پس از بیداریش خسپاں تہ گِل

چو خاکم بر سر افتد در تہ خاک　　تو کُن بر خاکساری رحمت اے پاک

گِرِ رفتن رہم سوئے رضا ده　　زِمامِ من بدستِ مصطفٰے ده

نعت کامل جمالے کہ سر ناخنے از حسنش یک بدر را دو ہلال گردانید صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۰

محمدؐ کآیتِ نور ست رویش　　سوادِ رُوشن واللیل مویش

گرامی نازنینِ حضرتِ پاک　　کزو نازند ہم انجم ہم افلاک

دو عالم را چراغِ چشمِ بینش　　کلیدِ فتحِ بابِ آفرینش

دو ابروئے مبارک برکشاده　　دو نونِ کُن فکاں را جلوه داده

۵- بارے ر، ر۲، ع۲، ح = بار ع ۹- کمالِ جمالے ر، ع۲- از حسنش ح ح ع۲ = از ناخنانش ع-

۱۰- گردانید صلی اللہ علیہ وسلم ر۲ ۱۲- نازند ع۲ ح = نازنده ع ر۲

۱۴- کُن فکانش ر، ر۲، ر۳، ع۲ ح ح = کن فکاں را ع

دل افروزِ گروہِ تیرہ کیشاں　　سر و ساماں کنِ جمعِ پریشاں

تصوّر کن قیاسِ ایں کرم را　　پدر مادر فدا کردہ اُمم را

بعونِ اُمتِ مسکین و مُحتاج　　شفاعت را بپا کردہ معراج

کنوں در وصفِ معراجش زنم کاک　　بجائے دُر کشم سیّارہ در سلک

۵ صفتِ معراجِ صاحبدلی کہ از دو نونِ قابَ قوسین یک دائرہ میمِ مُحبّت بنگاشت

شبے ہمچوں سوادِ چشمِ پاکاں　　نہفتہ رو ز چشمِ خوابناکاں

ز نورِ او کمینہ پرتوی بدر　　ز قدرِ او نمو داری شبِ قدر

فلک مہ را بسے دندانہ کرن　　وزاں گیسوئے شب را شانہ کرن

۱۰ مہش در چشمِ نیکاں ریختہ تاب　　فگندہ چشمِ بد را پردۂ خواب

عُطاردِ بُردہ ہم زاں شب سیاہی　　نوشتہ آیتِ سرِّ الٰہی

ز مزمر توبہ کردہ زُہرہ مست　　بجائے زلفِ چنگش سُبحہ در دست

بہ تعظیمِ بزرگی بستہ اُمید　　بہ حُرمت جائے خالی کردہ خورشید

مسیحا چوں ہوا دارانِ جانی　　براہش کردہ ہر دم جانفشانی

۱۔ گروہِ ر۲ ر۳ ع۱ ح ر ح = درونِ ع ۲۔ میم محبت ر۳ ع ح ر ح ع۲ = محبت ر ۲۔ نگاشتہ ع۲

۱۰۔ پردہ در خواب ر ۱۱۔ مبشتہ ر۱ ۱۲۔ توبہ کردہ ر = کرد ع۔

۱۳۔ بہ حرمت ر ر۲ ع ح = بخدمت ع۔

نگیں ہفت است و نہ انگشترینش — کہ لولاک است نقشِ ہر نگینش

فلک سر در گریباں کردہ ہر پے — کہ نہ دامانش پیوندیست ازوے

زہے اُمّی نظر بر لوح بازش — قلم سرگشتہ در سودائے رازش

زعلمِ او یکے قطرہ بروں داد — شریعت زو دو صد دریا فزوں داد

۵ محیطِ دو جہاں علمِ قلیلش — کہ شد راوی زبانِ جبرئیلش

بروح افزود میکائیل را روح — دعائے او کہ شد محفوظش از لوح

قیامت زاں سبب آہستہ ماندہ — کہ اسرافیل ازو دم بستہ ماندہ

زعزرائیل بروی جانفشا نہا — فگندہ زیر پایش فرشِ جا نہا

حریم اللہ ز محمودی مقامش — ید اللہ دستگاہِ احترامش

۱۰ قضا چوں کنہِ بے پایانش دیدہ — ازانجا نقشِ کن بیروں کشیدہ

نہ خامہ خود بکاف و نوں رقم زد — چو او پروانہ دا دانگہ قلم زد

جہانے گم پدید آمد چو خامہ — نوشت از میمِ احمد گردِ نامہ

فلک نہ دَر ز ہرش باز کردہ — وی از کنجِ گدایاں ناز کردہ

گہے ہمخوانِ مسکیناں بقوتے — گہے مہماں بغارِ عنکبوتے

۱۵ کجا باور شود در دہر کس را — شکارِ آنچناں شیرے مگس را

۱- نقشے بر نگینش ر۳ حاشیہ ۲- ہر پے ر۱ ع ح = بر پے ع ۴- بروں داد ر۱ ر۲ ع۱ ح = بروں زاد ع ۶- از لوح ر۱ ع۱ ح = نوح ع ۱۱- نہ خامہ ع۱ ح = بخامہ ع ر۲۔

۱۲- جہانے ع۲ = جہاں ع ح ۱۴- بغارے ر۲

نُخُست اسپش بسیرِ فکرت آسا — شد از بیت الحرم در بیت اقصا

سَبُک گنبد به گنبد شد روانه — ز بیتی تا به بیتی خانه خانه

گزشت از هفت سیّاره بیک دم — ز دو شش برج بلکه از شش جهت هم

ره از صفّ ملائک گشته صف صف — هم از رف بر گزشت وهم ز رفرف

۵ بِسِدره ماند همرهِ پروازِ والا — وز انجا رفت بالا مرغِ بالا

رسید آنجا که نتوان گفت جائے — هوائے در گرفتش بے هوائے

در آمد خازنے از وحدت آباد — جهت را شش خزینه داد برباد

جِهت چوں پرده بُرد از پیشِ دیدار — جمالِ بے جهات آمد پدیدار

چو هستی نیست گشت از هستِ بے نیست — عیاں شد هستیٔ کو هستِ معنیست

۱۰ لِقائے دید کانجا دیده شد گم — نه دیده بل همه هستیِّ مردم

ز خود گم گشته بے خود بود با او — دوئی بگزار یا ایں بود یا او

خدا را دید و دید از دیدهٔ سر — نخود دیدن تواں از چشمِ دیگر

دراں حضرت چو خواهش را محل دید — همه مشکل بکارِ خویش حل دید

گروهِ خویش را فریاد رس گشت — گرانبارِ عنایت باز پس گشت

۱۔ آسا اور مصرعہ دوم کا قافیہ اقصا ح ع۲ = اسائے۔ اقصائے ع ایضاً بیت الحرم در ۲/۱ تا ۲/۳ ع۱ ح ع = بیتِ حرم تا ۲/۱ ۴۔ گشتہ ع = بستہ ع۲ = گشت ح ۶ ۔ نے ہوائے ع = بے ہوائے ۲/۱ تا ۲/۳ ع۲ ۸ ۔ بے جهت ۲/۱ ۱۰ ۔ هستیِ مردم ۲/۱ تا ۲/۳ ع۱ ح = هستی ز مردم ع ۱۱ گشت ع۱ ۱۲۔ کہ خود ع۲ ح ۱۴۔ گراں بار ۲/۱ تا ۲/۳ ح = کزانبار ع = کزانبار ۲/۱ ع۲۔

ستاده منتظر تُرکِ قبا پوش | بسرهنگی نهاده تیغ بردوش
زسر بر جبیں زیر آورده دستار | که فرشے گسترد در پائے رهوار
زُحَل کو هندوی پیر است وخم پشت | شهادت را ببالا کرده انگشت
ده و دو برج را در تختهٔ تیر | نگارش کرده نقّاشانِ تقدیر
۵ در ایوانِ طَلق رانده بر سیاهی | نه از مهتاب کز نورِ الٰهی
ثوابت هفت مسند راست کرده | سریر از هشت جنّت خواست کرده
به جنّت روفتن رضوان شده گم | ز طاؤسانِ طوبیٰ بسته دُم
ز شادی بسکه حوراں گشته بیهوش | کشیده وسمه بر رخ سُرمه در گوش
بخلد ادریس کیں مژده شنیده | بجا بگزاشته کفش و دو دیده
۱۰ چو زینساں زیوری بستند شب را | به احمدؐ جبرئیل آمد طلب را
نویدش داد کای سلطانِ عُشّاق | بعزمِ عرش والاقُم علی السّاق
بُراقی پیشکش کردش فلک گام | که وهم از وے بحجّت تگ کند وام
دو گامی زیں جهاں تا آں جهانش | دو جولاں از مکاں تا لامکانش
بفرماں شد سوار آں خاصِ درگاه | ملائک طرّقوا گویاں همه راه
۱۵ سیه چترا ز شبِ معراج بازش | زسُبحانَ الّذی اَسریٰ طرازش

۴- تختهٔ پیر ع = تخته د تیر ۲ ح = تختهٔ تیر ۳ ع۲- ۵- ایوان طلق رانده بر ۳ ع۲ ح ح = ایوانِ تتق رانده ع ۳ ۱۲- کردش ۲ ع۱ ح = کرده ع ایضاً فلک گام ع ح = فلک وام ع۲-

پس اندر خدمتِ آں پاک جاناں | کہ بودند آں ملک راہم عناناں
مبادا جانِ ما بی پادِشاں شاد | ہمیشہ پادِشاں در جانِ ما باد

مدح شیخی کہ در آئینۂ صفا مثالی ہست از ذاتِ محمد مصطفیٰ بالعین نہ بالعکس

۵ پس از دیباچۂ نعتِ رسالت | ز ذکرِ پیر بہ باشد مقالت
نظام الدین حق فرخندہ نامے | کہ دینِ حق گرفت از وے نظامے
خطابش راست دو نقطہ فرو خواں | نشانِ نقطہاے انبیا داں
محمد اسم و آیاتِ محمد | در و واضح چو حا میم اندر احمد
ز علمش در دو عالم روشنائی | دو عالم علم کسبی و عطائی
۱۰ حدیثش چوں خبر در امر و در نہی | بیک پایہ فرود از پایۂ وحی
از و تا انبیا یک کافِ تعظیم | بر آں گونہ کز احمد تا احد میم
شبیہِ مرسلاں از جانِ صافی | ادب را کافِ تنبیہ است کافی
بہ معراجِ نمازش چرخ محتاج | بہ چرخش چوں نمازِ خویش معراج
بشاذروانِ انجم صدرِ جاہش | بدار القرب کرسی تکیہ گاہش
بصدرِ خضر و عیسےٰ مسند آرائے | خضر بوسید دستش خضر خاں پائے

۴- بالعین و العکس ر ۵- بذکرِ ر ر۳
۱۲- تنبیہ است ر۳ ع۲- تشبیہش ع ح ۱۴- بدر العرش ع۲-

ازان بخشش که دانشش گران کرد — ره آوردی به مسکینان روان کرد

بیک قطره ز دریای الهی — فروشست از همه اُمت سیاهی

هزاران شکر یزدان را که ما را — سپرد آن فرّخ ابر باحیا را

که چون خورشید حشر آید بگرما — ازان بی سایه باشد سایه بر ما

۵ خهی طغرا کشش حرفِ الهی — که او را بر رُسل ختم است شاهی

خطابش سکّه بر دینار خور زد — قمر را مُهرِ وَانشَقَّ القَمَر زد

سریرِ شرع تختِ پایدارش — به تختش چار عُمده چار یارش

ازان هر چار ایمان سخت بنیاد — چنان کز چار عنصر آدمی زاد

ابو بکر اوّل آن همنزلِ غار — که دوّم جای پیغمبر شدش یار

۱۰ عمر دومی که بستد جان ز فرزند — که زنده کرد ازان عدلِ خداوند

سوم عثمان دو صبحِ صدق را مهر — که گشت از مهرِ قرآن روشنش چهر

چهارم حیدر آن در هر هنر فرد — فقیه و عالم و مرد و جوانمرد

دگر یاران که سیّاراتِ نوراند — امم را پیشوای راهِ دوراند

زما باد او درودِ بیکرانه — فراوان خاکبوسِ چاکرانه

۱۵ نُخُست اندر جنابِ مصطفائی — کزو دارد دلِ ما روشنائی

۱۔ گراں بود اور مصرعہ ثانی کا قافیہ رواں بود ح ۱۰۔ عمر دوم سا ع[۱] ح = دومی ع

ایضاً۔ جاں ز فرزند ر[۲] ر[۳] ع[۱] ح = جانِ فرزند ع

۱۳۔ سیّاران ر ع[۲] ۱۴۔ درودی بیکرانه ر[۲] ع[۲]۔

فلک خواهد شدن در گوهرش غرق — کزو تا خود نداند اختراں فرق

کند این موجِ دُر چوں بر فلک راه — رسد از من نثاری بر درِ شاه

شهے کاسکندرِ گیتی گشایست — دلش آئینهٔ گیتی نمایست

علائے دین و دنیا شاهِ والا — بقدرت نائبِ ایزدِ تعالی

۵ محمد شه که صد چوں کسری و جم — زمیمِ نام او پوشیده خاتم

سپهر کو ز گرخود ایستد راست — بنوسد پایهٔ تختے که او راست

زہے چترِ بلندِ گوهرینش — که ظلّ الله بود سایه نشینش

بلند اعلامِ او سر بُرده بر ماه — الفهای است از نصرٌ من الله

صفش در طولِ دریائے مُهیّاست — بگاهِ عرضِ خود چوں ریگِ دریاست

۱۰ چو دست و پا نهد خنگش بر انجم — شود انجم و شاں را دست و پا گم

چو جنبد لشکرش بر سطحِ هاموں — رود در قعرِ دریا ربعِ مسکوں

چو راند تیغ در صف هائے انبوه — سرِ کوه افگند در دامنِ کوه

نهیبش قلبِ سرداراں شکسته — شکوهش پشتِ جبّاراں شکسته

درشتاں از شکوهش در تهِ کوب — چو کشتِ پُر کلوخ از مالشِ چوب

۱۵ زبیم او نجسته فتنه از خواب — زخوابِ مرگ چوں گرگین و سهراب

۱- گوهرش س۲ ع۲ ح = گوهراں ع س۱ ۲- کند چوں موجِ این دُر ع۲- از من ع۱ = از وی ع ح -
۴- علائے دین ع۲ = علاء الدین ع ح ۵- صد چوں ع۱ ح = چوں صد ع ایضاً پوشند خاتم س۱
۱۳- قلب صفداران س۲ = قلبِ سرداران س۳ ع ح ع ۱۴- از شکوهش س۱ س۲ ع۱ ح = باشکوهش ع ایضاً ازماله چوب
ع۱ = ازمایشِ چوب ح ۱۵ انجسته کید س۱ = نجسته فتنه ع ایضاً چوں گرگیں ع = هم گرگیں س۱ س۲ ع۱ ح

مسیحے ہر دم از فیضِ نہا نہا · زدہ بر مُردہ جاناں موجِ جانہا
سریر آرائے فقر از صفِ ابرار · سریرِ مصطفیٰ را عُمدہ کار
دَمش مریم صفت آبستنِ روح · لُعابش مرہمِ دلہائے مجروح
بہر سو کز دمش بادے رسیدہ · ہزاراں کوہِ رنج از جا پریدہ
۵ بہر جانب کہ او الحمد خواندہ · اجل از کار رانی باز ماندہ
ضمیرش محرمِ دیرینۂ عشق · نیازش خازنِ گنجینۂ عشق
دلش کز شوق دارد درد و داغے · رُواقِ قُدس را روشن چراغے
ملک از ہمتش پر وام کردہ · فلک بہر درش سر دام کردہ
بچرخ از ذکر آں ذاتِ معلّاً · شکستہ مشتری عطفِ مصلّاً
۱۰ کسے کو صوفِ او در بر گرفتہ · قضا از وے قلم را بر گرفتہ
کلاہش را نیارم نام گیرم · زہے بخت ار تہ کفشش بمیرم
خدایا آں گزیدہ بندۂ خاص · کہ ہست الحمد للہ جفتِ اخلاص
بہ قربت ہمنشینِ مصطفیٰ باد · دراں قرب ایستادش بہر باد

ستایش خلیفۂ شائستہ علاء الدین محمد ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ دینِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم

۱۵ بہ موج آمد دلِ دریا وشم باز · باوجِ آسماں شد گوہر انداز

۱- مسیحے ع۱ ح = مسیحا ع - جاناں ع۱ ح = جانہا ع ۲- آں فخر ر۱ = از صفِ ع ع۲ = از صنف ر۲ ۴- رسیدہ ر۱ ر۲ ع۱ ح = وزیدہ ر۳ ایضاً کوہ غم ر۳ ۷- دود دود داغے ر۲ ۱۴- علاء الدین محمد ر۱ ر۳ ع۱ ح = علاء الدین محمد شاہ ع ۱۴- علیٰ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ر۱ ر۳ ع۲

فلک خواهد که ساکن تر زند گام | که عهدش را درازی یابد ایام
چنان نایاب شد ظلم از امانش | که دلهائے پریشان در زمانش
بدان تا هیبتش نفتد بکندی | که مهارا نهفته زیر تندی
چو دریائے که موج انداز گردد | گهر بیرون فشاند باز گردد
۵ مکارم را ز خشم افگنده مقنع | تهوّر بر عطا کرده ملمع
چو خورشیدی که گرمایش بود زشت | همو میوه پزد هم دانه در کشت
رعیت پرور از بخشایش عام | چو بارانی که پر بارد بهنگام
ضعیفان را ز بون حکم پیوست | ولیکن بر قوی دستان قوی دست
چو انصاف عمر غصیتش شنیده | ز ایام عمر سویش دویده
۱۰ ازان گاهے که گیتی دیده دادش | برفته داد نوشروان ز یادش
ز عهدش عامه در شادی و دستان | چنانکه از جمعه طفلان دبستان
زمانه تا بود دوران او باد | سراسر دور در فرمان او باد

خطاب زمین بوس بادشاه اسمان قدر فی الورا وانکه روشنائی بخش است در شام کفار کالبدر فی الدجی

۱۵ خے گردن زن گردن فرازاں | نوازشهات بر عاجز نوازاں

۱- ترنندگام س۲ = برزندگام ح ۳- همتش س۱- زکندی ح ۴- بیرون فشانده ع۲ ۵- مقنع ع۲ ح = برقع ع ایضاً سهارا برعطا س۱ = تهور برعطا س۲ س۳ ح ع۲ = تهور اطاع ۶- دانه کشت س۳ ۷- می بارد س۲ ۱۰- عهد نوشروان ع۲-
۱۱- عامه س۲ س۳ ح = عام ع۲ ۱۳- اکثر نسخوں میں یہ عنوان نہیں ہے ہم نے نسخہ س۲ سے نقل کیا ہے- نسخہ س۱ اور ع۲ میں اس عنوان کو آئندہ عنوان یعنی عرض صحیفہ طولانی کے ساتھ شامل کر دیا ہے- اور بجائے روشنائی بخش کے ع۲ میں روشنائی بخشیدہ اور س۱ میں روشنائی بخشندہ ہے اور لفظ فی الورا اور فی الدجی ان دونوں نسخوں میں نہیں ہے ۱۵- خفی س۳ ع ح = شع ایضاً نوزشهات ع۲ ح = نوازشهاش ع-

ازو نقشِ مغل هم چربه دارد | که ناید گر به صورت گر نگارد
زند سهمش سران را زخم جانها | چو قصّابان تبر بر استخوانها
فلک را سهمش ار در خانه افتد | حوادث زشکمش افگانه افتد
خدنگش راست همچون دلربایان | بعیّاری ربوده دل ز رایان
۵ بدوری تیرش از دریا گزشته | درونِ کیش منزل گیر گشته
بهر جانب که جیشِ آن جهانگیر | ق رسانیده بگردون بانگِ تکبیر
بصد تعظیم سوئے کعبۂ پاک | صنم خانه نهاده روئے بر خاک
ازو بادِ سلیمانے وزیده | هزاران پیلِ معبر بر پریده
ز تیغش قطره برده بر مغل سیل | بسے طوفانِ رخش آورده زان خیل
۱۰ سنانش سفته مرواریدِ انجم | بساطش خفته بر ایوانِ انجم
ز خاکِ آستانِ او فرشته | سراسر حلیۂ شاهان نوشته
رسیده شیرِ دهلیزش به خورشید | اسد را کرد از خورشید نومید
ز بهرِ سجده سلطانانِ کشور | سر آورده بر آن در جزیه بر سر
بزرگی یافته ملک از درِ او | بلندی یافته تاج از سرِ او
۱۵ ز نقشِ روئے شاهان آستانش | چو دیبائے که اندازے بستانش
زحل خاکِ درش کرده برخ صرف | چو هندو در بهارِ خویش شنگرف

۱- حرب دارد ع۲ = حربه دارد ح ۳- از شکم ع۲ ح ۸- کوهِ معبر ر۳ حاشیه ۱۴ ابا چ۱ از فرِ او ر۳
۱۵- اندازی ستانش ر۲ ر۳ ع۱ ح = اندازی زمانش ر۱ = بود از مرنش نش ع -

فلک در زیر دستت از پیٔ خواست | همی خواهد نهد طاسِ نگون راست
بهر دل از کرم شرمندگی رست | ولے در دل کرم شرمندهٔ تست
عطا کز موجِ دستت خاست کردن | دروغ شاعراں را راست کردن
ترا وصفی است اے یزدانت ناصر | که استغراقِ مدح آنجاست قاصر
۵ براتِ پادشاهاں صفر هم بود | کنوں صد صفر خطّت راست موجود
ز مدحت خرّم ارباب معانی | چو پیر از سرگذشتِ کامرانی
کسے کز تو خورد تنبولِ امید | کند بخشش ذخیره برگِ جاوید
جهانے از تو در آسایشی زلیست | ز آسایش نکوتر در جهاں چیست
ز تو زینگونه دهر آسوده بادا | بد اندیشت ز غم فرسوده بادا

۱۰ عرض صحیفهٔ طولانیِ نصیحت پیش ضمیر ملهم پادشاه که نسخه ایست صحیح از لوحِ محفوظ حفظه الله تعالی عن التلویح السّوء

شها حکمت شناسا کاردانا | زداد و دانش اسکندر نشانا
به گستاخی بروں افگندم از بند | برسمِ نیک خواهاں نکته چند
تو خود در کارِ ملک آں کاردانی | که از تلقینِ دولت کامرانی
۱۵ هم از خود عقلِ دانش سنج داری | هم از الهامِ غیبی گنج داری

۴- خاست کرده ر۳- خواست کرده ر ر۲ ع۱ ح ۵- خطش راست ر۱ = هر خط راست ر ع۲ = هر خط اوست ر۳ -
۸- آسائشے ر۲ = آسایش ر ر۲ ع۲ ح ۹- زینگونه ع۱ ح = این گونه ع ایضاً، هر ر۳ ع۱ ح = دور ع -
۱۱- حفظها ع = حفظه ح - تلویح السّوء ر ر۲ ع ح ۱۲- زدین و دانش ر ع۱ = زداد و دانش ر ر۲ ح -
۱۴- تلقینِ دولت کار رانی ع۲ -

بہ بستہ ضبطِ تو کارِ جہاں سخت | بہمواری بسانِ جامہ در تخت
چناں امن از تو گیتی دار گشتہ | کہ شمشیر از عمل بیکار گشتہ
پلارکھا کہ اندر جنگ و ناورد | نہنگ و شیر خوردی مورچہ خورد
ز لُطفت کارہائے سخت مومی | ز بادِ قہرِ تو دوزخ سمومی
۵ فلک قہرِ ترا بازیچۂ دست | چو شیشہ برکف دیوانۂ مست
حسودت سرخرو بود بہر سوئے | کِش از سہمِ تو خوں بگریزد از روئے
شود ہم سُرخ رو لیکن چو شمشیر | خورد بر فرق و خونش از سر رود زیر
بود بر روئے تیغت خصمِ سرکش | چو اسپِ موم در میدانِ آتش
ز تیغت گنجِ رایاں بے گہر گشت | کہ دید آہن کہ مقناطیسِ زر گشت
۱۰ ز شاہاں بستدی زرہائے موجود | بدرویشانِ مسکیں دادی از جود
چو می بوسد فلک نامت بہ تعظیم | خطابت حیف باشد بر زر و سیم
ازاں بے مُہر شد دینارِ خورشید | کہ دارد سکّۂ نامِ تو اُمید
کرمہایت بہر سُو داشتہ شمع | کہ کو پرگندہ حالی تا کند جمع
رواں آوازۂ تو قاف تا قاف | کہ دلہا را بہ چنگ آرد ز اطراف
۱۵ ز جودت عقل دیوانہ رقم گشت | جراید نیز مرفوعُ القلم گشت
جہاں تنگ آمدہ زاں دستِ دُربار | چو کشتِ پختہ از بارانِ بسیار

۱- بر تخت ر ۵- درکفِ ر ۱۲- بے مُہر شد ر، ر۲، ر۳ مح ع۱؛ بے سکہ شد ع ۱۴- ودان ر، ر۲ ع۲ ۱۵- نسخۂ ع میں جراید نیز کے بجائے چراند بیرہ؛ اور یقیناً غلط ہے ۱۶- کشتِ پختہ ر، ر۲ ع مح؛ پختہ کشت ر۲ ع۔

سخن در وادیِ موران کند مور — کجا پیشِ سلیمان دارد این زور
درختے کِشتم و سر بر هوا سود — نهان چون دارمش چون بودنی بود
کنون میخواهدم این جانِ گستاخ — که پیش آرد طبق واری ازین شاخ
چو دارم هیچو عفوت پشتبانے — بگستاخی بجنبانم زبانے
۵ وراین ماخولیا نزد قبولے — فضولی را مگیر از بوالفضولے
گرت خوش باشد این می نوش کردن — زمن گفتن ز تو در گوش کردن
نصیحت اینست اے شاهِ جهانگیر — ق — که چون گشتی بشاهی در جهان میر
گرفتن سهل باشد این جهان را — کلیدِ آن جهان باید شهان را
مکن بس برهمیں کز تیغ و از رائے — همه دنیا گرفتی رِشته بر جائے
۱۰ بهمت آسمان را قلعه کن باز — به ملکِ خشکی و تری مکن ناز
بکن کارے همیں جا تا توانے — که آنجا هم چو اینجا ملک رانے
وُضو وارے شمر دریائے سر گم — زمین خاکی بمقدارِ تیمم
مسلّم بایدت گر پادشائی — ببایدکردن از دلها گدائی
نگیرد آں جهاں قلبِ مرتّب — مگر قلبِ ضعیفِ لشکرِ شب
۱۵ چو میخواهی کزاں سو در کنی باز — ق — علم بالا کشی تا عالمِ راز

---

۲ - درختے ر، ر۲، ع، ح = درختِ ع - سر بر هوا ر ع ح = در هوا ع ۵ - نزد ر ر۳ ع ح = از زد ر -
۶ - خوش باید ع ۷ - در جهان پیر ر، ر۲ ۸ - جهان باید ر ع ح = جهان نابد ر۱ = جهان باشد ع ح۲
۹ - مکن بس همبریں ر ع ۲ شته در جائے ع۲ ۱۰ - تری و خشکی ر۲ ۱۱ - بکن کارے هم اینجا ح ع ح = بکن کارِ
هم اینجا ع ۱۴ - قلب مرتب ر، ر۲، ر۳ ح ع۲ = قلب مرکب ح ایضاً و لشکر ر۲ ر۳ ح د ع = لشکرِ ر ع ح۲ -

چو دولتمند ملهم باشد از غیب — نصیحت کردنش نوعیست از عیب
بدان ماند همی زینسان خطابے — که کس بر گلستان ریزد گلابے
خرد نبود به معدن زر فگندن — بدریا دُر بکان گوهر فگندن
عمارت کردن اندر بیتِ معمور — به نور آلودن خورشیدِ پر نور
۵ ولے بر دولت اندیشانِ شاهی — بواجب شرط باشد نیکخواهی
بگیتی نیست پنهان قصّه کرد — که سوئے دجله بردا ز بارگین دُرد
کشادم پوست از نو بادهٔ تلخ — تو خواهم پوستین ده خواه کن سلخ
خوش آمد نیستم دارم شکّر آلود — چو قندِ می زیانش افزون تر از سود
ولے چون بنده نیکوخواهِ شاه است — زیانکاری نه شرطِ نیکخواه است
۱۰ درین حضرت که از تشویشِ جانها — گره گردد حکایت بر زبانها
حدیثی کز دلیری حاصلم داد — ازان گفتم که عفوِ شه دلم داد
وگرنه زَهره کے دارد گدائے — که گوید مصلحت با پادشائے
ندیم آنگه کند بستاخ گوئی — که بیند از بزرگان نرم خوئی
چو موجِ تندِ دریا بر زند جوش — معلّم را شود تخته فراموش
۱۵ چو صرصر در رباید کوهِ خارا — چراغی را عیان کردن چه یارا

---

۶ - کرد ع۲ ح = گرد ع ۷ - تو خواهم س۱ س۲ س۳ ع۲ ح = تو خواهی ع -
۸ - چو قند می ع۲ ح ۱۳ - گستاخ گوئی س۳ = بستاخ روئی س۲ = گستاخ روئی ح -
۱۵ - عیان کردن ع = زیان کردن س۱ س۲ = نهان کردن ع۲ ح -

چو پایت گیرد از برگِ گل آزار | بره مپسند در پائے کساں خار
چو هستندت همه پایین پرستاں | زبردستی مکن بر زیردستاں
رهت چوں رُفت خلق از دیده درپیش | ره خود را تو روب از دیدهٔ خویش
بدانش کارِ دیں کن تا توانے | چناں ناداں نهٔ کیں هم ندانے
۵ چو بر تو کارِ اقلیمے کشادند | خرد هم در تو اقلیمے نهادند
نه پنج و ده هُنرها داده اندت | که عقلِ جمله سرها داده اندت
اگر در حقِّ تو بنود چنیں خواست | بیکدانش کجا ملکی شود راست
نه از یک چشم بتواں بوستاں داشت | نه از یک هندسه هندوستاں داشت
پس ایں دانش همه اینجا مکن صرف | که ایں خود خوانده گیرت حرف بر حرف
۱۰ بچندیں مشعلِ امشب کار ره کن | رهِ ظُلماتِ فردا را نگه کن
اگرچه آفتابِ حشر تند است | بقطعِ ظلمتش شمشیر کُند است
ازینجا بر چراغے گر توانے | که تا آنجا بتاریکے نمانے
چراغے نے که باد از وے برد نور | چراغے کاں نمیرد از دمِ صور
مشو مغرور ایں مشتے خیالات | که در پیشِ تو می آید بحالات
۱۵ جهاں خوابیست پیشِ چشمِ بیدار | بخوابی دل نه بندد مردِ هشیار

۲- پایین پرستاں ر ر۲ ع مح = آئین پرستاں ع ر۳ ۳- خود رُفت ر ر۲ ع۲ ح
۶- نه پنج و ده ع = ز پنج و ده ح ۸- از یک چشمه ر۳ ۹- مکن اینجا همه ع۲ ح ایضاً خوانده گیرت ع ع۲ ح = خوانده گیرشش ر۲ = خوانده گیر از ر۳ ۱۲- چراغے نه ع ح = چراغے نے ر ر۲ ع
۱۴- مشتِ خیالات ع ح = مشتے خیالات ر۳ ع۱-

سپاهی جوی بی خیل و مراکب | که بیدارند هر شب چون کواکب
چو زان لشکر زنی بالا روا رو | شناسی قدر این گفتار خسرو
دعا زین به نمیدانم بجایت | که از دلها حشم بخشد خدایت
اگر یکدل ترا خواهد بامید | ببام عرش برزن کوس جاوید
۵ نشانی مزد دلها ده نه تنها | که هر دل بهر تو قلبی است تنها
کسی کالایشی بینی گرش را | بجان بخشی بدست آور دلش را
همین راهی بملک سرفرازی | ره جان بخشی است و دلنوازی
یکی اندیشه کن کاین هر دو رایت | ببالا تا کجا دارد ولایت
گر این رایت توانی داشتن باز | ببام آسمان رایت برافراز
۱۰ مکن تیغ سیاست را چنان تیز | که چون آتش نداند کرد پرهیز
شه آن به کو عمل چون آب راند | که هم جان بخشد و هم جان ستاند
تو شو جان بخش تا انسی و جانی | همت جان بخشد و هم زندگانی
کسی کو مملکت را بد سگال است | بکش کان خون بی حرمت حلال است
بکار دیگران بر شعله زن آب | خرد بیدار دار و تیغ در خواب
۱۵ نه برگ گندنا شد آدمی زاد | که ببرند و دگر خیزد ز بنیاد
چو نپسندی غباری بر گل خویش | خزان در گلستان کس میندیش

۱- فیل و مراکب ر ۳- به زین ر ع۲ ۵- مژده ع۲ ۷- و کارسازی ع۲ ۱۳- حرمت ع ح
۱۵- که برند ر ع ح = که ببرند ع ر ۱۶- غباری ر ح = غبار ع ع۲-

چو با انگشتِ تو بسته است پیمان ق نگینِ خاتمِ ملکِ سلیمان

گر آن ملکِ نهانی نیز خواهی گدایان را تواضع کن بشاهی

نمیگویم که ترکِ خسروی کن رهِ کم توشگان را پیروی کن

تو کی این پایه‌ی رهپیمای داری که زنجیرِ زر اندر پای داری

۵ خرامش زین ره آنکس را تمام است که زیر پاش دو عالم دو گام است

تو این ره کی روی کز ناز و تمکین زنی ده گام بر یک خشتِ زرین

چه از رستم برآری گرد چون میغ سپاهِ دیو زن چون میزنی تیغ

بدل اصحابِ دل را آشنا باش درون درویش و بیرون پادشا باش

ولیکن از تو درویشی همین است که عزت داری آنرا کاهلِ دین است

۱۰ بشاهی سهل باشد ملک رانی بملکِ بندگی رس گر توانی

پرستش چون ترا جمله جهان کرد ترا باید پرستش بیش ازان کرد

چو تو با آن کرم یک سجده ناری چسان آن سجده‌ها را حق گذاری

نه اندک کارها بسیار کردی ولی بهرِ دلِ خود کار کردی

کنون کار از پی آن کن که هر بار دهد در کار اندک مزدِ بسیار

۱- خاتم و ملکِ س، س۲ ح ع = خاتم ملکِ س۳ ع۲ ۲- ملکِ سلیمان نیز س ۴- تو کی این س۳ = که تو نی س ح ع۲ = تو این نی ح = تو آن نی ع ۷- چه از رستم س۳ ع۲ = چو از رستم ح ایضاً گر میزنی س س۳ ح ع۲ = چون میزنی ع ۱۰- ملک رانی ع۲ ح ع حاشیه = کامرانی ع ایضاً تا توانی س ع۲ ۱۳- تو اندک ع۲۔ ۱۴- پی آن کن ع = پی او کن س ح ع۲ = پی دین کن س۳۔

شہانی کآسماں تخم زمین کرد — زمین شان ارغوان و یاسمین کرد
چہ طرفہ است این کشاورزی نمودن — فریدون کشتن و خاقان درودن
تو یک ذرّہ غباری از زمینی — کہ اندر خواب خود را کوہ بینی
چو بر تو دستِ تقدیر آورد زور — کنی روشن کہ جمشیدی و یا مور

۵ حکایت موش بہ تمثیل

بخواب اندر مگر موشی شتر شد — ز پُری تنش دل نیز پُر شد
ز خوابِ خوش بر آمد شاد گشتہ — ہمی شد سو بسو پُر باد گشتہ
بناگاہ اشتری باری برو ریخت — ز صد من یک جو آزاری برو ریخت
تہ آں بار مسکیں موش درماند — بمسکینے جمازہ در عدم راند
۱۰ خوش است این خوابہائے خوش بہ تعبیر — اگر بر عکس نمایند تأثیر
چو بازیچہ است ملکِ سست بنیاد — بدین بازیچہ چوں طفلاں مشو شاد
مداں کیں ملک مرداں راست درخور — کہ مرداں دیگر اند و ملک دیگر
خسش پوشی نہادہ پشت برخاک — گدائی را بہ بخشد ملکِ ضحّاک
گلیم مفلسی کاں تاقدم نیست — ز چرخِ اطلسش دیباجہ کم نیست
۱۵ رسید است ارچہ شہ را مملکت بخش — ولی درویش باشد مملکت بخش
میانِ فقر و ملک ارباید ت حد — نگہ کن در سلیمان و محمد

۱۔ ارغواں را ۲ ۔ طرفست حج ۴ ۔ تو یا مور ج ۵ ۔ حکایت فی التمثیل ۸ ۔ بصد من ج ۔
۹ ۔ بر عدم ۱۲ ۔ مداں ج = بداں ع ۱۳ ۔ دست برخاک ۱۴ ۔ کوتا قدم ع ۱۶ ۔ جہان فقر

رساند از کفِ خود جمله را بهر | کزان پرورده راحت شود دهر
غمِ عالم چنان باشد بجانش | که باشد عالمے غم بهرِ آنش
بسر ها مهرِ شاه و سایهٔ وے | بود چون تابِ مهر اندر مهِ دے
جهانداری به از عالم ستانی | که از خورشید ناید سایبانی
۵ بده گز دَور منگر چترِ شاهان | که هرگز گیرد از چین تا سپاهان
دو فرسنگے کند یک ابر سایه | دو کشور یک شهِ خورشید پایه
کسے کز وے دو کشور سایه گیرد | تهِ قصرش چرا همسایه میرد
روا باشد که زیرِ قصرِ خود شاه | کند همسائگان را سایه کوتاه
کسے کو سایهٔ یزدان است در عصر | گدایے سایه او در سایهٔ قصر
۱۰ حدیثِ طاق نوشروان نهان نیست | چنین پاینده طاقی در جهان نیست
دران طاق او براوجِ تخت چون جم | ستوُر زال و شیرِ تخت باهم
شهان را از سریرِ دولتِ خویش | چنان باید رعایت سوئے درویش
چنین کردند شاهان ملک رانی | چنین بوداست رسم مهربانی
چو شه را از رعیت راز پرسند | ز درویش و توانگر باز پرسند
۱۵ کسے کو راست بر یک خانه فرمان | بیک تن بایدش یکخانه درمان

۲- عالم غم س۳ ع۱ ح ۴- سایه بانے ع۱ ۵- هرگز س ع۲ = مرلز ملر ح ۶- دو فرسنگے س س۲ ع۲ ح۱ = دو فرسنگ ار ع ۷- همسایه گیرد ح س۳ ۹- زود رسایه س س۲ ع۲ = او در سایه ع ح ۱۰- چنین س۲ = چنان ع ح ع۲
۱۱- طاق او براوج س س۲ ع۲ ح = طاق و بروجِ س۳ ۱۳- ملک رانی ع۲ ح ح = زندگانی ع-
۱۵- یکخانه درمان س ح = یکخانه دربان س۲ ع۲ = درخانه درمان س۲-

چو توقیعی که اندر پادشاهی است | خلافت نامهٔ ملکِ خدائی است
شهی کو خواهد آزادی ز آفت | نیندیشد خلاف اندر خلافت
ستونِ ملک نبود پایهٔ تخت | نه چوبِ چتر باشد عمدهٔ بخت
ستونِ و عمدهٔ با استواری | ستادِ شه بود باراست کاری
۵ بود شه بر فرازِ تخت جمشید | چراغِ هفت کشور همچو خورشید
چنین روشن چراغی را بود شوم | که باشد روغنش از مغزِ مظلوم
سزائی گریه باشد تاجِ شاهی | که لعلش هست ز اشکِ دادخواهی
بسی دیدم کمرهای کریمان | همه دُرِّ یتیمش از یتیمان
جفائی خلق پیشِ شاه گویند | جفا چون شه کند داد از که جویند
۱۰ نه هر فرقی سزائی تاجِ شاهی است | نه هر سر لایقِ صاحب کلاهی است
همه باشند بهرِ تاج محتاج | یکی را زانهمه روزی شود تاج
فلک هر لحظه میدوزد کُلاهی | کزان تاجی نهد بر فرقِ شاهی
کسی را این کُله بر سر بود چُست | که او نگذارد آئین سری سُست
کسی کش تاجِ شاهی بهرِ زیب است | نه تاج آن قُندزِ مردم فریب است
۱۵ کسی را تاج زر بر سر دهد زیب | که ناید بر ضعیف از تختش آسیب

۱- توفیقی س۱ س۲ ع۱ = توقیعی ح = توقیعت س۳ ۴- ستون و عمدهٔ س۱ س۲ س۳ ع۱ ح = ستون و عمده ع۔
۴- در راستکاری س۱ س۲ ع۱ ح = باراستکاری ع ۱۳- آئین سری س۱ س۲ س۳ ع۱ ح = آئین شهی ع ۱۴- کسی کش
س۱ س۲ س۳ ع۱ ح = کسی را ع ایضاً قندزی بر فریب س۲ ح ع۱ ح۱ د = قندزِ مردم فریب س۳۔

چو دهقان پرورد کشتِ جوِ خویش | ز جو پُر بیند انبارِ نوِ خویش
چو بُرّد باغبان خرمائے پُر بار | همان یکبار برباید نه هر بار
رعیّت مایهٔ بنیادِ مال است | ز مال اسبابِ ملک آماده حال است
رعیت چون خلل یابد ز بنیاد | کجا ماند بنائی دولت آباد
۵ وگر مال از حَشَم نادان ماند | شتر چون ماند بار افتان ماند
سپاه است آلتِ آفاق گیری | کزان آلت توان کردن امیری
چو از آلت عمل بسیار باید | بهنگامِ عمل هنجار باید
چو تیشه بشکند از راندنِ سخت | نه کرسی ساختن بتوان ونے تخت
اره بر چوب رانی دو شود چوب | ولے بر سنگ باشد ارّه راکوب
۱۰ ز محنت پاره شد چون قلبِ لشکر | درستی نیست جز از بَدرهٔ زر
عطا گرچه از شهان منّت نشسته است | ولیکن فرض بر قلبِ شکسته است
بسا روئین تنانِ آهنین دل | که گشت از بے زری پولادِ شان گِل
بسا نقشِ سُفالین چون گلِ زرد | که شد پولادِ هندی چون زری خورد
کرم شرط است بر اجرت ستانی | که جانے میفروشد بهر نانی
۱۵ تُنک باید که گیرد مایهٔ داد | چه غم گر باد گیرد آسیا باد

۴- پایهٔ بنیاد ع۲ ایضاً آماده حال س۲ س۳ ع حج ح = آباد حال ع۲ ۵- بار افتاده ع حج = رخت افتاده س۳ ع۲ ۷- بسیار باید اور مصرعهٔ ثانی هنجار باید ع = بسیار باید و هنجار باید س۲ حج ح۲ ۱۱- نشسته اور شکسته نسخهٔ س۳ سے لیا گیا ہے باقی نسخوں میں نشست اور شکست ہے۔ ان میں غیر ملفوظی حروف کو کتابت میں بھی حذف کر دیا ہے۔ ۱۲- روئین تنان و آهنین دل ع۲ ۱۳- زری خورد س۲ س۳ ح = زد خورد س ع۲ = زر خرد حج ۱۵- پایهٔ داد ع۲ ح ایضاً آشنا باد س۲ ع۲ لک

کسے کو کشوری را کامراں گشت | بنا چارش ببایدگرد آں گشت
بقدر خویش باید کار برداشت | بحدِّ زورمندی بار برداشت
اگر موری ملخ را پائے بردار | کجا تختِ سلیماں راکشی بار
بود اسپ از پئے تنہا سواری | شتر ہودج کشد پیلاں عماری
۵ ستنے باید بمقدارِ جہانے | کہ بریک سر کشد بارِ جہانے
نہ حدِ بُردن است ایں بارِ شاہی | ز مردم جز بہ نیروئے الٰہی
چو کشتی کو بود چوبی سبکبار | بود کوہِ گراں در جنبشِ کار
کشد شاہ ارچہ بارِ مرکب و پیل | گراں تر آدمی زیں جملہ بے قیل
کہ پیل و اسپ را جز یک شکم نیست | کمینہ مردم از یک خانہ کم نیست
۱۰ سراسر بارِ چندیں خانہ و شہر | بود بریک سرِ فرماں دہِ دہر
پس آں بہتر کہ بردارندۂ بار | بود از رخت و بارِ خود خبردار
اگر دورِ بریداین حال دارد | کہ آں گنجینہ و ایں مال دارد
چرا مُنہی ازیں در خواب ماندست | کہ ایں بے نان و آں بے آب ماندست
نشاید بود خوش با ہرچہ نیکوست | خوش آید را نشاید داشتن دوست
۱۵ چو تو ہر دم جہانی را خوری غم | جہانے غم خورد بہرِ تو ہر دم
چو باشد یک جہانے در زیانت | زیاں کاریست در ہر دو جہانت

۴- پیلے عماری ر ۳ ۱۲- دور برید ایں حال دارد ح ع = دور برید ایں حال باشد ع۲۔
۱۶- زیاں کار است ع۲ ح۔

کند ابرے کہ دائم سایہ بانی — بہ از باراں کہ باشد ناگہانی

چو پرشد قصۂ مظلوم ناگاه — ستانند ز آسماں نستانند از شاه

فروخواں نامۂ مظلوم زاں پیش — کہ بینی روسیہ زو نامۂ خویش

سپید است ارچہ ایوانِ شہنشاه — سیہ گردد ز دودِ تیرۂ آه

۵ چو تیرِ نالہ دوزد بامِ خورشید — چہ باشد پیشِ او دیوارِ جمشید

عنانِ شاه گر برآسمان است — دعا را دست بالاتر ازان است

تہِ غار اژدہائے باچناں زور — شود مسکیں چو در چشمش خزد مور

کنہ چوں گیرد اندر پیره پیل — نگارد پیل را از سرخی و نیل

توانِ بے تواناں ہست چنداں — کہ پیچد سخت دستِ زورمنداں

۱۰ بباید شاه را بینش ز دو عین — ز عینِ عدل و عینِ عفو مابین

شہے کش نیست زیں دو عین بینش — اگر صد مردمی دارد ببینش

سزد رہبر دو دالش بر صیانت — کہ سر حرف است بر دین و دیانت

ملک را کیں دو رہبر پیش باشد — رہش سوئے صلاحِ خویش باشد

دگر پیرایۂ شاہاں صلاح است — کہ دولت را خلل در روح و راح است

---

۲ - برشد ع[۲] ح = پُرشد ر[۳] = پُرسد ر ایضاً ستانند ز آسماں ر ع[۲] = ستانند آسماں ع ح ۴ - نامۂ مظلوم ر ع ح = قصۂ مظلوم ع ر[۳] ۶ - گر برآسماں ر[۱] ر[۲] ع ح = کو برآسماں ع ۸ - کنہ ر ع ح = کند ع -

۹ - ناتواناں ع = بے تواناں ر[۲] ع ح = بے توانا ر[۳] ایضاً سخت دستِ ر ر[۲] ع ح = دستِ سختِ ع ر[۲]

۱۲ - حرف است ر ع ح = حرف اند ع - بر دین ر[۳] ر[۲] ح = در دین ع ع[۱] د ح[۲] -

چه آگه خفته شاه اندر عماری — از و کافتاده در اشتر سواری
چه داند نازنین بر پشتِ رهوار — ازاں رهرو که بر سر میکشد بار
خر اندر کو چگه جاں داد و جاں برد — ولے خر بنده زیرِ بارِ خر مُرد
کسے کز بهر تو صد رنج ور زد — ز تو آخر بیک راحت نیرزد
۵ ز بهرِ آنست ایں درویش و آں شاه — که او تیمارِ ایں دارد همه گاه
نه شه را از گِلِ دیگر سرشتند — نه نعمت زانِ او تنها نوشتند
چو ما هم گوهریم از یک خزانه — چرا گنجد تفاوت در میانه
بِبنده نیست او را برسرِ ایں تاج — که هست او منعم و خواهنده محتاج
همیں موجش نگه کن تا کجا خاست — که دستش ناودانِ روزیِ ماست
۱۰ بشکرِ ایں بباید آرزو داد — که جُستِ ایں آرزوئے خویش وا وداد
نه شیرا بخوردن بخلِ گرگے — برو نعمت بود نامِ بزرگے
وگر دریا نه بخشد لولوئے ناب — چرا غوّاص گردد غرقه در آب
درخت ار سایه نبود بر زمینش — چرا خلقے بود سایه نشینش
بزرگی را که خلق از وے فروتر — دهش نیکو است داد از وے نکوتر
۱۵ بدادِ دست ده تا صد شود شاد — بدستِ داد ماند کشور آباد

۱- بر اشتر ع = در اشتر ر ح ع۲ = از اشتر ر۲ = دور اشتر ر۲ ۶- که نعمت ع۲ ح ۹- با دوانی روزی ع = ناوداں روزی ر۲ ر۳ ع۲ ح ۱۰- اوداد ع ع۲ = ان داد ح ۱۲- به بخشد ع = نه بخشد ر ر۲ ع۲ ح ایضاً ق ع = غرقه ر۲ ر۳ ح ح ع۲ ۱۵- بداد و همت دی صد ع = بدادِ دست ده تا صد ر۳ ع۲ ح = بدست اوده ده تا صد ر۲

نیاز از شاه به کو سرفراز است | گدا خود جمله زاری و نیاز است

ز پیرِ خود شنیدم قطبِ آفاق | ق | که ثابت باد چون دو قطبِ طاق

که هر کو والیِ ملکے شد از دَور | ولی الله بود گر خود کند جَور

وگر عادل بود از ظلم بے لَوث | بود قطبی بعهدِ خویش بل غوث

۵ کسے کش بر چنیں مسند بود جائے | روا باشد که از مَی لغزدش پائے

پس آں کو ملک داد انگشترینش | سزد کز لعلِ مَی نبود نگینش

وگر شد رسمِ شاہاں جامِ گلگوں | باندازه نه از اندازه بیروں

چو باشد خانه را پاسباں مست | رساند دُزد خود را باده بر دست

چو نوشد پاسبانِ عالمے مَے | خرابی چوں نگیرد عالم از وے

۱۰ شبانی را که باشد باده در پیش | رساند نقلِ گرگ از پہلوئے میش

مبیں یک جرعه در طاسِ شرابی | که طوفان است از بہرِ خرابی

خرابیِ قصرِ سلطاں را ز آب است | چه بد آبی کز و سلطاں خراب است

سرود و لہو ہم باید بمقدار | که چوں بسیار شد عکس آورد بار

نشاید تا بداں حد نغمهٔ نائے | که پائے تخت ہم برخیزد از جائے

۱۵ نواہائے که در خوردِ سریر است | صریرِ خامه و آوازِ تیر است

---

۴ - بے ظلم و بے لوث ع۲ ح ۶ - کز لعل ر۲ ع۱ ح = گر لعل ع ۸ - باده بر دست ر ر۲ ع۱ ح - بار بر دست ر۳ ۹ - کشور از وے ر ع۱ = عالم از وے ر۱ ر۲ ر۳ ح -
۱۳ - ہم باید ر۳ ع۱ ح = ہم باشد ع -

کسے کو ظلِّ یزداں شد زنہ طاق | بگہ خیزی شود خورشیدِ آفاق
پگہ خیز است خورشیدِ سمائی | کہ دارد عالمے زو روشنائی
نہ گہ خیزی کش اندر دورِ باقی | دمد صبحِ نشاط از روئے ساقی
ازاں گہ خیزئے کاندر زبر دست | شوند از ذکرِ وی روحانیاں مست
۵ چو مردم ایں روا دارد کہ ہر کس | ق ہمیں پیشش نہد رو بر زمیں بس
روا باشد چنیں کز شکرِ ایں جود | جبیں بر خاک نہند پیشِ معبود
چو دادش ایزد آں پیشانیِ بخت | کہ بر پیشانیِ شاہاں نہد تخت
اگر بر خاک پیشانی نساید | بجز خاکش بہ پیشانی نشاید
کند چوں صد ہزارش سجدہ در پیش | ازو صد چند باید سجدہ بل بیش
۱۰ ولے چوں نیست آں در حدِّ مردم | بتاویلے ازینجا باز گردم
چو سلطاں بندگی را پیش گیرد | خدا آں بندگی زو در پزیرد
چو یک سجدہ نہد بیچارہ وارش | دہد بیچارگی مُزدِ ہزارش
پس آں سرہا کہ سودش بر گذرہا | بدیں چارہ برد زو وام سرہا
وگرنہ کے تواند کو بہر روئے | گذارد حقِّ یک سر یک سرِ موئے

۱- بگہ خیزی س۲ س۳ = زگہ خیزی ع ع۲ ح ۴- زند دست ع = زبر دست س۳ ع۱ ح ح ۵- ہر دم س۲ ع = مردم س۳ ع۱ ح ۶- جبیں بر خاک ع = دو رخ بر خاک س س۲ س۳ ح ع۲ ۷- ایں پیشانی ع ع۲ = آں پیشانی ح ۱۱- زو در پزیرد س۲ س۳ ح۱ = ازوے پزیرد ع ۱۲- سجدہ کند س س۳ ع۱ ح ایضاً مُزدِ ہزار س۳ ع۱ ح = مُزدہ ہزار ع ۱۳- بدیں چارہ س۲ ع۲ ح = بدیں سرہا ع ایضاً برد زو وام سرہا س۳ = بد و زد وام سرہا ع۲ ح۔

درین وادی که مهرش هست جان سوز | کسی جان برد کوشد حکمت آموز
بیک شعله است آتش شمع خانه | بسوزد خانه چون برزد زبانه
زلالی کوست تا لب شربت زیست | چو از لب رفت بالا تر نگر چیست
غلو جایی که در طاعت نشاید | کسی در لهو و عشرت چون نماید
٥ بهر فن کت غلو گشته است محکم | غلو یابی کنی گر نقطه کم
شه آنرا دان که گفت از جان آزاد | بترک بخل و خشم و لهو و بیداد
شهی کش چار ترکش در کله نیست | بباید ترک او گفتن که شه نیست
سبک خواهی حساب پادشاهی | گران کن پله سوی پارسائی
که در حشر آتشی کش نیست پایان | نیارد سوخت رخت پارسایان
١٠ نه صوم و سجده مطلق پارسائیست | بسا مس کان زر اندود ریائیست
همیگویم بکاری شو هوسناک | کزان خوشنود باشد ایزد پاک
همین توفیق باد از غیب یارت | همین مقصود از ایزد در کنارت
همیشه بادت از قرب خدا نور | غبار ظلمت دوری ز تو دور

در سبب نظم این جواهر که زمرد وصف خضر خان و اسطه عقد اوست

١٥ كَتَبَ اللهُ عَلَى فُصُوصِ الْقُلُوب

مبارک بامدادی کاختر روز | شد از نور مبارک گیتی افروز

٣- رفت بالا تر ع١ ح ع = بگزرد بالا ر٣ ٩- آتشی ر٢ ع١ ح = آتش ر١ ع ١٠- مطلق ر١ ر٢ ر٣ ح ح ع٢
= رخت ع ١٤- این نظم جواهر ع٢ ح -

سماعِ ارگنِ داؤدیست بسیار　　بود ملکِ سلیمان را زیان کار

بدستِ شاه به شهبازِ دلکش　　که طفلان را بود با بلبلان خوش

همه بازیست این در سرفرازی　　بود سر بازی اندر ملک بازی

سرود ارچه غذای جان پاک است　　چو جان مستغرقِ آن شد هلاک است

۵ شراب ارچه حیدر را نوش داروست　　نه آخر اصلِ سر درد و خمار اوست

بصرفه هرچه برگیرند نغز است　　خورش بی صرفه جان را پای لغز است

بحکمت باده راحت بهر باشد　　به پُرّی آبِ حیوان زهر باشد

سرگزشت

درایامی که این نفسِ بدآموز　　گرفتارِ مغل شد دور زامروز

۱۰ بیابان می بریدم ریگ بر ریگ　　زبس گرما سرم جوشید چون دیگ

من و با من چو من تشنه سواری　　رسیدیم از ره اندر جویباری

من ارچه نفطِ جانم بود در تاب　　ندادم نفطِ خود را روغن از آب

لبی تر کردم و تر شد جگر هم　　سکونت یافت لختی جانِ در هم

فتاد آن تشنه و زان تشنه تر خش　　که بخشِ جان برد زان آبِ جان بخش

۱۵ هم او سیراب شد هم مرکبش سیر　　نشد در دادنِ جان هر دو را دیر

۱- ملکِ سلیمان ر ر۲ ر۳ ع صح = تختِ سلیمان ع ۴- آن شد ح ع۲ = آن بیم ع ۵- دردِ سرخمار ر۳ ۷- بسیری ع۲ صح = به پری ع ۸- سرگزشت ع صح = حکایت سرگزشت ر۳ = حکایت ر ع۲ ۱۱- رسیدیم ر ر۲ صح = رسیدم ع ع۲ ۱۲- لفظِ جانم ع = نفطِ جانم ر۳ صح ع۲ ایضاً لفظِ خود ع = نفطِ خود ر۳ صح ع۲ ۱۵- هر دو تقصیر ع۲.

همان چشمه که دریا بود در موج — بهمراهی شده با من دران اوج
رسیدم تا بدان گلشن که جُستم — چو گل بر چشمهٔ اُمید رُستم
مُعلّا حضرتی دیدم فلک سائی — مَلَک صف بسته و انجم صف آرائی
فلک بر کُرسیِ بخشش نشانده — سعادت آیةُ الکُرسیش خوانده
۵ فروغ جبهه نور افگنده تا دُور — چنانکه از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشم من دران خورشید شد گرم — چو موم روزگارِ سخت شد نرم
بجائی سوده شد رُو بر زمینم — که انجم رشک برد از جبینم
دران خدمت چو بسم الله شنیدم — دعائی سوی مسند در دمیدم
بروی سرورانِ چیدهٔ مَلَک — با بر و در حدیث آن دیدهٔ مُلک
۱۰ دران ابرو دو چشم بنده خسرو — چو چشم عید جویان در مهِ نَو
بهرکان ماهِ نَو خم گشت ناگاه — مبارکباد گفتش خواجه و شاه
مرا با آن شکوهِ پادشاهی — بپرسش داد مُزدِ نیک خواهی
عزیزم داشت همچون جسم نگیں را — تواضع کرد چون گردون زمین را
بهم گفتاریم داد احترامی — که دولت گفت بختم را سلامی
۱۵ نخستم گفت خسرو تا ندانی — که در من رسمِ کِبر است این معانی
چو سلکِ بندگی یکسانست از عیب — من ار بر تر نهم خود را زهی عیب

۴ بخشش ر، ر۲، ر۳، ع، ح بخشش ع ۶ — بران ع۲ ۸ — دران خدمت ع۲ ح ع = دران حضرت ر۳ ۱۰ — بنده خسرو ع = شیر پهلو ح ر، ر۲، ع۲، ح = میر و پهلو ر۲ ۱۵ — رسم گیر ع = رسم کبر ح ع۲ —

رسید اقبال پیشانی کشان | کُله بالای پیشانی نهان

دلم را گفت کا حسنت ای جوان بخت | که بر گردون زدی اندیشه را تخت

چه گنج است این که دادت خازنِ غیب | که در پیشت نگون کرد آسمان جیب

بفردوس از زُلالِ جاودان است | زُبانِ کلکت آنرا ناودان است

۵ نماند از بس که دادندت بسینه | کواکب رهتاعی در خزینه

بشارت میدهم کز پردهٔ راز | دری کرد است دولت بهر تو راز

خَضِر دی مژدهٔ دادست جانی | خَضِر خاں را به آب زندگانی

نه آن آبی کزاں اسکندرِ روم | نه بُد چوں آب خورش ماند محروم

ازاں شربت که آمد زاهلِ گفتار | بعهدِ دوّم اسکندر پدیدار

۱۰ چنیں دانم که آن گویندهٔ چست | توئی وان آبِ حیوان گفتهٔ تست

رواں کن چشمهٔ خود را بدانسوی | که هست این چشمه را آن تشنه ره جوی

زهی بخت ار چناں فرّخ نهالی | ز جوی خاطرت نوشد زُلالی

هم این چشمه به آب روی ماند | همیشه آبش اندر جوی ماند

هم آن سرو افگند بر اهلِ اُمید | ز شاخِ نیکنامی ظِلِّ جاوید

۱۵ مرا کاقبال خواند این مژده در گوش | ز شادی پای خود کردم فراموش

ز همت ساختم رخشِ فلک گام | بیک گُنبد رسیدم بر نهم بام

۸- کزو س۲ ۱۰- داننده چیست ع۲ ایضاً توئی و آب حیوان ع حـ = توئی وان آب حیوان س۲ ع۲
۱۵- پای خود س۲ س۳ ع حـ ع۱ ح = خویش را ر۲

اگرچه عالم است این دل درین گل ... دو عالم غم کجا گنجد درین دل
چو غم را جا نماند اندر دلِ تنگ ... بچهره نقش بستم زاشکِ گلرنگ
ز تو خواهم که این افسانهٔ راز ... که گرد از رخنهائے سینه در باز ق
چنان سنجی ز بهرِ این دلِ تنگ ... که در میزانِ دلها کم شود سنگ
۵ دلِ مُرده حیات از سر بگیرد ... وگر کس زنده دل باشد بمیرد
بود گاهِ غم و اندیشه یارے ... مرا و عالمے را غمگسارے
چنان در دل رود از رخنهٔ گوش ... که بگریزد ز دیگر رخنها هوش
چو دید این رنج طبعِ گنج سنجت ... کم از گنجی نباشد مُزدِ رنجت
بفرمود آن نگے کان نامه درد ... نهانی محرمے سوئے من آورد
۱۰ چو در چشم آمد آن دودِ جگرتاب ... کشاد از دیدهٔ من درزمان آب
سبک زان قرة العینِ جهاندار ... پذیرفتم بچشم و دیده این کار
شدم بس سربلند از خدمتِ پست ... نمودم رجعت آن دیباچه بردست
من از زین پس طرازِ این معانی ... سوادِ حرف و سودائے نهانی
چو آنرا دیده شد آغاز و انجام ... بهندی بود و در روے بیشتر نام
۱۵ بسے نمود در اندیشه زیبا ... که پیوندم پلاسی را به دیبا
ولیکن چوں ضروری بود پیوند ... ضرورت عیب کے گیرد خردمند
غلط کردم گر از دانش زنی دم ... نه لفظِ هندلیست از پارسی کم

۶- باری سہ ۱۴- زاغاز ع۲ = آغاز ع حج ۱۷- کہ از دانش سہ- نہ لفظ ع۲-

بدان منعم که زاحسانی ز حد بیش   ز شاه افزون نهد تعظیم درویش

که من گرچه آشکارا تاج دارم   نهان خود را کم از کم می شمارم

ولے ملکے که حکم آسمان داد   بباید داد آن در خورد آن داد

بزرگی کردن ارچه ناروائی است   نه کبر است آن که فرّ پادشائی است

۵ اگر بنود بچشم خاصگان ناز   زگستاخی که دارد عام را باز

کرشمه تُند جان داریست شه را   که خالی دارد از بیگانه ره را

نگشت از سر بزرگی کس شه و میر   ولے چون سر بزرگ آید چه تدبیر

شکوه شیر زان افزون ز گرگ است   که در معنی و صورت سر بزرگ است

پلنگ ار کبر بنود در دماغش   نه میش از لکد بر سینه داغش

۱۰ چو گفت این بس نوازش کرد و فرمود ق که اے صد گنج معنی در تو موجود

زنطقت یک سخن صد لولوی تر   ز کلکت یک شبه صد کان گوهر

مرا در سر ز سودائے جوانی   خیالی هست زانگونه که دانی

ولے دارم اسیر فتنه جائے   مسلسل گشته در بند بلائے

همه روزم چو مجنون مانده در سوز   شبم در قصهٔ لیلی شود روز

۱۵ شدم گم در بیابانی بناگاه   که آنجا خضر اول گم کند راه

من آن خضرم که آب خضر دارم   ولیکن آب خوش خوردن نیارم

۲- که من گرچه آشکارا سر، سر۲، ع۱، ح = من ارچه آشکارا ع = که من گر آشکارا ح سر۳ ۴- ملکم ح ۴- آن که سر، سر۲، ع۱، ح = این که ع

۶- جاندار است ع۲ ۱۱- زلفظت سر، سر۲، سر۳، ع۲ = زنطقت ع -

زقطره در چشیدن گشت معلوم — که مرغ وادلیست از دجله محروم

کسے کز گنگِ ہندستاں بود دور — زنیل و دجله لافد ہست معذور

چو در چیں دید بلبل بوستاں را — چه داند طوطیِ ہندوستاں را

نکو دانند خوبانِ پری کیش — که لطفِ دیوگیری از کتاں بیش

۵ زلطف آں جامه گوئی آفتابے است — و یا خود سایهٔ یا ماہتابے است

کسے کامرو دو آبی داشت درکام — نخورده موز را سنجد بہند نام

خراسانی که ہندی گیردش گول — خسے باشد به نزدش برگِ تنبول

شناسد آنکه مردِ زندگانی است — که ذوقِ برگ خالی ذوقِ جانی است

دریں شرح و بیاں کابیست در رَد — ق کسے باور کُند گفتارِ خسرو

۱۰ که دانا باشد و منصف بہر چیز — زمیں ہا یک بیک دیده به تمیز

سخن کز ہند و از روم افتدش پیش — سوئے انصاف گیرد نی سوئے خویش

زبے انصاف نتواں یافت ایں کام — که عمیا بصره را به گوید از شام

دگر کس سوئے خود گردد جہت گیر — نہ دکم نغزکِ ما را از انجیر

به از من خود نیارد بود وصّاف — که من حجّت سرایم او زند لاف

۱۵ سیه گو بند ہند و ہمچنین است — سوادِ اعظمِ عالم ہمین است

۵- آفتابے است اور مصرعہ ثانی ماہتابے است حہ ع ۲- آفتاب است و ماہتاب است ع سہ ایضاً
سایۂ یا ع سہ- سایه یا خود سہ ع ۲- سایۂ یا حہ ۸- صرف نسخہ ع میں مصراع ثانی اس طرح ہے۔
کہ ذوقِ برگ ذوقِ برگ جانے است ۹- کابیست خوش رو سہ ۱۱- کز روم و از ہند سہ۔
۱۲- یافتن کام سہ ۱۵- عالم اعظم حہ۔

بجز تازی کہ مہرِ ہر زبانست | کہ بر جملہ زبانہا کامرانست
دگر غالب زبانہا دری و روم | کم از ہندیست شد زاندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کارِ دیگر | کہ نامیزد درو گفتارِ دیگر
بنقصانست لفظِ پارس درخورد | کہ بے آچارِ تیزی کم تواں خورد
۵ چو آں صافی وش و ایں دُردناک است | تو گوئی کیں جسد واں جانِ پاک است
جسد را مایۂ گنجد زہر ساں | نگنجد از لطافت ہیچ در جاں
نزیبد جُفت کردن ہمسری را | عقیقِ از یمن دُرِّ دری را
بہیں دولت زگنجِ خویش صرف است | متاعِ عاریت عاری شگرف است
زبانِ ہند ہم تازی مثال است | کہ آمیزش در آنجا کم مجال است
۱۰ گر آئینِ عرب نحو است و گر صرف | ازاں آئیں دریں کم نیست یکحرف
کسے کیں ہر سہ دوکاں است صرّاف | شناسد کیں نہ تخلیط است و نی لاف
دگر پُرسی بیانش از معانے | دراں نیز از دگرہا کم ندانے
اگر از صدق و انصافت دہم شرح | خدِ ہندی کُنی گفتارِ من جرح
ور آرایم بسوگندے زبانے | کہ داند یا ورم داری و یانے
۱۵ ولے من کاندریں نقدِ مہیّا | بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا

۲- غالب س ر۲ ر۳ ع۱ ح = اغلب ع ۴- اچار تیزی س ر۳ ح = اچار حربی ر۲ = اچار چیزی ع۲
۷- ہمسری را ر۳ = ہم سری را ر۱ = ہر سری را س ع ح ۸- حرفِ شگرف ر-
۱۳- کنہ ر۱ = کُنی س ر۲ ع۱ ح-

مبارک نقش این حرف ورق مال | بدو معنی مبارک میکند فال

یکی هست آنکه اندر کامرانی | خضر خان تا تو دولتها برانی

دگر چون لیلی و مجنون بترتیب | دول رانی خضر خان کرد ترکیب

چو بود این نام محتاج بیانی | بیان کردن نمیدارد زیانی

۵ چو لولو باشد اندر گوش ماهی | سرش را باز کن گردید خواهی

اگرچه مغز بادام است لب نغز | بباید پوست کندن تا دهد مغز

دو کشتی نقل بخشد پسته خندان | چو گردد غرقه در وی در دندان

چو عذر نام بیرون دادم از کام | دگر عذری ندارم از پی نام

کنون گر در بقا باشد درنگی | برین شیشه نبارد چرخ سنگی

۱۰ ز بخششها که من در سینه دارم | بریزم هر چه در گنجینه دارم

بنجاری نگارم نقش این درج | که چون آب روان گوهر شود خرج

نه لافم بیش ازین نا کرده ترتیب | که گل نارسته نتوان گفتن از طیب

چو آید نقش این دیبا بپایان | بیاید خود بری کش هست شایان

خدا عمرم به بخشد تا بدان گاه | که از گلگونه بیرون آید این ماه

۱۵ چو هیئت گرد کردم جلوه سازش | کم از شهری نباشد نرخ نازش

۱- حرف این نقش ع؛ نقش این حرف ع حم ۳- گشت سا = کرد ع = کرده حم ع ۴- نمی داند حم ۵- گردیده خواهی
۶- غرقه سا سا ع حم = غرق ع ۸- ندارم ع حم ع = نیارم سا ۹- نیارد ع حم ۱۲- بیش ازین سا ع = بیش ازان
حم ع ایضاً گفتن سا سا ع = گفت ع ۱۴- خدایم عمر بخشد سا = خدا ار عمر بخشد سا = خدا عمر بخشد سا ع حم = خدایا
عمر باشد حم ۱۵- کرده ام در جلوه سا ع -

بهشتے فرض کن هندوستاں را | کزانجا نسبت است ایں بوستاں را
وگر نه آدم و طاؤس ز آنجا ئے | کجا اینجا شدندی منزل آرائے
اگر دعویٰ کنی بارے چنیں کن | بحجّت موم خود را انگبیں کن
سخن باید که چوں گوید خردمند | دروغش نیز باشد راست مانند
۵ زباں باید بہ دُر سفتن چو الماس | نه آنکه ز بهرِ دُر زُودن بود داس
غرض طبعم که تند است آبخیزش | به هر سو میدود سیلابِ تیزش
پریشاں چند موج انداز گردم | کنوں در جوئے اصلی باز گردم
دُوَل رانی که هست اندر زمانه | ز طاؤسانِ هندستاں یگانه
برسمِ هندوی از مام و بابش | دراول بود دیول دی خطابش
۱۰ بنامِ آں پری چوں دیوره داشت | فسونِ بنده از دیوش نگهداشت
چناں رسمِ بَدَل کردم مُراعات | که آں هندی عَلَم برزد زهندات
یکے علّت درو افگندم از کار | که دیول را دُوَل کردم بهنجار
دُوَل چوں جمع دولتهاست درسمع | دریں نام است دولتها بسے جمع
چو رانی بود صاحب دولت و کام | دُوَل رانی مرکّب کردمش نام
۱۵ چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد | فلک در ظلّ ایں هردو علم شد
خطابِ ایں کتابِ عاشقی بهر | دُوَل رانی خضرخاں ماند در دهر

۱۔ که آنجا نسبت سرع لح ۲۔ مجلس آرای سر۲ ۵۔ نه آنکه از بهر که دُردن سرع لح ۔ نه آنکه از بهر دُزدو دن ع سر۲ ۱۱۔ رسمِ بَدَل ع سر۲ ۔ رسمے بدل سر سر۲ ع۲۔

زغزنیں تا لب دریا دریں باب — ہمہ اسلام بینی بریکے آب

نہ زاں زہ دیدہ زاغانِ گرہ گیر — ہمہ در کیشِ احمد راست چوں تیر

نہ ترسائی کہ از نا ترس گاری — نہد بر بندہ داغِ کردگاری

نہ از جنسِ جہوداں جنگ و جوریت — کہ از قرآں کند دعوی بہ توریت

۵ نہ مُغ کز طاعتِ آتش شود شاد — وزو با صد زباں آتش بفریاد

مُسلمانانِ نُعمانی روش خاص — ز دل ہر چار آئیں را باخلاص

نہ کیں با شافعی نے مہر با زید — جماعت را و سُنّت را بجاں صید

نہ زاہل اعتزالی کز فن شوم — ز دیدارِ خدا گردند محروم

نہ رِفضی تا رسد زاں مذہبِ بد — جفائے بر وفا دارانِ احمد

۱۰ نہ آں سگ خارجی کز کینہ سازی — کند با شیرِ حق روباہ بازی

زہی خاکِ مسلماں خیزِ دیں جوئے — کہ ماہی نیز سُنّی خیزد از جوئے

کنوں از باغِ اصلی نو کنم بر — ز شاخِ خشک ریزم میوۂ تر

چنیں گوید خبر دانندۂ حال — کزاں میموں خبر میموں شدش فال

کہ از غزنیں چو بیروں کرد صمصام — مُعِزّالدین محمد گوہرِ سام

۱- بریں باب سر۲ ۲- نہ آں رہ سر۱ = نہ زاں زہ ع = نہ زاں رہ حم ع۲ = نہ زاں کنز سر۳ ایضاً گرہ گیر ع حم = غرض گیر حم ع۲ سر۲ حاشیہ
۴- یوریت ع۲ ۶- با ہر چہار آئیں سر۲ = در ہر چہار آئیں ع۲ حم ۸- گروند ع = گشتند سر۲ = کروند سر۳ ع۱ = گردیدہ حم ۱۲- اس
شعر کے اوپر صرف نسخہ سر۲ میں یہ عنوان درج ہے "ذکر اسامی بادشاہان دہلی"۔ باقی نسخے اس عنوان سے خالی ہیں۔ میرے نزدیک یہ عنوان
امیر خسرو کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور نہ اس کی یہاں ضرورت ہے۔ عنوان سابق تمام فصل کے لئے کافی ہے ۱۳- کزیں ع۲ حم -

ز شاهی کوست آن بُت را وفا جوے | توانم خواست لابُد هدیهٔ رُوے
خدایا ده فراغ و زندگانی | که بینم این صنم را در جوانی
چو شد پرورده زاب خضر جانش | سپارم در کنارِ خضر خانش
کز آبِ لطفِ آن خضرِ زمانه | بسرسبزی بماند جاودانه

۵ قلم زدنِ نخست در شرحِ تیغ زدنِ جمهور سلاطین ماضیهٔ دہلی علی الخصوص در بیانِ آثارِ ذوالفقار محمد علاء الدین و الدنیا

خوشا هندوستان و رونقِ دین | شریعت را کمالِ عزّ و تمکین
ز علمِ با عمل دہلی بخارا | ز شاهان گشته اسلام آشکارا
تمامی کشور از تیغِ غزا کار | چو خارستان ز آتش گشته بیخار
۱۰ زمینش سیر خورده آبِ شمشیر | فرو خفته غبارِ کفر در زیر
زبردستانِ هندو گشته پامال | فرودستان همه در دادنِ مال
بجاے کابِ جُسته کدخدایان | ز مغزِ خویش روغن داده رایان
بدین عزت شده اسلام منصور | بدان خواری سرانِ کفر مقهور
بذمّه گر نبودی رخصتِ شرع | نماندی نام هندو ز اصل تا فرع
۱۵ سرِ هندو چو فرمان رامطیع است | ز آبِ تیغ خونش را شفیع است

۱- وفا کوش اور مصرعہ ثانی هدیهٔ روشس ع حاشیہ ۵- دہلی کا لفظ ر۲ ع۲ میں نہیں ہے- اور در بیان صرف ر۳ میں نہیں ہے- اور نسخہ ح ح ح ع۲ میں بجائے علاء الدین و الدنیا کے علاء الدنیا و الدین ہے اور نسخہ ع۲ میں محمد کا لفظ نہیں ہے- ۸- علیے ر۲ ۹- کہ ز آتش ر حہ-
۱۴- بذمہ ر۳ حہ - بذمی ع۲ ر۳ حاشیہ = بجزیہ ر۲-

ازاں پس چوں پسر کم بود شایاں — بہ دختر گشت رائے نیکرایاں

رضیّہ دخترے مرضیّہ سیرت — سریر آراست از جائے سریرت

مہے چند آفتابش بود در میغ — چو برق از پردہ میستر و پر تو تیغ

چو تیغ اندر نیام از کار میماند — فراواں فتنہ بے آزار میماند

۵ برید از صدمۂ شاہی نقابش — ز پردہ روئے بنمود آفتابش

چناں میراند زور مادہ شیراں — کہ حال میشد ندا زوے دلیراں

سہ سالی کش قوی بُد پنجہ و مُشت — کسے بر حرف او ننہاد انگشت

چہارم چوں ز کار او ورق گشت — بر وہم خامۂ تقدیر بگزشت

رواں شد زاں پس از حکم الٰہی — نگین سکّۂ بہرام شاہی

۱۰ سہ سال او نیز اندر عشرت و جام — نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام

بر وہم کرد بہرام فلک زور — شد آں بہرام نیز اندر دل گور

ازاں پس برفراز تختِ مقصود — سعادت داد ہفت اختر بہ مسعود

دو سہ سالے دگر از دولت و بخت — علای داشت از وے مسند و تخت

چو آں گلہائے کم عمر از چمن جست — جواں سروے ببالیں گاہ بنشست

۱۵ بہ محمودی شہ روئے زمیں گشت — بگیتی ناصر دنیا و دیں گشت

بسالِ بیست زاوج پایۂ خویش — جہاں میداشت اندر سایۂ خویش

۱- وزاں پس ج ۲- دخترے ع لج - دختر ع ۵- پرید سا ع[۲] ۷- پنجہ و مشت ع = تختہ [۸] پشت سا ع[۲] = بتخت را پشت سا سا[۳] = برتخت بنشست ج ۱۰- سہ سالے او ہم سا سا[۳] ع[۲] ج = سہ سال او نیز ع
۱۴- دو سہ سال دگر ع[۲]۔

ازاں سلطانِ غازی بے مُدارا — بہ ہندستاں شد اسلام آشکارا

سریرِ دہلی از وے یافت بنیاد — کہ بنیادِ سریرش تا ابد باد

چو بود است اعتقادے در نہادش — قوی ماند ایں بنا چوں اعتقادش

چناں کو زآہنِ شمشیرِ شاہی ق — زدود از روئے ہندستاں سیاہی

۵ ز زیرداں با ہزاراں دلفروزی — جزائے ایں عمل بادا ش روزی

ہر آنچہ آں شاہ غازی کرد بنیاد — ز قطب الدین سلطاں گشت آباد

زہی بندہ کہ از یک حکمِ مخدوم — ہمایوں کرد ز اسلام ایں کہن بوم

ز شمشیرے کہ زد بر رائے قنّوج — در آبش غرقہ کرد از آتشیں موج

فگند از آبِ گنگش جامہ در نیل — گرفت از وے ہزار و چار صد پیل

۱۰ چناں قطبے چو در مغرب سر آمد — ز مشرق چترِ شمس الدیں بر آمد

تفِ تیغش چناں گشت آسماں گیر — کہ ہمچوں صبحِ دوّم شد جہانگیر

چو ذو القرنین تا یک قرنِ کامل — نتاجِ فتح زاد از تیغِ حامل

ز حدِ مالوہ تا عرصۂ سند — نمود ار غزائی اوست در ہند

چو رفت آں شمسِ روشن در سیاہی — بر آمد اخترِ فیروز شاہی

۱۵ بہ بخشش خلقِ عالم را رہی کرد — ہمہ گنجینۂ شمسے تہی کرد

چو شش ماہی دراں دولت بسر بُرد — چو طفلِ ہشت ماہہ دولتش مُرد

۳- بود است ع ۲ حہ = بودش ع ایضاً بر اعتقادش ع ۲ ۴- زآہنیں ع ۲ حہ ۶- سلطان گشت ر ۲ = سلطانی شد ر ۳ ح حہ ع ۲ ۷- حکم محکوم ر ۲ ۸- غرقہ ر ر ۳ ع ۲ حہ = غرق ع ۱۰- چو در مغرب ع ۲ حہ = کہ در مغرب ع ۱۱- چناں قد ع ع ۲ ۱۲- نتاج فتح ع ۲ حہ حاشیہ = نتائج فتح ر ۲ ر ۳ ع۔

سه سالی سکهٔ او نیز در ضرب | روا جی داشت اندر شرق تا غرب
چو او هم رخش عشرت را عنان داد | بدو هم چرخ دورِ همگنان داد
بهر پیمانه پُر مے ریختی دُر | هم آخر خفت چون پیمانه شد پُر
دو ماهی واو پس چون صورتِ خواب | چراغِ کیقبادی شمسِ دین تاب
۵ هنوز آن صبح بود اندر تباشیر | که شیرش واگرفت این دایهٔ پیر
چو بود این طفل در کارِ جهان خام | جهان بر پخته کارے یافت آرام
بفیروزی درین فیروزه گون مهد | سرِ فیروزشه شد سرورِ عهد
ز بهرِ خطبهٔ صدق و صوابش | جلال الدین و دنیا شد خطابش
چه یارم گفت من وصفِ چنان شاه | که هست اندیشه را زان دست کوتاه
۱۰ چو تاجِ خویشتن در سربلندی | چو نامِ خویش در فیروزمندی
هنر بری بود هنگامِ جوانے | نموده بر هنر بران پهلوانے
زبس خونریز کافر در گذرها | بر آبِ تیغ پل بسته ز سرها
ز مُلتان سوئے غزنیں کرده آهنگ | زدوده در حدِ چرخ از سنان زنگ
از انجا بر تتاران رانده توسن | بسے لاله دمانیده ز سوسن
۱۵ بهر جائے که اسپش آب خورده | ز محرابی بسے محراب کرده
به تیغِ چون پرِ طوطی دران بوم | پرانیده بسے سر چون پرِ بوم

۱- سه سال ع[۲] ۵- برگرفت ر ع[۲] ۹- وصفِ آن جهان شاه حر ۱۳- در حدِ خلج حر ۱۵- بهر جا یکه اسپش ر[۳] = بهر جا اسپش آنسو حر = بهر جا رخشش آنسو ع[۲] = بهر جا چشمش آنسو ع ۱۶- با پرِ بوم حر ح = چون پرِ بوم ر[۳] ع[۲] ع-

عجب عهدی همه در کامرانی — بهر خانه نشاط و شادمانی
نه کس دادی کمندِ کینه را تاب — نه کس دیدی خیالِ فتنه در خواب
مسلمان چیره دست و هندوان رام — ندانستی کس از جنسِ مُغل نام
شهی در ذاتش از یزدان شکوهی — هم از سنگ و هم از گوهر چو کوهی
۵ خود او مستغرقِ کارِ الٰهی — با مرش بندگان در کارِ شاهی
چنین تا دورِ او هم بر سر آمد — جهان را نوبتی دیگر در آمد
الغ خانی کزش آن محمود والا — بخویشی کرده بودش کار بالا
ز بهر عونِ مظلومانِ دل تنگ — غیاث الدّین و دنیا شد براورنگ
شهی بود او که از بخشایش و زور — خرامِ پیل نپسندید بر مُور
۱۰ در ایامش مغل ره یافت این سوی — بتاراجِ بضاعت گشت ره جوی
بکین می آمد افروخته چهر — زشه می یافتند افروزش مهر
گر آن مدخل زیان بود و گر سود — گذشت آن روزگار و بود نی بود
شد آن خورشیدِ روشن نیز مستور — به برجِ خاک شد از زیت معمور
پس از وی پورِ پورِ وی بشادی — بر آمد بر سریرِ کیقبادی
۱۵ ز سر نو کرد اکلیلِ شهان را — معزّ الدین و دنیا شد جهان را

۱- نشاطِ زندگانی ر۳ ۷- الغ خانی ر۲ ع ع۱ حـ = الغ خانِ ر = الف خانے ر۳ ۸- غیاث الدین و دنیا ر۲ ر۳ ع۲ حـ = غیاثِ دین و دنیا ع ۱۰- بتاراجِ بضاعت ع = بتاراج و بغارت حـ = بتاراج و بطاعت ع۲ = بتاراج و تطاول ر۳ ۱۲- گر سود ر۲ ع لـحـ ۱۵- معز الدین و دنیا ر۳ ع۲ حـ = معز دین و دنیا ع

مغل را از پئے قانون و تدبیر — هم از آهن هم از زر ساخت زنجیر

بسالے هفت کو شاهِ جهاں بود — کرم پیدا و بیدادی نهاں بود

چگویم آنچه من دیدم ازاں داد — کے از کلک و زباں شرحش تواں داد

چو او کشتی به نُه دریا رواں کرد — چو من یک قطره نه دریا زیاں کرد

۵ چنانکه او کرد رحمت بر جهانی — زغیبش باد رحمت هر زمانی

بجائے تاجِ غفراں افسرش باد — بجائے چترِ طوبیٰ بر سرش باد

غرض چوں دَورِ آں دولت بسر شد — سریرِ ملک را دَور دگر شد

فرو پیچید گردوں نَطعِ آں شاه — جهاں را شاهِ دیگر شد جهاں شاه

چو بکشاد آسماں از رخ نقابے — پس از ماهی عیاں گشت آفتابے

۱۰ سعادتها بگیتی روئے بنمود — برآمد کوکبے از برجِ مسعود

ز تیرِ چرخ و برجیسِ کماں گیر — ز سر شد تختِ دهلی آسماں گیر

سریرِ شاه فیروز ارچه زانجم — گرفت از چار بالش تختِ پنجم

تو گوئی قالبے بست آں زمانه — کزاں طاقی برارد جاودانه

چو شد طاقِ علائی آسماں سائے — ازاں قالب تهی کرد آسماں جائے

۱۵ خدایا گر برآں فرخ جهاندار — زحکمت بر سر آمد نوبتِ کار

همیشه باد از مه تا بماهی — بغلغل نوبتِ ایں پادشاهی

۱- قانونِ تدبیر ع^۲ ۳- نه از کلک ر^۱ ۴- زباں کرد ع^۲ ۷- دورِ دگر ع^۲ ۹- عیاں شد ع ۱۲- ازچه انجم ع^۲ ۱۳ ابست ایں س ع^ا ث ایضاً برآمد ع = برآید ر^۱ = برارد ر^۱ ع^۲ ح -

بترکستان چنان هندی نموده | که از ترکان بهندی جان ربوده
چو زانجا باز این سو رخ نهاده | بقتلِ گهکهران بازو کشاده
بتابِ پنجه بر لبهای پنجاب | بطانرا چاشنی داده ز سرخاب
هلالِ رایتش را روز تا روز | فلک میخواست بدری عالم افروز
۵ چو رو اندر بر آمد داشت تابش | همیکرد آسمان حاصل خراجش
همی شد چون کواکب در ثریّا | همه اسبابِ اقبالش مهیّا
هران کاری که میجست انتظامش | ز دولت پیش از ان میشد نظامش
چو شد هنگام تقدیرِ الهی | سپرد اندر کفِ او تیغ شاهی
که تا بستد جهان زان تیغ چون برق | نه چون بی قوتان از حیلهٔ زرق
۱۰ بر آمد کرد بر فرق افسر بخت | بدار الملک دهلی بر سر تخت
ز عدل آفاق را پیرایه بست | که گنجِ شرع از و سرمایه بست
ز عینِ عدل او شد قاف تا قاف | نهفته حرف بیدادی در اطراف
بعزم رزم لشکر هر کجا راند | بآبِ تیغ گردِ فتنه بنشاند
بخنجر داد چندین شیرِ سرکش | چو خاشاکی که ریزندش بر آتش
۱۵ بفیروزی درین زنگار گون سطح | بسی قلعه کشاد از بازوی فتح
رعیّت را ز آسایش چنان داشت | که خلق آسایشِ دار الجنان داشت

۲- کهکران حج ۳- بآب ع۲ ۷- بیش از ان حج ح ع۲ ۱۵- یاری فتح س ع۱-
۱۶- دار الامان ع ر۳ حج = دار الجنان س ر۳ ع۲ مج.

زہی در زیرِ رانش خنگِ خوش گام | کہ کرد از موئے پرچم پیل را دام
زموجِ پیل و گنجِ پیل بالا | بملکش رہنموں شد بخت والا
ز روزہ رفتہ نصفے با ہمیں فال | ز ہجرت ششصد و پنج و نود سال
کہ در دولت شد از عونِ الٰہی | بمانکپور تخت آرائے شاہی
۵ کفِ دستش چناں در موجِ دُر شد | کہ مانک پُر ز دُرّ و لعل پُر شد
بچتر آسماں سر در نیاورد | کہ بر خورشید چترِ زر بر آورد
بچشمِ آفتاب از اوج گاہش | سوادِ دیدہ شد چترِ سیاہش
ازاں پس با شکوہِ لشکر و پیل | رواں شد فتحِ دہلی را بہ تعجیل
خزائن ریز شد منزل بمنزل | ز زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل
۱۰ ملوک از پیش می آمد جریدہ | ز زر میشد غلامِ زر خریدہ
نشد گردن کش از وے کس بعصیاں | کہ بودش طوقِ زر در گردنِ جاں
بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دُور | فشاندہ گنجہائے منعِ گنجور
ز یکمن تا بہ پنجہ مُہر زریش | بریشاں کرد ثابت سکۂ خویش
جہاں را بود گاہِ آنکہ باراں | دُر افشاند چو دستِ تاجداراں
۱۵ ہوا طوفاں فشاں در منزل و راہ | زمیں در زیرِ طوفانِ زر از شاہ
گدا کز دہلی آمد ژندہ در زیر | تہی گاہش بیکمن زر نشد سیر

۱- پیل را رام ح ع۲ ۸- شکوہ و لشکر ر، ر۳ ۹- خزائن ر۳ ع۲- خزانہ ع ح -
۱۵- طوفاں فشاں ر۲ ر۳ ع۱ ح ک ح۲ د = طوفان نشان ع

نخست از گوہرش گویم کہ چونست کہ دریا ہا دراں گوہر درونست
یکے والا ہمیں فیروزِ مرحوم کہ از فیروزیش کردیم معلوم
دگر اعظم شہاب الدینِ مسعود کہ ہم لشکرکش وہم پہلواں بود
دو دُر بود ایں سزائے تاجِ شاہی زیک باراں و از یک گوش ماہی
۵ ازاں رُوشن شہابِ چرخ مقدار علاء الدین و دنیا شد پدیدار
فلک حیراں بکارش کز شہابی چگونہ گشت پیدا آفتابی
زہے سیّارۂ مسعودِ سرمد کہ زاد از فیضِ نورش ایں محمّد
علی وار از غزا آفاق گیرے کہ اوصافش نگنجد در ضمیرے
ز دولت ہم بدورانِ امیرے سلیماں شد بملکِ دیو گیرے
۱۰ بملک جم چناں شد دیو رامش کہ اول رام دیو آمد بدامش
گرفت و مملکت بر باد کردش نخستش بندہ پس آزاد کردش
بدستش داد دولت ناگہانی جہانی گنج بل گنجِ جہانی
فراواں پیل و جوہر نیز چنداں کہ صد اشتر زمیں گیرد بدنداں
بعہدش کارہائے یافت بنیاد کہ ماند تا بہ بنیادِ جہاں یاد
۱۵ کسے درمیری واندک سواری جز او نہ نہاد بر پیلاں عماری

۷۔ آن محمد ع۲ ۱۱۔ نخستش ر۲ ر۳ ع ح = نخستیں ع ۱۳۔ پیل و جوہر ر۱ ر۳ ع۲ = پیلِ جوہر ح۔
۱۴۔ کہ ماند ر۳ = کہ ماندایں ع ح = کہ مانداں ر ع۲ ۱۵۔ کسے در شبروی اندر ر۳ حاشیہ = کسے در
میری واندک ر۲ ر۳ ع۲ ح ح۲

طلوع اکلیل علائی تا اوج جبههٔ اسد بر سریر سپهر منزلت دهلی و در مطلع صبحِ دولت لوامعِ آفتابِ شمشیر در شرق و غرب گستردن

کسے کز سپہر گردوں بہرہ مند است | ز انجم ہمچو انجم سربلند است

سرے کز بہر تاج آرایدش دہر | ز دوران فلک باشد فزوں بہر

۵ چو عونِ غیب سوئے مُقبل آید | غرض پیش از تمنا حاصل آید

ہنوزش آرزو باشد بسینہ | کہ پیش از خواست پیش آید خزینہ

بمشرق گر بود کِشتِ مرادش | ز مغرب در رسد باران و بادش

کواکب کز رصدہا در شمارند | شمارِ کارِ عالم پیشہ دارند

بآئینے کہ می آید ز تقدیر | بکارِ خلق می سازند تدبیر

۱۰ یکے زایشاں شود نخلے رُطب ریز | یکے در خاک و خاشاکے زمیں خیز

ز روزی خواہ در دہ خواہ در شہر | مقامِ ہر کسے پیدا است در دہر

پرندہ بال و پر بہرِ ہوا یافت | خزندہ از زمیں بودن نوا یافت

بحیلہ موشش بالا بر نیاید | مگر آں کش غلیوازی رباید

عُقاب از اوج نتواں داشتن پست | مگر در بازوش لنگر تواں بست

۳- زمردم ہمچو انجم ۔ ۷- بمغرب در رسد ح = بمشرق در رسد ع ۱۰- خاک خاشاکی ع - خار و خاشاکے ع = خاک و خاشاکے ح ۱۱- شمار ہر کسے = مقام ہر کسے ع ح۔
۱۲- از زمیں بودن ع ح = در زمیں بودن ع ح۔

چو زر بلکه آہنش ہم بود درشت — کسے کز زر نمیرد از آہنش کُشت

جو با دہلی بفتح افتاد کارش — گرفت از منجنیق زر حصارش

عَروسک ساخت نصرت را زرافشاں — ظفر عمّارهٔ شد گوہر افشاں

ازاں عمّارهٔ زر برلب جوں — ہمی شد دوست قاروں خصم فرعوں

٥ زعشق زر بدہلی خاصه و عام — بعبره جوں را دربندِ آشام

چو زر از ہر طرف آواز میداد — دواں لبیک گویاں خلق چوں باد

شتاباں ذرّه و نو گشته خورشید — جہانی کرده روشن روے اُمید

بدہلی نیز در مسند به تعظیم — شرف نو کرده رکن الدین براہیم

ملوک و خاں ز اندازه بروں بود — که ہر یک تختِ دہلی را ستوں بود

١٠ اگرچه بود تختش را سکونے — کز انبوهِ ستوں بُد بے ستونے

زبانگِ زر که در رقص آورد پاے — برقص آمد ستونہا جمله از جاے

ستونہا چوں سوے تختِ دگر راند — ز ارکاں تختِ رکنی بے ستوں ماند

زجا در جنبش آمد رکنِ بے زور — برفت آں رکن و ارکاں گشت پرشور

در آمد تند رایاتِ علائی — بضبطِ دارِ ملکِ پادشائی

١٥ ازاں پس بیں که چوں کرد آسماں کار — که شد سرگشته گیتی آسماں وار

١- بلکه ع ا حـ = بلک ع ٥- خاص تا عام ر حـ -
٦- دواں ر ا = رواں ع ع ا حـ - خصم چوں باد حـ -
٩- فزوں بود در ع ا حـ ٥ ا- ازیں پس ع ا حـ -

چناں محکم گرفت این پایہ بنیاد — کہ زیر خاک شد سرہائے پُر باد
چو سردارانِ حضرت سر نہادند — دلیراں سر تہِ خنجر نہادند
بہر جانب ز بعضے لشکر آرائے — غبار انگیزی میشد بہر جائے
چو ابر فتح بار آہنگ آں کرد — ق — کہ از یک قطرہ شاند آں ہمہ گرد
۵ ولے بختے کہ ثابت خواستش کار — عناں بگرفت و گفتش جانگہدار
بحکمِ حضرتِ عالم پناہش — علم بر بام ملتاں زد سپاہش
سپہ کش بود الغ خانِ معظم — کہ بر ہر فتح فتحی میشدش ضم
شد آں بازوئے شاہنشہ ظفر کوش — ل فتح از سرِ ملتاں شدش نوش
بدرگاہ آمد و آورد در پیش — سرانِ آں ہمہ سرحد ز حد بیش
۱۰ کہ آں فیروزیِ بود از الٰہی — ظفر بر گوہرِ فیروز شاہی
چو بادِ تندِ قہرِ شہ در آں خاک — فرو رُفت از زمیں سند خاشاک
ازاں پس عزم شد سلطانِ دیں را — کشیدن از مغل صد سالہ کیں را
تمامی خوردۂ آں تیرہ کیشاں — بروں کردن بزخم تیر از ایشاں
زبانِ تیغِ شہ کاندر زمانہ — ق — بہ چراغِ فتح را آمد زبانہ
۱۵ مغل می آمد و زاں تیغ سرکش — چو پروانہ علف میشد بر آتش

۱۔ این پایہ ر ر۲ ر۳ ع۱ ح = این تخت ع = این مایہ ح ۳۔ ز بعض ر ع۲ ۴۔ فتح بار ع۲ ح = فتح بار ع ایضاً شاند آں ہمہ گرد ع۲ ر۳ = بنشاند ہمہ گرد ح ۵۔ بختے ر ر۲ ع۲ ح = بخشش ع۔
۱۰۔ کہ آں ر۳ ع۲ = کزاں ح ع ۱۱۔ زمیں ہند ر = زمیں سند ر۲ ر۳ ع۱ ح
۱۴۔ آمد زبانہ ر ر۲ ر۳ ع۱ ح = آمدش نہ ع ۱۵۔ تلف می شد ح۔

بحیله چند باشد پست را اوج ‏ ‏ ‏ ‏ ز دریا بر شود باز افتد موج

بُنِ جَو را ز یک گز نگذرد شاخ ‏ ‏ ‏ ‏ شود گز جو بجو تا ابر گستاخ

چو دولتمند باشد نیک بختی ‏ ق ‏ که از دولت شود عالی درختی

بود چون آسمان برگِ فراخش ‏ ‏ ‏ ‏ زمین سایه نشین گردد ز شاخش

۵ اگر جوید کلیدِ کار دُشمن ‏ ‏ ‏ ‏ کلیدے گردد از دستش هر انگشت

بدو دشمن چو تیر اندازگردد ‏ ‏ ‏ ‏ ز سُویش هم بدشمن باز گردد

اگر خنجر کشد بروی بداندیش ‏ ‏ ‏ ‏ بر او انداز دو بُرّد سرِ خویش

فروغ دولتش از بخت فیروز ‏ ‏ ‏ ‏ چو ماهِ نو فزاید روز تا روز

پدید است این نشان در پادشائی ‏ ‏ ‏ ‏ که هست او دین و دنیا را علائی

۱۰ چو از تلقین غیبی داشت فرهنگ ‏ ‏ ‏ ‏ ز من بشنو که چون بر شد براورنگ

چو روزِ ماه رایت برد بر ماه ‏ ‏ ‏ ‏ دران سالی که بالا کرد م آگاه

شمارِ ماه ذی الحجه دو وبیست ‏ ‏ ‏ ‏ بران طالع که در دولت توان زیست

شهے کامد عنایت ز آسمانش ‏ ‏ ‏ ‏ که دولت خواه شد دَورِ زمانش

بدولت خانه دهلی درآمد ‏ ‏ ‏ ‏ به تختِ مُلک در دولت برآمد

۱۵ نهاد از عَونِ غیب و قوتِ بخت ‏ ‏ ‏ ‏ بفرقِ سرفرازان پایهٔ تخت

۲- گز جو بجو ع[۱] حج ۷- برون انداز د س ع[۲] ۱۱- چو ماه روزه س[۳]-

۱۲- ذی الحجه دو وبیست ع س[۳] = ذی الحجه ده وبیست س[۲] = ذی الحجه دو بدبیست حج = ذی الحج در دو وبیست ع[۲]-

سپه دنبال و قتلغ خواجه در پیش — بجائے تیر در افگندن کیش
اگرچه حالی از شمشیر جاں برد — ولیک از سهم حربه رفته تا مُرد
بفیروزی ستاده شاهِ آفاق — چو خورشید اندریں فیروزه گوں طاق
زخوں کُہسار گیلے غرقه در سیل — سرِ گبراں فرو غلطیده چوں کیل
۵ سر آزنده ز هر سو تیغ داراں — کجا کاسه بهم گشته سواراں
نیرزیدا رچه دانگ آں کاسه سر — همیداد از کرم شه تنگهٔ زر
چنیں فتحے چو داد اسلام را دست — مغل را بازوئے شمشیر بشکست
ازاں پس بست در ترغی کمر سخت — فگنداو هم بخاک از تیغ شه رخت
اگرچه سخت چشمیها بسے کرد — هم از کیشِ محمد بیلکے خورد
۱۰ چو از کفار در دیں خواست آزار — کشا ندیش زمانه هم زکفار
پس اندر دشت خوں آشام شد ریگ — زلشکرهائے ترتاق و علی بیگ
سپاهِ دیں که چوں دریا درآمد — مغل را موج دریا بر سر آمد
شد از یک بندهٔ هندوئے درگاه — گرفتاراں دو خانِ ترک ناگاه
زتیغ شاه کابلی بود بس تیز — فرو رفت آں دخانِ آتش انگیز
ازاں پس سه سپهدارِ دگر تند — ق — که صرصر بود با آهنگ شاں کُند
درآمد در سواد مولتاں تیز — شدند از آب راوی آتش انگیز

۲ - رفت تا مرد س[۲] ۴ - فرو افتاده س[۳] ۵ - بهم گفته س س[۲] ۸ - بر ترغی حـ = در ترغی ع ع[۲]
۹ - شوخ چشمیها س[۲] ۱۰ - خواست ع[۱] حـ = خاست ع ۱۴ - دو خانِ ع حـ[۲] ع[۲]: دخانِ حـ

نخست اندر حدِ منجور و جارن — الغخاں بر مغل زد همچو قارن
کششها کرد و داد از زخمِ شمشیر — شغالاں را کباب از پهلوئے شیر
گلوئے کافر از خنجر گزاراں — چو در خنده لبِ تنبول خواراں
ز زخمِ گرز ہائے تند کینه — سرِ دشمن شده مهمانِ سینه
۵ ز خونِ آں همه تاتار کارے — زمیں شد پُر ز ریحانِ تتارے
چه شک کانجا که آں سرخاں شده پست — دِ مدگر سرخ مرد از خاک پیوست
ازاں پس بود قتلغ خواجه گستاخ — ق — قوی تر شجرهٔ ملعونه را شاخ
بحدِّ کیلے آمد کافر آں سال — شه آں جرأت مبارک دید در فال
چو سگ در بیشهٔ شیراں کند راه — کند بر خود اجل را راه کوتاه
۱۰ چو آید مور در جنگِ سلیماں — کند پیمانه سم نقضِ پیماں
به پیش آهنگ شد شه تا دو فرسنگ — کشید اندر حدِ کیلی صفِ جنگ
دلیری کرده قتلغ خواجهٔ شوم — بجنگِ شاهبازی آمده بوم
اشارت کرد شه کارند بجزم — الغخان و ظفرخاں روئے در رزم
شدند آں هر دو اژدرها شتاباں — دریدا از زلزله کوه و بیاباں
نبردے کرد الغخانِ جهانگیر — که در یوز آمد آں یکدشت نخچیر

۱۔ مسنجو و جارن ع = منجور جارن ر۳ = سنجور چارن ع۲ ح = سنجور جارن ر ر۲ ۵۔ پر ز ریحانِ ر ر۳ ع۲ ح ح = پر بریحان ع۔ تتاری ع ر۲ ع۲ = بهاری ر۳ = نثاری ر ۷۔ شجرهٔ ملعون ح ح۔
۹۔ دست کوتاه ع۲ ۱۰۔ سم ع۲ ح = پر سم ر۳ = نیسم ر = رسم ر۲ = هم ع
۱۲۔ قتلو ر۲ = قتلق ح۔

عجب تر بیں ز اقبالِ علائی   ق   کہ با دا جاودان در پادشائی

بر انساں تاختت از دوزخ سمومی   کہ آہن را ز آتش ساخت مومی

ہمہ مردند و بویحی اکہ جاں برد   ز ننگِ جانِ شاں او نیز مے مُرد

اگرچہ آں خارِ آفت بود بسیار   ہمہ خاکسترِ دوزخ شد آں خار

۵ چناں بنشاند ہر سوفتنہ را جوش   کہ کس بانگِ سگے نشنید در گوش

خدا را گوئی از دینِ محمّد   ہمیں بایست کاں ماند موبّد

کہ نیرو ایں محمد را چناں داد   کہ بست از تیغ دیں را حصنِ پولاد

زہی درامن و راحت خواب ما را   کہ سلطاں پاسباں باشد گدا را

خداوندا چو او را پاسِ عالم   تو فرمودی تو داری پاسِ او ہم

۱۰ چناں بیدار دارش در ہمہ باب   کہ تا صبحِ قیامت نایدش خواب

داستان در حک کردن نقش کفر بلارک شاہی از سوادِ ہندوستاں

و حرفی چند از دیباجۂ عشقِ خضر خاں کہ خانِ خاناں بود

کنوں از فتح ہندستاں دہم شرح   کنم دیباجۂ گرشاسپ اطرح

بگویم آنچہ کرد از کاردانے   گہے لشکر کشی گہ پہلوانے

کہ چوں شاہ جہاں شد عار باشد   کہ ذکرِ او بدیں مقدار باشد

۳- و بویحی ا ۳ا = بویحیٰ ع ع۲ حج ۸- آنرا ر ۲ ۱۲- خانِ خانانِ جہاں بود ۳ح حج ع۲ = خانِ خاناں بود ع ۱۳- گرشاسپ اع ۳ح حج = گرشاسبی ع۲-

یکے تابو دگر اقبال مُدبر   کپک سیوم برزم وکین مُدبّر

سپاه بے عدد چوں ذرّهٔ ریگ   زہبر کینِ ترتاق وعلی بیگ

بدستوری که حضرت راند دستور   معظم بیضهٔ اسلام کافور

بداں تابوئے آں تابوئے مُردار   چناں پوشد که بیروں ندہد آثار

۵ بدانساں عزم آں غزوِ گراں کرد   که دو شب یک مهره درمیاں کرد

چو باد تند ناگه زد برایشاں   همه جمعیتِ خس شد پریشاں

گذشت از تیغ سیلِ خونِ تاتار   دراں دشتِ فراخ از تنگِ رهوار

گریزنده سگانِ کفر بدحال   چو شیراں غازیانِ دین بدنبال

بهم اقبال و تیبوز آتش جنگ   بسوئے آبها کردند آهنگ

۱۰ غنیمت ها که می بردند زیں پیش   غنیمت داشتند آندم سرِ خویش

سپاهِ دیں که چوں دریا درآمد   کپک را موجِ دریا برسر آمد

درآمد جرّه بازی از سپه زود   کپک را همچو کبک از جائے بربود

قلاده بسته آں کلبِ معُلّم   رواں کردند پیشِ شاهِ عالم

برآمد فتح از عونِ الٰهی   که فارغ شد مغل از کینه خواهی

۱۵ ازآں پس سیلِ جیحوں را نشد زور   که برباید زهندستاں یکے مور

۱- یکے تابو ۳ = یکے تیهو ع ۲ ح ۴- تابوئے مردار ۳ = بابوئے مردار ح ع ۲ = بدبوئے مردار ع = تیهوئے مردار ح حاشیه ۵- یک مهره ۳ = یک مه ع ۱۰- درپیش ۳ ح ع ۲ ح-

۱۵- پرمور ۳

روان گشت از پے پیل و خزائن — الغخانِ معظم سوئے جہائن

بسوئے حصنِ رنتھنبور شد تیز — گزاں کہ لالہ رو یاند بخونریز

بگردش دورِ لشکر شد مہیّا — چو گردِ رُبعِ مسکوں دورِ دریا

پیاپے ہم برسم گشت شہ نیز — برآنسو رفت و زد برکوہ دہلیز

۵ خود آں قلعہ برفعت جائے آں داشت — بہ نسبت رائے ہم یارائے آں داشت

کہ بُد رائی ہم از نسلِ پتھورا — ولے در کبر از و بردہ گرو را

فریب دادہ دہر پُرغروریوش — برآوردہ لقب ہمّیر دیوش

بقدرِ دہ ہزارش اسپ تیزی — چو باد تندخیز از تندخیزی

دو ہفتہ رہ زدہلی برکشیدہ — عماریہا بہ پیلاں درکشیدہ

۱۰ سپاہ و راوت و رانہ زحد بیش — پیادہ خود چہ گویم از عدد بیش

حصاری دورِ دیوارش سہ فرسنگ — زبہر ژالہ دادہ ابر را سنگ

بدورِ چنبری گشتہ فراہم — فرو بالا ز خیبر نقطہ کم

محمد شاہ عالم چوں درآمد — علی ساں گردِ آں خیبر برآمد

برآمد مغربی از شرق و از غرب — ہمی افگند برجی را بیک ضرب

۱۔ رواں کرد سر[3] = رواں گشت ع ع[2] ح ۳۔ دورِ لشکر سر[2] سر[3] ح ع[2] = آں دو لشکر ع ایضاً گردِ ربع مسکوں سر[2] سر[3] ح ع[2] = گیرد ربع مسکوں ع ۶۔ کہ بُد رائی ع ح سر[2] = پتھورائے سر سر[3] ع[2] ۷۔ ہمّیر دیوش سر[3] ح ع[2] ۹۔ زدہلی سرکشیدہ ح ح ع[2] = زدہلی برکشیدہ ع ایضاً بہ پیلاں برکشیدہ ح ح ع[2] = بہ پیلاں درکشیدہ ع ۱۲۔ مدوّرِ چنبری ح ح ع[2] = بدورِ چنبری ع ایضاً ۃ و بالا ز خیبر سر[3] = فرو بالا ز خیبر ح ع[2] ۱۴۔ واز غرب سر سر[3] ح ح ع[2] = تا غرب ع

بجز یک فتحِ ملکِ دیوگیری — که کرد این کار شاهان را امیری

به دولت زان پس شکیں چرخِ خم پشت — کلیدِ فتحِ دهلی داد در مشت

چو ملکِ سنده و کوهستان و دریا — ق — بطاعت گاهِ فرمان شد مهیا

بقدرت رای زد بختِ بلندش — که رای گوجرات افتد به بندش

٥ همان اعظم الغخان را فرستاد — که خاکِ آن زمین را داد برباد

برای عزتِ دینِ ابد را — برای نیک زد آن رای بد را

بدریا و سواحل چون هژبران — لبالب داد دو را ز خون گیران

خلل در سومنات افگند زانسان — که شد بتخانه گردون هراسان

زبس نیرو که آن بنیاد برکند — زمین را لرزه چون دریا در افگند

١٠ سعادت بین چه سان زان نجم مسعود — به محمودی برآمد فالِ محمود

چو زانسو چیره بر مقصودِ خود گشت — ز حضرت سوی دیگر نامزد گشت

چو آن مرحوم بازو بود شه را — ق — که نیرو باشد از وی دستگه را

مصالح کو زغایت بیش می‌کرد — بمعنی شه بدستِ خویش می‌کرد

برادر هست بازو گر بود یار — ولی بازو برادر نیست درکار

١٥ ز دو بازو تنِ تنها برنج است — دو تن را چار بازو کار سنج است

نیت باز آنچنان شد پادشا را — که راند لشکرِ کشورگشا را

---

٣ - ملک هند ر ح ع [2] = ملک سنده خ

١٤ - هست بازو ع [2] ح = سست ع -

گشاد آں قلعه را زانگونه آساں　　که کیواں شد ببرج خود هراساں

بانعامِ خضرخاں شاد کردش　　پس آنگه نامِ خضرآباد کردش

بهشتِ هند واں خرّم حصاری　　بهر سو چشمهٔ و سبزه زاری

سرش بر آسمانِ سبز مے سود　　مگر بالاش سبز پیا ازاں بود

۵ چو شاهنشه براں سبزه رواں گشت　　سکندر گوییا بر خضر بگذشت

خضرخاں را برغمِ چرخِ اخضر　　هماں جا داد چترِ لعل بر سر

ازانجا خضر رهبر کرده درپیش　　چو خضر آمد بفرّخ روضهٔ خویش

خدایا باد جاوید ایں سکندر　　بفرقِ خضرِ والا چتر بر سر

درختِ قامتِ خانِ خضر نام　　چو طوبیٰ در بهشت آسایشِ عام

۱۰ سخن کآب از دلِ من خورد گستاخ　　نگر تا برچه ساں شد شاخ بر شاخ

کنوں ریزم شرابی کاں بجام است　　که شاخ آنجا کشد میوه که کام است

ازاں پس عزم شد شه را بجوبے　　که گیرد ملکِ رایانِ جنوبے

وزیرے بود کوکا لشکر آرائے　　بملکِ مالوه غالب ترازرائے

سوار افزوں ز قدر چل هزارش　　پیاده خود نداند کس شمارش

۱۵ ز حضرت ده هزار آلنو گذر کرد　　همه جمعیتش زیر و زبر کرد

---

۳ - چشمهٔ و سبزه زاری ر۳ ع۲ = چشمه بود و سبزه زاری ح = چشمه ها و سبزه زاری ع

۸ - ان سکندر ر۲ ح ع۲

ایضاً - سایه گستر ر۱ ر۳ ع۲ ح = چتر بر سر ر ع

۹ - خانِ خضر نام ر۲ ر۳ ح ع = جان خضر خاں نام ر ع۲

بدانساں سنگِ ہیبت ناک میزد   کہ ہر کُنگر کلُہ بر خاک میزد

چو بود از سوئے شاہ آں سنگ چالاک   بجور دن قلعہ میزد بوسہ برخاک

چو شاہ از روئے ہمت دشت بنیاد   بماہی یکدو ہمت بست وبکشاد

دژی کز سنگ تو بر تو نشستہ   رہِ سی سالہ کوشش بود بستہ

۵ چو سوئے حق نیت را بود راہی   برآمد حاجتِ قرنی بماہی

مثل زد زیرکی کو ہوشمند است   کہ بنیاد نیت قصرِ بلند است

اگر نقدی نداری چوں نیت ہست   دہندت مُزدِ آں ناداده بردست

خبرزاں داد دانائے فلک سیر   کہ از خیر است بہتر نیتِ خیر

چو شد ز اقبالِ شاہ ہفت اقلیم   ق   ازانساں دار کفری دار اسلیم

۱۰ الغخاں را سپرد آں قلعہ و قصر   خود اندر دارِ ملک آمد شہ عصر

بدولت کرد زاں پس عزم چیتوَر   خرابی داد آنرا ہم بیک دَور

دراں ہم بود رائی لشکر آرائے   گراں جنبش وزورایاں تُنکپائے

بتختِ ہندواں گر باز پُرسے   ببالا برشده از ہفت کرسے

بدآنجا نیز کمتر شد درنگے   دو ماہی بود ہر سو نیم جنگے

۱۵ فلک را دست ہمت بود در جیب   ستد ز آنجا کلیدِ نصرت از غیب

۲- بوسہ برخاک ر ر۲ ر۳ ح ع۲ = روئے برخاک ع ۴- رہ سی سالہ کوشش ع ر۳ ح = رکشش سالہ کوشش ع۲ = رہ سی سالہ گردش ر۲ ۸- کہ در خیر است نیت بہتر از خیر ر۳ ۹- اقلام اور قافیہ مصرعہ ثانی اسلام ح ح ع ع۲ ح ۱۱- خرابی داد ر ر۲ ر۳ ح ع۲ = خرابی ساخت ع ۱۲- ازو ر۳ ع۲ = وزوح = وزاں ح ۱۳- بالاتر شده ع۲ ۱۴- بیم جنگے ر ر۲ ح ع۲ = بیم و جنگے ر۳ = نیم جنگے ع ۱۵- ستد آنجا ر۲ -

فرستاد آگهی در حضرت شاه — همان قطلغ داوندش ز درگاه

ازان پس شه بدولت شد روانه — بر سم گشت بر سمت سمانه

بدآنجا بود رائی سخت بازو — گه سنگ رایان را ترازو

درشت آهرمنی نامش ستلدیو — همش راوت بفرمان وهمش میو

۵ بسی گبران آهن دل بکارش — ز روئین قلعه سنگین تر حصارش

برنگ بهرمان خنجر نموده — گلیم از بیشتر رایان ربوده

نشسته لشکر شه پنج وشش سال — نکردن نیم خشتش را فرو مال

بیک جنبش که شاه آهنگ آن کرد — بران کوه از سپه دریا روان کرد

ستلدیوی که پیلی بد بمقدار — بخواب پیل رفت از شاه بیدار

۱۰ ازان پس نامزد شد لشکر شاه — که بر سمت تلنگی بسپرد راه

تلنگی صاحب صد پیل رائی — جهان تلک را فرمانروائی

شغب هیبت با قلب جهان گیر — ولی شد هیبت شاهش عنان گیر

نمودش زهره چون خنجر گذاری — شد اندر حصن بیدولت حصاری

میان دو لشکر مانن پرکم — چو دیوی در میان حلقه جم

۲- وزان پس حج = ازانجا سا ایضاً سمانه سا حج = سوانه ع سا ۴- درشت آهرمنی نامش ع = درشت واهرمن نامش ع۲ = درشت اهرمن نامش حج = درشت وسخت نام او سا ۵- ز روئین قلعه سنگین تر سا سا ع۱ = ز روئین قلعه و سنگین ع ۶- بیشتر رایان ع حج ع۲ = بستر رایان سا ۷- نیم بجنبش را سا سا ع۲ = نیم خشتش را ع حج ۹- بد پیلی سا ۱۱- جهان تلک ا سا سا حج ع۲ = جهان تلک را ع ۱۳- زهره چون خنجر گذاری سا حج ع۲ = زهره خنجر گذاری ع ۱۴- لشکر جم سا حاشیه

سرش بر شه رسید از یک دو ادو — مداخل شد علم را پرچم نو

تنی کش سوئے طاعت رائے نامد — بسر آمد اگر از پائے نامد

اسیر و کشته شد هندو با نبوه — بغیر از رائے مهلک دیو بر کوه

چو شه میخواست آنسو بے مدارا — که گردد نورِ اسلام آشکارا

۵ بعینُ الملک اشارت کرد زا بر روئے — که آرد زود سوئے مالوه روئے

زبینائی که عینُ الملک را بود — بدیده در پذیرفت آنچه فرمود

روانه شد سپاهی صف کشیده — بگردش همچو مژگاں گردِ دیده

اگرچه این تیغ زن صاحب قلم بود — بخنجر نیز در لشکر علم بود

چو بختِ شاه عالم را علم کرد — قلمزن تیغ رایاں را قلم کرد

۱۰ بگردِ حصن ماندہ چند گاهے — همید او اسپ را آب و گیاهے

بخنجر از زمیں ها خاری کند — به آهن قلعه را مسماری کند

عجب حصنے که دورش چار فرسنگ — ز اوجش آسماں را شیشه بر سنگ

رهی می جُست و کمتر بود رامش — ببالا بر شدن تا برج ماهش

چنیں تا فرجه ناگاه دریافت — بد و فوج از دو سوئے قلعه بشتافت

۱۵ بر آمد تا گرفت اندر سرا رائے — گرفت و کُشت و رایت کرد بر پائے

۱- برمه رسید س۲ ح۲ ایضاً- تداغل س۲ ع۲ = بداخل س۱ س۳ ع۱ ح

۳- منگل دیو ع۲ ۵- ازاں روئے ح ۸- ایں تیغ زن س۱ س۲ س۳ ح ع۱ = تیغ زن ع

۱۰- بصن مندو س ح = حصن مانده ح ۱۳- تا برج س۱ س۳ ح ع۱ ع۲ = تا اوج س۲

۱۵- اندر سرارائے ح = سرائے س۳ ح س۱ س۲ ایضاً- کرد بے رائے ع۲

کند بر دَدورِ لشکرِ دست بر دست | دلیران را ز خونِ معبری مست
سواحل تا حدِ لنکا بگیرد | بقطرهٔ عرصهٔ دریا بگیرد
همه خاکِ سواحل تا سراندیب | کند از بوی ایمان عنبرین طیب
سرِ ابلیس فعلان را دمادم | به تیغ اندازد اندر پای آدم
۵ روان شد لشکری با فتح همراه | که از دریا برآرد گرد بر ماه
رسید اندر دیارِ رای رایان | زمین گم گشت زیرِ چارپایان
چو ملکِ دیوگیری رام شه بود | عزیمت شد بدیوانِ دگر زدد
چو لشکر پیشتر زان شد زمین مال | بحد دیوگیر افکند زلزال
بدانجا نیز رائی بود با نام | بلالش نام و نام آور در ایام
۱۰ بالش زور و ز پیلش سری هم | زبونش دیوگیری معبری هم
سپاه اول همانجا برد غارت | کفایت بود ز انسویش اشارت
ز پیل و مال و اسپ آنچش بکف بود | سپاه شاه را وجه علف بود
نگشت آن رائی زیرک گرد جنگی | برون آمد ز قلعه بی درنگی
چو هم در ره دوید آن فتح فرخ | سپه را هم بکارِ اصل شد رخ
۱۵ همه سازِ غزا کرده مهیا | روان شد کوه آهن سوی دریا
درآمد باد این لشکر دران خاک | که سنگش هم گریزان شد چو خاشاک

۱ــ دردَور سا حج ع ۲ ۱۰ــ دیوگیر د حج ۱۶ــ ز کرد سنگش ع = که سنگش هم سا حج ع
= که د سنگش سا

چو اقبالِ شه از غایت فزون دید — بجنگِ دولتش خود را زبون دید

وثیقت جُست و دستِ راست درخواست — بداد آنچه آن شوریده سر خواست

نخست از زر مثالِ خویشتن ساخت — هم از زر در گلوگاهش رسن ساخت

فرستاد آن بُتِ زرین و صد پیل — خزانه بیشتر از حدِّ تحصیل

۵ ملک هرچند آنرا درپذیرفت — ق — سرش بخشید و نرخِ سر پذیرفت

ولیکن آن مو نرا راند تندی — که بنو دبے غرض در تیر کندی

اگر رای آمد ار نه ماستادیم — بخنجر شد بدل دستی که دادیم

چو بشنید این عتاب آن گردنی رائے — بران سر شد که از تارک کند پائے

بیامد پیشتر ز آوردنِ خویش — گرفته بارِ سر بر گردنِ خویش

١٠ چو این طاعت نمود آن گردن افراز — سرش ایمن شد از تیغِ سرانداز

بگفتندش که تا بر جائے باشد — بملکِ خویش ثابت پائے باشد

زمینداریش را کردند محکم — زُحل را برجِ خاکی شد مسلّم

مظفر لشکری با پیل و با مال — ق — سرِ گردنکشان را کرده پامال

بدرگاه آمد و خاصِ کرم گشت — سواری هل میری محترم گشت

١٥ ازان پس نامزد شد باربک باز — که سازد پیلِ معبر طعمهٔ باز

١- از غایت فزون ح حج ع[۲] = از غایت برون ع ۴- حدِ تحصیل س[۲] ر[۳] حج ع[۲] = حد و تحصیل ع ر

٦- بے هدف س ر ع[۲] - در تیز کندی ع = در تیر کندی س ر[۲] حج ع[۲] ۸- این عتاب ح ر[۲] = این عتاب ع[۲] ع حج ١١- جائے ماند اور قافیه مصرعه ثانی پائی ماند ر[۲]

مسلمانان آں لشکر سپاهی — گرفتند ایں طرف جا نزا پناهی

سپهدار از نوازش کرد شاں شاد — کرم فرمود و جاں بخشید و دل داد

سپه را زاں پس از فتح خداوند — مسلسل گشت پانصد پیل در بند

پس آهن بر بتِ زر ساز کردند — سر تجانهٔ زر باز کردند

۵ اگرچه آں قبلهٔ بد گبرِ لعیں را — زمیں بوسید بیت المالِ دیں را

زر و گنجِ فزوں از وزنِ بازو — که کوه افتد ز وزنش در ترازو

مهیا شد ز بهرِ درگهِ شاه — که هر کوهاں برد کوهی بدرگاه

چو کارِ رائے معبر شد بپایاں — برجعت گشت رائے نیک رایاں

سپاه آمد برآں فیروزمندی — گرفت از بخششِ شاه ارجمندی

۱۰ تعالی الله کرا باشد چنیں بخت — که گیرد عالمے بے جنبش از تخت

بدهلی او کند زابرو اشارت — فتد در معبر و بحرین غارت

عزیمت سنے و در ملکِ سلیماں — همه دیوانِ هندش زیر فرماں

سکندر خود سفر کردی در اطراف — بحرفِ تیغ زاں زد قاف تا قاف

نبسته او بجنبش ترکشِ خویش — شده تیرش درونِ عرصه کیش

۱۵ چناں بودند دیگر خسرواں هم — که بے جنبش نشد ملکی مسلّم

۴- سر تجانهٔ زر سا۱ سا۳ ح ح ع۲ = سر تجانه را در ع ۵- اگرچه آں قبله بد سا۲ ح ح ع۲ = اگرچه قبله بد ع

۱۰- بے جنبش از تخت سا۲ ح = بے جنبشِ تخت ع ع۲ ۱۳- بحرفِ تیغ زد زاں سا۱ سا۳ = بحرف

تیغ ازاں زد ع۲ ح ح = دو دستی تیغ زد زاں ح حاشیه

سوار باد چوں بر دآنطرف دست ‌ ‌ ‌ ‌ هم ازبادش سوارِ آب بشکست

لب دریا سواحل بر سواحل ‌ ‌ ‌ ‌ بجوشش آمده وشهر و مراحل

درآں حد نیز رائے بود والا ‌ ‌ ‌ ‌ بتاجِ هندواں لولوئے لالا

برآب وخاک فرمانِ تمامش ‌ ‌ ‌ ‌ برهمن بیر پنڈیا کرده نامش

۵ بسے شهرش بخشکی و تری هم ‌ ‌ ‌ ‌ پٹن خوش کرده و مرهت پوری هم

پتن را ساخته منزل گهِ خویش ‌ ‌ ‌ ‌ بُت و بتخانه در مرهت پوری بیش

ز زر بتخانه را برماه برده ‌ ‌ ‌ ‌ زحل را زاں بتاں از راه برده

بتے در روے غرقِ لعل و یاقوت ‌ ‌ ‌ ‌ که شهری را بود هر گوهری قوت

سپه بسیار و کشتی بیکرانش ‌ ‌ ‌ ‌ مسلماناں چو هندو چاکرانش

۱۰ هزارش پیل مستِ معبری بیش ‌ ‌ ‌ ‌ کمیتِ تند جوشاں خود زحد بیش

چو در حدِّ پتن شد لشکرِ شاه ‌ ‌ ‌ ‌ ز هیبت کرده گم ره رائے گمراه

درونِ بیشه کانجا کم خزد مور ‌ ‌ ‌ ‌ چو مورے در خزیده با چناں زور

رعیت هر طرف غم خورده میگشت ‌ ‌ ‌ ‌ سپاه و پیل سر گم کرده میگشت

مگو لشکر چو سر لشکر نباشد ‌ ‌ ‌ ‌ چه کار آید ز تن چوں سر نباشد

۱- هم ازباد ع = هم ازبادش سر۲ ع۱ = هم ازبادی سر۳ ح ۵- مرهٹ سر۳ = مرهت ح ع۲ = مرهپ ۷ = برمت ع ۶- فتن را ح ع۲ ایضاً درمرهٹ سر۲ = درمرهت ح ع۱ = در برمت ع ۸- ازلعل دیاقوت سر۲ ایضاً هرگوهرش سر۲ = هرگوهرے سر۳ ح ع۲ ۹- دهندو سر۳ ۱۰- هزارش سر۲ ع۲ ح = هزاراں ع ایضاً معبری سر۲ ایضاً تندخوشر دسر۲ ۱۱- رائ بیراه سر۳ ح ۱۲- چو موری کرده درخز سر۳ ع۲ ح = چو موری درخزیدن سر۲ = جو مور درخزیده ع ۱۴- چه کار آید تنے سر۲

شود روشن که این مه بر زمین کیست ‌‌‌‌ خدا این آفتابِ ملک و دین چیست

ز نورش چشم میدارد زمانه ‌‌‌‌ که گردد شمعِ گردون را زبانه

بدو رمه شود بدرے هلالش ‌‌‌‌ که ایمن باشد از نقصاں کمالش

غلط کردم که گردد آفتابے ‌‌‌‌ که کم بیند زوال و انقلابے

۵ ولے با این وجودِ مقبلِ خویش ‌‌‌‌ گرفتار است در دستِ دلِ خویش

نه روزش خشک گردد زیرِ چشم آب ‌‌‌‌ نه شب پهلو زند بر بسترِ خواب

همه شب با خیالِ غمزه درگفت ‌‌‌‌ مغیلاں زیرِ پهلو چوں تواں خفت

بجاں آید چو از شب زنده داری ‌‌‌‌ ز مطرب این غزل خواهد بزاری

غزل از زبان عاشق

۱۰ دمی بیدار باش اے بختِ با من ‌‌‌‌ مگیر از بهرِ کامی سخت با من

بداں هنجار کن پیوندِ کاری ‌‌‌‌ که یاری را دهی پیوندِ یاری

برافگن پرده زاں رخسارِ چوں بدر ‌‌‌‌ که روزم عید گردد شب شبِ قدر

مرا در دل غبارِ نازنین است ‌‌‌‌ که جانم در تهِ پایش زمین است

مرا در دیده سروی سرفراز است ‌‌‌‌ از آنم روز تا شب دیده باز است

۱- خدا این آفتاب : دین کیست س۲ ح ۳- بدرے س۲ ح = بدر ع ۴- که باشد آفتابے س۲ ۵- در دست س۱ س۲ ح ع۱ = از دست ع ۶- زیر چشم آب س۱ س۲ ع۱ = چشم پر آب س۲ = زیر سر آب ح ۹- عاشق گوید ع ح ۱۰- مگیر از بهرِ کامی سخت ع ح ح ع۱ س۲ حاشیه = مگیرام روز کامی سخت س۲ حاشیه = مگیر از روزگارِ سخت س۲ ۱۳- غبار ع = عتابِ س۱ ع۱ = غبارے س۲

چناں خورشید کوہست آسماں گیر	سفر خود میکند زاں شد جہانگیر
بہ از خورشید داں ایں کامراں را	کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را
بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا	مگر ہم زادۂ او شمسِ والا
خضر خانی کز اقبالِ مبینش	گواہی میدہد نورِ جبینش
۵ چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر	چو نامِ خویش خورشیدِ جہانگیر
ہنوزش تیغِ فتح اندر نہفتہ است	ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نصرت در نیام است	ہنوزش نافۂ امید خام است
ہنوز اندر طلوع است آفتابش	ہنوز اندر برافزونیست آبش
ہنوزش صبحِ دولت در نقاب است	ہنوزش دیدۂ بینش بخواب است
۱۰ ہنوزش بخت در تزئینِ بار است	ہنوزش دہر در تدبیرِ کار است
ہنوز اقبالش اندر کارسازیست	ہنوزش نخلِ تر در سرفرازیست
ہنوزش میرسد برگل صباہا	ہنوزش چرخ میدوزد قباہا
ہنوزش فتحہائے غیب پیش است	ہنوزش مژدہا ز اندازہ بیش است
زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج	تُتُق بالا کشد خورشید از برج
۱۵ جمالِ کار آں بختِ جہانگیر	بروں آید ز نشادُروانِ تقدیر

۱- خورشید ہم ہست ع = خورشید کیں ہست حج ح = خورشید کوہست س۱ = خورشید زہست ع۱ س ۳- بریں گونہ ع حج ع۲ = بدیں گونہ س۲ س۳ ۴- اقبال متینش س۱ ۵- جوانے پیر تدبیر س۲ س۳ حج ع۲ حج = جوان و پیر تدبیر ع- ۱۰- ترتیبِ بار س ۱۴- زمانہ باش س۳ ع حج = زمانے باش ع ایضاً بالا کند س۲ س۳ حج ع۲ = بالا کشد ع

چو جادو این فسون خواند از لب شاه | برون زد زهره این سحر از لب ماه

پاسخ از لبِ معشوق

خبر داری که بی تو در دلم چیست | ز هجرِ سینه سوزت حاصلم چیست
درونم خون شد آخر چند جوشم | می اندر آبگینه چند پوشم
۵ اگر زخمی رسد بر سنگِ خارا | برآرد بانگِ فریاد آشکارا
تو سنگین بین که در جانِ بلاکوش | خورم صد ضربتِ هجران و خاموش
بدرّد غازی از شمشیر تارک | مرا غم در جگر کارد پلارک
تو هم دانی که خود نتوان ربودن | بری زین کاشتن جز جان زدودن
مرا مادر بشیرِ ناز پرورد | تو گر نازم بجوئی چون توان کرد
۱۰ فضولست این که با این بختِ بدساز | کنم با چون تو صاحب دولتی ناز
همین بس نیست کز یادِ جمالت | همه شب عشق بازم با خیالت
شبی و خلوتی و چون تو یاری | ازین خوشتر نباشد روزگاری
سعادت نامه هر کس ز آسمان جست | مرا بس باشد این داغی که از تست
گر از غم آرزوئی نیست بر دست | غمت را زندگانی باد کو هست

۱-چو جادو س۱ س۲ حج ع۲ = با دو س۲ ۲-غزل از زبان معشوق گوید ع = پاسخ از لب معشوق گوید حج
۴-چند جوشم ح حج ع۲ = چند نوشم ع ۶-جانِ بلاکوش س۱ س۲ س۳ حج ح ع۱ = جانِ بلانوش ع
۸-خود نتوان س۱ س۲ = چون نتوان حج ع۲ ۱۰-بخت ناساز س۳ = بخت بدساز ع۲ = بختِ دمساز حج
۱۱-همین بس هست س س۳ ۱۴-گر از غم آرزوئی س۱ س۲ س۳ حج ع۲ = گر از عمر آرزویم ع۳

منم شاہی کہ چوں گردم صف آرائے ‌‌ — نیارد باد سودن بر زمیں پائے

زبونِ شوخ چشمے بیں کہ چونم — کہ با چندیں سپہ کردہ زبونم

جفا از دل شکایت از کہ خوانم — بلا در سینہ خنجر بر کہ رانم

چو شد گنجِ دل اندر سینہ تاراج — بفرقِ من چہ سود از گوہریں تاج

۵ چو عشق افگند در چہ بیژنی را — کشد سیمیں تنے روئیں تنے را

بکارِ عشق شاہی بر نگیرد — بغم صاحب کلاہی بر نگیرد

شہاں را گرچہ آئین است مشہور — کز ایشاں دورباشے کم بود دور

چو خواہد نرگسِ خوباں خراشے — نہ ہر غمزہ کم است از دورباشے

مرا گر توسنِ دل نیست در راہ — کمندِ زلف او ہم نیست کوتاہ

۱۰ گرفتم کنگرِ تاجم بلند است — نہ آخر حلقہ جائے ایں کمند است

بہ آبِ دیدہ غم پرداخت نتواں — کزیں لولو مفرح ساخت نتواں

سپیدم باد ایں چشمِ سیہ روئے — کہ از وے زرد رو گشتم بہر سوئے

ولے از خونِ دل صد شکر گویم — کہ یکدم می نخواہد زرد رویم

گر آید بر سر ایں روزِ جدائی — ق کہ یابد دیدہ زاں رو روشنائی

۱۵ کشم در دیدۂ نازک درونش — بہ بندم چشم و نگزارم برونش

چو زاں مردم شود ایں دیدہ آباد — مرا تا دیں باشد مردم او باد

۲- کردہ زبونم ر۲ ر۳ = گیرد زبونم س ح ۷- دور باشے کم بود س ر۱ ر۲ ح ع۲ = دورباش کم بود ع

۸- نہ ہر غمزہ ر۳ ح ح ع = نہ از غمزہ ع ۱۲- زہر سوے ح ح ع۲ ۱۳- ولیک ح ح ع۲ ۱۴- کے آید بر سر ر۳ ح ع۲

چو نتواں رشتۂ گردوں گسستن | ببایدل درونا چار بستن
بس آفت کاں نوید کامرانیست | بسا غم کاں کلیدِ شادمانیست
چہ داند طوطیِ کافتاں در دام | کہ از شکر دہندش طعمہ در کام
چہ داند باز چوں بندند پایش | کہ دستِ شاہ خواہد بود جایش
۵ بسا ہندو کہ گیرید در اسیری | کند شکرِ اسیری در امیری
ہمایوں طالعی باشد جواں بخت | کہ در کارش نگیرد آسماں سخت
بہر کامی کہ پیش آید نیازش | بصد ہنجار گردد کارسازش
نمو داری نہد در روے بہ تدبیر | کہ خلق از عزتش گردد عناں گیر
شرابی کش بود زاقبال بوئے | رسد در گوہریں جام از سبوئے
۱۰ گلی کو خواست والا دستگہ یافت | نیارد سوئے دیگر دست رہ یافت
دُری کو خواست شد بر افسرِ خاص | رسد در گنج شاہ از دستِ غوّاص
چو روزی مند را بردند جائے | ق کہ از روزی نہد بر گنج پائے
دراں حالت نباشد صاحبِ ہوش | کہ شکرِ منعمش گردد فراموش
خدایا ہر کرا نعمت دہی بیش | در آموزش سپاسِ نعمتِ خویش
۱۵ کنوں زینجا بنامہ باز گردم | بگردِ نکتہ ہائے ناز گردم

۱۔ درو ۲، ۳ حہ = برو ع ۱، سا ۲۔ چہ داند سا ۲، ۳ حہ ع ۱ = نہ بینی ع الیضاً ہم از شکر ع۔ نہندش حہ ۱۲۔ روزی شاہ را سا حہ ع ۱ ۱۳۔ شکر نعمتش سا ۲، ۳ حہ = شکر منعمش سا ع ۱ ع ۲ ۱۵۔ نکتہ ہائے راز سا ۲ ع ۱ = نکتہ ہائے ناز سا ۳ حہ

ز دوری تا کیم این دیدهٔ بی نور — کم از نظّارهٔ کت بینم از دور

چو خوابم شد حرام اندر خیالت — حلالم کن نگاهی در جمالت

چو دست از کام ماند کهتران را — نوازش شرط باشد مهتران را

نه ابر احسان همه بر منعم آرد — بکشتِ خوشه چینان نیز بارد

۵ برد گر چه آفتاب از قصرها زنگ — مدان کز فرجهٔ موشان کند ننگ

درت معذور دارم نیز شاید — که دریا میهمانِ چشمه ناید

چه جوید پیل ره در خانهٔ مور — که نی از حیله در گنجد نه از زور

گرم بنوازی و گر جوئی آزار — خدایت یار بادا در همه کار

آغاز انشعابِ عَشِقهٔ عشق خضر خانی از شاخ سبز و تر دولرانی

۱۰ همیشه دورِ چرخِ لاجوردی — نداندیشهٔ جز ره نوردی

ز دورش هر یکی گردش بکاریست — بزیرِ هر یکی دیگر شماریست

بیار آید یکی را گوهری مهد — که بنشاند دران مهدش بصد جهد

کند آن دیگری را خانه تاراج — که پوید بر در هر خانه محتاج

چو نی امید پاینده است و نی بیم — خوش آن کس کو نهد گردن به تسلیم

۲- چو خوابم نسخه ۳ ح ع ۱ = چه خوابم ع ۳- دست از کام نسخه ۱ نسخه ۲ ح ع ۱ = دست از کار ع ۹- انشعاب عشیقهٔ عشق خضر خان ع ح ع ۲ = انشعاب عشیقهٔ عشق خضر خانی ح = بر آمدن عشقهٔ عشق خضر خانی نسخه ۳ ۱۱- بکاریست اور قافیہ مصرعهٔ ثانی شماریست ح ع ۱ ح ۲ س ۱ س ۲ س ۳ = بکار است و شمار است ع

چو تیغ افشاند بر وی خانِ مغفور — رمید آں تیرہ دل چوں سایہ از نور
سپہ دنبال کرد آں محترم را — ستد زاں کعبۂ گبراں حرم را
حرمہائے مہینِ رائے والا — سراپا غرقہ در لولوئے لالا
بدست افتاد باپیل و خزانہ — جہانی پر شد از رانی و رانہ
۵ بتانی نے ستان دیدہ نی ماہ — نہ چشم بد درایشاں یافتہ راہ
سر آں جملہ خوبانِ گل اندام — پری روئی کہ کنولا دی بدش نام
چو دیں زار جمندی نازنیں خوئے — چو جاں پوشیدہ از بینندگاں روئے
نہ در توئی خرش موری خزیدہ — نہ بادِ تند بر رویش وزیدہ
گرامی آفتابے سایہ پرورد — ولے خورشیدش از ہیبت شدہ زرد
۱۰ امانت دار آں خانِ جہانگیر — کہ از عصمت برآں آہو نزد تیر
بفیروزی چو باز آمد از آں فتح — بہ پیشِ تختِ شہ زد بوسہ بر سطح
بعرضِ بارگاہ آورد در پیش — متاع و پیل و اسپ و زر زحد بیش
ہنانی تحفۂ کاں پیشکش کرد — ہماں نازک تنانِ ماہوش کرد
سر آں جملہ کنولا دیّ رانے — سزائے خدمتِ تختِ کیانے
۱۵ چناں ماہی و آں انجم بدنبال — بفرماں در حرم رفتند در حال

۲- دنبالہ کرد س۲ ۳- غرقہ س۲ ح ع۲ = غرق ع ۵- درایشاں س س۲ س۳ ح ع۲ = بدایشاں ع ۶- شدش س س۲ ح ع۲ = بدش س۳ ع ۸- موئے خزیدہ س۲ س۳ ۱۰- امانت دارِ آں س۳ = امانت داری س س۲ ح ع۲ = امانت داری از ع ۱۳- نازک تنانِ س س۲ = نازک بتان ح ع۲ ۱۴- سزائے خلعت در س

چنیں خواندم دراں دیباچهٔ راز — که هر حرفی ازو میکرد صد ناز
که چوں شاهنشهِ جمشید مسند — علاء الدین والدنیا محمد
بملکِ دهلی از عونِ الهی — برآمد بر سریر پادشاهی
سری کز بادِ کیں دیدش خطرناک — بآبِ تیغ کردش طعمهٔ خاک
۵ هم اندر هند رایاں را رهی کرد — هم از تاتار غزنیں راهی کرد
چو کرد از خونِ گبراں خاک را سیر — بدریا خواست شوید خونِ شمشیر
خود از خونے چنیں زینگونه محراب — بدریا پاک گردونی بهر آب
مگر میخواست آں خورشیدِ بے میغ — که دریا را کند خشک از تفِ تیغ
بفیروزی فرستد قلبِ شاهی — ز برجِ مه بمنزل گاهِ ماهی
۱۰ الغخانِ معظم را بفرمود — که لشکر جانبِ دریا کشد زود
صنم خانه که برشد تا ثریا — دراندازد نگوں در قعرِ دریا
چو زانسو رفت الغخانِ ظفر یار — برانساں کرد ز آئینِ ظفر کار
که داد آں ملک و دولت را بتاراج — ز رای ورانه بستد رایت و تاج
دراں حد کرن رائے بود با نام — بقدرت کامگار اندر همه کام
۱۵ ازو رایانِ ساحل در تف و تاب — رواں در بحر و بر فرمانش چوں آب

۷- خونے چنیں س۳ = خونے چناں ع۲ = خونِ چنیں ع س۱ س۲ ح - زینگونه س۱ = زانگونه س۱ س۲ ع۱ ح ۸- بگرمی خواست س۱ س۲ ع۲ ۱۱- پرشد ح ۱۲- چو زانسو رفت ح ع۱ ح۲ = آنسو رفت ع ایضاً بدانساں ح ع۱ ح۲ = برانساں ع

همیکرد آنچنان خدمت بدرگاه | که حاصل میشدش خوشنودیِ شاه
شبی خوش دید دارای زمن را | بعرض آورد رازِ خویشتن را
نخست اندر دعا لب را زبان داد | زبانرا در دعاگوئی عنان داد
که شاها تا ابد مسندنشین باش | بشاهی خسروِ روی زمین باش
۵ همیشه بر سریرِ ملک جایت | سرانِ ملک را سر زیرِ پایت
بیادت هرکه نبود بر زمین شاد | اگر خود آسمان باشد زمین باد
پس آنگه با دلِ پُر بیم و امید | بشرحِ حال شد لرزنده چون بید
که از شاخِ جوانی بر درختم | دو غنچه ناشگفته داشت بختم
چو زینجا بادِ اقبال آنطرف تاخت | مرا زانجا ربود این جانب انداخت
۱۰ شدم من خوش ز بختِ روشنِ خویش | ولی ماند آن دو گل در گلشنِ خویش
یکی زان دو پسر داندر جوانی | پرستارانِ شه را زندگانی
دوم مانده است و چون پیوندِ خونست | دلِ من بهرِ آن خون بی سکونست
دمی گر مهرِ شه بر بنده تابد | بگرمی خون بخون پیوند یابد
ازین پیوندِ فرزندی بمادر | نیاید پائی شه فردا برآرد
۱۵ چو شه را در شد این دیباجه در گوش | نموداری دگر رو دادش از هوش
بدل میگشت جستن هر زمانش | پرستاری ز بهرِ خضر خانش

---

۴ - مسندنشین باش - زمین باش سر۳ ع۱ = مسند نشین باد زمین باد سر۲ حج ۶ - در زمین سر۲ حج
۱۲ - مانده است آن سر۳ = مانده است چون سر۲ حج ع۱ = مانده است و چون ع

مہ اندر برج شد چوں لعل در دُرج — و بالش را شرف رو داد زاں بُرج
چو آمد در شبستانِ شہ آں شمع — پریشاں خاطرش گشت اندکی جمع
چناں افشرد بہرِ بندگی پائے — کہ کرد اندر دلِ شاہِ جہاں جائے
کسے کش بخت و دولت پائے گیرد — بچشم بختیاراں جائے گیرد
۵ ہر آں فعلے کزو گردد پدیدار — شود منعم بصد جانش خریدار
پرستاری کہ دولت یار باشد — ہمہ کارش جمالِ کار باشد
چہ نیک اختر کسے کز بخت فیروز — شود پیشِ بزرگاں خدمت آموز
چو خاکِ تیرہ گیرد دامنِ باد — نماند ابر را زو دامن آزاد
چو پیچش با چنار افتد کدُو را — چنار از خویش برتر دارد اُو را
۱۰ غرض القصہ کنولادیؔ رانی — دو دختر داشت گاہِ کامرانی
چو رانی سوئے حضرت شد بیکبائے — بماند آں ہر دو گوہر در کفِ رائے
چناں اُفتاد حکمِ ایزدِ پاک — کہ شد دُرِّ بزرگ اندر دلِ خاک
دویم را عُمر شش مہ بود رفتہ — کہ بود آں شش مہ ماہِ دو ہفتہ
پری روی زمردم حور زادہ — سپہرش نام دیولدی نہادہ
۱۵ ہمی آراستش مشاطۂ بخت — ہمیدادش سعادت مژدۂ تخت
چو کنولادیؔ آں دُر را صدف بود — بخدمت پیشِ شاہِ بحر کف بود

---

۵ - بصد جملش ۳ حاشیہ ۱۳ - شش مہ ۲ سر ۳ حج ع ۲ شش سے ع ۱۵ - مژدن برتخت ۲

برآنسو نام زد گشتند در دم | الغخانِ معظم پنجمیں ہم

امیرانِ دگر با جیش و انبوه | که از پامالِ اسپاں سرمه شد کوه

چو در گجرات رفت آں لشکر سخت | بخاک افگند رائے کار داں رخت

ہمیدانست کو را نبود ایں زور | که پیشِ قلبِ جم بندد صفِ مور

۵ چو آں جانی صلاحِ جان و تن دید | ہزیمت را سلاحِ خویشتن دید

بجنبیت راند و بیروں شد شتاباں | چو بادِ تند در کوه و بیاباں

نبُرد از ہمدماں و خون و پیوند | بجز خاصِ شبستاں لعبتے چند

نہاں از دیدهٔ مردم پری وار | بسوئے دیوگیر افگند رہوار

رسید آنجا و گشت ایمن زخونریز | عناں را نرم کرد از جنبشِ تیز

۱۰ چو سنکھن دیو پورِ رای رایاں | بشد آگاه زآگاہے سرایاں

که کرن از گوجرات آمد بریں سوئے | زتابِ تیغِ ترکاں تافته روئے

به پرده دختری دارد نهفته | گلی پوشیده روئے ناشگفته

لطافت مایهٔ چوں آبِ باراں | سزائے تختگاهِ تاجداراں

۱- پنجمیں ح ع۲ = پنجمی سر۳ = اینچنیں سر سر۲ ۲- جیش وانبوه سر۱ = جیش انبوه سر سر۲ ح ع۲ ۵- چو آنجانے صلاح سر سر۲ ح ع = چو آنجانی سلاح ع۱ = چو آنجا بے سلاح سر۲ ایضاً صلاحِ خویشتن ع ح = سلاح خویشتن ع۲ ۷- ہمدمانِ سر ع۲ = ہمدمان و سر سر۲ ح ع- خون و پیوند سر۱ = خویش و پیوند سر ح = خویش پیوند ع۲ ۹- نرم کرد سر سر۲ = گرد کرد سر ع۲ = سُست کرد ح = گرم کرد ع ۱۰- بسنکھن دیو سر سر۲ ح = بہ سنکھن دیو سر۳ = چو سنکھس ع = سنکیں دیو ع۲ ایضاً شد آگاہی سر سر۲ سر۳ ح ع۲ = بشد آگاه ع ۱۱- بدیں سوئے سر۳ ح = بریں سوئے ع ع۲

موافق بازخواندش دردل آں گفت　　ستاں خواست تا مہ اکند جفت
برائے کارداں فرماں فرستاد　　کہ مارا بخت آگاہی چناں داد
کہ داری درسرائے دولتِ خویش　　مبارک روئے دُختے دولت اندیش
چو برطغرائے فرماں دیدہ سائی　　زدو دیدہ فرست آں رُوشنائی
۵ کہ گرددبیتِ ایں خورشید معمور　　شود روشن شبستانش بداں نور
سریر آرائے ملکِ ہندواں کرن　　کہ بدصاحبقراں رائے دراں قرن
ازیں شادی کہ آمد ناگہانش　　نگنجید اندرونِ پوست جانش
کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید　　دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید
چو با چشمہ کند بحر آشنائے　　شود آں چشمہ ہم بحر از روائے
۱۰ براں شد کاں طرب را کار سازد　　علم بر پشت پیلاں بر فرازد
متاعِ قیمتی صد پیل بالا　　ق　زدیبا وخز ولولوئے لالا
دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں　　کہ گنجد درخیالِ ہوشمنداں
پس آنگہ با ہزار اُمیدواری　　نشاند نازنیں را در عماری
فرستد سوئے دولتخانۂ تخت　　کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت
۱۵ دریں اثنا چناں شد شاہ را رائے　　کہ بستاند ازاں رائی کرن جائے

۱- باز گفتش س ع۲ = بازخواندش ع۲ س۲ س۳ ح　۲- نامہ فرستاد ع = فرماں فرستاد س۱ س۲ س۳ ح ع۲ ایضاً چناں داد س۳ ع۱ = چنیں داد س۲ ع ح　۳- مبارک روئے دختر س۲　۱۱- قیمتی س۱ س۲ س۳ ح ع۲ = قیمت ع
۱۴- نشاند نازنیں را س۳ = نشاند آں نازنیں را س۲ ح

چو کرن از تابِ تیغش برق سان جست — حرمها زو چو ابر از باد بگسست
دران جنبش دو لرزانی که بخشش — بری میخواست چیدن از درختش
دوان می شد بہ پشتِ باد پائے — چو گل کش باد برگیرد ز جائے
بہ پیکاں گوش او کز اوج وا ز پست — بسانِ تیر میشد شست در شست
۵ غرض ناگہ رسید از غیب تیرے — کہ تیرِ چرخ زاں بر زد نفیرے
بماند آں رخش آتش پائے سرکش — گرفت ماہ شد در برجِ آتش
سپہ کش پنجمیں نزدیک تر بود — رسید و در عنانش پنجہ زد زود
ازاں گل برگ وزنِ لالہ بازو — ق — گراں شد پنجمیں را چوں ترازو
امینِ شاہ بود آں گرگِ خونریز — ندید از بیم سوئے آں برہ تیز
۱۰ بعصمت ہم بداں ساں بہرماں پوش — الغخاں را رسانید از سرِ ہوش
الغخاں در حرم میداشت مستور — چو فرزندِ خودش در پردۂ نور
چو فرماں شد کہ آں ریحانِ فردوس — بشہر آرند چوں برجیس در قوس
رسانیدند در ایوانِ جمشید — بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید
کنوں بیں کاخترِ ہر ہفت کردہ — چہا بیروں دہد از ہفت پردہ
۱۵ بیا مطرب بساز ابریشمی چنگ — بریں شادی کہ آمد دوست در چنگ

۴۔ بہ پیکا گوش اوج ع۲ حہ = بہ پیکان گوش خود ع ۷۔ پنجمی س۳ ۱۰۔ بدانسان بہرمان س۳ = برانسان بہرمان ع ع۲ = بدانسان پرنیان حہ ۱۴۔ کاخترے س ایضاً جہاں ع۲ حہ۔

طمع در بست شکهن تا بصد جهد ‌ ‌ ‌ برد در برج خویش آن ماه را مهد
برادر را که بهیلم بود نامش ‌ ‌ ‌ بخواند و کرد حمّالِ پیامش
برآنسو رفت بهیلم دیو چوں باد ‌ ‌ ‌ بهاں را زِ مهمانے بروں داد
چو کرن آزردهٔ بختِ پریشاں ‌ ‌ ‌ حمایت جوئے بود از سوئے ایشاں
۵ نیارست اندر آں پیغام نه کرد ‌ ‌ ‌ ضرورت باز حَل پیوندمه کرد
نشانیها که باشد شرطِ ایں کار ‌ ‌ ‌ بمقداری که رایاں راست مقدار
همه یک یک به یکدیگر سپردند ‌ ‌ ‌ به صد دریا یکے گوهر سپردند
دو جانب چوں فراهم گشت تدبیر ‌ ‌ ‌ رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر
فرستادند بر بومے همائے ‌ ‌ ‌ مهِ روشن بکامِ اژدهائے
۱۰ چو یک فرسنگ ماند اندر تگاپوئے ‌ ‌ ‌ که اندر دیو گیر آرد پری روئے
سپاهِ شه که بود اندر پئے کرن ‌ ‌ ‌ که کردی در زمانے کارِ یک قرن
چو با دِتّند زد ناگه برایشاں ‌ ‌ ‌ همه جمعیّتِ خس شد پریشاں
بکوه و دشت سر زد کرنِ سرکش ‌ ‌ ‌ سپاهی در عقب چوں کوهِ آتش
چناں بگرفت ز اندیشه سرِ خویش ‌ ‌ ‌ که چوں اندیشه ناپیدا شد از پیش
۱۵ دلاور پنجمیں کو مرد گو بود ‌ ‌ ‌ بفرمانِ الغخاں پیشرو بود

۱- طمع بربست [۳] ح ۲- برادر رای بهیلم دیو ح = برادر را که بهیلم دیو ع [۲] ر [۱] = برادر را که بهیلم بود ر [۳] ع
۱۰- آرد ر [۳] = آید س ع [۱] = آمد ح ۱۴- ناپیدا شد از پیش ح ع [۱] ح = ناپیدا از سر پیش ع
۱۵- دلاد پنجمی ر [۳] ایضاً الف خاں س ر [۲] ر [۳] ح

زہی اقبالِ آن خاکِ رہ افسوس | کہ نعلِ توسنت میزد برو بوس
ولیک از دست با دم آہ و صد آہ | کہ نقشِ بوسہ برمی چید زان راہ
فلک زین آرزو می مُرد کای کاش | ہلالم نعل بودی در تہ پاس
گذشتہ است آنکہ چون افسردۂ چند | دلم بودی بخورد و خواب خُرسند
۵ کنون دل را زمانِ بت پرستی ہست | حریفِ عشق را آغازِ مستی ہست
شراب دوستی دہ تا نہانی | بروئے دوست نوشم دوستگانی
نوازندہ چو زین دستان بپرداخت | دگر سازندہ دستانِ دگر ساخت
بپاسخ از زبانِ دلبرِ نو | روان کرد این غزل در مزمرِ نو

پاسخ از لبِ معشوق

۱۰ زمانہ بین چہ سان شد کارسازم | چہ درہائے سعادت کرد بازم
بہ بے مہری نخستم کرد تاراج | ز مہرم داد زان پس مژدۂ تاج
نگہ کن تا چہ میمونست بختم | کہ سر بر ماہ زد میمون درختم
نسیمے خوش وزید از سبز گلشن | کہ از وے تازہ گشت این جانِ رُوشن
مرا چون گل ز شاخِ ناز برکند | بدولت خانۂ اُمید افگند
۱۵ کنونم اعتماد بخت خود ہست | کہ گلبوئے شود از بوئے من مست

۳- فلک زین آرزو می مرد سر۱ سر۲ ع۱ = فلک این آرزو می برد سر۳ ہم - بخورد و خواب سر۱ سر۲ سر۳ ع۱ = بخواب خورد خورسند ع ۵- حریفِ عشق سر۱ سر۲ سر۳ ع۱ = حریفِ عیش ع ۹- پاسخ از لب معشوق سر۱ سر۳ ح ع۱ = پاسخ از زبان معشوق بہ عاشق سر۲ = پاسخ از زبان معشوق گوید ع ہم ۱۴- شاخِ ناز سر۱ ح ع۱ = شاخِ تازہ سر۲ سر۳ ۱۵- اعتماد بخت سر۱ سر۲ سر۳ ہم ع۱ = اعتقاد بخت ع

بداں تاں کند در سینہ بخواست ‏ روان کن ایں غزل در پردۂ راست

غزل از زبان عاشق

چہ رویست اینکہ چشم کرد روشن ‏ چہ بویست اینکہ مجلس کرد گلشن
نہ ماہ آسماں را باشد ایں روئے ‏ نہ فردوس بریں وارد چنیں بوئے
۵ رخے دیدم کہ جاں را زندگی داد ‏ ولے دل را نوید بندگی داد
ازاں رو عیش فرخ زاد در من ‏ چناں روئے مبارک باد بر من
بیا اے زندگانی بخش جانم ‏ کسے کز تو زید نہ از جان من آنم
نہم بر دیدہ پائے جانفزایت ‏ ولیکن نیست آں تعظیم پایت
ستانم دیدہ از خورشید وامے ‏ کہ تو خوش خوش براں بالا خرامے
۱۰ براہی کامدے ہمرہ کہ بودت ‏ دل افروزِ کہ و بیگہ کہ بودت
خوش آں بادی کہ از صحرا و از دشت ‏ بگرد اگرد رویت داشت گلگشت
کدامی گرد در زلفِ تو رہ کرد ‏ کز آبِ دیدۂ خود شویم آں گرد
کدامی مرغ بر سر کرد پرواز ‏ کہ سازم در زمانش طعمۂ باز
فروغت در کدامی خاک پیوست ‏ کہ از دریوزہ خورشید دمہ رست
۱۵ ولے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک ‏ ہم از خونِ دلِ خود شویمش پاک

۱۔ بردن کن حم ۲۔ عاشق گوید ع حم = عاشق گوید معشوق بندہ نواز سا۱ یہ غزل تمام و کمال نسخہ حم میں متروک ہوگئی ہے ۷۔ نرجان سا ع۱ = اے جان سا۲ سا۳ = بیجان ع ۱۰۔ دل افروزِ سا۳ ع۲ = دل افروزے ع
۱۴۔ دریوزہ سا۱ سا۲ سا۳ ع۱ = در ویزہ ع۔ خورشید دمہ سا۱ سا۳ ع۲ = خورشید مہ سا ع

گرم شدن چشم دولرانی در روی شمس الحق والدین خضرخان و از تاب مهر آب در چشمش گشتن و مهربان گشتن آن چشمهٔ مهر بر آن نیلوفر هندی چون شعاع خورشید از صفا بر زمین افتادن

چه خوش باشد در آغاز جوانی | دو بیدل را بهم سودای جانی

۵ گه از ابرو بیان راز کردن | گه از مژگان عتاب آغاز کردن

گهی از گوشهای چشم خواندن | گهی از دورباش غمزه راندن

ازین جان دادن و ازوی ربودن | وزین گفتن جفا وزوی شنودن

ازین با خویش خون در گریه خوردن | ازو در لب بدزدی خنده کردن

ازین کندن بحسرت سینهٔ ریش | ازو دیدن ندادن ل سوی خویش

۱۰ ازین در پیش محرم غم گشادن | ازو پای رقیبان بوسه دادن

ازو شوخی وزین در غم نشستن | ازین زاری وزو رو برشکستن

ازین چون دشمنان سخت بازو | خدنگ دوستی کردن ترازو

ازو ناوک درون جان گرفتن | بصد جان لذت پیکان گرفتن

فشرده عشق در جانها قدم سخت | خرد برده بصحرای عدم رخت

۱۵ وکیلان بلا در فتنه مشغول | عملداران غم را کرده معزول

---

۴ شمس الحق خضرخان سر۳ ۳ - از صفا سر۳ = بصفا سر سر۲ حر ۷ - ازو گفتن سر۲ سر۳ ع ۲ - زین شنودن سر۳ ع۲ ۹ - سینهٔ ریش سر۱ سر۳ ع۲

= سینهٔ خویش سر حر ۱۰ - رقیبان سر۳ = رقیبش حر ع۲ ۱۱ - وزو رو برشکستن سر۱ = وازوی برشکستن حر حر ع۲ = وازدی برگسستن ع

گواهی میدهد خاطر بر آنم — که باقی عمر جز دولت نرانم

شود پیوند من با مهربانی — که بندم در وفاش از مهر جانی

سر خود در ره او خاک سازم — ز بهر بودنش جان چاک سازم

براهم طایر میمون زد این فال — کت از فرخ رخے فرخ شود حال

۵ بر آن فرخنده فال امیدوارم — که گردد اختر فرخنده یارم

مرا خود هست در طالع شماری — که دُر گردم بتاج تاجداری

گر اختر صادقست این پایه یابم — ز دُرّ ہائے فلک پیرایه یابم

وگر قلب اند گوهر ہائے افلاک — بقلبے نیز خوش باشد ہوسناک

عروسے کش ہوس بیش است یا کم — زُمُرُّد سازد از مینا بخاتم

۱۰ ز ہندستان غزالے شیر مستم — که از یک غمزه ترکستان شکستم

رسیدم تا ز چشم آہوانه — دوانم ہر طرف تیر روانه

دلی را مرغزار خویش سازم — جوان شیرے شکار خویش سازم

درین ناوک زنی و کینه توزی — شکار جان شکارم باد روزی

شکار جان شکارم خضر خان باد — که چون خضرش حیات جاودان باد

۴- براہم طایر میمون س۱ س۲ س۳ حج ع۱ = برایم طالع میمون ع ۸- بقلبے س۱ س۲ س۳ حج ع۲
= بقلب ع ۱۰- غزالے س۲ س۳ حج ع۲ = غزال ع س ۱۱- تیر دوانه حج
= تیر روانه س۱ س۲ س۳ ع۲

شد است از بهرِ تزویجت مُهیّا — که گردد خانه زاں ماہت ثُریّا

چو خاں را آمد ایں دیباجه در گوش — ز شرمِ شاه بانو ماند خاموش

دراں شرمندگی زایواں بروں رفت — ولیکن مهرش اندر جاں دروں رفت

درآں دم بود خاں ده ساله راست — کہ ایں هنگامۂ شادیش برخاست

۵ دَوَلرانی بقدرِ هشت ساله — دو هفته ماه را بسته کُلاله

همه دندانش مستِ شیرِ بُدر است — ازاں مستی همی اُفتاد مینخاست

برادر داشت در هر وصف شایاں — چراغ افروزِ گوهرهائے رایاں

بصورت اندکی باخانِ کشور — مشابه بود همچوں روئے بازر

زهجرِ آں برادر در نهانش — غمے میزاد هردم توانانش

۱۰ چو دیدی روئے خاں چیزے ازآنساں — ازاں رو نقشِ خانش بود درجاں

چناں بے سلخ ماهی را تهِ پوست — بمهرِ آں برادر داشتی دوست

نمیدانست چوں او نیک و بد را — گماں بردی برادر جفتِ خود را

ولیکن بود خانِ اعظم آگاه — که از نه طاق جفتِ اوست آں ماه

بدیں خوش بود و آں بازِ شکاری — که زانِ اوست کبکِ مرغزاری

۱۵ بریناں مهرِ آں هردو دل افروز — چو ماهِ نو همی افزود هر روز

۴- ایں هنگامه عاد= آں هنگامه ع[۲] ۶- مست از شیر سا[۳] ۸- مشابه گونه سا[۳]- رویش برابر ع= رویش بازر ح سا[۲] سا[۳] ب= همچوں روئے بازر سعکا نحہ ۱۰- بداناں سا[۲] ۱۱- درته پوست سا[۳] ح

۱۴- صیداوست سا[۳] حاشیه

بخونریزی کرشمه تیر در شست — نهاده دل شده جاں برکفِ دست
درونِ جان خیالِ زلف و بالا — چو دزدِ خانگی جاسوسِ کالا
هوائے دل بکنجِ سینه پنهاں — چو طرّاران بافسوں بردنِ جاں
جفائے کاید از جاناں پیاپے — بعزّت در پزیرد عاشق از وے
۵ مےِ تلخست جورِ گلعذاراں — که هرچندش خوری باشد گواراں
هر آتش کاں بفروزد بتِ سیم — خلیلاں را بود باغِ براهیم
وگر شد هر دو دل زیں شعله معمور — بنامیزد زهے نورٌ علیٰ نور
خضرخان و دولرانی دریں کار — دو دل بودند یکدیگر گرفتار
کنوں حرفی که من خواندم دریں لوح — چنیں بخشد بدلها راحت و روح
۱۰ که چوں آمد دولرانی بدرگاه — بشارت یافت از بختِ نکوخواه
برسمِ بندگی برپائے مے بود — بفرشِ خاص جبهت سائی مے بود
بفرخ روزی اندر خلوتِ قصر — خضرخاں را بخواند اسکندرِ عصر
اشارت کرد بانوئے جهاں را — که بیروں افگند رازِ نهاں را
خلف را از خلیفه گوید ایں راز — که گشتت بخت و دولت کارپرداز
۱۵ دولرانی خجسته دخترِ کرن — که نارد چرخ چوں آں مه بصد قرن

۲- زلف و بالا ئہ ب ع حج عا = زلفِ بالا ع ۳- بافسوں ئہ = درافسوں ب ح ع۲ = درافیون س حج ۴- بعشرت کا ۶- بتِ سیم ئہ ۷- نورٌ علیٰ نور ئہ د ۸- بودند یکدیگر ئہ ئہ ب ع۲ حج = بون بیکدیگر ع ۱۵- چوں اومه ئہ حج ب ع۲

زلیخا نعمتِ دیدار در پیش — نبودی سیریش از یوسفِ خویش
چنیں تا ہشت سالہ دختر رائے — نہاد از دَورِ گردوں بر نہم پائے
خضر ہم شد براں حالت کہ کو شد — کزاں چشمہ زلالِ خضر نوشد
بسلطاں میرسید از ہر جریدہ — نسیم آں بہارِ نو رسیدہ
٥ کہ بادش در پئے غنچہ شگافیست — ولے ابرِ حیا در پردہ بافیست
مہینِ بانواں را جُست یک روز — نہانی گفتش اے شمعِ شب افروز
خِضر خاں چوں بسر سبزی چناں گشت — کہ خواہد عالمے را سائباں گشت
بباید کرد نخلے ہمنشینش — کہ برخوردار گردد میوہ چینش
پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را — ہم آں معصومہ پردہ نشیں را
١٠ کہ چوں خالِ خضر خاں الپخان است — کہ زیبِ چہرۂ دولت بدان است
بُدرجِ عصمتش دُرِّیست مستور — کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش با ہزاراں ارجمندی — بعقدِ آں زُمرُّد عقد بندی
چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را — نویدِ خواستگاری داد مہ را
بسوئے الپخاں فرماں فرستاد — ازاں اندیشۂ خیرش خبر داد
الپخاں کاں بلندی یافت از بخت — پذیرفت آں مبارک مژدہ از تخت

۴۔ تمام نسخوں میں بہار ہی سوائے ع کے۔ مگر اس میں بھی بہار کو چھیل کر نہال بنایا گیا ہے ۵۔ ابرِ حیا[۳] = بردی حیا[۲] ح ہ د = روئے حیا ع[۲] ۶۔ مہینِ بانوان س[۳] ح ب د ع[۲] = مہیں بانوے خود ع
۸۔ تازہ نخلے س[۳] ۱۱۔ از نور س[۳] د ح = از دور ح ع[۲]

ببازی بود شاں عشقی که یک دم — نبودندے جدا در بازی از ہم
نبُد چوں عشق در بازی مجازی — شد آں بازی در آخر عشق بازی
چو طفلانے که باہم لعب سازند — بہم گہ طاق و گاہے جفت بازند
نہانی باختندی آں دو مشتاق — ز طاقِ ابرواں ہم جُفت و ہم طاق
۵ بہر بازی گہے چوں خورد سالاں — دویدی خورد شیری با غزالاں
بریں آئیں که تا بگذشت سالے — سری برزد ز باغش ہر نہالے
شناسا شد دولرانی ہم از بخت — که بختِ اوست ایں فرماندہِ تخت
بطالع ہست در بہتر زمانے — قرانش با چناں صاحب قرانے
فلک چوں سروری بخشد سری را — کند پیوند او نیک اختری را
۱۰ کند چوں زُہرہ با برجیس دیدار — سعادت ہا بدہر آید پدیدار
شدی ہر سو که آں خورشید پایه — صنم رفتی بدنبالش چو سایه
نبودی ز و جدا درگاہ و بیگاہ — چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ
دویدی شمسِ والا ہم پس و پیش — ز تابِ مہر سوئے سایۂ خویش
بیکجا خوردِ شاں بودی جدا خواب — نخوردندی دمے بے یکدگر آب

۱- ہردم ب ایضاً از بازی ح ۴- آں دو مشتاق س۱ س۲ س۳ ح ب ع۲ د = ہر دو مشتاق ع
۶- بدیں س۳ ح ایضاً ز باغش س۳ ع ح ب د = بباغش ع - ہر نہالے س۱ س۲ س۳ ح ب ع۱ د ح =
نونہالے ع ۷- زان اوست س۱ = جفتِ اوست س۲ ب د ۱۰- چوں زہرہ س۱ س۲ س۳ ح ع۱ د =
زہرہ چو ع ۱۳- که ماند مہر س۳

زیادِ او شود آسوده جانش — نیاساید ز نامِ او زبانش
دو فرقد را فتد سوگندِ باین — دو مه را بُعدِ ممکن نیست کاین
بُرند از هم دو پیکر آشنائی — میسّر نیست ایشاں را جُدائی
صواب آں شد که دو لولوئے هم دُرج — شود هر یک چراغے در دگر برُج
۵ خوش آمد ایں سخن بانوئے شه را — دو منزل شد معیّن هر دو مه را
بجائے شه شد و جائے دگر دوست — دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست
همیں شد رسمِ دورانِ ستم ساز — که نتواند دو کس را دید دمساز
کجا برُج از دو کوکب کرد معمور — که باز از یکدگر نفگندشاں دور
کجا دو مرغ را خانه بهم ساخت — که باز اندر میاں سنگی نینداخت
۱۰ فلک کو بندها می برّد از بند — چه شک گر بگسلاند هر دو پیوند
غرض هر یک بخلوت جائے خود رفت — بپائے دیگراں نه از پائے خود رفت
پس از یک هفته آں ماهِ دو هفته — بخدمت آمدی از تاب رفته
خِضِرخاں کردی از دورش نگاهے — برآوردی ز دل دُزدیده آهے
دولرانی هم از دُنبالهٔ چشم — بدیدی و فگندی شعله در یشم
۱۵ خِضِرخاں رسمِ رحمت کردی مونس ازپیش — چنیں کردی سلامِ دلبرِ خویش

۱- نیاساید ح ب ح۲ ۲- پیوند با ان ح۲ ایضاً نیست ممکن بُعد ر۲ ۴- این دو لولوئے درج ر۳ ء
۷- همیں شد رسم س ر۳ ح ح۲ ع۲ د ء حا = همی رسمت ر۲ = همی شد رسم ع ۱۰- بند با ح ح۲ د = بندها ع ع۲
ایضاً چه شد ر۳ حاشیه ۱۵- ازپیش س ر ر۳ ب ء ح ع۲ د ح۲ = درپیش ع

مهیّا کرد با صد زینت و زین — ز بهر چشمِ ملک آن قرة العین
شدند اهل حرم زین نکته آگاه — درون رفتند پیشِ بانوئے شاه
برسمِ بندگی و نیک خواهی — نمودند اندراں درگاه شاهی
که دُخت الپخاں چوں شد مقرر — که گردد همنشیں با خانِ کشور
۵ نه او بیگانه شد از دور پیوند — که او هم شاه بانو راست فرزند
خضرخاں کز بهارِ زندگانی — بهر سُو میزند شاخِ جوانی
نباید کاں گُلی کش بار گردد — ز خارِ غیرتش افگار گردد
ازیں مهر که گیتی زوست گلشن — نمو داری که ما راهست روشن
برایں آتش اگر خاشاک پوشیم — چو روشن تر شود ناکه بجوشیم
۱۰ همانا خان برخوردارِ نوخیز — بباغ حُسن دارد رغبتے تیز
چو غنچه دل بشاخِ سبز بسته است — ز گلرویانِ دیگر باز رسته است
بهر بادی درد صد جامه چوں گل — نه ریحاں دامنش گیرد نه سنبل
ازآں گاهی که دختِ کرن گجرات — حوالت کرد شاهنشه بداں ذات
بگوشِ او که ایں گفتار در شد — توگوئی در تنش جانِ دگر شد

۴- مقدر س۱ ۵- بیگانه شد دور س۳ ب کا = بیگانه شد از دور س حج ه ع۱ د ۷- یار گردد س۱ س۲ ب عکا = بار دارد س حج ع۱ د حج۲ ۸- مهر و که حج۲ ۱۰- همانا خاں برخوردار نوخیز س۱ س۲ س۳ ب حج حج۲ ع کد = همان خاں برخوردار از شاخ نوخیز ع ۱۲- صد جامه چوں گل س۱ س۲ س۳ د حج۱ ع۲ = صد چاک چوں گل حج ب = چوں جامه صد گل ع

گرفتارِ شکم راناں عزیز است | پرستارِ جسد را جاں عزیز است
کسے کو عزّتِ معشوق داند | کجا از نان و جانش یاد ماند
اسیرِ عاشقی را جاں چہ باشد | چو جاں گم شد حدیثِ ناں چہ باشد
دراں سینہ کہ گشت از جانِ خود سیر | بود برگ و ترہ پیکان و شمشیر
۵ دو غمخوار از خورش بے نوش ماندہ | رُخ از خونِ جگر پر جوش ماندہ
خوری کا شام و خوردش نام کردند | جگر خوردند و خوں آشام کردند
گہے رفتی بسیرے لُقمہ شاں زیر | کہ دیدندی جمالِ یکدگر سیر
غذائے روح چوں برداشتی دل | شدی تن ہم بخوردِ خویش مائل
وگرنہ ہر خورش کاں پیش بودے | اگر حلوا بُدی حنظل نمودے
۱۰ میان آں دو سروِ پائے در گل | پرستاراں بُدے بودند یک دل
چہار از سوئے شہ پوشندۂ راز | چو راز سینہ با جاں گشتہ دمساز
نہادہ راست ہر چار اندریں فن | بسانِ چار عنصر عُمدۂ تن
سہ بودند از کنیزانِ دروتے | دریں رہ کردہ شہ را رہنمونے
یکے عزّت کہ او زاں راز داری | مشرّف شد بعزّ استواری
۱۵ دوم کرنا کہ از نیکش خبر بود | ز بد چوں نیم نامِ خویش کر بود
سہ دیگر یاسمن خوشخوتر از آب | چو گُل کو گنجد اندر بستر خواب

۴۔ برگ ترہ سا، سا۲، سا۳ حہ ب د ع۱ = برگ وترہ ع = برگ ترب حہ۲ ۱۴۔ از راز داری د ۱۶۔ سہ دیگر یاسمن خوشخوتر سا، سا۲، سا۳ حہ حہ۲ ع اب د = سوم بُد یاسمینِ خوشتر ع

سمنبر خدمتِ دیگر گرفته — گل افگندی بخاک و برگرفته

جسدها دور و جانها یکدگر یار — زبانها گنگ و ابروها بگفتار

بپرسش هر نظر زین سو بیانی — بپاسخ هر مژه زانسو زبانی

کرشمه تیغ میزد در چپ و راست — ولیکن آبِ دیده عذر میخواست

۵ جگر بی صبر و تنها در قناعت — مژه در خشم و لبها در شفاعت

بهر این در درونِ او جگروش — بنازاو از درونِ این جگرکش

درونِ یکدگر در رفته پنهان — نه قالب در میان گنجیده نی جان

دو آیینه گر از رسمِ خیالی — رود در یکدگر نبود محالی

دو شمع ارچه بوند از یکدگر دور — ولی پیوند یابد نور با نور

۱۰ چو رفتندی دگر در خلوت آباد — شدندی با خیالِ یکدگر شاد

چو گشتند اندر آن دوری خیالی — ن زگریه چون خیالی در زلالی

خیالِ یکدگر در بر گرفتند — زمهرِ سینه ترکِ خور گرفتند

غم از تن خورد را رغبت برون برد — شکم را شعله از خونابِ دل مرد

کسی کش سوزِ معده در فروغ است — زسوزِ دل سخن گوید دروغ است

۱۵ چو داغی نیست چند از گفتِ ابتر — زبان دیگر زبانه هست دیگر

---

۵ - قناعت ع س۳ ب د = صناعت س۱ س۲ حج حج۲ ع۱ ـ کا د حاشیه ۶ - در درونِ س۱ س۲ س۳ ب ـ حج حج۱ د = درون ع ع۲ ۹ - با نور س۳ ب حج۱ = در نور ع ع۱ حج د ۱۲ - ترکِ خور ح ع۱ = ترکِ سر ع حج۲ ب

دوم آن مشک ریزی کز سر هوش — خزیده همچو زلفش در بن گوش

سیوم لادی گرفته بر سر این بار — که در هندیست لادی بار بردار

چهارم خواجه کافور سرائے — که بد چشم وفا را روشنائے

چو صفرا این زعقد مختلف بود — که سر حرف امانت چون الف بود

۵ گه از گاه او هم اندر راز مستور — بگنجیدی چو در لوزینه کافور

غرض آن محرمان در شام و شبگیر — شده جاسوس چشم فتنه چون تیر

درون سو راز جانها داشتندی — برون پاس زبانها داشتندی

بتنها مونس دو یار جانی — که بے مونس مبادا زندگانی

چه خوش گفت این مثل یاری بیاری — که هر غم را بباید غمگساری

۱۰ غم ارچه بے عدد باشد چو باران — توان خوردن بروئے غمگساران

شود یک ذرّه ریگے غرق دریا — برد کوهی چو کشتی شد مهیّا

چو یک سر باشد از باری هراسان — دو سر یکجا شود برگیرد آسان

چو باشد بے ستونے بر سر بام — ستون گر هست زیرش گیرد آرام

غم کس هر کسے را در نگیرد — که مهمان زلّهٔ غم بر نگیرد

نه نقل غم چنان زیباست در خورد — که از هم صحبتان تنها توان خورد

---

۴ - سر حرف س۱ س۲ س۳ ح ب ی د کا = بر حرف ع ۵ - گه از گه او ع ح۲ د = گه دگاه او س۳ س۲ = گه و بگه ب = که از کار او ع ۷ - راز جانها س۱ س۲ س۳ ب ع۱ د ح۲ = سوز جانها ع ۹ - آن مثل ب ع۱ ع د = این مثل س۳ ح۲ = گفتا مثل ح

چهارم سوی بیرون بندهٔ خاص | ز رحمت آیتی بر لوحِ اخلاص
بحُسنِ خَلق آئینی تمامش | حَسن خُلقی و احمد خواجه نامش
شگرفی زیرکی و کاردانی | برزم اندر دلی در بزم جانی
سواری چابکی کوگاهِ نخچیر | دو آهو کُشتی از یک چوبهٔ تیر
۵ فراوان خدمتِ شهزاد کردهٔ | گهی چوگان زده گه زخم خورده
گه و بیگاه ازان خورشیدِ پُر نور | نبوده همچو سایه یکزمان دُور
چو خان را در نهان همدم همو بود | درین سودای دل محرم همو بود
چو شه رفتی ز خَلوت خانه بیرون | برویش دادی این افسانه بیرون
بروی او تهی کردی دِل پُر | بگریه غرق همچون رشتهٔ دُر
۱۰ فشاندی جمله غمهای جگرخای | که باشد بهر غمهای دگر جای
اگرچه آن چشمه در بیرون کشیدن | فزون ترگشتی از افزون کشیدن
چو آن چشمه که در زادن درآید | چو آب افزون کشی افزون ترآید
صنم هم داشت پنهان محرمی چار | طریق محرمیت را سزاوار
یکی نرگس که گر خاری بره دید | ز پیشِ نازنین از دیده برچید

۲- بحسن خُلق س۱ ح د ایضاً بحُسن خلق و احمد س۳ = حسن خلقی محمد ع۱ ۵- گوی خورده ک س۳ حاشیه ۷- درنهانی همدم او س۳ د = درجهان همدم همو ب ۹- همچون رشته دُر س۲ س۳ ح ب = همچون رشته دَرِ دُر س ع۱ ح۱ د = خون چون رشته در دُر ع ۱۱- چشمه س س۲ س۳ ح د ع۲ = آب ع = چشم ح۲ ۱۲- خود آن چشمه س س۳ ع۱ ح ب ح۲ د = خوش آن چشمه س۲ = چو آن چشمه ع ایضاً افزون تر آید س۲ س۳ ع۱ د ح۲ = برآید ع ۱۳- محرم چار ع ح۱ ع۲ ۱۴- برچید س س۲ س۳ ح ب ع۱ ح۲ د = می چید ع

فسون دل که در جانش عمل کرد — عزیمت زان پری پیکر بدل کرد
بمنزل استقامت داد مه را — نکرد از زهره صفر آن جایگه را
ولے در عزمِ اوّل نیک خواهان — خبر بردند بر خورشیدِ شاهان
که شه بانو بران عزم ست کامروز — دهد پروانه کان شمعِ شب افروز ن
۵ ز برجِ خاص برگیرد دلِ خویش — بقصرِ لعل سازد منزلِ خویش
بدانسان زان خبر شه بے خبر گشت — که در گشت و خرام از پائے در گشت
چو باز آمد بخویشش آهی بر آورد — که دود از زهره نکو خواهی بر آورد
بدانسان نیست شد صبرش در آن درد — که شد نزدیک کز هستی شود فرد
چو در جیبِ خرد کم دید چاره — بزد دست و گریبان کرد پاره
۱۰ بچاکِ جامه عاشق را مکن عیب — که اوّل جان شدش چاک انگهی جیب
بدوری کے بود دل را صبوری — که دشمن را مبادا از دوست دوری
مثل گر چوب و گر سنگ است و پولاد — شود گاهِ جدا کردن بفریاد
نه مردم سخت تر زانهاست در پوست — که رنجی نبودش در دوریِ دوست
بر آنسان شه دریده جامه چون گل — خراب از خونِ دل نه از خوردنِ مل
۱۵ پریشان حال و آب از دیده ریزان — چو مستان میگذشت افتان و خیزان
ملایک زان غم اندر بال کندن — فلک زین فتنه در زیور فگندن

۲- که کرد ب حح ع۱ د حح۲ = نکرد ع ۸- صبرش سر۲ حح ع۱ د = خیرش ع ۱۲- جدا کردن ح حح ع۲ د حح۲ = جدا بودن ع ۱۴- نز خوردنِ ح حح۲ = نه از حح ع۱ د = برخوردن ع

کسے کیں تلخیش شیریں گوار است مبرزاں صحبتِ شیریں کہ یار است

درآسایش بسے باشند یاراں بغم کن آزمونِ دوستداراں

حکایت

بمہمانِ بُزی شد کہنہ میشے بہ پہلو خارشی بر پشت ریشے

۵ گرفت از سبزہ زارِ بز چناں نوش کہ کرد از فربہی تختی فراموش

بہ بُز گفتی کہ پیشِ گرگ وقصّاب رَوم من بہرِ تو درآتش وآب

لبِ بُز کند تا گر سگ بدنداں بُز آمد باز سوئے میش خنداں

ازاں خندیدن اندر گریہ شد میش کہ با او ہم کند سگ گرگیِ خویش

بہانہ کرد تا بگریزد از وے کہ بر یاراں از ینساں خندہ تا کے

۱۰ بسے میش است بُز را یارِ جانی دلے در سبزہ نے در کارِ جانی

غرض القصّہ چوں بانوئے آفاق بپردہ بخت رازِ آں دو مشتاق

اشارت کرد تا خاصانِ درگاہ برند آں ماہ را زآنجا شبانگاہ

بقصرِ لعل دارندش نہانے چنانکہ اندر خزینہ لعلِ کانے

چو عزم کار گشت آں حلقہ را جزم کمر بستند چوں حلقہ دراں عزم

۱۵ درا ندیشید بانو باز در دل صواب اندیش شد زاں راز در دل

کہ چوں پرد تذروِ مرغزارے بتا پاک اوفتد بازِ شکارے

---

۳ - حکایت بطریق تمثیل سے ح ۲ - سے ۴ - بمہمانے سے ۵ - سبزہ زارش آں چناں ب الیضاً مخ سے ۱۲ - ؟ جا سے ۱۶ - بطا پاک سے

زبس کز شرم بے پایاں خجل بود | سخن را قلب زد زانجش بدل بود
بپاسخ گفت من از بانوئے قیصر | شتابان میشدم سوئے شہ عصر
بنو داندر رشتابم جائے پرہیز | زد اندر پیرہن نے نیزۂ تیز
دریں زخمی تو ہم خود منصفم باش | کہ با چوبی چہ یارم کرد پاداش
۵ نیوشنده کہ کرد ایں نکتہ در گوش | سخن را جان دیدہ ماند خاموش
اگرچہ ایں لمعہ زاول صبحدم داشت | ازاں خورشید دوم صدق پنداشت
وزاں پس بر طریق مہربانی | بسے گفتش دعائے زندگانی
پس آگاہیش گفت اے دیدہ شاہ | زرویت چشم بد را دیدہ کوتاہ
رسد گر چشم زخمی در جہالت | جہانی کور گردد در خیالت
۱۰ اگر چشم تو کاے آتش براں نے ق | شدی خستہ عیاذاً باللہ از وے
فلک گر آں دو چشم افگار کردی | چساں با ما دو دیدہ چار کردی
فلک را گر کشیدندی ہمہ چشم | چناں بودی کہ پاداش گہر چشم
جہاں کس را ازیں بے دیدہ بودن | چگونہ رو توانستی نمودن
اگرچہ کوری دارد زمانہ | بماندی کورتر زیں جاودانہ

۱- قلبہ زد ح ع۱ د ۲- کازۂ ح۲ ۳- دریں زحمت سر۱ = دریں زخمی سر ع۱ د = دریں زخمہ ح ب ح۲ ح ۴- منصفم باش سا سر۲ سر۳ ب ح ع۲ د ح۱ = منصفی باش ع ۶- زاول ع سر۳ = اول سر سر۲ ح ب ع۱ د ح۲ ایضاً صبح پنداشت سر۱ حاشیہ ۱۱- ان دو چشم افگار سر۲ د ع ب = باد دو چشمت خار سر ع۱ د = باد دو چشمت کار سر۳ ایضاً دو چشمش چار سر۱ ۱۳- جہاں سا سر۲ سر۳ ح ب د ح۱ = چناں ع ع۲ ۱۴- بماندی سا سر۱ ح ب ع۱ د = نماندی ع

پریده جاں زتن دیو و پری را — نمانده تاب ماه و مشتری را

شه و شهزاده باچندیں رقیباں — دریده جامه دامن تا گریباں

گلش پژمرده و نرگس گهربار — چو شاخِ زعفرانش برگِ گلنار

هراں کاں تختهٔ حیرت فروخواند — چو نقشِ تختهٔ در حیرت فروماند

۵ کسے آں حال پرسیدن نیارست — چه پرسیدن که خود دیدن نیارست

یکے از خاصگاں کش بود یارا — بپرسید از سرِ رفق و مدارا

که اے چشمِ جہاں را نورِ دیده — چو تو چشمِ جہاں نوری ندیده

چه حالست ایں و آں غم بر تنت چیست — شگافِ فتنه در پیراهنت چیست

کدامی خار دامانت گرفته است — کدامی غم گریبانت گرفته است

۱۰ زگردِ کیست ایں بر دامنت خاک — زدستِ کیست ایں پیراهنت چاک

که تیزت دیده تا چشمش برآریم — که خارت خست تا تیغش گزاریم

ورت دل رفت جائے غیرمقدور — در آغوشت دهیم ار خود بود حور

شهِ دلخسته از بیمِ دو افسر — که باشندش بدولت هر دو برسر

بصدق ایں ماجرا خواندن نیارست — غمِ دل بر زباں راندن نیارست

۲- رقیباں س۱ س۲ س۳ ب د کا ع۱ د ح۱ = رفیقاں ع ح ایضاً تا دامن گریباں س۳

۴- هر آں کاں س۱ س۲ ح = هر آنکه اں ع۱ د ح۱ = هر انکو ع س۳ ب

۸- چه حالست و ایں غم ب ایضاً شگافِ سینه ح کا ۱۱- خسته ح ب د ۱۳- بودندش د کا = بادندش س۲ س۳ ب د ع۲ ح۲ = باشندش ع

بداں نمود میلے خانِ اعظم | کزاں جامہ تُنک دل تر بُد از غم
بتن پوشید کتّانی چو مہتاب | تُنک بر برگِ گل شد قطرۂ آب
چو شہ تشریفِ رسوائے بدل کرد | بدلہا داغ آں کسوت عمل کرد
زبس کاں ہر ہمہ دلہائے غمناک | شد از غم چاک چوں آں جامہ چاک
۵ ازآں ساں کسوتِ رفتہ زساماں | ق | کہ بود از مہر صبحی چاک داماں
ہمہ کردند پارہ پارہ تقسیم | چو نانِ نیک مرداں بہر تعظیم
نہ آں پارہ بجائے بند کردند | کہ جانِ پارہ را پیوند کردند
چو از جاں پارہ بود آں پارہ چند | زجانی ہم بجانی یافت پیوند
ازاں پس آگہی دادند شہ را | کہ در منزل ثباتے ہست مہ را
۱۰ دَولرانی کہ میشد در دگر قصر | توقف داشت آنرا با نوئے عصر
خضر گو غم مخور کاشوب جاں نیست | ہنوز آں چشمۂ حیواں رواں نیست
گرفتارِ دل ارام از دروں یافت | چو جاں ساکن شدش دل ہم سکوں یافت
چو باز آمد ز رفتن سروِ آزاد | نہالِ ملک را در سر شد آں باد
کہ گل چیند بہارِ خویشتن را | ببوسد غنچۂ کوچک دہن را
۱۵ نہانی بلبلے را داد پیغام | کہ رو چوں باد سوئے آں گل اندام

۱- تنک دل تر بد سر۲ ح ب ع۱ د ح۲ = تنک تر بود سر۳ = تنک تر دل بُد ع
۴- زغم شد ح ۵- بساماں ح کا ب ۸- پارہ بد ب ۱۱- جاں ہست- رواں ہست ح
۱۳- درجان شد ب ح ء ع۱ د = بر سر شد سر۳ ۱۴- ببرسد ب

چرا غفلت کنی زینگونه در خویش — که زینسان چشم زخمی آیدت پیش
چه گوئی اے فدا دَوران دَورت — حَمَل قرباں کنم با جَدی و ثورت
چه گردانم برائے عمرِ جاوید — بفرقت مشتری با ماه و خورشید
برایشاں من خود ایں گردش چه سنجم — که میگردند خود بر فرقت انجم
۵ سرِ نی کِت بدینساں کار کرد است — زخوابت گوئیا بیدار کرد است
که تو شاهی چناں مگزر خراماں — که گستاخی کند خارت بداماں
چناں کن ایں دم از نے نیزه پرهیز — که فردا رُد کنی صد نیزهٔ تیز
نصیحت گوئی زینساں در سخن بود — ولے عاشق بکارِ خویشتن بود
چو جانش بے خبر بود اندراں گشت — حدیثے چند از وی بشنید بگزشت
۱۰ چو زانجا چند گامے پیشتر شد — بشکوئی نشاطِ خویش در شد
پرستاراں بخدمت در دویدند — لباسِ پارِه از وے برکشیدند
تنبلهائے تُنک بردند در پیش — که در ناید بوصف از ضُعفوتِ خویش
چو روئے ناخنش یکجا سر و بن — که گنجد صد گز اندر درزِ ناخن
چو پوشندش نمی باشد براندام — غلط کردم ز بادی بافته دام

۲- دوران و دورت ح۲ ۳- یا ماه س۲ ح ب ع۲ د ۴- برایشان س۳ ح ب ع۲ د = پریشان ح۱ = بدیسان س۲ و = برانسان کا = برانیان ع ۷- ولے س۱ س۲ ح و ع ا ح۲ = دل س ب د ع۲ ۱۱- برکشیدند س۱ س۲ ب ع۱ د ح۲ = درکشیدند ع ح ۱۲- یکسان س۱ س۲ ح و = یکجا س ب د ع۲ ح۲ ۱۴- تاری بافته س ع۱ د ح۲

خود او آں عیشِ جاں افروز میخواست | بخواهش هر شبے آں روز میخواست

لبش در خنده شد زاں لذّتِ کام | بدل صبرش نماند و در تن آرام

براں شد کز پے مهمانِ خود را | به آوردن فرستد جانِ خود را

بپاسخ گفت محرم را که رُو باز | برفتن جانِ من با خود کن انباز

۵ دراں خدمت ببوس از من زمیں را | نشاں بر دیده آں مسند نشیں را

ز راهِ مردمی سوئے من آرش | نشانده بر دو چشمِ روشن آرش

وگر دارد ز چشمِ چوں توئی عار | بر ایں دیده زیرِ پائے او دار

وگر از دیدهٔ من هم کند ننگ | ق | به پشتِ پا بروں اندازد آں سنگ

ازیں بهتر ندارم فرشِ راهش | چو پا در نهد عذرے بخواهش

۱۰ دلم آنجاست کو آں مهر جو را | که در هر گام بوسد پائے او را

پس آں وعده طلب را شد رضا کوش | زمینِ وعده کردش حلقه در گوش

که چوں بیزد فلاں شب عنبرِ ناب | درآید شه بکُنجِ ما چو مهتاب

فرستاده بدیں میعادِ دلکش | بطاعت گاهِ فرماں باز شد خوش

طرب زاں گونه بر شاه اشتُلم کرد | که پا افزار جُست و پائے گم کرد

۱۵ بداں دل شد ز جانِ ناشکیبا | که پیچید نطعِ مهلت را چو دیبا

۱- خود او آں س۱ س۲ س۳ ح ع۲ د = خود آں مع م - باخود کن س۳ ح ء ع۱ د ح۲ = کن باخود ع

۸- ایں سنگ س۳ ع۱ د ح۲ = آں سنگ ح ب ع ۱۱- آں وعده س۳ ح ب ع۱ د ح۲ = از وعده ع

۱۴- پا افزار ب ح ح۲ = پا افزاز ع۱ د ۱۵- زجاناں س۲-

بگوش از من که ای شمع دل من — ز تو سوز و گدازی حاصل من
تو گر نادانی و عالم ندیده — گلی از باغ عالم بر نچیده
ز من بشنو که خوی آسمان چیست — بکاری کاسمان میگردد آن چیست
ز بهر آنست این گردنده پرکار — که یاری را جدا گرداند از یار
۵ کجا با هم دو تن را داد پیوند — که از هم باز شان دوری نیفگند
چو حال اینست آن به کادمی زاد — دمی باشد بروی دوستان شاد
دهد از روی یاران دیده را نور — زمانی بنود از هم صحبتان دور
چو خواهد عاقبت بودن جدائی — غنیمت داشت باید آشنائی
بیا ای بی تو روز من شب تار ق — که چون شبهای دوری رفت بسیار
۱۰ بروز آریم بر روی تو یک شب — نخستت پای بوسیم آنگهی لب
بحلوائی لبت انگشت یازیم — مگس گردیم گرچه شاه بازیم
سراپا گم شده سوی تو تابیم — شویم ذرّه هرچند آفتابیم
بگرد شکرت در شور گردیم — سلیمانیم و پیش مور گردیم
جوابی ده کامیدش یار باشد — امیدم را کلید کار باشد
۱۵ چو گلرخ را رسید این مژدهٔ دوست — نگنجید از طرب چون غنچه در پوست

۱- بگوش س۱ ر۱ ر۳ حج ع۱ د حج۲ = بگو ع ۲- وا نچیده ح حج س ع۲ د ۸- دیدن جدائی ب ۹- رفته بسیار س حج۲ ی ۱۱- یازیم حج ی = تازیم ع۱ د = بازیم ع حج = سازیم ح ۱۵- آن مژده ر۱ ر۲ ر۳ حج ع۱ د = این مژده ع ب حج۲

غلط کردم نویدِ من زجائیست | که جان آنجا زمین روبِ سرائیست

بمیر اے آفتاب امشب تہِ چاه | که من شب زنده خواہم داشت با ماه

نفس گر خود ز عیسیٰ وام بردی | گر امشب دم زدی اے صبح مردی

شب و روز از تو ناخوش بودم اے غم | چو تو رفتی شبے خوش رو ز من ہم

۵ من و آن شربتِ امیدم امشب | من و آن چشمهٔ خورشیدم امشب

گہے میرم ز نیشِ چشمِ غمّاز | گہے از نوشِ لب زنده شوم باز

گہے در سیبِ سیمیں دست یازم | گہے با زلفِ مشکیں عشق بازم

چو ہست اندر دلِ تنگ آن دل آرای | ق اگر تنگ آید از بس تنگیٔ جائے

دہم در چشمِ خویشش جائے آرام | چو مغزے کو بود در عینِ بادام

۱۰ ہمه شب زو نشاط و ناز خواہم | دہم بوسه بوام و باز خواہم

بگو اے باد آن سروِ روان را | که استقبال کن بختِ جوان را

نباید از خیالِ خویش کم بود | که دور از من نیارد نیم دم بود

ولیک از تو نخواہم آمدن پیش | که گل مستور به در غنچهٔ خویش

چو بوئیت با صبا صحرا خرام است | ہمان بوئیت که پیش آید تمام است

۱۵ اگرچه از بو تو ہم دل بداغ است | که راہش با صبا در ہر دماغ است

۴- ناخوش بودم سر سا ب حر ع۲ د= ناخوشنودم سر۳= ناخشنودم حر۲= ناخوش بود ع ۷- یازم سر۲= تازم ع۲

۱۱- کن سرو جوان را سر۲ د ۱۵- اگرچه از بوئے تو ہم دل بداغ حر= اگرچه از بوئے تو دل ہم بداغ سر سر۳ ب د

= اگرچه از بوئے تو دل با چراغ ع۲= اگر از بوئے تو ہم دل بداغ ع

وگر ممکن بود در حال چون باد ‌‌‌ زجا بجهد فتد بر روزِ میعاد
چه کوهِ غم نهاد اندر دلِ تنگ ‌‌‌ که خود را چند روزی داشت با سنگ
کجا دیوانه را سنگ باشد ‌‌‌ کز و تا صبر صد فرسنگ باشد
چو آب از تشنه باشد تیر پرتاب ‌‌‌ بیاشامد زمین را تشنه چون آب
۵ چو بازرگاں که با سودِ مهیّا ‌‌‌ نماید شربتِ آبش دریا
چو در پیچید مهلت را زمانه ‌‌‌ وگر عذرے نماند اندر میانه
دگر بار بحکمِ عهد و پیماں ‌‌‌ سوئے بلقیس شد مرغِ سلیماں
صنم خود بود مانده چشم در راه ‌‌‌ که تا در چشمِ او کی ره کند شاه
فرستاده ز دولت زندگی سخت ‌‌‌ نویدِ میهمانی برد بر تخت
۱۰ سبب نو شد طربهائے نهاں را ‌‌‌ بهانه جمله باقی شد جهاں را
شرابِ خوشدلی در داد ساقی ‌‌‌ نماند از شادمانی هیچ باقی
بدیں شادی بیا اے چنگیِ خاص ‌‌‌ بچنگِ خویشتن کن زخمهٔ رقّاص
چناں گو ایں غزل از جانبِ شاه ‌‌‌ که پا کوباں خرامد جانبِ ماه

غزل از زبانِ عاشق

۱۵ من امشب میهمانِ جانِ خویشم ‌‌‌ چو هست او جانِ من مهمانِ خویشم

۱- در روز سر[۱] سر[۲] سر[۳] حر کا ع[۱] د = بر روز سر[۳] ب ی حر[۲] ۲- چو کوه ب ی حر[۲] ایضاً با سنگ سر[۲] حر ب ع[۱] د
۳- دیوانهٔ را سنگ سر[۱] سر[۲] سر[۳] حر ب ی کا ع[۱] د حر[۱] = دیوانه را آں سنگ ع ۵- با سود ج حر ع[۱] د حر[۲]
= از سود ب ع ۱۰- باقی شد سر[۱] سر[۲] سر[۳] حر ب ی کا ع[۱] د حر = شد باقی ع

بیارید از فلک گلگونهٔ نور / بخواهید از بهشتم زیورِ حور

که ما را روئے میتابد زیاری / که با او جان و دل را هست کاری

اگر بُد تیره شبهائے جدائی / رسید اینک زمانِ روشنائی

بیا اے چشمِ دولت روشن از تو / که گردد حجرهٔ من گلشن از تو

۵ چو هست این دیده به خاکِ آن پائے / بدین منصب ندادم سرمه را جائے

کنون شد وقتِ آن کائے خراماں / نوازی دیده را زاں گردِ داماں

زجاں خواهم باستقبالت آیم / ولے در قیدِ مستوریست پایم

مرا دامانِ عصمت دور از انبوه / بسے سنگیں تر است از دامنِ کوه

کسے کش دامنِ کوهست برپائے / زجا گر کوه جنبد - جنبد از جائے

۱۰ ولے جاں میفرستم پائے کوباں / باستقبالِ پایت خاک روباں

همیں جاں را بساطِ راهِ خود کن / براں پا نه گزر بر راهِ خود کن

اگر جاں گردد م پامالِ غم چیست / تو باقی ماں که من خواهم بتو زیست

بقائے خواهمت کز هیچ سانی / نباشی بے دولرانی زمانی

صفت ماهتابی که پیش او مهرِ روشن پردهٔ ابرِ حیا بر رو کشیده

۱۵ شبے داده جهاں را زیورِ روز / مهے چوں آفتابِ عالم افروز

۱- بجوئید از بهشتم حح ۲- می باید نہ حح۲-

۵- بدیں نہ حح ح۲ = بریں ع ع۲ د ب سا سا۲-

ولے تا چند دل در خوں تواں داشت | کہ بوئے مشک و گل نتواں نہاں داشت
چہ آرم یادگارِ خدمتِ خاص | نمیدانم متاعی بہ ز اخلاص
بہیں تحفہ غمت شد نزدِ من بس | بیاراں تحفۂ غم چوں بُرد کس
ولیکن چو نتوام نُزلے کشی پیش | میاری یادگارے جُز غمِ خویش
۵ چو بربط زن زد ایں خوش نغمہ در رود | زچوبِ خشک داد آبی وامرود
نوا سازِ دگر رود ے دگر ساخت | بپاسخ زیں نوائے نغز بنواخت

پاسخ از لبِ معشوق

بشارت میدہد بختِ بلندم | کہ من امروز بر روئے سپندم
زمانہ دولتم را کارساز است | نشانِ رفعتم را سرفراز است
۱۰ جہاں می بندم پیرایۂ ناز | وفا می بیزدم در پردۂ راز
سعادت میکشد شانہ بمویم | سپہر آئینہ میدارد برویم
دو زلفم فتنہا را میدہد خیز | دو چشم غمزہا را میکند تیز
بشادی میخورد جانم غم امروز | ہم از شادیست چشم را نم امروز
مبارک می پرد چشمِ سیاہم | مگر خواہد نمودن روئے شاہم

۲- یارم ب سہ - چو نتوام نزلے کشی س۲ حہ ب د = گر توام نزلے کشی س۳ ء حہ = چو نتوے نزلے کشی س ع۲ = گر توام منزل کشِ ع ۵- ابی وامرود س س۲ س۳ ء کا حہ د حہ۱ = ابی وافزود ع ۸- بررویت س۲ س۳ د ۱۰- جہاں س س۲ س۳ ب حہ ع۲ د حہ۱ = چناں ع ایضاً می بیزدم س س۳ حہ ع۱ د حہ۱ = می داردم س۲ س۳ حاشیہ = می بینم ب = می پرورم ع ۱۱- میکند س س۲ س۳ حہ حہ۲ ب ء ع۲ د = میکشد کا ع

نشانِ روز در شبہائے دیجور | چو در دریائے ظلمت چشمۂ نور

دراں شب کز فروغِ سبزہ گلشن | ق | زمانہ بود چوں دریائے روشن

نہانی وعدہ محکم گشت خاں را | کہ باہم یک تنی باشد دو جاں را

ہماں شب زاتفاقِ بخت ناگاہ | طلب شد شاہ بانو را بدرگاہ

۵ شد آں مستورِ عصمت برآں سوئے | بمسند کردہ بہرِ بندگی روئے

ازیں سو یافت فرصت عاشقِ مست | خضر خاں کآبِ خضر آرد فرادست

بہ بے صبری شدہ زاں شمعِ سرکش | چو پروانہ کہ پا کوبد بر آتش

نہ دل برجا کہ غم را پائے دارد | نہ صبرِ آنکہ دل برجائے دارد

پرستارانِ محرم نیز زیں درد | دمیدہ در چراغِ جاں دمِ سرد

۱۰ زاندہ بسکہ عزت زار گشتہ | تنِ جانِ عزیزش خوار گشتہ

کبودی یافتہ رخِ یاسمیں را | ز حسرت بر زمیں سودہ جبیں را

دمِ کرنا گرہ بربستہ در نائے | بزاری دمبدم نالاں چو کرنائے

بسوزِ دل دراں تابندہ مہتاب | ز دوری تافتہ شمسِ جہاں تاب

ہمہ تن مہر بود آں شمسِ پرنور | اگر شد تافتہ ہم بود معذور

۱۵ نزدِ دزد در مہتاب چوں شیر | چو خود مہتاب رہزن شد چہ تدبیر

اگرچہ کاہشِ مہ روشنش بود | ولے مہتابِ روشن رہزنش بود

۵- برانسوئے س۳ حـ ۹- خان ب د ۱۲- دگر کرنا س۱، حـ د ع۲ ۱۳- یافتہ س ب د
۱۶- مہ برتنش س۳

فلک نوری که گرد آورده از مهر — ازان گلگونه کرده ماه رخ چهر

نموده آفتاب آسمان قدر — جمال خویش در آیینهٔ بدر

سهی خورشید وام از نور جاوید — دو چندان باز داده وام خورشید

ستان زیر نور آسمان پوش — بسان نو عروسان پرنیان پوش

۵ رخ هفت اختر اندر هفت پرده — بحسن آرایش هر هفت کرده

وبال اختران نابود گشته — زحل چون مشتری مسعود گشته

فگنده تیغ کین مریخ خونریز — عطارد کرده در شعری قلم تیز

ذنب را چرخ میمون کرده تسدیس — ز حسن زهره حال آورده برجیس

فلک دل بسته در بیدل نوازی — کواکب یکدگر در عشق بازی

۱۰ بخواب خوش جهانی آرمیده — ازین خوشتر جهان خوابی ندیده

زمستان و هوائی آنکه مشتاق — نباشد یک نفس از جفت خود طاق

قصب پوشی که بر یاری رسیده — ببر چون شکّر اندر نی خزیده

بر آتش دستها در کوی و منزل — چو مشتاقی که دارد دست بر دل

بزرگان قاقم و سنجاب بر دوش — فرو دستان چو روبه پوستین پوش

۱۵ چو گل زردار در خز کرده در خز — برهنه مفلسان چون در خزان رز

۲- نموده س۱ س۲ س۳ ح ح۱ ب ه د = نمودی ع۱ = نهفته ع ۳- مه خورشید نور از وام جاوید ب

۴- زیر نور س۱ س۲ ح ب ه د ح۲ = زیور نور ع س۲ ایضاً لعبتان س۱ س۳ ب ه ح ع۲ د ح۱ = نو عروسان ع

۹- بیدل نوازی س ح ع۱ د ک ح۲ = پی دلنوازی ع س۲ ایضاً باهم اندر س۲ حاشیه

قبول افتاد در حضرت نیازش — بکامِ دل شد اختر کارسازش

برآمد تیره ابری ناگه از غیب — همه گلهای انجم کرده در جیب

گرفت از پیش گردون پرده داری — نهان شد ماه در شبگون عماری

چنان میجست برق از بامِ افلاک — که بودش بیم افتادن سوی خاک

۵ چنان گیتی در ابر و باد شد گم — که چون خس می‌پرید از باد مردم

قیامت بود گیتی جمله تاریک — قرانِ آفتاب و ماه نزدیک

که و مه گرچه بود آن شب هراسان — همی بالیست خان را هم بدانسان

بجای خویش بالش را به بستر — نمونه کرد و پوشیدش بچادر

سزای چار بالش مسند آرای — یکی بالش نگر چون داردش جای

۱۰ بجای سرو چون جا کرد بالش — ز بالش خاست سروِ نونهالش

کنیزی پاسبان را کرد بر راه — ق — که گر آید کسی از بانوی شاه

بگوئی کاینک است آن بختِ بیدار — بخوابِ خوش چو بیداران خبردار

خود آری اهل دولت را ز هر باب — بمعنی عینِ بیداری بود خواب

نه بینی تیغِ سلطان خفته در ناز — ازو درهای امن و ایمنی باز

۱۵ بخسپد گرچه غافل شیر در دشت — نیارد دام و دد پیرامنش گشت

۱- اختر س۱ س۲ ح ع۲ د = آخر ع ح۲ ۵- چنان گیتی س۲ ح۱ = جهان گفتی ح ع۲ ع د ایضاً می پرد ح ع۱ ع د ۷- گرچه س۱ س۲ ح ب ع۲ د ح۲ = هرچه ع ۹- نگر س۲ کا = نگه ب ۰ ح ع۲ د ۱۳- خود آری اهل س۲ ح۱ = چو داری بخت د ح د ع ایضاً اصل بیداری ح س ب = اهل بیداری ع۲ د

چناں میخواست رفتن جانب ماه — گزاں عقرب وشے کم گردد آگاه

چو دختِ الپ خاں بُد جفتِ ایں طاق — برادرزادهٔ بانوئے آفاق

که گر در حضرتِ بانوئے معصوم — ق — شود رمزی ازاں دیباچه معلوم

کند عونِ برادرزادهٔ خویش — شود آزرده از فرزندِ دل ریش

۵ دهد دوری فزوں تر همدماں را — بود بیم سیاست محرماں را

وزآں سو چشم درماندہ دلبند — که یارب کے بچشم آید خداوند

بخود میگفت گشت ایں ماهتابم — که شب رفت و نیامد آفتابم

پرستاراںِ او نیز اندریں غم — چو مرغِ کنده پر افتاده پر کم

نشسته نرگسِ پژمرده بیمار — به مخموری و صفرا زرد رخسار

۱۰ ستاده مشک ریز از دیده خونریز — جگر در دل چو مشکِ قلب آمیز

دراں مهتاب روشن خان بےصبر — همی جست آسماں را پاره ابر

بدردِ دل تمنّائے همی پخت — بسوزِ سینه سودائے همی پخت

نیازی از دل شوریده میکرد — دعا میخواند و آبِ دیده میکرد

ازاں جا کآهِ عاشق فتح درهاست — نیازِ دردمنداں را اثرهاست

۱۵ یکے عاشق دگر صاحب سعادت — دُعایش دررود بالا بعادت

٢- آں طاق ر٣ ٦- دراں سو ر٣ ح ٧- گشت ر٣ ح ب د = گشت ع ٩- نرگس ر ع٢ د ایضاً و صفرا ر٣ ح ع د ح٢ = صفرا ر٢ ع ١٠- قلبه آمیز ر٣ = عنبر آمیز ر٢ ب ع٢ د ١١- خان بےصبر ب د = جان بےصبر ع
١٣- آب دیده میکرد ر ر٢ ع ل ح = آب از دیده میکرد ح٢ د ع = آب دیده میخورد ب

چو زنبوران گل زاں بوئے شد مست — بدآں نزدیک کافتد چوں گل از دست

چو در نخچیرگه در شد جواں شیر — ق — که بر نخچیر شیرافگن شود چیر

ستونی بود شد تکیه برانش — برو زد تکیه جانِ دلستانش

نه اسبابِ صبوری مانده جاں را — نه یارائی سخن گفتن زباں را

۵ ستاده هر دو چوں دو سروِ نوخیز — بیکدیگر نظرها داشته تیز

دو دیده چار گشته گاهِ دیدار — بدیدن زیر منت مانده هر چار

دو مردم در دو چشمِ یکدگر نور — چو دو دیده بیکجا وز هم دور

دو سیاره قراں کرده بیک برج — ز هم بے بهره چوں دو دُر بیک دُرج

دو طاوسِ جواں باهم رسیده — ولے طاوس هر دو پر بریده

۱۰ دو گلبن در یکے گلشن شکر خند — بوی یکدگر از دور خرسند

دو شمعِ شکرافشانِ شب افروز — ز سوزِ یکدگر افتاده در سوز

دو بیدل روبرو آورده مشتاق — نظرها جفت و دلها جفت و تن طاق

بتاراجِ طبیعت حیرت و شرم — کجا بازارِ رعنائی شود گرم

قوی گشته ز حیرت عشق را حال — قوی دستانِ شهوت گشته پامال

۱۵ عجب حالی زلال از چشمه جسته — جگرها تشنه لبها مهر بسته

۱- بداں س۱ س۲ س۳ ب ح۱- براں ح ج ع۱ د ہم- ماندہ خاں را ح۲ ۶- منت گشتہ ب

۱۱- وشب افروز خ۲ د = در شب۲ روز س ب ع۱ ۱۴- بحیرت ب

چو خاں کرد ایں وصیّت پاسباں را | بپاسِ کارِ خود خوش کرد جاں را
دراں ظلمات شد عزمِ نہانی | خضر را سوئے آبِ زندگانی
نبود اندر سیاہی راہ پیدا | نہ روشن کوکب و نے ماہ پیدا
نہ از پا اندریں رہ بلکہ از فرق | رواں شد سوختہ در پرتوِ برق
۵ بُد آں نزدیک برقِ گیتی افروز | کہ از پردہ بروں اُفتد زبس سوز
نہ بُد چوں برق را پروائے دیگر | فتادا تا نہ آنجا جائے دیگر
ہمی کرد ابر ہم گریہ بزاری | براں درماندگی و بیقراری
چو گریہ ابر بُد اندر خلق حالی | کہ ہست آں عارضی و بلکہ خالی
ولے آنکو گرفتار است جائے | شناسد کابر ہم دارد ہوائے
۱۰ چو عاشق در رسید آنجا کہ دل خواست | بخلوت وعدہ با دلخواہ شد راست
از آں سو در رسید آں دلستاں نیز | بہارِ تازہ و سروِ جواں نیز
گلِ کرنہ نبز دستش بود چندے | دہانِ ہر گلے در نیم خندے
گل و باری نباشد سرو را یار | عجب سروے کہ بود آوردہ گل بار
نہ تنہا بوئے گل بود آں زگلزار | کہ با آں بود بوئے یار ہم یار
۱۵ چو آں بو در دماغِ خاں دروں رفت | نسیمِ جاں بمغزِ جاں دروں رفت

۴- کوکبے سا حہ ۵- بعد سوز ب ۱۱- از انجا س ع[۲] ۱۲- گلے کرنہ حہ ع[۲] د ایضا ہر یکے سا سا حہ ع ۱۳- ناری سا سا د ع[۲] ایضاً بود آوردہ گل بار سا سا حہ ب ع[۲] د = آوردہ گلی بار ع = بار آرد گل و نار سا[۲] = بر آوردہ گلنار ء

چو عزت دید کارِ مرد دشوار | بدل گفت این نشاید داشتن خوار
اگر در قرة العینِ شهنشاه | معاذ الله که یابد چشمِ بد راه | ق
اگر صد جان ما گرد سپندش | کجا باشد ازاں پس شُو د مندش
بدین اندیشه دستِ عاشقِ زار | گرفت و بُرد و بنشاندش بر یار
۵ هنوز آن جبّره را کم بود ساماں | که یازد دست در کبکِ خراماں
کمالِ دوستی باشد به بنیاد | که از شهوت نیاید مرد را یاد
چو نبود دامنِ عصمت نمازی | هوس بازیست آن نے عشق بازی
به بزمِ خسرو از شیرین سخن پرس | خراشِ کوهکن از کوهکن پرس
نشسته هر دو دلدار و فا جوئے | چو دو آئینه باهم روئے در روئے
۱۰ خیالِ این در و گشته پدیدار | جمالِ او درین بنموده دیدار
دلِ شیرژیاں تا قوتے داشت | عنانِ شیرے از سر پنجه نگذاشت
چو طاقت طاق شد در سینهٔ چاک | به بیهوشی فتاد و غلطید در خاک
چو اُفتاد آں نهالِ تازه و تر | صنم خود بود شاخِ سبزِ بے بر
سر اندر پائے خضرِ نازنیں سُود | ز سودائے خضر صفراش بربود

۲- کہ گر س۳ ۳- کجا باشد س س۲ س۳ ح ب ع۱ د = گرد ع ح۲ ۶- کمال آن دستی س ع۲ د = کمالِ دستی ع س۲ س۳ ب ح ح۲ ایضاً نباشد ب ۷- بازی بود نے ع۱ = بازیست نے آن ب ۱۱- طاقتے س۳ ۱۲- برخاک س س۳ ح۲ ۱۳- شاخے س ح۲ د- سبز و بے بر س ح د ۱۴- بربود س س۲ س۳ ح۲ ع۲ = افزود ع ح ب د

کمان دارانِ رغبت تیر در شست | نہ امکانِ زدن بر آہوئے مست

ہوائے دل ہمیکرد از درون جوش | تحیرّ بانگ بر میزد کہ خاموش

جوان شیری ز کارِ خویش خندان | کہ صیدش پیش واو بربستہ دندان

ہوس دل را بجان مشغول کردہ | غرض را از عمل معزول کردہ

۵ ازین سو ایستادہ عاشقِ زار | درون رفتہ بوہم اندر دلِ یار

بمعنی گرچہ بود اندر دل دوست | بصورت می ندید از دوست جز پوست

در آن بیہوشیِ کش زار می کُشت | رمیدہ خونش از رو آبش از پشت

تنش را با چنان زور و دلیرے | گسستہ عشق بازوہائے شیرے

بلے نازِ غزالانِ قصب پوش | دہد شیرافگنان را خوابِ خرگوش

۱۰ چو مرغی بست دل در سبزیِ شاخ | پریدن پیش ممکن نیست گستاخ

چو چشمے سُرخ شد در لالہ رنگے | عجب نبود گر آید پا بسنگے

وز آن سو نازنین با جانِ پرجوش | ز حیرت ناز را کردہ فراموش

نہ زُلفش را کمندِ فتنہ در پیچ | نہ تُندی در کمانِ ابروش ہیچ

شدہ مسکیں وجود تند خیزش | دلے میداد ہر دم مشک ریزش

۱۵ کسے کو بیدلست و مبتلا ہم | بدل دادن کجا گردد فراہم

۱- آہوئے مست س، س۲، ح، ب، ع۲، د، ح۲ = آہوان مست ع ۴- را دل بجان س۲ = دل را بجان س۲، ح، ب، د، ح۲ = داری بجان س، ع۲، د، حاشیہ ۹- یکے نازِ ح، د، ح۲، ب ۱۰- سبزۂ شاخ ب ۱۴- سُست خیزش ب

وَلے چوں شُو بسو آواز می کرد | برونِ پردہ کشفِ رازمی کرد
بباز ی گفت عاشق نازنیں را | چہ کردی خاص غمّازی چنیں را
ہمہ جا پردہ ستر راز باشد | نشاید پردہ کاں غمّاز باشد
بتولہ کاں سخن گوید لب لب | برائے جانِ من پوشیدی امشب
۵ کہ گر گفتارِ او را بشنود کس | حکایت چوں تواں پوشید ازاں پس
عبارت کردہ ام زینگونہ غمزی | بروں نفگند عاشق جز بہ رمزی
درآندم کاں دو بیخود در رو بر دبود | زبانہا را چہ جائے گفت و گو بود
بسوز سینہ دو یارِ وفادار | وداعِ یکدگر کردند ناچار
زدل بر چہرہ خوں انداز گشتند | پس از ہم دیدہ پُر خوں باز گشتند
۱۰ جگر پُر خوں و جانہا پُر ہوس بود | قدم می رفت و روہا باز پس بود
خضر گوئی کہ اسکندر ہوس گشت | کہ تشنہ ز آبِ حیواں باز پس گشت
چو روزی را نباشد روزِ ہنگام | رسیدہ باز گردد لقمہ از کام
کسے کش چرخ فردا بہرہ کرد | کجاش امروز باشد بہرہ خورد
دو کوکب را چو رجعت شد بمنزل | ز چشم ہر دو پرویں ریز شد دل
۱۵ سراسر دردہائے کہنہ نوشد | دل و جانِ گرد از سر گرد شد
بروں زد سیلِ درد از چشمہا سخت | صبوری را بطوفاں غرق شد رخت

۱- برونِ پردہ س۱ س۲ ح ب ح۲ ء = بروں از پردہ س ع۲ د ح ۶- کردم ایں زینگونہ س ب ع۲ د خ ۱۴- زہرہ خورد س۲ حاشیہ ۱۵- دلِ جاناں ب

پرستاراں چو چشم آنسو فگندند ۔۔۔ بناخن روئے وز سر موئے کندند
ز ہول اندر پریشانی فتادند ۔۔۔ ز چشم اشکِ پشیمانی کشادند
پرید از بادِ ہیبت جانِ ایشاں ۔۔۔ بہ بست از بیخودی دندانِ ایشاں
نمودند اندراں حالت شتابی ۔۔۔ زدند آں سبزہ و گل را گلابی
۵ چہ نالش ہا کہ کردند اندراں سخت ۔۔۔ کہ تا بیدار گشت ایں دولت و بخت
چو زاں صفرا دمی ہشیار گشتند ۔۔۔ ہماں غم را دگر غمخوار گشتند
شدہ مہ رو بحالِ خویشتن گم ۔۔۔ کہ چوں گردد ز میناں حال مردم
کنیزاں را ہم آمد جاں بہ تن باز ۔۔۔ کہ بد ہر یک زباں بستہ دہن باز
بدیناں تا گذشت از شب دو پاسے ۔۔۔ بنود از کامِ دل جاں را سپاسے
۱۰ پس اہلِ راز کردند اندراں جہد ۔۔۔ کہ مہدی باز گردد جانبِ مہد
پریوش جامۂ ابریشمیں داشت ۔۔۔ کبوتر دامِ عنقا در کمیں داشت
ازاں سر پردۂ ابریشمیں ساز ۔۔۔ بگوشِ خاں چناں می آمد آواز
کہ جاں از بہرِ شادی جائے میرفت ۔۔۔ دل از بس شادمانی پائے میکوفت
چناں بود آں پتولہ گرچہ دل بند ۔۔۔ ق ۔۔۔ کہ جانِ پارہ بتواں کرد پیوند

۶۔ ہشیار س۱ س۳ ح ع۱ ب د ح۲ = بیدار ع ۷۔ بکار س۱ س۲ س۳ ح ع۱ ب د ح۲ = بحال ع ۹۔ دو تاسے
پسے ۱۲۔ ازیں جامہ ب ایضاً خان چناں ح۲ ء = جانِ خاں کا = جاں چناں ح ع۲ د ع
۱۴۔ جانِ پارہ بتواں س۱ س۳ ع۲ ب ء کا = باجان پارہ بتواں س۲ ح ح۲ د = باجان پارہ
نتواں ع

خرامش سوئے بستانِ که کردم　　تماشا در گلستانِ که کردم

بصحنِ گلشنے گلگشتم افتاد　　که بود از زهره کانجا بگزرد باد

نه بے فرماں درو جنبد هوائے　　نه بے دهشت زند مرغی نوائے

درآں رضواں سرائے بادشائی　　نسیم دولت اندر عطرسائی

۵ هزاراں سروِ بالا دست بنداں　　هزاراں غنچهٔ اقبال خنداں

گلی دیدم که با او نیست خارے　　خزاں نادیده خرّم نوبهارے

بداں گونه شدم از بوئے گل مست　　که از مستی نبردم سوئے گل دست

چو در چشمه بنو داست آبخوردم　　رسیدم برلب و لب تر نکردم

بآبِ زندگانی راه جستم　　کفے ناخورده از روے دست شستم

۱۰ بکامِ دل شد آں شربت چشیده　　ولے نے از دهن از راهِ دیده

بنو داں مردمِ چشم ار چه در تفت　　دلم دزدیده واندر دیده در رفت

دو جاں با یکدگر دلداری داشت　　متاعِ کالبد بیکاری داشت

بمعنی روحِ صافی شربت آشام　　جسد را کام از شربت بنا کام

غذائے روح مردم را بود خورد　　غذائے تن بحیوانست در خورد

۳- از دهشت ب ۴- سرائے س۱ س۲ س۳ ب ح ح۲ د ع۲ = قبائے ع ۵- سروِ والا س۳ ح۲ د
۶- که با او نیست س ع۲ = نه با او نیش س۱ س۳ ب ح ح۲ ع ۱۱- بنو داں س۲ ب ح۲ = بنو داں س۱
= بنو داز ح ع۲ د- کفت س۲ ۱۳- خشک از شربتِ کام ع = خوش از شربتِ کام ب ۱۴- مردم
را بود س۳ ح ب ع۲ د ح۲ ح = مردم راست ع

گر اوّل بود شاں یکجاں گدازی — یکے صد شد گدازِ عشقبازی
بلطفا ہر گرچہ یکدیگر بُریدند — درونِ دل بیکدیگر رسیدند
بقطع اندر میانِ آں دو دلبند — بخونِ گرم شد پیوستہ پیوند
بسا اندک جدائی کاں بامید — رساند مژدۂ پیوندِ جاوید
٥ ازاں زر می بُرد استادِ زرساز — کہ باکفشیر پیوندد بہم باز
شکایت کردن از دوری نہ زیست — کہ قدرِ آب بے پہلوئے جو نیست
کسے را صحبتِ جاناں دہد ذوق — کہ یکچندے بسوزد جانش از شوق
کسے کو دمبدم حلوا پزد دیر — ہم اندر دیدنِ حلوا شود سیر
بدوری قدر باشد یاوراں را — قِراں از بَعدِ بُعد است اختراں را
١٠ وزاں دردِ جدائی خانِ مشتاق — نہانی میزد افغانہائے عُشاق
رواں چشمش ز دلتنگی چو رودی — کسے مونس نہ جز زود و سرودی
چو گشتی ز آتشِ دل در تف و تاب — زدی بر آتشِ خود زیں غزل آب
بیا مطرب فرو گو ایں غزل زود — بزن آبی بجانِ آتش اندود

غزل از زبان عاشق

فرو گو اے خیالِ یارِ دمساز — کہ من شب با کہ بودم یارِ ہمراز

---

٣ - پیوستہ: چندب ٤ - بامید ب ح[٢] ٥ - استادِ زرساز: س الیضاً باکسیر ب ٦ - نے پہلوے س[٢] س[٣] ب ٥ ح[٢] = بل پہلوے ح ٨ - بر دزیر س[٣] ح[٢] ١٠ - خان س[٣] د = جان ع ع[١] ح ح[١] س س[٢] ١٢ - آتشِ خود س[١] س[٣] ح ح[١] د = آتشِ دل ب ع ع[٢]

چو خود بودم یکے طاؤسِ طنّار — به نزہت جائے خود در جلوهٔ ناز

ہمائے بر سرِ من کرد سایه — که قدرم را بگردوں برد پایه

سحرگه در شبستاں خفته بودم — که بختِ نیک خوابی خوش نمودم

که پیدا شد چراغم روشن از دور — شبم را شمع داد و شمع را نور

۵ سبے پروانه جُستم از برِ او — که چوں پروانه گردم بر سرِ او

چو دیدم خود چراغم بود خورشید — که ہر دم زود مد صدِ صبحِ امید

کجا پروانهٔ را باشد آں تاب — که گرد د گردِ خورشیدِ جہاں تاب

بسا شبہا که در ہجراں نخفتم — حکایت با مہ و ستّاں گفتم

مگر روشن شود وقتے خیالے — به پیشِ آفتابی از ہلالے

۱۰ که ناگه آں دمِ صبحم اثر کرد — سعادت زآسماں در من نظر کرد

ہماں مہری که بود اندر دلِ من — ز طالع کرد روشن منزلِ من

بسانِ کافتابی کاید از گشت — بکنجی پرتوے افگند و بگزشت

مرا با آنچناں فرخنده فالی — قرانی شد و لے بے اتصالی

نظر میدارم از دورانِ گردوں — فراواں اتصالاتِ ہمایوں

۱۵ خدایا زاتصالاتِ سمائی — ہمیشه شمس ما را روشنائی

۴- روز را نور حج ۶- چراغم س۱ س۲ س۳ ب حج حج۲ ع۲ د = چراغے ع ۸- از ہجراں س۳

۱۱- ز طالع س۱ س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ب = بطالع ع

حریفِ می شناسد لذتِ مے — صراحی کے شناسد لذتِ فے

بجائے کرد دولت میہمانم — کہ بیگانہ نمود آں جائے جانم

کشادہ قندِ پروائے مگس نے — ستادہ شمع و پروائے نفس نے

اگر نشاندم آں شمعِ رواں را — بہ برہم لیک عذرے دارم آنرا ق

۵ کسے کاید زبامِ دیدہ عارش — نشاندن حیف باشد درکنارش

ہمیشہ دیدۂ من جائے او باد — سوادِ دیدہ نطعِ پائے او باد

چو مطرب از لبِ خانِ زمانہ — فروگفت ایں غزل را عاشقانہ

بپاسخ مطرب از پردۂ راز — شد ایں سوزِ نہانی را نواساز

پاسخ از لبِ معشوق

۱۰ بنامیزد چہ دولت داشتم دوش — کہ بود آں بختِ بیدارم در آغوش

مرا تاجے ز دولت بر سر آمد — کزاں دولت سرم تا مہ برآمد

یگانہ آہوئے بودم رمیدہ — گیا در روضۂ دولت چریدہ

بنخچیر اندر آمد شہسوارے — ولے نفگند تیرے بر شکارے

مرا بے زخمِ تیر آں مردِ چالاک — فگند و بست در دنبالِ فتراک

۱۔ مَے۔ وے س۲ س۳ ب ک۱ = وے۔ وے۔ وے ع = وے۔ نےَ ح حج حج۲ د ۳۔ پرواز مگس حج۱ = نوعائے مگس س۲ ایضاً سودائے نفس س ع۲ د ۴۔ لیک س س۲ ب ع۲ د = لنگ ع حج حج۲ = نیک س۲ ۵۔ حے س۲ ایضاً حیف س س۲ س۳ حج حج۲ ب د حج۱ = عیب ع ۱۲۔ بودم رمیدہ حج س۳ حاشیہ ایضاً روضۂ دولت س۳ ب حج۲ ع۲ د = روضۂ رضواں حج = روزۂ دولت ع

اگر بشنیدی از مرغے نوائے | برآوردی بدرد از سینہ وائے
بہر سوئے کہ ابرے سر کشیدے | چو ابر از دیدہ بارانش چکیدے
تمام ار بازرانم شرحِ ایں حال | نگویم حالِ یک شب تا بیک سال
ولیکن الغرض زیں داغِ دوری | فرو ریزم نمطہائے ضروری
٥ بفردوسِ حرم باغیست دلکش | کہ فردوسِ ارم نبود چناں خوش
بکشور ہا کجا نادر نہالے | درو نوشیدہ از کوثر زلالے
ز گلہائے خراساں گونہ گونہ | نمودہ ہر یکے دیگر نمونہ
نیاوردہ ز نرمی تابِ مہتاب | ز لالہ خوں چکیدہ وز سمن آب
ہوا شستہ جمالِ ارغواں پاک | شدہ گوگردِ سرخ از رنگِ گل خاک
١٠ بنفشہ بہرِ چشمِ بد بہ تعجیل | کشیدہ در بنا گوشِ چمن نیل
دمیدہ برگِ نازک یاسمیں را | لباسِ پرنیاں دادہ زمیں را
برآبِ نسترن نسریں شکر خند | چو دو ہمشیرہ نزدیک مانند
ز گلہائے ترِ ہندوستاں ہم | شدہ سرگشتہ با دو بوستاں ہم
گلِ کوزہ کہ دورِ چرخِ گرداں | ق | پدید از خاکِ پاکِ ہند کرد آں
١٥ بتری آب را در کوزہ کردہ | لطافت آب ازو دریوزہ کردہ

١- وائی ر[2] حر حر[1] ع[2] دح = آہے ع ٦- نوشندہ حر ب ٩- رنگِ ادب ١٣- بادو بوستاں ر[2] حر ع[2] ب دح حر[2] = باغ و بوستاں ع ر[2] د حاشیہ-

حیاتِ مہر و مہ پیوند ذاتش　　بدولت باد و لرانی حیاتش

صفت بہار و گلگشت شجرۂ بلند بالش مملکت والا خضر خان طولِ الله

در باغ بہشت آسا و بسوئے گلہائے کر نہ گزشتن و بوئے دوست

باز یافتن و ہوش بباد دادن

۵ صبا چوں باغ را پیرایہ نو کرد　　دلِ بلبل بروئے گل گرو کرد

بباریدں در آمد ابرِ دُر بار　　چو چشمِ عاشقاں در حسرتِ یار

فتادند اہلِ دل در جاں گدازی　　ز سر نو شد ہوائے عشقبازی

بسانِ بیدلان و ناشکیباں　　درید از بانگِ بلبل گل گریباں

پریشاں گشت زلفِ سنبل از باد　　بنفشہ بوسہ زد بر پائے شمشاد

۱۰ بر آمد سبزہ گل را در بنا گوش　　گرفتاران دل را کردہ بیہوش

دریں موسم کہ از دلہائے پرسوز　　بشستہ گردِ غم بارانِ نوروز

دل شاہ از جدائی ریش ماندہ　　گرفتارِ ہوائے خویش ماندہ

ز بہرِ جان خود را دست بر دل　　ز بہرِ سرو خود را پائے در گل

۶۔ حسرتِ یار س ۲، س ۳، حح ۱، ب ۱، ع ۲ = حیرتِ یار ح = گریۂ زار ع ۲۔ ۱۰۔ کردہ مدہوش حح

۱۳۔ مصرعوں کی موجودہ ترتیب ہم نے س ۳، حح ۲ کے مطابق رکھی ہے ورنہ قریباً باقی تمام نسخوں میں ترتیب اس کے برعکس ہے۔

دگر آں رائے چنپہ شاہِ گلہا کہ بویش مشکبار آمد چو لُہا

چو معشوقِ سمنبر ناز پرورد ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد

چو پیکانِ زرو بدریدہ آساں بہ پیکاں صفِّ گلہائے خُراساں

بروغن پرورندش بہر سرہا کہ سر از مشک تر گیرد اثرہا

۵ دگر راذل سرے کِش طُرفہ نامے برنگِ طُرفہ مروارید فامے

زبا دطیبِ خود در خویشتن گم بطیبت نامِ صندل کردہ ہیُزم

بہیئت چیست و برگش خُرد و باریک بہر جیب و بدلہا نیک نزدیک

برندش شہر شہر ارچہ بود خشک چنیں گل کم گیرد از نافۂ مُشک

بسویش بسکہ دلہا گشتہ مایل شدہ در گردنِ خوباں حمایل

۱۰ دگر آں سیوتی برگے شکر رنگ قوی گل شکّری بہرِ دلِ تنگ

نصیب بوستاں در خوب طیبی نصیب افزائے گل زاب نصیبی

۱۔ مست کار آمد س ب ی د ح۲ ع = مست کار آید ع۲ = مست می آید س۳ = مستکار آمد س۱ = مشک را آمد (مشک زا آمد) ح۲ س۱ کی روایت سے مجھے خیال ہوتا تھا کہ غالباً یہ لفظ مشکبار ہے جس کی صورت کاتبوں نے بگاڑ دی ہے اس قیاس کو میں نے مسودہ کے حاشیہ پر بھی درج کر دیا تھا۔ لیکن متن یا اختلافات میں اس کو شامل کرنے کی جرأت مجھکو نہیں ہوئی۔ نقشۂ اختلافات مرتب ہو چکنے کے بعد یہ شعر مجھکو فرہنگ جہانگیری میں اتفاقاً مِل گیا۔ جہاں "رای چنبا" کے تحت میں سنداً پیش کیا گیا ہے۔ اسی روایت کو میں ترجیح دے کر متن میں شامل کرتا ہوں (دیکھو فرہنگ جہانگیری مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۵۶) رشید احمد ۳۔ پیکانِ زرو س ع۱ و د ح۱ = پیکانہ زرو ح = پیکانے زرہ س۳ = پیکان زری ع ۷۔ بدلہا س۱ س۲ س۳ ح ب ع۱ د ح۱ = بداماں ع ۹۔ گشتہ س س۳ ح ع۲ ح۱ = گشت ع د ۱۰۔ برگے س س۱ س۲ ح ح ب د = برگِ ع ح۱ = برگش ع ۱۱۔ دوستاں س۲ حاشیہ (دوسرے مصرعوں میں تمام نسخے متفق ہیں)

گلِ صد برگ را خوبی ز حد بیش | نموده صد ورق دیباچهٔ خویش

بسانِ دفترِ شیرازه بسته | ز هر برگش سرشکِ شیر جسته

اگرچه پارسی نامند اینها | ولے در هند زادند از زمینها

گر این گل در دیارِ پارسی زاد | چرا زو نیست در گفتارِ شاں یاد

۵ هم این لشکر درین صحرا برآمد | هم ایشاں را علَم اینجا برآمد

بسے گلهائے دیگر هندوے نام | کز ایشاں بو بُرد مشکِ خطا وام

ازیں سو بیل پیشانی کشاده | بیک گل هفت گل برهم نهاده

وزاں سو دلربائے عاشقاں جائے | همه تن بهرِ دلها راشده جائے

بخوبی کیوره جا در لحافش | سنانِ نقره در مینا غلافش

۱۰ صبا هر گل که کرده همعنانش | سپر افگنده از نوکِ سنانش

ازو نرگس شده بیمار و بیتاب | سناں در خواب خورده جسته از خواب

ز بویش حسنِ خوبانِ معطر | دو ساله خشک و بویش همچناں تر

هرآں جامه که از وے بو گرفته | دریده جامهٔ و بویش نرفته

---

۲ - زهر برگے حر۱ ۴ - گر این گل سر۱ سر۲ سر۳ حر ب د ع۱ حر۲ = گر اینها ع -

۵ - همیں لشکر ع حر۱ ۷ - هفت تو ب ۹ - از نقره سر۳ ع

۱۱ - بے آب سر۳ حر ع۱ د حر۲ ح = بیتاب ع ۱۲ - حُلّهٔ خوبان ع۲ د ب = جامه خوبان حر۲

= حلقهٔ خوبان ع حر -

کدامی گل چنیں باشد که سالے | دهد بو دو رمانده از نهالے
بتانِ هند را نسبت همین است | بهر یک موے شاں صد ملک چین است
چه گیری نام از یغما و خُلّخ | که غالب تیز چشم اند و تُرُش رُخ
چه یاد آری سپید و سُرخ را روے | چو گلهاے خراساں رنگ بے بوے
۵ دگر پرسی خبر از روم و از روس | از ایشاں نیز ناید لابه و لوس
سپید و سرد همچوں کُندهٔ یخ | کز ایشاں رم خورد کانونِ دوزخ
خطاے تنگ چشم و پست بینی | مغل را چشم و بینی خود نه بینی
لبِ تاتار خود خنداں نباشد | خُتَن را خود نمک چنداں نباشد
سمرقندی و آنچه از قندهارند | بجز نامی ز شیرینی ندارند
۱۰ بمصر و روم هم سیمیں خد انند | ولے چُستی و چالاکی ندانند
اگرچه بیشتر هندوستاں زاد | ق | بسبزی میزند چوں سرو آزاد
ولے بسیار باشد سبزهٔ تر | بلطف از لاله و نسریں نکوتر
بے زیبا کنیزِ سبز فام است | که صد چوں سرو آزادش غلام است
نه سبزی بے نمک چوں برگِ کشنیز | نمکدانی و بر وی ترّهٔ تیز
۱۵ نه چوں طاؤسِ بے دنبال زشت اند | که در خوبی چو طاؤسِ بهشت اند

۳ - نام یغمائی ح ج ر۳ ک ب ع د ح۱ = نام از یغما ع ۴ - رنگ و بے بوے ر۳ ح ۵ - لابه ولوس ر ع۱ د ح۱ = لابه و بوس ع ح ۶ - رم خورد س ر۲ ب ع۱ ح۲ = نم خورد ر۳ ح ک د ع -
۱۳ - کنیزک ر۲ = کنیزی د -

چکد هر جا که یک قطره خوی از وی   گلابی خون خود ریزد بران خوی

دگر دو نه که آن ریحان هند است   ز تری بوش در خورد پسند است

سپرغم رنگ و برگش اسیر غم   غلام او شده شاه سپرغم

دگر کرنه که چون ز وجست بوی   معطر گردد از یک خانه کوی

۵ بسوده مشک و بویش نام کرده   ز بو از بهر دلها دام کرده

چو پیکان هیله سیوتی خرد   که جانها بهر آن پیکان هوس برد

ز عشق بوی او جان داده زنبور   نگشته بعد مردن نیز ازو دور

همه خوبانش عاشق وار جویان   که معشوقیست نزد خوبرویان

قرنفل هم ز هندستانست وردی   که از نام عرب شد شهرگردی

۱۰ چه بینی ارغوان و لاله خندان   که رنگی هست و بوی نیست چندان

گل ما را بهندی نام زشت است   وگرنه هر گلی باغ بهشت است

گر این گل خاستی در روم یا شام   ق   که بودی پارسی یا تازیش نام

شدی معلوم تا مرغان آن بوم   چسان غلغل زدندی در ری و روم

۱- چکد هر جا خوی یک قطره ح ۲- ز تری س۱ س۳ حج ب د = به تری ع۱ ح۲ = ز تیزی ع ۳- برگش اسیر غم س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ = برگش را اسیر غم ب د = بویش اسیر غم ع ۴- کزو چون جست ب ۵- ز بوی او بدلها س۳ ۶- به پیکان ع۱ ح۲ ایضاً سیوتی خرد س۱ = سیوتی خورد س س۲ و ب د ع۲ ح۲ = سر ولی خورد ع ح ۸- معشوقی است س ح ح۲ ب ع۱ د = معشوقست ع ۹- شهره گردی ب ح ۱۰- نامی هست ب ح - بوی نیست ح ب ع۱ د ح۲ = بویش نیست ع ۱۲- و تیزیش نام ح

خدایا تا گیاها سبز رویست — خضر در باغ و سبزه چشمه جویست

خضر خاں با دو، دیولدیّ رانی — بهم چوں خضر و آبِ زندگانی

سخن را ایں که با گل داشت پیوند — چناں زد باد و سوئے سبزه افگند

کنوں زیں سبزه با صد عذر خواهی — روم سوئے سپیدی و سیاهی

۵ دراں باغے که بالا گفته ام باز — مدام آں مرغِ دولت داشت پرواز

ز دلتنگی چو دیدے کار مشکل — شدی زانسو مگر بکشایدش دل

نبودی گرچه آنجا هم شکیبش — نمودی خار و خس آبی و سیبش

شدی از طرهٔ سنبل مشوش — گرفتی در دلش از لاله آتش

ولے پنداشتی حالے که بارے — نگاهی میکنم در سیب و نارے

۱۰ خضر خانے که نورسته درختش — به آبِ زندگی پرورده بختش ق

گلش بے آب از تابِ درونے — جگر باراں ز نرگسهائے خونے

دراں خرّم بهارِ خاطر افروز — بگردِ آں چمن میگشت یک روز

خیالِ غمزهٔ خونخوار در دل — گلش در پیشِ چشم و خار در دل

چو مرغاں نالهائے زار میکرد — دلِ مرغانِ باغ افگار میکرد

۱۵ ز آهے کز دلِ غمناک میزد — همه گلها گریباں چاک میزد

۱- گیاهاں حج = گیاهِ سا ب الیضاً چشمه سبزه سا سا۲ حج ب = چشمه سبز ع۱ د حج۲ عحا = سبزه چشمه ع -
۲- بادولدی کوست سا حج۱ ب = بادو دیولدیو سا۳ حج = بادول کوهست سا۲ ۷- خار و خاک سا ع۱ حج۲ ۱۰- خضر خانے سا۲ سا۳ حج ب ع۱ د حج۲ = خضر خاں را ع ۱۱- بے آب واز حج -

سه گونه رنگِ هندستان زمین است　　سیاه و سبز و گندم گون همین است

بگندم گونست میلِ آدمی زاد　　که این فتنه ز آدم یافت بُنیاد

یکے گندم بکام اندر نمک ده　　ز صد قُرصِ سپیدِ بے نمک به

سیه را خود بدیده جایگاه است　　که اندر دیده هم مردم سیاه است

۵ ز بهرِ دیده باید سرمه را سود　　سپیده عارضی رنگی است بے سُود

ازین هر سه نکوتر رنگِ سبز است　　که زیبِ اختران زاد رنگِ سبز است

برنگِ سبز رحمت را سرشت است　　که رنگِ سبز پوشانِ بهشت است

چو رحمت بار گردد ابرِ افلاک　　نتیجه سبز زاید اوّل از خاک

مددهائے که آید ز آسمانها　　نشانه سبز بیند از نشانها

۱۰ دل اندر سبزه هائے گل شکیباست　　گلے بے سبزه در بستان نه زیباست

بهارست ار چه صد گونه در ایام　　بهارِ سبز دارد در جهان نام

بسبزی نقش بستندش زن و مرد　　نگوید کس بهارِ سُرخ یا زرد

کسان کز فالِ فرخ خیر جویند　　بسر سبزی دعائے خیر گویند

برنگِ سبز زین بهتر چه مقدار　　که از نامِ خضر خان دارد آثار

۳- سپید بے نمک س۱ س۳ ب ح ح۲ ع۱ د ح۱ = سپید و بے نمک ع = سپیدی بے نمک س۲ د ۷- را اچهار س۲ ع ح۲ ۸- ابر از افلاک س۳ ح د ب ۹ ایضاً سبزه روید س = سبزه زاید ب = سبز روید ع ح۲ - ۹- بجز ع کے تمام نسخوں میں بجائے نشان کے نشانہ ہے۔ نشانہ بیند از سبزی نشانها ک ۱۰- سبزه هائے گل س۱ س۲ ب ع۲ ۱۱- صد رنگ اندر ب = صد نوع اندر س۳ -

ز تیغِ بید وشش لرزنده چون بید | ز جانِ خود همه بریده اُمید

بزاری گریه کردند از دلِ تنگ | زدند آبی بر آن رُخسارِ گلرنگ

که تا بعد از زمانی دیرنے زود | نسیمِ جان رگِ جانش نفرسود

چو بوئے جان دماغش را خبر کرد | دگر رو هم بدان گلهائے تر کرد

۵ بزاری گفت کای گل کاشکے من | گیاهی بودمے چون تو به گلشن

که تو آنجا گذر داری و من نے | گل آنجا محرم است و نار و ون نے

ازان گل کوست در صد پرده مستور | منِ مسکین ببوئے قانع از دُور

چه بختست این که تو از بخششِ غیب | خزی گه در گریبان گاه در جیب

چو آنجا هاری صُبحی و شامے | توانی گفتن ار گویم پیامے

۱۰ جوابش را دهانِ گر نه بشگفت | که آخر گر نه ام هم بشنوم گفت

بدو گویم هر آن رازی که گوئی | بجویم زو هر آن حاجت که جوئی

پس آنگه گفت شه با صد خرابی | ق | کهر باری که آنجا باریابی

---

۳ - بفرسود ع[۱] ب ح[۲] ایضاً دل و جانش بفرسود ع[۱] ح[۱] ۴ - دگر رو هم بران گلهائے ترکرد س ب ع[۲] ح[۱] = دگر رو هم دران گلهائے ترکرد د = دگر ره هم دران گلها نظر کرد س[۳] = دگر رو هم بدان گلها نظر کرد ح = دگر رو هم دران گلها نظر کرد ع[۲] (کلام کے سیاق و سباق پر کافی غور کر کے میں نے اپنی ذوقِ شعر فہمی کے مطابق پہلی اور دوسری صورت کو ترجیح دی ہے اور کثرتِ روایت بھی اُسی کی مؤید ہے۔ لیکن چونکہ "رو کردن" کے لئے "بر" کا صلہ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا اور "در" کا صلہ اگرچہ مستعمل ہے مگر وہ مجھکو یہاں اچھا نہ معلوم ہوا اس لئے لفظ "بدان" میں نے نسخہ ح سے لیکر اپنی دانست میں مصرعے کی بہترین صورت قایم کر دی ہے) رشید احمد ۸ - کہ از بس بخشش س[۲] ح[۲] ع[۲]

۹ - صبحی و شامے س[۳] ح ح[۱] ح ب ع[۱] د = هر صبح و شامے ع ایضاً توانی گفت اگر س ع[۱] ح[۲]

۱۲ - باریابی س س[۳] ح ح[۱] ب ع[۱] د = راه یابی ع

دهانِ غنچه‌ها از خنده میماند — بنفشه سر فرو افگنده می ماند

چنیں تا دید ناگاه اندراں گشت — ق — بدانگونه که مست و سرگراں گشت

گلِ کرنه شگفته بر درختاں — ببوئے خوش چو خُلقِ نیک بختاں

ازاں مشکیں نسیم روح پرور — دِماغِ عُلویاں گشته معطر

۵ چو در رفت آں نسیم اندر دماغش — بسینه تازه شد دیرینه داغش

گذشتش در دل آں گلهائے خوشبوے — که آنرا داشت با خود یارِ گلروے

چو زاں گلهائے کرنه یادش آمد — دل و جاں هر دو در فریادش آمد

بنودش بسکه تاب بر نسیم موئے — فرو غلطید هم زآسیب بوئے

تو پنداری کزاں صفرائے جانی — بپرواز آمدش مرغِ نهانی

۱۰ ازاں بوئے که عاشق بیخبر بود — نه بوئے گل که آں بوئے دگر بود

چه ماند بوئے گل با بوئے جاناں — که هست ایں روحِ تن واں قوّتِ جاں

دراں صفرا که گشت آں سُرخ گل زرد — کنیزاں را برخ زردی اثر کرد

ازیں سو ماند نرگس دیده پرآب — گرفته زاں خمارش آخریں خواب

ز خویش آں سوئے کرنه راجبه — کناں هم روئے هم گلهائے کرنه

۱۵ ز غزت دور همچوں عزّت از خوار — بهارِ زندگی گشته بیک بار

۱- سر فرو وا افگنده ح^۲ ب ۴- دماغِ قدسیاں ر^۲ ۶- که با خود داشتی آں یار گلروئے ح ج ب = یار د بوئے ر^۲ ۱۱- واں آفت جاں ر ر^۲ ر^۳ ح ب ع^۲ د ح ح^۲ = واں قوّتِ جاں ع

۱۳- ازیں سو ر^۳ ح ب ع^۲ د ح^۲ = ازاں سو ع - ۱۴- روئی خود ع^۲

نه دل بگشایدم باهیچ شاخے — نه جان آسایدم در هیچ کاخے

بروئے دوستان گلشن بود خوش — بگلها چشمۂ روشن بود خوش

چه کار آید چمن بے خوبروئے — فریبِ ابلهان شد رنگ و بوئے

ازان گلشن که ماراهست جائے — بصد فردوس نفروشم گیائے

۵ اگرچه نے گلے زان باغ چیدم — نه هرگز میوۂ از وے چشیدم

زہے بے بہره مرغ ناسرانجام — که درماند بری ناخورده در دام

اگر در عاشقی چشم گنه کرد — چرا خونِ دلم در دیده ره کرد

مثل خوش زد بنفشه بر سرِ رود — که هرکو کاشت نرگس لاله ندرود

اگر شد شاخِ نسیم خشک پاش — چه چاره باقضا گو همچنین باش

۱۰ چو بر زد فاخته این خوش نوا را — ق — فراهم کرد ریشِ بے دوا را

بپاسخ مادۂ از قمریان طاق — غزل را جفت کرد از راهِ عشاق

پاسخ از لبِ معشوق

که مینالد چنین در گوشۂ باغ — که مارا تازه کرد اندر جگر داغ

مگر او نیز چون ما دردمند است — کزینسان نالۂ دردش بلند است

۱۵ بگو اے بادِ آن مهمانِ مارا — که آخر چند سوزی جانِ مارا

مرا خود صد جراحت هست پنهان — چه زد بین میزنی دیگر تو در جان

۲- زگلها س ع ح۲-

بگوئی از منِ نادیده کامے بصد خونِ دل آلوده سلامے

وگر بپذیرد آن جانِ جهانم بخوانی این غزل نیز از زبانم

برآرای فاخته با آهِ جان سوز ز سوزِ سینه این دو جهان سوز

غزل از زبان عاشق

۵ ندانم از کجا می آید این گل که غارت می شود زو وقتِ بلبل

نسیمش از کدا این بوستان است که تاراجِ نهالِ دوستان است

گر آنسو بگذری اے بادِ شبگیر میاویزی در آن زلفے چو زنجیر

مجنبانی ازاں مرغول موئے مغلطانی خمِ مویش بسوئے

بگستاخی مبوسی خاکِ کویش برعنائی نگردی گردِ رویش

۱۰ دمِ سردِ مرا از من ببر وام بدین روب آن غبارِ زلفِ شب وام

ز آبِ چشمِ من ابری بر انگیز بدین ابر آن طرف باراں فرو ریز

بگرد اگردِ آن نسرین و شمشاد نخواهم جز همیں ابر و همیں باد

دلم شد شاخ شاخ از ناصبوری ندارم زیں فزوں تر برگِ دوری

ز خارِ غم چه بیروں بیروں آزار که هست از گل خراشِ من نه از خار

چو غنچه چند دل بندم بهر شاخ چو بادی چند ره جویم بهر کاخ

۱- سلامی س۳ هـ = پیامی ح ب ع۱ ح ع ۳- این دو دس۳ ۱۰- شب۱ ام س۳ ب ح ع۱ ح۲ ح = شب فام ع د ۱۲- آن نسرین ح ب ع۱ د ح۲ = این نسرین ع ۱۴- چه بیرون ریزم س س۳ ح ب هـ ع۱ د ح۲ ح = چه ریزم بیرون ع

همین بس نیست آخر باغ جانم — که دایم هست در دل خضر خانم
بود تا آسمان سبز بر پائے — سرش باد ابسبزی آسمان سائے

جدائی افگندن تیغ زبان بدگویان میان عاشق و معشوق و روان شدن دولرانی از خانهٔ دولت سوئے کوشک لعل و در فراق خضر خان از دود آه کوشک لعل را سیاه گردانیدن

گرامی گوهرے شد آدمی زاد — زهی گوهر که نه دریا ازو زاد
نه این منظر ببازی برکشیدند — که دردی هر دو گیتی درکشیدند
هزار افسوس گر نقشے چنین خوب — بنا خوبی شود در دهر منسوب
چو در هر نیک و بد نظارہ کردم — بگفت خوب دیدم قدر مردم
۱۰ کسے کو میتواند لعل و در سفت — چرا ریزد بروں خرمهره در گفت
چو سوسن هست زآزادی نشانش — زبوئے خوش سخن گوید زبانش
نبات زهر را کم بو کند کس — که از کشتن حکایت گوید و بس
چو مشک و گل شوار غمّاز باشی — که با جانها بو همراز باشی

۱ـ دروے حج ۳ـ افگندن سر، سر۲ حج ع۲ د حج۲ ب ح = اُفتادن از ع ۴ـ ازخانهٔ دولت۲ انی سر ب د ۷ـ ببازی برکشیدند سر، سر۲ حج ب د ع۲ د حج۲ = درکشیدند ع ۱۱ـ زآزادی سر، سر۲ حج ع۲ د حج۲ ب = آزادی ع ـ

دلم را خود خراشی هست کارے | تو دیگر ریشم از پیکاں چه خارے
چو تو در بوستاں نالے بد انسوز | نگر ما را بزندانِ چوں رود روز
دلت گرچه ز تنگی شاخ شاخ است | براقِ عیش را میداں فراخ است
اگر باغے روی یا لاله زارے | نیاویزد بدامانِ تو خارے
۵ توانی گفت با هر دل غمِ خویش | توانی ریخت در هر گل نمِ خویش
نه چوں من بکُنجی مانده مهجور | ز رویت دور بلکه از خویش هم دور
نهاں چوں سایه در پیغولهٔ تنگ | ندانم آفتاب و ماه را رنگ
کسے مونس نه با من جز خیالت | به تنها عشق بازم با جمالت
دلم را روزنی هم نیست در پیش | کزاں بیروں دهم دودِ دلِ خویش
۱۰ شده صد روزن ایں جانِ پراندوه | ز زخمِ غم کز و روزن شود کوه
وزایں روزن دو صد گرد دم بر ظن | که دودِ من بروں آید ز روزن
برم هر دم هزار آهِ نهاں زیر | کنم چوں بوالعجب آشامِ شمشیر
چنانم با غمت شاداں دریں کاخ | که یادم نیست هیچ از سبزیِ شاخ
چو من در گوشهٔ خو دادم هوس را | چمن زنداں بود مرغِ قفس را
۱۵ چو عادت گیر شد طاؤس خانه | بود کنجش بهشتِ جاودانه

---

۶ - نه همچوں من س ع[۱] ح[۲] ۸ - با من نه مونس ح ۱۲ - آهے نهاں ع[۱] ح[۲] -

۱۴ - خو دادم ح د ح[۲] ب = خود دادم ع[۲] ع -

اشارت کرد کاتان کاہل کارند | زمرد را بدرج لعل دارند

بفرمان مہ پوشیدہ تمثال | روان شد زہرہ و پروین بدنبال

روان سیارۂ پرّان تر از طیر | بسوئے شمس والا شد سبک سیر

فگند آن گلستان را خار خارے | کہ سروت راند سوئے لالہ زارے

٥ شہ آندم بود حاضر پیش استاد | کتاب عاشقی را شرح میداد

سخن در قصۂ یوسف کہ ناگاہ | خبر گوئی زلیخاش آمد از راہ

مژہ چون دیدۂ یعقوب تر کرد | ز حال بیت احزانش خبر کرد

چو بشنید آن خبر جان عزیزش | نماند از جان خبر و ز ہیچ چیزش

جمال یوسفی را سود بر خاک | زد از مہر زلیخا پیرہن چاک

١٠ چو گرگ بیگناہ افتاد بیرون | ہمش پیراہن و ہم چہرہ پرخون

کتاب و سبق و خط بر جائے بگذاشت | قلم از دست و کفش از پائے بگذاشت

برہنہ پا و سر از جا برون جست | ز مکتب بے سر و بے پا برون جست

ہمی شد چون الف زان حرف معلوم | بجانان قایم و از خویش معدوم

چو بود از راہ میدان رفتہ راہش | ہمان جانب فتاد آہنگ راہش

١٥ دو میدان وار تگ میزد بدنبال | شدہ سرگشتہ ہمچون گوئی بے حال

---

٢ - بفرمان مہ پوشیدہ س، س۲، س۳ ب ع۲ د حر۲ = بفرمان شہ آن پوشیدہ ع حر ٥ - کتاب عاشقان ع دع۲ = عاشقی حر۲ ٧ - احزانش س۳ حر ب حر۲ = الاحزانش دع ٨ - آن خبر س، س۲ ب لم لحر = این خبر س۳ حر دع ٩ - بہر زلیخا س۳ -

نشاید شد بپا ز و سیر برخوان | که از غمازئے ایشان رمد جان
کسے کش خو بود پرده دریدن | زبان با سر ہم باید بریدن
بباید سوختن ز آتش خسے را | کز و خارے خلد در دل کسے را
زبانی کو کند آتش فشانے | زبانه گوی آنرا یا زبانے
۵ بگوشِ بهتران گفتارِ ناخوش | بود مانندِ دم دادن در آتش
نکو گوئیست بس شائسته کاری | چنیں شو گر شوی گوینده باری
خموشی بهتر از گفتارِ زشت است | زبان چوں خس درو شد داسِ کشت است
لبے کز آنگبیں باشد درو بهر | نه دانائیست از وے ریختن زهر
مگس کز شهد خیزد زو بپرهیز | که دارد نوش و نشتر میزند تیز
۱۰ برآں بلبل بخندد غنچهٔ باغ | که در بستاں برآرد نالهٔ زاغ
دهانے کو نکو گوئیست پیوست | بگفتن باد یارب هر کرا هست
نکو گوئی که بود آگاه زیں گفت | سخن را با سخن زینساں کند جفت
که پیشِ مسندِ بانوئے آفاق | ق | زحالِ درهم آں هر دو مشتاق
چو اصحابِ غرض گفتند هر چیز | فراواں بخت بانو آں غرض نیز
۱۵ صواب آں شد کز آں فردوسِ پرنور | بقصرِ لعل سازد جائے آں حور
نشاندند اندر سُکهاسن آں پری را | چو گردوں در ترازو مشتری را

۱- یا زبانی ر، ر۳، ع۲، ح۲ = سنے زبانی ر۲، ب، ح، ع ۱۳- درهمی آں دو مشتاق ر، ح، ع۲، ح۲
۱۴- فراواں بُخت ح -۱۶- سکاسن ب

بروئے خود زگوهر خوشه می بست | زرویش بهرِ هجراں توشه می بست
شده محمل کشاں لرزنده زاں غَور | که هم دَوراں مخالف بود و هم دَور
شتاباں چشمهٔ خورشید با ماه | نه از دُوری نه از دَورانی آگاه
چو تابِ آں نماندش در تنِ خویش | که موئے بگسلد زاں مویساں بیش ق
٥ بے پیچه برید از جعد چوں قیر | که آری می بُرد دیوانه زنجیر
نبُد جائے بریدن چوں سرِ موئے | همی برید موئے خویش ازیں روئے
کسے کاویخت در موئے دلِ وے | بمو دادن خلاصش کی بود کے
کسے کو را سرِ یارِ عزیز است | سخن در سر رود مو خود چه چیز است
پس آں مو داد بر دستش که بارے | زمن بپذیر زینساں یادگارے
١٠ ز بهرِ خاطرِ شوریده جانے | کنی انگشت پیچش هر زمانے
بسازی از شبه انگشترینے | دلم بر تست زاں سازی نگینے
وگر خواهد دلت زاں پیچه چندے | مگس رانی کنی بر لعلِ چوں قند
ازاں مو دادمت کم موئے شد تن | چو آنرا بنگری یاد آری از من
پری پیکر چو کرد آں موئے بر دست | ازاں مویش سخن در لب گره بست

٢- غَور ر۱ ر۳ ح۱ = غور ر ح ب د ع۱ ع ٣- نه از دوراں ر۳ = نه از دوری ح ب د ع۱ د ح۲ ٤- بر تن ر۳
٥- بے پیچه ح۱ = بے پنجه ر ر۱ ر۲ ح ب ح د ع ع۱ د = بسر پنجه ع ٦- یک سرِ موئے ح ایضاً روئے خویش ح ع۱
٩- در دستش ر۳ حاشیه ١٠- انگشت پیچی ح ١٢- پیچه چند ح۱ د = پنجه چند ح د ع۱ ع ١٤- بر دست ر۳ ح ب ع۱ د ح۱ = در دست ع ر۳ حاشیه = را دست ر ایضاً برلب ر

دراں میداں کہ با صد یارِ دلجوی ・ بہ پشتِ خِنگ چوگانی زدی گوی

دو پایش گشت چوگاں دردویدن ・ کہ ممکن گشت برگویش رسیدن

رسید و سر بہ سنگھاسن دروں کرد ・ بگریہ پائے جاناں غرقِ خوں کرد

نگارِ خویش را زاں چشم خوں زائے ・ حنا می بست گوئی برکفِ پائے

۵ پری چوں دید در پا فرقِ جمشید ・ چو نیلوفر بصفرا شد ز خورشید

بروں شد دانش و ہوش از سرش پاک ・ ز سنگھاسن فتادن خواست برخاک

گرفتش دامن از غیرت کہ شہ داشت ・ ز لوثِ چشمِ اغیارش نگہداشت

ہم از چشمِ ترِ خود زد گلابش ・ کہ باز آمد ز صفرا ماہتابش

نہادہ ماند پس چشمِ ترِ خویش ・ بزیر پائے آں سیمیں بر خویش

۱۰ ز غیرت بسکہ پایش پاک می جست ・ ہمیز و بوسہ وا از گریہ می شست

برآں پا بیں چہ غایت اشک میکرد ・ کہ از لبہائے خود ہم رشک میخورد

ہمہ تن گشتہ آب آں چشمۂ مہر ・ برآں پا میز د آب از دیدۂ و چہر

زہے مہ کا سمانش آں پا یہ جوید ・ کہ پا از چشمۂ خورشید شوید

صنم ہم رو بروئے شہ نہادہ ・ کشادی ز آبِ چشمش روئے دادہ

---

۴ - درکفِ پائے سر، سر۲، سر۳، حہ، د، حہ۲ = برکفِ پائے ع، ب ۵ - درپا سر، حہ، ب، ع۲، د، حہ۲ = برپا ع = پا بر۳ الیضاً بصفرا شد چو نیلو فر سر۳ ۷ - از غیرت سر، ب، ع۲، د، حہ۲ = آں غیرت سر۲، حہ ۱۱ - رشک میخورد سر، سر۳، ع۲، حہ۲ = رشک میکرد سر۲، حہ، ب، د ۱۲ - آب گشت سر۳، حہ۲، ع۲، د = گشتہ آب سر۲، حہ، ع = آب گشتہ سر ۱۴ - کشادی ز آب سر، سر۲، سر۳، حہ، ب = کشادِ آب ع۲، د = کشادی آب حہ۲، ع

چو خاتم برکشید آن مایهٔ ناز — بماند از حیرت آن خاتم دهن باز
چو آن خاتم بدستِ شاه بنشست — بماند اندر دهانش انگشت زان دست
بزاری گفت چون میداد خاتم — که ای دستت سزای خاتم جم
برا و رنگِ زرت جا باد درخور — چو تمکینِ نگین برخاتمِ زر
۵ بدست از چرخِ فیروزه نگینت — جهان در دست چون انگشترینت
نگینِ دولتت رخشان چو خورشید — قضا بروی نوشته ملکِ جاوید
دلم کان مو ستد خاتم گرو داد — شبِ معراج بستد ماهِ نو داد
بود هر چند جای طعنِ جاوید — ق — مهٔ نو تحفه بردن پیشِ خورشید
نگیر از ناقصی لافِ کمالی — سُها گر شمس را بخشد هلالی
۱۰ بهدیه گر رضا باشد درینت — دهم انگشت با انگشترینت
ولیک انگشتریں سختی بپاید — ز انگشتم وفاداری نیاید
پس اندر دست چو نتو آشنائی — وفاداری نهم نی بیوفائی
دگر گویم که این دو شکل تدویر — ق — دو عالم دان که بختت را بتاثیر
بشارت میدهند از عالمِ حق — که یابی بر دو عالم دستِ مطلق
۱۵ ولیک این زیر دست اندر نهانی — ق — ازان انگشتریں دادت که دانی

۱- برکشید س۲ حج ب ع۲ د حج۲ = درکشید ع ۵- نگین است- انگشترین است حج ح حج۲ د ۹- سُها کو س۲ حا = سها را شمس اگر س ع۲ ۱۰- یا انگشترینت س س۲ ۱۲- وفاداری کنم س ۱۳- تیا شیر س س۲ س۳ ع۲ حج۲ ب = تباشیر حج ع د ۱۵- دادم حج = داده س۳

زبانش همچو موئے ماند خاموش   سرِ موئے نماند اندر تنش هوش

پس از دیری که موئے هوش را یافت   زبهرِ هوش هم زاں مو رسن تافت

براں مو کرد سیلِ گریهٔ زار   چو بارانی که بارد در شبِ تار

بشاه آں موئے برکف کرده میگفت   ق   که اے با تارِ مویت جانِ من جفت

۵ زتو هر موئے دلبندِ جهانے   کمندِ عقل و دست آویزِ جانے

چنیں موئے بُریدن چوں دلت داد   که بر یک موئے تو صد سر فدا باد

روا باشد که مسکینے چو من را   چه افگندی و ببریدی رسن را

مرا باید دو صد جانِ وفا جوئے   که هر جانی ببندم در یکے موئے

بیا صد جانست چوں هر تارِ مو را   یکے جاں چند جا آویزم او را

۱۰ دلے جانم چناں دیوانهٔ تست   که با صد سلسله بندش بود سست

اگرچه مویت آں بندِ هلاک است   که زنجیرِ هزاراں جانِ پاک است

ولیکن جانِ چوں من مستمندی   چه داند دولتِ زینگونه بندی

جهانے غم نهی گر تو بریں تن   جهاں ننهم بتارِ موئے تو من

چو زیناں عذر خواهی کرد بسیار   شدش لابد جوابِ هدیهٔ یار

۱۵ بصد عذر از دو دستِ نازنینش   کشید و داد دو انگشترینش

---

۲ - وا یافت س[3] ب د = را یافت حج ع[1] حج[2] ایضاً هم زاں مو رسن تافت س[3] ب د = خود هم زاں رسن بافت حج = خود زاں مو رسن تافت س[1] س[2] ع ۶ - صد سر س[1] س[2] س[3] حج ب ع عا ح ع[1] د حج[2] = صد جان ع
۸ - بریکے حج ۱۲ - بریں تن س[1] س[3] حج ب ح حج[1] د ع[1] = بدیں تن ع ایضاً جهاں ندهم حج ب -

ز دولتخانگی نواسازان طلب کرد — نواهای دلش آهنگ لب کرد

غم دل زین غزل با نالش زار — بمطرب داد تا آرد بگفتار

غزل از زبان عاشق

جمال صحبت یاران دلجوی — غنیمت داشت باید از همه روی

۵ که گردون گرچه چشم آمد سراپای — دو مردم دیدنتواند بیک جای

ز شمشیری که بر بالا کشید است — بسا پیوندها کز هم بُرید است

کجا دو غنچه باهم کرد روی — که هر یک را خزان نفگند سوی

چه بینی رُسته دو گل بر یکی شاخ — که هر یک جانبی رنگین کند کاخ

بیک رشته شود صد دُر فراهم — ولی در رشته کی مانند باهم

۱۰ نمیدانم که دوران دغاباز — چرا پیوند دو بُرّد ز هم باز

جُدائی گرچه آمد جان گدازی — شود دشوارتر در عشقبازی

مرا کز مهر خون آمیخت با خون — جدا دارند آخر چون زیم چون

ز من تا رفت سرو راستینم — ز خون یکدم نشد خشک آستینم

در آن برجی که آن مه شد حصاری — سپردم دود دل را پرده داری

۱۵ ز دم موجی ز چشم خون چکیده — که قصرش لعل گشت از خون دیده

۲- این غزل حج۱ ۸- چه بینی سا۱ سا۳ حج دع = نه بینی ب = چو بینی سع۲ حج۲

۱۲- کز مهر سا۱ سا۲ ب حج ع۱ د حج۱ = گر مهر ع

۱۴- در پرده داری سع۱ حج۲ = را پرده داری سا۱ سا۲ حج ب دع

که عالم بی تو گر خلد برین است | مرا چون حلقهٔ انگشترین است
دگر زان دادمت زینسان خیالی | که دارد از دهان من مثالی
نگهدارد گهی بوس نهانم | همین انگشترین جای دهانم
ببوسی گه گه این انگشترین را | ق بدل داری ز لعلم این نگین را
۵ اگرچه سنگ چون مرجان نباشد | مثال کالبد چون جان نباشد
کجا چون این دهان انگشترین است | که آنجا موم و اینجا انگبین است
ولیکن چون بخویشی نسبتی هست | ق میان انگبین و موم پیوست
بدین امید جانم میشود شاد | کزان موم آیدت این انگبین یاد
چو هر دو یادگار مهربانی | ق رسانیدند یکدیگر نهانی
۱۰ وداع یکدگر کردند گریان | بطوفان هر دو غرق و هر دو بریان
شتابان گشت زانسو ماه رهسد | وزین سو بازگشت آن مهدی عهد
پری چون بر پرید و رفت چون باد | سلیمان زاده را دیوانگی زاد
توانی داشت آن فرزند جمشید | که باز آرد سلیمان وار خورشید
ولیکن چون سلیمان بود برجای | بتعظیم سلیمان گشت زان رای
۱۵ بمنزلگاه خود شد با دل تنگ | رخی چون گل ز خون دیده گلرنگ

۳- نگدارد گهی بوس ب ع[۱] د حم[۲] = نگه دارد و بوس اندر سا = نگه داری گهی بوس نهانم حم = نگه داری که در بوسی ع ۵- بدین سا[۲] حم ب ع[۱] د حم[۲] = ازان سا[۳] = باین ع ۱۵- با دل تنگ سا[۲] حم ب ع[۲] د حم[۲] = زان دل تنگ ع -

دراں کنجی که شب بگریزم از جمع   مرا سوزندهٔ نبود مگر شمع

کسے چوں شمع با سوزم نسازد   که هم میسوزد و هم میگدازد

گہے سوزم چو شمع از دودِ داغے   گہے افسانه گویم با چراغے

زسوزِ دل چو خونم بر زند جوش   ترا خواهم کنم عمداً فراموش

۵ ولیکن چو نتوانی پیوسته باخوں   بآساں چوں روی از سینه بیروں

زتو خوں گریم و برخویش نالم   شکایت از تو وُ از خویش نالم

چو تنگ آیم ز شبهائے سیه روز   برآرم از جگر آهی جهاں سوز

ندانم از تو ایں رنجِ ابد را   دعائے بد کنم شب را و خود را

زغم برحالِ خود خندم نه بر تو   گنه بر بختِ خود بندم نه بر تو

۱۰ دعاها کز پیت جاں کرده تلقین   همه شب گویم و دل گوید آمین

زچشمِ خویش سِحر آموزم آنگاه   فسونِ صبر خوانم گاه و بیگاه

نیازِ خویش بینم چوں ز حد بیش   دعا سویت دمم افسوں سوئے خویش

گر آمد آفتابِ من بزردی   چه چاره با سپهرِ لاجوردی

مرا بر زندگی گر گم شد امید   ترا خواهم بدولت عمرِ جاوید

مرا گردونِ سبز ار داد بر باد   خضرخاں را بسر سبزی بقا باد

۱- بجز شمع س۲ ۲- باسوزت حہ ۶- از خویش ب د حہ = برخویش ع۲ -

۱۰- دعائے کزلبت ع۱ حہ۱ = دعاها کزلبت سر -

۱۴- برزندگی س، س۲، س۳ ب ع۱ حہ۲ د = درزندگی حہ = بازندگی ع -

بگوای باد کت آتش بنعل است　　　رہت گہ گہ بر آں گلہائے لعل است

بقصر لعلِ آں دلخواہ چونست　　　شفق چونست و در روے ماہ چونست

کجائی اے چراغِ دیدۂ من　　　رُخ خوبِ تو باغِ دیدۂ من

بقصرے کز تو فرخ شد درو بام　　　دل و جانم ہمانجا ساخت آرام

٥ چو گل چینی بہشتِ رائگاں را　　　کم از بوئے گلے بیمائگاں را

بہار عیش من گر شد خزانے　　　ترا ہر روز بادا نو جوانے

عطارد از زبانِ شمسِ انور　　　ق　چو بنمود ایں فروغِ مہر گستر

بپاسخ زہرہ نیز از پردۂ خویش　　　کشاد ایں زیرِ خوں پروردۂ خویش

پاسخ از لبِ معشوق

١٠ بیا اے نو شدا روئے دلِ من　　　ز تو صد تلخیِ غم حاصلِ من

ہر آنچہ از مہر تو آمد برویم　　　نیارد تاب اگر بر کوہ گویم

من و شبہائے ہمچوں کوہ در پیش　　　فراقے با ہزار اندوہ در پیش

پس دیوارِ غم غمخوار ماندہ　　　تنے چوں صورتِ دیوار ماندہ

خیالت نقش بندی گشتہ استاد　　　گرفتہ پیشۂ شاوُر و فرہاد

١٥ گہے نقشت ز خونِ دل برآرد　　　گہت در جانِ سنگینم نگارد

---

٥ - گلے بیمائگاں را س، ر۲، ر۳، ح، ب، ی، ع۱، د، ح۲ = گل بمائگاں را ع　٦ - بادا زندگانی ع۲　١٠ - تلخی جاں ع، ح۲　١١ - آید ر۳، ع۲　١٣ - تہی ح، ع۲　١٤ - گشت ر۲، ح، ب؛ ایضاً پیشہ شاوُر س، ی، ع۲، د، ح۱، ع = تیشہ شاوُر ح = پیشہ شاپور ب، ر۳　١٥ - گہت ر۲، ح، ب، ی، د = گہے ر۳، ع۲، ح۲، ع -

زہی بستانِ آں شہ را جمالے | کہ باشد چوں خضر خانش نہالے
چو الہامِ الٰہی شاہ را گفت | کہ آں دُرِّ سعادت را کند جفت
اشارت کرد تا در گردشِ دہر | بیارایند یکسر کشور و شہر
کمر بربست در کارش زمانہ | بخرج آمد خزانہ در خزانہ
۵ چناں در نغمہ و شادی شد آفاق | کہ در رقص آمد ایں نُہ سقف و شش طاق
بگِرد اگِردِ قصرِ پادشاہی | بر آمد قبّہ از مہ تا بماہی
جہاں از قبّہ ہائے کارداراں | شدہ چوں روئے دریا روزِ باراں
بچرخِ قبّہ حیراں قبّہ چرخ | برابر ہر دو چوں بغداد با کرخ
در اطلس چرخ قبّہ پیش تا پس | چو دیگر قبّہ ہا در چرخِ اطلس
۱۰ مُرصّع پردہا چوں چرخ زانجم | شدہ انجم در آں دُرّ و گہر گم
ہمہ زر دوزیٔ مہرِ زر انگیز | نظر با صد تعجّب دوختہ تیز
ہر آں کِلّہ کہ بر کردند آں را | شد استر ابرہائے آسماں را
کشیدہ تا بگردوں سایہ بانہا | فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا
مہ و خورشید ہمچوں پرّی و حور | بتادُروانِ عصمت ماندہ مستور
۱۵ ہمہ دیوار نقشے کردہ پرکار | فلک حیراں درو چوں نقشِ دیوار

۳- تا از گردش سع[۲] ۴- برخزانہ سر[۲] حہ[۲] ع[۲] ۵- ایں نہ حقہ حہ = ایں نہ شقہ عکا حہ[۲] ۷- رود بار[۱] مب ۸- تا کرخ ب ۹- یا پس حہ[۲] ۱۰- چرخ زانجم سر[۳] ب حہ[۲] د = چرخ وانجم ع = چرخ انجم حہ ع[۲] ۱۲- ہر آں خرگہ کا ۱۳- سایہ بانے- آسمانے ب ۱۵- نقشے ماندہ سر[۳] ایضاً حیراں شدہ سر

صفتِ آرایشِ شہر و کشور چوں عروس از برائے تزویجِ شاہ و شاہزادۂ بے جفت خضر خاں زادت خضرۃ رأسہ وشاہت وجہ العدوّ ببأسہ

سعادت ہاست اندر پردۂ غیب
نگہ کن تا کرا ریزند در جیب

۵ سری کو خواست شد تاجِ جہانے
تولّد یابد از صاحب قرانے

دُرے کز رُوشنی گردد جہانگیر
شود پیدا ز ابرِ آسماں گیر

زبرجد زادۂ کوہِ بلند است
کز انساں در بلندی ارجمند است

شعاعِ مہر گیرا تر ز مہر است
کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر است

بسے ہست ارچہ زادِ خسرواں نیز
کہ در نرخِ شرف نرزد بکشنیز

۱۰ ولے من گوہرے رامیکنم یاد
کہ از وے گنجِ شاہی گردد آباد

سزائے تخت گر فرزند شاہی است
ہم از عہدِ ازل گیتی پناہی است

دو دولت دارد آں گیتی خداوند
ق کہ یزدانش دہد شائستہ فرزند

یکے آں کوست خود ظلِّ الٰہی
دگر دارد خلف در خوردِ شاہی

ا۔ "چوں" سوائے ع کے اور کسی نسخہ میں نہیں۔ ۲۔ عائیہ عربی فقرے کو مختلف نسخوں سے الفاظ لیکر صحیح کیا گیا ہے اور بالکل قابلِ اطمینان ہو گیا ہے ۵۔ قرانے یابد ک ۸۔ گیران تر ب ایضاً او در سپہر س۲ ر۲ ح ک حہ۲ ع۲ ۹۔ ہست ارچہ زادِ س ر۲ ح ع۲ د ع = ہست ارچہ دُرّ ب حہ۲ د = خرمہرہ زاد از ر۳ ایضاً نہ ارزد ع۲ = نارزد حہ۲ د ۱۱۔ شاہ است۔ پناہ است ب د ۱۲۔ آں ر۲ ر۳ ک حہ۲ = ایں ع۲ د ح ع ۱۳۔ آنکہ اوست ح ع۲

بخنجر ہائے چوں پرّ مگس صاف | مگس پرّاں دو نیمہ کردہ بے لاف
برآورد از دُہل مردِ سلیح کار | معلّق زن بنوبت نوبتے دار
ہرآں بازی کہ بودہ آسماں را | بروں افگندہ دھر از پردہ آں را
سپہر بوالعجب از ہفت پردہ | جہاں را دار بازی راست کردہ
۵ بگردِش دار بازاں بر سر دار | شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوّار
نظر در ہر یک از دورِ رواں دید | کہ گر نقطہ نہی حلقہ تواں دید
رسن بازاں ببالائے رسنہا | چو دلہا گیسواں را در شکنہا
نہ باآں حبلِ پیچاں کردہ بازی | کہ خود با رشتۂ جاں کردہ بازی
ز دست بوالعجب گوی آسماں گیر | بسانِ گرد مہرہ توسنِ پیر
۱۰ ز بس کاں گوی بر چرخ اشتلم کرد | سپہر از بیم دنداں خندہ گم کرد
فرو بردہ مشعبدِ تیغ چوں آب | چو مستسقے کہ نوشد شربتِ ناب
بہ بینی تیز کزلک را فرو خورد | چو آبی کز رہِ بینی خورد مرد
زلعبِ مرکباں طفلانِ غازی | بہ پشتِ باد چوں گل کردہ بازی
جہاں از خُرد چنبر ہر گراں تن | چو پیل از روزن و اشتر ز سوزن
۱۵ نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں ریو | گہے خود را پری کردہ گہے دیو

---

۴ - داد بازی ح ع[۲] عاب = دادہ بازی ح[۲] (اس شعر میں غالب تعداد ہمارے نسخوں کی غلطی پر متفق ہوگئی ہے صحیح لفظ "دار بازی" ہے جس کے معنی نٹ ہیں۔ فرہنگ جہانگیری میں یہی شعر سنداً پیش کیا گیا ہے۔ رشید احمد)

۵ - زانساں ب ۶ - از دور س[۲] ح[۲] ع = این دور س ع[۱] = آں دور د ح ع ۱۲ - نہ بینی ح[۲] -

رسیده صورت قبّه بانجم — درون چشم انجم گشته مردم

فرس گوئی که در خواهد دویدن — پری گوئی که بر خواهد پریدن

بهر جانب که مردم بر زمین رفت — همه بر فرش دیباهای چین رفت

ز بس شارع که خفت اندر خز ناب — زمین را کس نه دید الا که در خواب

۵ نشسته کوس و افغان برده برماه — ز سرتا پا هم اشکم هم تهیگاه

فتادن خواسته شیر فلک زیر — چو چرم گاو کرده نعرهٔ شیر

همان نعره که شد تا چرخ گردان — بهیجا ارغنون شیر مردان

چو آن نعره شود در نیلگون سطح — دو دلبّیک گویان نصرت و فتح

دمامه تهٔ مس پخته ز برخام — زبان چوبین و او گویای بی کام

۱۰ نر و ماده بهم چون دوست با دوست — بسی مرموز چربک گفته در پوست

ز هر سو خاسته غلغل بر آن سان — که گشته شهر سلطان شهر یزدان

دهل در بانگ و رخشان پیش او تیغ — چو بانگ رعد و رخش برق در میغ

جوانمردیست کاس لا ابالی — بلند آوازه او خانه خالی

ببازی سلّح اصحاب شمشیر — ز بخیه بر زده شمشیر چون شیر

۱۵ شده در تیغ رانی تیغ رانان — دو گرده مو دو موی چون جوانان

۲- درخواهد پریدن سا ب ۱۱- ز هر جا سا۳ ۱۲- رخشان برق در میغ سا۳ ب ۱۳- کاسه سا۲ = کانه حج۲ = کوس ب ۱۴- سلاح سا۳ ء حج۲ ک ۱۵- دو مویان عکاك = دو موی سا سا۲ سا۳ حج د حج۲ ع ع۲ = دو گرده موی بفرق جوانان ب -

نواگر کاسۂ طنبور خالی　　بغایت کاسۂ پُر لیک خالی

گراں سر از کدوئے خویش طنبور　　فرو غلطیدہ نے مست و نہ مخمور

یکے تخمِ کدو سازندہ بر دست　　کدو خالی و خلقی زاں کدو مست

برسمِ ہند گوناگوں مزامیر　　بجا بنہا بستہ اشکال از بم و زیر

۵ الاون را رگ از اندام بیروں　　کدو بر پشت در گہا گشتہ بے خوں

عجب بیں کو کدو بر خود نہادہ　　ولیک از چشمِ خلقی خوں کشادہ

دگر ساز بر بجیں نام آں تال　　برانگشتِ پری رویانِ قتّال

دو روئیں تن کہ رو بارُوئے در حرب　　چو دَف در پارسی میزان ہر ضرب

شنیدہ تبنکے ہندی فغانے　　شدہ تبنک زنش چوں ترجمانے

۱۰ خمیرِ خام کش بر رُو زدہ پست　　نمودہ صد دقیقہ پختہ ہر دست

عجب رود از کمیں دنداں نمودہ　　لبش نی و دہن خنداں نمودہ

ز زہرہ بردہ لحن ہندوی ہوش　　شدہ مرّیخ را ترکی فراموش

۱۔ نواگر کاسہ ع = صداگر کاسہ ب = صلاگر کاسہ ۳ح دح = صلاگو سا ۲ دع ۲ = صلاگو کانسہ ح ۲۔ حالی ع سا ۲ ۳ح و = خالی ب ح ۲ ع ۲ **ایضاً** بغایت ع ۳ح ح ۲ و نوائب دع ۲ سا = نبات سا ۲ = نواگر ب (افسوس ہے کہ اس شعر میں ہمارے تمام نسخے تو بر تو غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ اس کی تصحیح میرے امکان سے باہر ہے۔ تمام اختلافات درج کر دیئے۔ رشید احمد) ۳۔ تخم از کدو ح ۲ (۳ح دع ۲ میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۴۔ اشکالِ ۲ ع ۲ ۵۔ اولاون سا ۲ = الاوان ح د ۷۔ نام آں ح ب ع ۲ دح ۲ ح = نام او ۳ ع ۹۔ مندل ۳ ب ح ۲ = دنبل سا ۲ دع ۲ ح ح (علیٰ ہذا القیاس مصراع دوم) ۱۰۔ خام را ب **ایضاً** بر دست سا ۲ و ح ۲

۱۲۔ ہندواں سا ح ح ۲ ح ۲ دع ۱ = ہندوی ب ع

ز دعا آموخته گوئی دو رنگی | که گه رومی نماید گاه زنگی

بهر لحن آدمی هم زیست و هم مُرد | که در هر نغمه هم جان داد و هم بُرد

ترنّم زهره را آواز میداد | نوا جان می ربود و باز میداد

بریشم بر هوا بُرده نوا را | کمند افگنده مرغانِ هوا را

۵ چو شاهِ سازها چنگست زآهنگ | بزه بربسته دو جا تیر را چنگ

زیک ساقش شده موتا زمین پست | دگر ساقش ز بی موچون کفِ دست

رگ و مو سر بهم بسته دو سویش | تو گوئی کز سرِ رگ رسته مویش

همه تن نای گشته حلق و حلقوم | چو زنگی کارغنونی سازد از روم

سیاه و زرد شاخی طرفه سانی | که رُسته ز آبنوسی خیزرانی

۱۰ دف از دیوارِ خود حصنِ حصین است | حصارِ چوب و صحنِ کاغذین است

میانِ دستها پیوسته گردان | عجب باشد حصاری دست گردان

چو برکف کرد دف زن آن سبق را | بناخن کرده حک روئے ورق را

ز ابریشم نوا باریک زاده | پدر چون خود خلف باریک زاده

نگر در چنگ و بربط فرقِ روشن | که هست آن سر بزرگ و این فروتن

۱۵ چو رود بربط آوا داده بیرون | بطِ می کرده هر دم گریهٔ خون

۵- بره بربسته ب = بزربسته ج[۱] ع[۱] عکا ـ زهره را ج = نیزه را س ع[۲] د ب = تیر را[۱] تا[۲] را[۳] ک عکا
۶- بازمین ب = برزمین س[۳] ۱۰- است ـ بست س[۲] ج ب = ش ـ ش ج[۲] ۱۴- این سر بزرگ و آن
ج ب = این سر بزرگ و او ج[۱] = آن سر بزرگ و او ع[۲] ۱۵- رود و بربط تا ج

زخالِ چوں حبشہ بر دُرجِ مرجاں   بیک گنجد نہادہ نرخِ صد جاں

زابروہا کہ قرباں گشتہ جا نہا   دوگاں افگندہ در قرباں کمانہا

زابروہا کمانکش گشتہ زیں سو   براں جانب کمند افگن ز گیسو

دو گیسو گردِ ہر یک پیچ کردہ   چو ماری گردِ صندل پیچ خوردہ

۵ خیالِ زلف شاں در جانِ یاراں   چو شام اندر خیالِ روزہ داراں

کژی در چشم شاں شورِ ظریفاں   چو کعبِ کژ نشیں چنگِ حریفاں

ربودہ خوابِ بیداراں بیکبار   زچشم نیم خواب و نیم بیدار

حجابت دادہ ابرو را بہ پیغام   اجازت کردہ لبہا را بدشنام

دہن ہائے چو غنچہ گاہ گفتن   گہے در بستن و گہ در شگفتن

۱۰ زنخہائے چو سیبِ لعل گونہ   نہ چوں سیبِ دو رنگ ابرص نمونہ

ز زلف افگندہ تا پا دامِ عشّاق   براں پا دام بستہ ماہیِ ساق

عرق کز روئے ہر طنّاز میریخت   کرشمہ میچکید و ناز میریخت

بہ نیمے فرق سرپوشِ شفق وام   شفق را نیم روزی کردہ با شام

ازینسو دادہ دل زاں سو ربودہ   ازینسو کشتہ جاں زانسو دُرودہ

۱۵ بجز نظّارۂ خوبانِ مہ روئے   دگر نظارہا نیز از ہمہ سوئے

۲- قرباں دادہ حر د = گشت ر۳ ء ایضاً دو ترک افگندہ در بازو ب ۳- بگیسو ب ۴- کو بصندل حر۲ ۶- کعبے ء = کعبہ حر۲ = لعب حر د ۸- حکایت دادہ د حاشیہ ۱۱- سر زلفش کہ باشد ب ایضاً بداں پا ر۳ حر۲ ب ء ۱۲- نیم دوزی حر۲ معا ۱۵- خوبانِ دلجوئے ر۳ ایضاً دگر سوئے حر۲-

پریرویانِ هندی جادوی ساز   زلب کرده دَرِ دیوانگی باز
لباسِ دیو گیری شان تنک دام   پری را سایه بگرفته در آندام
بریشم پوش بعضے پرنیان روئے   با بریشم دروں در رفته چوں موئے
گرفته چوں پیاله تال در دست   نه ازمی کز سرودِ خویشتن مست
۵ سرودِ دلکش از لبهائے خوباں   شتاباں سوئے گردوں پائے کوباں
برقص و جَست خوبانِ هوا باز   نهاده پائے بر بالائے آواز
پرنده همچو طاؤسانِ والا   مُعلّق زن کبوترساں ببالا
بجَستن فرقِ شاں گشته فلک سائے   بگاهِ رقص بیزار از زمیں پائے
همه سنگیں دلان و سیم سینه   دو رُخ در مهر و دو نرگس بکینه
۱۰ بخونریزِ حریفاں زخمه در چنگ   لب اندر آشتی و غمزه در جنگ
بسے در مستی افگنده زیانها   بسے تاراج داده خانمانها
گهِ رفتن بصد ناز آمده پیش   بهر گامی هزاراں اشکنه بیش
بمژگاں نے یکے صد سینه سفته   چه غم دارد مراد از دیده گفته
نوازش زیرِ لب تا دست گیرد   کرشمه در رها کن تا بمیرد
۱۵ بهر چشمک زدن کشته جوانے   بهر خنده زدن بربوده جانے

۱- جادوئے ساز سا۱ سا۳ حج حج۲ ب ع عا = پارسی ساز سا ع۱ = هندی ساز ع ۲- تنگ شاں دام ع۲
۴- بردست ب ۷- پریده حج۱ ۹- دلانِ سیم حج عا ۱۱ مستی حج ع۲ ۱۲- بصد چشم حج۱ ۱۳- بمژگانِ یکے
سا۳ = بمژگانے یکے حج۱ ایضاً ز دیده رفته سا۱ ۱۵- جوانے سا حج۱ ع۲ = جهانے سا۱ سا۳ د

میانِ ذوقِ بے پایانِ دل شہر | شمارِ سال دادہ از طرب بہر
کشادہ گویم ایں تاریخِ ابجد | بسالِ یازدہ از بعدِ ہفصد
بروزِ چارشنبہ مہ سہ و بیست | ز روزہ خلق اندر بہتریں زیست
قمر در قوس جا درخواست کردہ | کمانِ خدمتی را راست کردہ
۵ عطارد با زحل در جدی ہمدست | چو ہندو بر سرِ بُز تیر در شست
ذَنَب کُو ہم پَے ایشاں گرفتہ | دُمِ بُز ہیچ دَرویشاں گرفتہ
کند تا سبزہائے خاک را تر | بدلو افگندہ گردوں چشمۂ خور
بماہی زہرہ کاندر زیر گشتہ | برودِ خشک ماہی گیر گشتہ
گرفتہ برّہ را برجیس درپیش | کہ بر سلطاں برد قربانِ درویش
۱۰ بثور انداختہ مریخ بارے | مہیّا کردہ از پرویں نثارے
سعادت راس را بخشیدہ مایہ | نشاندہ بر سرِ پنج پایہ
تہی ماندہ بسے بُرجِ دگر زاوج | کہ پر گوہر کند سلطاں بیک موج
چو زینساں شد شمارِ آسمانے | ق | بفرخ ترزمانِ کامرانے
شہ و شہزادہ شمس الحق کہ جاوید | جہاں را باد چوں تابندہ خورشید
۱۵ برآمد بر کمیت تند و پرجوش | چناں کز دَورِ او شد چرخ بیہوش

---

۳. ظلمے ب ح ۵ - بر سر پرِ و نیزہ در دست س ع[۲] = بر سر پیہ تیر در شست س[۳] = بر سرِ بُز تیر در شست ب ح[۲] = بر سرِ بُز نیزہ در شست د ۹ - فرمانِ درویش س س[۲] د ع[۲] ح[۲] -

بہر جا منجنیقے سر فگندہ — گروہے بر گروہے زر فگندہ
ز زخم ہر گروہے بیت در بیت — یکے کشتہ شدہ واں دیگرے بیت
تہ ہر قبۂ حشری ز عامہ — پرندہ تنگہ چوں در حشر نامہ
ز بس سینہ کہ بر سینہ نشستہ — بدشواری نفس از سینہ جستہ
٥ فراواں قبہ ہا از اہلِ پرہیز — شدہ آواز قرآں آسماں خیز
بجا نہا لحنِ داؤدی نشاندہ — کتابِ مصطفٰی بے لحن خواندہ
بنالشہائے شیرینِ شکر بار — فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار
سہ سال آں سازِ شادی ساز کردند — کہ گنج ہفت گردوں باز کردند
چو شد عالم ہمہ در زیور و زیب — کلاہِ قبہ ہا با مہ زد آسیب
١٠ اشارت شد ز درگہ کاہلِ تقویم — شمارند اختیارے را بہ تنجیم
فلک سنجاں کہ شاہنزادۂ افلاک — بود صفری بروئے تختہ خاک — ق
نہ از رسم اختیارے پیش بردند — کہ بستہ اختراں با خویش بردند
بدیں طالع کہ خواہم گفتنش باز — شد اقبال ایں طرب را کارپرداز
مہ روزہ دُر از دُرجِ برون داد — چو روز از مطلعِ دولت شد آباد

١- گروہ برگروہ س۲ ا س۲ د = گروہے برگروہ از زر فگندہ ع۲ د = کز و بر ہر گروہ آز زر فگندہ ح۲ ٢- ہر گروہ س۲ ح ب د = ہر گروہے ع۲ د ع = بر گردِہ ح۲ ٥- قبہ ہا از اہلِ پرہیز د ع۲ = قبہ ہائے اہلِ پرہیز ح۲ ٩- بر مہ س ا ب ع۲ ١٤- اس شعر میں اور نیز اگلے شعر میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ب ح۲ ع ص ا۔

بمقدارے کہ ملکے را بود نقد | بہم بست آفتاب و ماہ را عقد
نثار افگن رسیدند اہلِ درگاہ | ز جز مہمائے گوہر تنگ شد راہ
بہر کس ہدیہ داد ند از خزائن | خراجِ مصر و محصولِ مدائن
چو رسمِ کارِ خیرِ پادشاہاں | بسر شد بر مرادِ نیک خواہاں
۵ بہ آئینے کہ رفت آں نو سرافراز | بدولت گاہِ خود شد ہمبراں ساز
نشستہ بود بیروں سوئے خنداں | دروں با درد و داغِ دردمنداں
بروں زربفتِ شاہاں گشتہ سازش | دروں چوں زر بر آتش در گدازش
چو در صدرِ بزرگاں مجمرِ عود | دروں پر آتش و بیروں زر اندود
چو تنگ آمد ز اندوہِ درونے | بخلوت خانہ شد با اشکِ خونے
۱۰ خیالِ یارِ خود را داشتہ پیش | دریں سوز ایں غزل میساخت با خویش

غزل از زبانِ عاشق

فراغِ عیش و برگِ شادمانے | متاعِ خوشدلی و کامرانے
نشاطِ خرّمی را یکیک اسباب | کہ جوینده بیند ارد دید در خواب
کشاده آسماں درہائے روزی | چراغِ بخت در عالم فروزی
۱۵ بزرگاں شغل جوئے پاسبانم | سلاطیں خاکروبِ آستانم
ہمہ سر بر زمیں سوئے کہ بینم | ہمہ رو ہا بخاک آنجا کہ شینم

۷- باتش سا حہ ۲ ۱۰- غزل میگفت سا ۳ ۱۳- نشاط و خرمی سا سا ۳ حہ ۲-

چناں شد بانگ بسم اللہ سوئے ماہ — کہ گفتند اختراں الحمد للہ

زحل چوں ہندو از رہ خاک میرفت — فلک بر روئے ہر اک اللہ میگفت

دوان پیش براقش خسرواں شاد — چو گلہائے پیادہ در رہ باد

بخندہ تیغہا چوں برق در میغ — بعطسہ آفتاب از خندۂ تیغ

٥ عماریہائے زریں گوہر آمود — لمع چرخ را کردہ زراندود

بگردش تیغ و خنجر رستہ رستہ — رہ چشم بد از پولاد بستہ

تو گوئی گردش از تیغ کشیدہ — بگرد لالہ سوسنہا دمیدہ

طبقہائے زر و یاقوت گلگوں — چو روئے عاشقاں در گریہ خوں

زمیں در زیر لولوئے خطرناک — تو گوئی ژالہ باریدہ است بر خاک

١٠ بدینساں کایزدش یاری گر آمد — بایوان الپخانے در آمد

برآب سدرہ و طوبی نہالش — نشست اندر میان چار بالش

فلک حیراں ز زیبائیش ماندہ — گہش سیارہ گہ ثابت فشاندہ

بدور حلقہائے آسمانے — ملک در خواندن سبع المثانے

بترتیب آنچناں کاقبال میخواست — نشستند اہل اقبال از چپ و راست

١٥ جہاں صدر آں شریح آسماں قدر — جہان در معنی ریخت از صدر

٣- بر سر باد ب ٦- دستہ دستہ س۲ س۳ ب ١٠- کایزدش س۳ ح۲ ب = ایزدش ح د ع۲ ١١- برآب بیدرہ ع ا ح۲ ع۱ = پر آب سدرہ ع د ١٢- گہش س۲ س۳ ح د ح۲ ب ع۲ = گہے ع ١٣- فلک س ح ی ح۲ ع۲ ١٤- اہل دولت س۳ ی ح۲ ١٥- جہانے از معانے ب -

پاسخ از لبِ معشوق

گذر کن ای صبا سوئے کہ دانی — بگو از من بران روئے کہ دانی

کہ ای ببریدہ از دیرینہ پیوند — بناز و نعمتِ نو گشتہ خرسند

ترا خوش باد با ہمدم نشستن — مرا از دولتت در غم نشستن

٥ چو با ہمدم نشینی شاد و خرم — دمے یاد آری از درماندہ ہم

چو آن سروِ بلند آری در آغوش — مکن زین کاہ برگِ خود فراموش

بشادی خسپ تو با ہمدمِ خویش — حوالت کن بجانِ من غمِ خویش

تو تنہا باش با یار آرمیدہ — کہ من پاسِ تو میدارم ز دیدہ

من و ہر شب ز دیدہ خونفشانے — بس است این از تو مزدِ پاسبانے

١٠ اگر من دور ماندم از جمالت — خوشم نیز از کرمہائے خیالت

تو ہم نام اگر ناری بیادم — من اندر دل ہم از نامِ تو شادم

وگر صد رخنہ از جورت بجان است — بجانِ تو کہ مہرِ دل ہمان است

ندارم گر ز من تنگ آمدی ننگ — کہ تنگ آید ہمہ کس از دلِ تنگ

ور از من دل گرفتت نیست مشکل — ز غمناکان بگیرد جملہ را دل

١٥ جفاہائے کہ می آید ز تقدیر — چو من شائستۂ آنم چہ تدبیر

٨- بدیدہ ب ٩- دُرفشانے س ح٢ ١١- ہرگز نام ب ١٣- ندارم س١ س٢ ب ع١ ح١ ح٢ = ندانم گر ز من تنگ آمدی تنگ ع ١٤- دل گرفتے س٣ ح٢ ١٥- ادیم س٣ -

اگر خوانم غلامے را بسوئے خویش — رسد سجده کناں اقبالم از پیش

چو گردم چاکری را کار فرمائے — دود فتح از سرِ خود ساخته پائے

ز دولت هر چه گنجد در صفت چیز — مهیّا گشته بیرون از صفت نیز

چه سود این جمله چوں یار آنِ من نیست — دلِ دیوانه در فرمانِ من نیست

۵ خیال از خونِ من پرورده گشته — دلم آواره و جاں برده گشته

ز دلبندی که دارم کار مشکل — بدلبندی دگر نکشایدم دل

نه همدردی که با او راز گویم — نه همرازی که رازش باز جویم

ستاده در نظر صد ماه پاره — یکے در دل نمیگنجد چه چاره

هزارم بنده بازلفے چو زنجیر — یکے دلبندِ من بنود چه تدبیر

۱۰ هزاراں شربت اندر کامِ جانم — جز آں شربت که من زاں زنده مانم

همه شب بر تنم خار است هر مو — مغیلانست تا قاقم زیرِ پهلو

چو من نے از خورم آگه نه از خواب — چه خارم در ته پهلو چه سنجاب

دلِ هر کس بجا من بیدل و بس — همه کس با من و من مانده بیکس

همه دلجوی من گشته درین غم — دلِ گم گشته را جوینده من هم

۱۵ ندانم تا کجا انجامد این کار — خدایا صبر و آرمی پدید آر

چو زینساں دردِ یار از دل بروں راند — از و هم پیشِ خویش این غم فرو خواند

---

۵ - پرورده گشته ع۲ ایضاً جان پرورده گشته ع۲ ۱۲ - خورم ح۲ = خوابم ح خ۲ د ع ی

بروئے باغ باران بہاری ‌‌ ‌ بدُر پاشی و مروارید باری

بہار از لالہ و سوری بگلشن ‌ ‌ حنابستہ بپائے سرو و سوسن

ز رنگ سبز و ترشاخ نگون سر ‌ ‌ چو ابروئے بتان در وسمۂ تر

بصد گلگونہ باغ آراستہ رُوئے ‌ ‌ بمشک سودہ سنبل بافتہ موئے

۵ خراماں در چمن خوبان سقلاب ‌ ‌ کشادہ چشمہائے بستہ را آب

ز عشق پائے خوبان نرگس مست ‌ ‌ نہادہ چشم خود را بر زمین پست

بتی کو سوئے بستاں رائے کردہ ‌ ‌ میان چشم نرگس جائے کردہ

ز غنچہ بسکہ بکشادہ دَم مُشک ‌ ‌ شدہ از بوئے تر چون نافہ خشک

بنغمہ بلبل و قمری خروشاں ‌ ‌ سر افگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں

۱۰ ز مُرغانے کہ گشتہ ارغنون زائے ‌ ‌ نمی آمد صبا را بر زمین پائے

دریں ایّام کردند اختیارے ‌ ‌ کہ بنشیند گلی با نوبہارے

چو یکشنبہ کہ ہست آن روز خورشید ‌ ‌ فلک را داد برکف جام جمشید

مہ ذی القعدہ در ذی الحجہ زد دست ‌ ‌ چو ماہی در کشید از نیمہ شست

شبِ غُرّہ دوشنبہ بامدادش ‌ ‌ ہماں سالے کہ اوّل رفتہ یادش

۱۵ سعادت بردہ مہ را در شرف گاہ ‌ ‌ قرانِ سعد کردہ زہرہ با ماہ

بسر تاجِ شرف خورشید را ہم ‌ ‌ شدہ مریخ در خرچنگ پر کم

---

۴ - تافتہ موئے ح ‌ ۱۳ - برکشید س

چہ اُفتد از فلک بر آدمی زاد | کہ نہادا اندر آں گردن چو اُفتاد
اگر سنگے فتد بر پشتِ مورے | ازاں تہ کے جہد چوں نیست زورے
چو بادی پشہ را بر باید از جائے | ستادن را کجا ثابت بود پائے
بہ تندی میگریزد بختم از پیش | عنانِ بخت چوں پیچم سوئے خویش
۵ نہ دولت سایہ اندازد بریں مور | نہ بختِ آنکہ با دولت کنم زور
نیارد دولتت چوں یاد ازیں خس | تو دولت راں کہ ما را یادِ تو بس

صفتِ نگاربستنِ مشّاطۂ نوروز دستہائے نازکِ گل را و نمایش کردن نوبراں اوصاف از پردہائے حریری در جلوہ گاہ شاہنشاہ مشرق و مستورۃ العصر ستر فی استار النور خالدۃً

۱۰ چو گل در جلوۂ ناز آمد از شاخ | کشاد از گوشہ نرگس چشمِ گستاخ
ہوائے شد چو آغازِ جوانی | سزاوارِ نشاط و کامرانی
نسیمِ صبح چوں مشّاطہ پُرکار | بزیور بستنِ خوبانِ گلزار
بسرخ و سبز نوروزِ طرب زائے | عروسانِ چمن را پیکر آرائے

۱- نہاد س۲ ح دع۲ = نہند س۳ ح۲ = بنہاد ع ۲- یہ شعر ہمارے نسخہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے ۴- راچوں بپیچم از خویش س۳ ۵- بخت آنکہ س۳ ب ح ح۲ دع۲ = بختے آنکہ س ع ۹- شمۂ مشرق ح۲ = شمس مشرق ع شہنشاہ شرق ع۲ ۱۱- نشاط و کامرانی ح ب
۱۲- پُرکار س۲ س۳ ح ب ح۲ دع = برکار س ع۲-

براں دیباچہ صُنعِ لایزالی — نوشتہ آیتِ فرخندہ فالی

برخ ہنگامۂ بُتاں شکستہ — بلب بازارِ خُوزستاں شکستہ

دو زلفش مشک چیں را خون و پیوند — دو لعلش تو اماں ہمشیرۂ قند

دو چشمِ شوخ نے خفتہ نہ بیدار — غلط کردم کہ نے مست و نہ ہشیار

۵ مبارک صبحے از رویش دمیدہ — کزاں چوں صبح مہ دامن دریدہ

نمک دانی بہ تنگے چوں دلِ مور — نمک چنداں کہ در عالم فتد شور

ازو بفگندہ طاؤسِ بہشتی — ہزار آئینۂ خود را بزشتی

سہی سروے جمال افروزِ بستاں — چراغِ خانۂ و شمعِ شبستاں

دو صد فتنہ وزارت دارِ رویش — ہزار آفت نیابت دارِ مویش

۱۰ ز خوے ناید براں رُخسار دیدن — تو گوئی خواست آب از وے چکیدن

بنازار مشتری آں شکل دیدی — فلک بفروختی نازش خریدی

نہاں در شرم چوں لولو بدریا — بگو ہر غرق چوں مہ در ثریا

ہمہ گوہر سزائے تاجِ جمشید — چراغ افروختہ از شمعِ خورشید

شد اندر جلوہ چوں خورشیدِ افلاک — عروسِ پاک تن در حجلۂ پاک

۱- آیتے ع[1] د = آیۂ حج ع ۳- خون و پیوند سا حج حج[2] ب = خون پیوند سا[1] سا[2] ع[3] ع[1] د ع ۹- وزارت رآنِ حج[1] = وزارت زار ع[2] ۱۰- گہ خوئے باید سا[2] حج[1] = ز خوئے ناید برسا حج ع[1] د = ز خوبی ناید سا[3] ی ع

۱۲- چوں گوہر بدریا ب -

ببرجِ ثور رہم نیک اختری را — عُطارِد جفت گشته مشتری را

ذَنَب در جدی و کیواں ہمدراں برج — ز برجِ ماه راس آراسته دُرج

ز شب یک پاس ساعت زہره را بود — مه و زہره شرف پیوندِ مسعود

که شاه آمد بمشکوئے معنبر — وزو چوں نافه شد مشکو معطر

۵ سریرے سر باوجِ ماه برده — مهش خورشید را از راه برده

نهاده کرسیِ برگوهریں فرش — که بود آں همسر و همپایهٔ عرش

برآں کرسی نشست از بیم شاہاں — چو بر چرخ آفتابِ صبحگاہاں

چناں در بارشِ آمد گوهر و دُر — که گردوں خواست تا دامن کند پر

ز گوهر نازنیناں را تهِ پائے — شد اندر آبله پائے گهر سائے

۱۰ گهرہائے که هر یک راز اُمید — ق بصد خونِ جگر پرورده خورشید

فتاده هر طرف بے قیمت و خوار — چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار

همی بارید سیاراتِ پر نور — که ابر از پیشِ مه شد ناگہاں دور

مشاطه پرده را از پیش برداشت — ستاں ز آفتابِ خویش برداشت

پدید آمد مهے کاندر نظاره — دلِ مه پاره شد زاں ماه پاره

۱۵ نمود از جلوه چوں برجیس در قوس — ببیں دیباچهٔ حورانِ فردوس

---

۲ - ، برج ماه ح۲ ۵ - سریرش س۱ ۶ - همسر و ساع۲ ح۲ = از شرف س۱ = در شرف س۱ = هم شرف ب ح = همسر و هم دع -

بماہِ آسماں میداد تابے — درونِ چادرِ شب آفتابے

نُخُستش دل بگردِ پستہ درگشت — ز پستہ چاشنی گیر شکر گشت

پس اندر برکشید آں نازنیں را — بتنگی چون قمطرہ انگبیں را

چو خازن دست بر دُرجِ نہاں داشت — صدف مُہرِ خدائی بر دہاں داشت

۵ رسیدہ چشمہ را ماہی خریدار — ولے چشمہ ز ماہی ناپدیدار

برآں ساں تند گشت آں ماہیِ تیز — کہ شد زاں چشمۂ آب آتش انگیز

مبارز گشت در جولاں نمائی — بہ نیزہ بازی و حلقہ ربائی

ہم اندامش بجنبش برق گشتہ — ہم انگشتش بگوہر غرق گشتہ

ازآں در خیزہ گشتہ خیزرانے — شدہ در کامرانہا کامرانے

۱۰ چو میلِ مس شد اندر سرمہ داں صرف — زمس زنگار زاید زاد شنگرف

در آتش بوتہ می برد از مسِ ناب — شگافی داشت بوتہ ریخت سیماب

چناں تر گشت شاخِ بُسّدیں سر — کہ زاد از شاخِ بُسّد لولوئے تر

ز خوے ہر مو بروں افگندہ جوئے — شدہ سلکِ گہر ہر تارِ موئے

چو آمد آب و آتش را فرو کُشت — ز ژند آزاد شد محرابِ زرتُشت

۱۵ دو تن کز سودِ پنہاں سودگی یافت — از آں سودن دمے آسودگی یافت

۳- چوں قمطرہ س[1] س[3] ی = قطرۂ چوں حر د = ہمچو موری عا = چوں صراحی حر[1] = قمطرۂ چوں س ع[2]

۸- بگوہر س[2] س[3] حر حر[1] د = بجوہر س = بحلوا عا عا[3] حاشیہ

۱۴- و آتش س[3] حر ایضاً زردشت س حر[1]

بلند آئینۂ مهرِ سمایش | بجلوه بود در خوردِ نمایش
ولیک آں آئینه چوں در حمل بود | جمالِ خضر خاں نعم البدل بود
همه شاد از خضر خانِ غم اندیش | خضر خاں هم ولیکن با غمِ خویش
نه از خویش و نه از خویشاں خبر داشت | که تن آنجا و دل جائے دگر داشت
۵ بروں گل بر عروسِ خویش میزد | درونش خارِ هجراں نیش میزد
دو چشمش ماه را نظاره می کرد | مهِ دیگر دلش را پاره میکرد
بلب نام عروسِ خانه میگفت | بجاں پیشِ خیال افسانه میگفت
پس از جلوه چو بر شد بر سرِ تخت | قِراں کردند باهم دولت و بخت
گهرهائے دگر بیروں شد از دُرج | مه و خورشید باهم ماند در بُرج
۱۰ ز بهرِ مصلحت را چاره ناچار | بکارِ مصلحت شد صاحبِ کار
نکرد از چیز خود کم نقطۂ نیز | که خلق آں حمل کردی بر دگر چیز
در آمد تند شیرِ اژدها زور | چو شیر و اژدها کاید سوئے گور
به نیروئے زد اندر صیدِ خود چنگ | کزاں نیرو جهاں بر صید شد تنگ
چو بیروں کرد پوشش گوهریں یافت | تنش چوں گوهرِ خورشید میتافت

۱- درخورِ نمایش س۱ س۲ س۳ ع۱ د ک ا = درخورِ رونمایش ح ح۱ ع ایضاً سمائی - اندر رونمائی ب
۲- وحل ع ۴- ولیکن س۱ س۲ س۳ ح ب ع ا ح۱ د ع۱ = ولی شاد ع ایضاً با غمِ خویش س۱ ح ع۱ ح۱ ب د = از غمِ خویش ع ۱۴- گوهریں یافت س۱ س۲ ح ح۱ ح ع۱ د = گوهری یافت س۳ ع -

برفتن رو بخُوزِستان نهادم | غلط شدن به ترکستان فتادم
چنین است آسمان را سیرت و کیش | که حلوا خواهی و سکبا نهد پیش
طرب ار در دلِ بینا رساند | زُمُرُّد گوید و مینا رساند
اگر ماه است جفتِ من دگر حور | چه کار آید چو تن جفت است و دل دور
۵ بسا تن کان بهم در عطر سائیست | درونِ دل بصد منزل جدائیست
اگر خود صورتِ باغ بهشت است | چو میلِ دل بسویش نیست زشت است
دلم را چون ز سروِ خود بهار است | مرا با سدره و طوبیٰ چه کار است
چه سود م زهرهٔ و پروین در آگوش | چو دور است از برم ماهِ قصب پوش
بحلوائی که بود میل چندان | گلو نپذیرد آن بخشش ز دندان
۱۰ وگر گرمست با نارِ ترش تاب | هم از یاد وے آید در دهان آب
بقدرِ آرزو زیبا بود خورد | بنا بایست رغبت چون توان کرد
چو در شد دوستی در مغز و در پوست | دگر در مغز چون او کی شود دوست
نه یکدل در دو دلبر کند گم | نه در یک دیده درگنجد دو مردم
مرا یارے که در پیش است رویش | بیادِ دیگرے بینم بسویش

۳ـ طرب کت ب حۂ۲ = طرب را سا۲ **ایضاً** زمرد گوئی ح ۷ـ خود کنار سا ۹ـ آن بخشش ز دندا سا سا۲ سا۳ حہ حۂ۲ ح دع۲ ی کا = ار بخشی بدندان ع = گلو بند د دہد بخشش بدندان ب

۱۰ـ وگر گرم است سا۳ ی

۱۲ـ شود دوست سا سا۲ سا۳ حہ حۂ۲ ح دع۲ ب = بود دوست ع

چو گشت آسوده آں گلہائے سیراب | دراں آسودگی رفتند در خواب
صنم در خواب روئے خضر خاں دید | خضر خاں ہرچہ در دل داشت آں دید
بجست از خواب خوش و از خوابگہ نیز | ز خورشیدش گرفته دل ز مہ نیز
ہماں ماہ خودش در دل نشستہ | ہماں مہرش در آب و گل نشستہ
۵ چو تنگ آمد از آں فردوس پرحور | از آں حور و از آں فردوس شد دور
بمجلس رفت و مطرب را طلب کرد | ز دل سوز دلش آہنگ لب کرد
بر و یک شعلۂ خود کرد روشن | کزاں پر دود شد ایں سبز گلشن
نوازن زاں دم افغانی بروں زد | کہ رود خشک بربط موج خوں زد
تو گوئی بود زخمہ نشتر تیز | کہ از رگہائے بربط گشتہ خونریز
۱۰ چناں گشت ایں غزل زاں زخمہ در ساز | کہ ہر جانب رواں شد خوں ز آواز

غزل از زبان عاشق

فراواں دیدم اندر دور ایام | نہ آسانست دل را یافتن کام
جہاں جز حیلہ پردازی نداند | زمانہ جز دغا بازی نداند
فلک بیں چوں منی را چوں دغا داد | کہ ریحانم نمود و گلندنا داد
۱۵ بآماجی فگندم تیر و تقدیر | بآماجی دگر بردش چہ تدبیر

۲- آنچہ در دل حر ۷- گشت س ح حر حر۲ ع۲ د = شد س س۲ ع ایضاً ایں س۳ حر۲ ع۲ د
= آں حر ع ۱۰- زخم حر ح ایضاً چکاں س۳ حاشیہ-

۱۵- و تقدیر س۳ ی = تقدیر حر ب حر۲ ع۲ د-

نگہ کن تا چہ باشد مشکل ایں کار | تو با او خفتہ و من بے تو بیدار

مرا دل سوئے بازوئے تو مائل | ترا با دیگرے بازو حمائل

دمے زیں غم زدردِ سر نہ ام فرد | کہ زیرِ آں سرت بازو کند درد

سرے کورا ازاں بازو خم آید | چہ باشد گر دریں بازو ہم آید

۵ وگر آں سر ازیں بازو دریغ است | کم از موئے نہ آخر مو دریغ است

گریزانست جانِ مستمندم | ز سر بفرست موئے تا بہ بندم

زمشکیں موئے تو با بوئے سازم | چو گشتم موئے ہم با موئے سازم

تو بہر نام اگر ناری بیادم | من اندر دل ہم از نامِ تو شادم

چو باہم صحبتاں رانی مرادے | فرامُش گشتگاں را کم زیادے

۱۰ چو بخشی آشنا را بوئے عُودے | بہ بیگانہ ہم آخر کم ز دودے

دل از ہمخوابۂ نوشاد بادت | طفیلِ او ز من ہم یاد بادت

صفتِ داغہائے جدائی کہ دود از نہادِ آں دو آتش زدۂ فراق برآوردہ

مبادا آسماں را خانہ معمور | کہ یاراں را زیکدیگر کند دور

۱۵ کشاید عقدہائے مہربانی | بُرد پیوندِ صحبت ہائے جانی

۳- ایں سرت ح ب ۵- سرے کورا دراں بازو ح ۸- یہ شعر صرف ح سے لیا گیا ہے۔ باقی نسخوں میں نہیں ہے ۹- ہم زیادے شا۔

بلے آنکہ از بتے دارد بدل داغ — زغمناکے کند میلِ گل و باغ

ولے داند ضمیرِ کاردانان — کہ نبود روئے گل چون روئے جانان

سمن با عارضِ سیمیں چہ ماند — شکر با بوسۂ شیریں چہ ماند

ہمان گلبرگِ من در جیبِ من باد — کہ از گلہائے دیگر نایدم یاد

۵ چو گفتند از زبانِ عاشق این حال — زجان این حال بیرون ریخت قوال

پاسخ از لبِ معشوق

الا اے آرزوئے جانِ مشتاق — کہ جفتِ دیگرانی وزمن طاق

مبارک باد بر تو دلبرِ نو — حریر اندامِ نو بر بسترِ نو

مراہم باد زاقبالت مبارک — ولیک از غیرتِ آشامِ پلارک

۱۰ تو خوش میکن لبِ جانان بدندان — کہ من ہم میکنم از دولتت جان

تراخوش باد شب با یارِ دلکش — کہ من ہم شب خوشم لیکن بر آتش

تو با او خسپ بر دیباطربناک — کہ من دور از تو خواہم خفت بر خاک

مراکز سایۂ خود رشک بودی — ق مگس پہلوئے تو عنقا نمودی

کنون خورشید جائے سایہ دیدم — نہ گنجیدے مگس عنقا شنیدم

۱۵ چو کردی سِر یکے با دلبرِ خویش — سرِ من ہم بکن دوراز درِ خویش

۱۔ زغمناکے کند د ع۲ ۴۔ جیبِ من س ش س۳ ح ح۲ د ع ب = جیب او ع ۵۔ زیار ع ا

۱۰۔ خوش میگز ح۲ ۱۳۔ سایۂ خور س۳ ۱۵۔ چو کردی دل س ع۲ د حاشیہ۔

اگر تو عاشقی آتش کن آشام | که در شربت همه کس خوش کند کام
کسے کش روز نیست ایں سینه سوزی | فزوں باد و مرا ہم باد روزی
ببازی چند بیروں ریزم ایں راز | بسر حرفِ حدیثِ خود شوم باز
چنیں خواندم دریں لوحِ نہانی | کہ عشق افزائے بود آں لوحِ جانی
۵ کہ چوں دورانِ چرخ از بیوفائی | تی | فگند آں ہر دو عاشق را جدائی
شہ آمد باز ازانجا با دلِ تنگ | بنگیں حجرہ شد چوں لعل در سنگ
ازآں پس یکزماں بغم نبودی | زدی دمہائے سرد و دم نبودی
گہے شوریدہ در ایواں نشستے | زخونِ دل در ایواں نقش بستے
گہے تنہا بخلوت خانہ بودی | زسودائے پری دیوانہ بودی
۱۰ نہادہ رو بزانو با دلِ تنگ | زگریہ بستی آں آئینہ را زنگ
گہے بیروں شدی بر عزمِ نخچیر | زآہِ خود زدی بر آہواں تیر
زدودِ دل بطاں را زاغ کردی | زدم برانِ گوراں داغ کردی
بمیدانش غبارِ دل بہر سوئے | گہِ چوگاں زدن سرگشتہ چوں گوئے
شب و روز اندہ و تیمارِ یارش | نہ در شہر و نہ در صحرا قرارش
۱۵ وگر وقتے زغم کردی آبے میل | زخونِ دیدہ راندی بر زمیں سیل

۲- فزوں بادش ع ۲ ۷- وزاں پس حہ ۱۰- آئینہ را زنگ حہ حہ۲ ب ۱۳- زہر سوئے ب
۱۴- اندہِ تیمارِ یارش حہ حہ۲ ع۲ ۱۵- اگر وقتے حہ۲ ب ایضاً بے کردی زغم میل ب-

دو همدم را کز آن مهرے که دارند ق دمے از هم جدا بودن نیارند
چنان دور افگند کز بعد یک چند بنام و نامهٔ گردند خرسند
اگر هم بند تن باید جدا کرد نه چون درد جدائی باشد آن درد
دگر در سینه گردند آتش افروز نه همچون سوز هجران باشد آن سوز
۵ همه کس پیش رو باشد خریدار بدو رسے دوستی گردد پدیدار
نه یاری خس کشی باشد که گاه ز نزدیکے رباید کهربا کاه
کم از ذره نشاید بود کز خاک دود سرگشته سوئے مهر افلاک
به نیلوفر نگر کز مهر جاوید فرو میرد چو پنهان گشت خورشید
وفاداری ز ماهی باید آموخت که گر از آب یکدم شد جدا سوخت
۱۰ چو سوز عشقبازی شد ضروری چه با دلدار نزدیکے چه دوری
چو روغن را چراغ از جان پذیرد بسوزد با وی و بے او بمیرد
مرا دو کام رسمے ز آشنائی است چو عشق آمد حلاوت در جدائی است
بدوری دوستان را قدر دانند بسیری انگبیں را سرکه خوانند
ز بهر وصل کردن چاره سازی هوسبازی بود نے عشقبازی
۱۵ کسے باید که نام شوق گیرد که درد و نیمه کردن ذوق گیرد

۱- ازاں مهرے سرا ع۱ ح حر۴ - گردند سا سا حر ب ع۱ د = گردد سرا ع = گردم حر۲ ۶ - نه یاری خس کشی باشد د = نه یاری خس کسے باشد سا سرا حر حر۲ ع۱ ب ۱۵ = نه یار خس کسے باشد سا ۶ = نه یاری خسے باشد ع -
۱۲- رسم آشنائی حر حر۲ ب ۱۴ - جستن حر۲ ایضاً هوسبازی سا حر۲ ع۲ = هوسناکی سا حر ب ع -

وزاں سوئے دگر معشوقِ طنّاز — بخوں خوردن درونِ پردهٔ راز

شب و روز از ہوائے دیدنِ یار — چو چشمِ خود دِژم چوں غمزه بیمار

ازاں موئے که بودش ہدیهٔ دوست — نگنجیدی بسانِ موئے در پوست

دراں کحلے رقم بسیار دیدے — بجائے سُرمه در چشمش کشیدے

۵ دراں سودائے دلکش داشتی ہوش — چو طفلی کو کند سبقش فراموش

چو آں مو را شکنج و تاب دادی — ز مژگاں شانه کردی آب دادی

ہمه روز آں شبِ دیجور بر دست — چو دیده ظلمتے پُر نور بر دست

گہش خونریز و شور انگیز خواندی — گہش دلبند و جاں آویز خواندی

نہانی گفته بودش محرمِ راز — که زانِ دیگراں شد یارِ دمساز

۱۰ بشادی با عروسِ خویش بنشست — عروسانِ دگر بگذاشت از دست

مهِ گوشه نشیں زاں داغِ جاں کاه — ہمی بود از دروں کاہنده چوں ماه

غمِ دوری نه بس بودش جگر خوار — بر آں غم گشت غمہائے دگر یار

یک آتش می نشاند از چشمِ خونریز — که سوئے دیگرش زد آتشِ تیز

تواں خوردن بسینه دُور باشی — که نتواں خوردن از غیرت خراشی

۲- چو غمزه خود دژم چوں چشمِ بیمار ح۲ ۵- داشته س۱ ح ح۲ د ع۲ = داشتی س۲ س۳ ع الیضاً سبق ساز د س۱ = سبق کرده ع۱ = چو طفلے کند در سبقے فراموش ح۱ = چو طفلے کو کند در سبق فراموش ب (امیر خسروؒ نے ہمیشه سبق کو ساکن الاوسط باندھا ہے۔ سوائے ان اختلافی نسخوں کے یه لفظ حضرت امیر کے کلام میں متحرک الاوسط میری نظر سے نہیں گذرا مگر ایک جگه یعنی صفحه (۱۵٦)

قرا به کردی از لب مے فشانی | وے از دیده فشاندی لعلِ کانی

چو بودی گاه نقلش با صد افسوس | زدی بر خاتمِ جاناں بسے بوس

گرفته برکف آں انگشتریں را | بیادِ آں دہن بوسیدی ایں را

گہ آں انگشتریں بر دیده سودی | نگینش را نگینے در فزودی

۵ گہے زاں گوہرِ گم گشته از مشت | گرفتے در دہاں چوں خاتم انگشت

بمجلس دیده ہمچوں ساغرِ مے | بخلوتگہ چو در آتش دروں نے

نه محرم جز غم و دردی و روئے | نه مونس جز کتابی و سرودے

گہے از لیلی و مجنوں سخن راند | گہے افسانۂ مہر و وفا خواند

صف اندر صف پرستارانِ مہوش | دلش ہم با خیالِ ماہِ خود خوش

۱۰ عروسِ نازکش گرچه به بر بود | چه بیند چوں دلش جائے دگر بود

کسے کش دل گرفتارِ ہوائیست | مہِ دیگر بچشمش اژدہائیست

اگر صد روئے خوب آید فراپیش | کجا باشد چو روئے دلبرِ خویش

بباغ ار صد چمن در پیش باشد | نه ہمچوں گلعذارِ خویش باشد

چرا گل دامن از بلبل نه چیند | که ہر دم بر گلے دیگر نشیند

۱۵ دلے کش ہر دم از روئے فروغست | حدیثِ عاشقی از وے دروغست

براینساں عاشق اندر ناصبوری | ہمش دوری و ہم وصل ضروری

۴- انگشتریں ح ح۲ ع ادب = انگشتری ع ۱۶- بدینساں ح -

هنوزم ابروان محکم کمانند — هنوزم چشمها پیکان فشانند

هنوزم نرگسِ خونریز مست است — هنوزم زلف کافر بُت پرست است

نیاز دست آفت بر جهالم — نیابی تهمتِ فتنه بجالم

لبم هم شیرهٔ تنگِ نبات است — رُخم هم چشمهٔ آبِ حیات است

۵ خریدارِ من ارباب نکوئے — ندارد رغبتی از مهرجوئے — ق

بهدش با صد زیبا رُخِ عهد — هم از دامانِ پاکِ من مراعهد

صدش خورشید و ماه از پیش و از پس — خیالِ او مه و خورشیدِ من بس

دگر راهش که کردی غیرت افگار — زدی پیشِ خیالش نالهٔ زار

که اے زانِ من و زانِ کسان هم — سرِ من بلکه سلطانِ کسان هم

۱۰ چو شمع از رشک جانم میفروزد — ز شمعی کو ببالینِ تو سوزد

چو دل زو کز تو سوزد سوزِ جان دید — کسے کو با تو سازد چون توان دید

ز بیخوابی همه شب چشمِ من باز — تو با بیخوابهٔ خود خفته در ناز

۱- پیکان فشانند سا، سا۳ حہ حہ۲ ع۲- پیکان نشانند دع ۳- نیاز داده است آفت را سا۳ ء = نیاز داد است آفت را سا حہ۲ د = نیاز دست آفت برع ایضاً سا، وہمیں فتنه است خالم سا۳ = بناتهمتی فتنه است خالم سا۱ = نیا همنشینی فتنه خالم = نیابی هم تهی از فتنه خالم عا = نیائی هم تنی فتنه است خالم حہ۲ = نیا یدتهمتی فتنه بخالم د = نیا رهمتی دفتنه خالم ع۲ = نیابی تهمتِ فتنه بجالم ع = نیا رهمتی اے فتنه خالم ح (حہ میں یه شعر نہیں ہے اور ء میں یه مصراع پڑھا نہیں جاسکا یه تمام اختلافات اگرچه بظاہر غلط معلوم ہوتے ہیں مگر ان کو اس لئے درج کردیا ہے کہ شاید ان کو دیکھکر کسی کا ذہن صحت کی طرف منتقل ہوسکے) ۵- در مهرجوئے حہ۲ ۹- سلطانِ خَسان ب ۱۱- چو دل کو از تو سوزد سا، عا = چو دل پیش تو سوزد سا۳ ۱۲- خفته در ناز سا، سا۲ ح حہ حہ۲ د ع ع۲ = خفته با ناز ع -

توان در چشم خود صد خار دیدن ‏ ‏ ‏ ‏ که نتوان یار با اغیار دیدن

چرا غنچه ندرد پیرهن را ‏ ‏ ‏ ‏ که او گل دوست دارد گل چمن را

غمی بود آن پریوش را دران سوز ‏ ‏ ‏ ‏ که شبهایش بدشواری شدی روز

چو شب رایت برآوردی بعیّوق ‏ ‏ ‏ ‏ ق ‏ ‏ چو روز عاشق و گیسوی معشوق

۵ چراغ دل همه شب داشته پیش ‏ ‏ ‏ ‏ نخواندی جز نهانی قصهٔ خویش

نشستی با هزاران داغ دوری ‏ ‏ ‏ ‏ بخون دیده تعویذ صبوری

دلش پیش چراغ افسانه گفتی ‏ ‏ ‏ ‏ گداز شمع با پروانه گفتی

حکایتهای عشق اندوه گردی ‏ ‏ ‏ ‏ شکایتهای خون آلود کردی

دل خود را فریبی دادی از ناز ‏ ‏ ‏ ‏ بنوک غمزه کردی زلف را باز

۱۰ که گر غم پرسش من می پرسدم کم ‏ ‏ ‏ ‏ چه کم دارم ز خوبی تا خورم غم

هنوز از شاخ سبزم بر نرسته است ‏ ‏ ‏ ‏ هنوز این سبزه را شبنم نشسته است

هنوزم بر زمرّد مهر کانی است ‏ ‏ ‏ ‏ هنوزم در سرای پاسبانی است

هنوزم فتنها در مو نهفته است ‏ ‏ ‏ ‏ هنوزم لاله در رو ناشگفته است

هنوزم طرّه ها شوریده کارند ‏ ‏ ‏ ‏ هنوزم غمزه ها خنجر گزارند

۱۵ هنوزم بوی مرزنگوش تند است ‏ ‏ ‏ ‏ هنوز از دیدن من دیده کند است

۱- یار با اغیار دیدن س حہ حہ۲ ع۲ = یار خود با یار دیدن س۲ س۳ ب د ع ۳- جگرسوز حہ۲ ایضاً شود روز حہ۱ ۸- عشق اندوده- خون آلوده س د ع۲ ۹- کردی زلف را باز د ب ا ع = گفتی زلف را راز س د ع۲ گفتی زلف را باز س۳ حہ حہ۲ ۱۰- یہ شعر اور اس کے بعد کے ۲ شعر ب میں نہیں ہیں -

ولیک از دست باد م آه و صد آه | که نقشِ بوسه بر مے چید زاں راه
خوش آں رخشے که نعلِ رُوشن وے | زمیں را عینِ عزّت واد هر پے
فلک زیں آرزو میمرد کای کاش | هلالم نعلِ بودی در تهِ پاش
بدینساں پیشِ دل چوں ناشکیبی | گہے عذرے نمودی گہ عتیبی
۵ گہ و بیگہ همیں شعله بجاں داشت | زبانه داشت دردل نے زباں داشت
همه روزش دریں گفتن گزشتی | شب از گریه بدُ رُسفتن گزشتی
نگنجیدش چو در دل قصّهٔ درد | سرِ خامه زخونِ دل سیه کرد

عتاب نامهٔ دولرانی که عذرا بود سوئے وامق خویش

بنامِ آنکه نقشِ خوبرویاں | نشاند اندر خیالِ مهرجویاں
۱۰ چناں آراست هریک را کمالش | که مقناطیسِ دلها شد جمالش
زکانِ عشق گوهر داد دل را | وزاں پیرایه زیور بست گل را
یکے را شمعِ وصل آرد شب افروز | یکے راز آتشِ هجراں دهد سوز
بحکمت گشت حکمش کار رانے | نه زمیش سود وے زانش زیانے
بس آں به کادمی درنیش و در نوش | سپاسِ حق نگرداند فراموش
۱۵ زهے اقبالِ آں جانِ پر اخلاص | که بخشند از سپاسش خلعتِ خاص

۱- ولے از دست سر ۲- خوش آں رخشی که دحح ع ح۲= خوشا رخشی کرع ایضاً صد پے ب ۵- زبانه داشت بر لب حح۲
۷- سرِنامه حح۲ ایضاً زخونِ دل سر حح اب دع۲= زدود دل سرسر۳ ۱۳- کار رانے ح حح ع۲ ح۲ دحاشیه
= کار دانے ع د ۱۵- آں جانِ سر حح حح اب دع۲= از جانِ ع -

ترا با داحترام آں شکر دمے — کہ مے نوشی ز لبہایش پیاپے
مرا با داحلال اندوہ خوردن — ز غیرت لقمۂ چوں کوہ خوردن
روا باشد کزیں بختِ رمیدہ — تو ساغر نوشی و من خونِ دیدہ
دراں منگر کہ تو صاحب کلاہی — کہ من ہم دارم اندر حسن شاہی
۵ ترا گر چترِ زر بالائے ماہ است — مرا ہم گردِ سر چترِ سیاہ است
مرا دل دہ کہ بیدل ہم تو کردی — گرہ بکشا کہ مشکل ہم تو کردی
گر از رویِ تو رنگی بینم از دور — تماشا را ہمینم بس بود سُور
ور از بویم گریزی ہم بجوشم — کہ تو عطّار و من ماہی فروشم
زگل بوئے بپا ز آید کسے را — کہ بر کیکے گزیند کرگسے را
۱۰ برابلہ کش نماید زعفراں خشک — جوئے انگوزہ بہ از خرمنِ مشک
دراں روزی کہ با صد گونہ شادی — شہے را تاجِ زر بر سر نہادی
دراں جولاں کہ ایں گردت آلود — کہ ماہ و زہرہ زاں کاہش نیاسود
فروغت در کہ ایں خاک پیوست — کہ از دریوزۂ خورشید و مہ رست
ولے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک — ہم از خونِ دلِ خود شویمش پاک
۱۵ زہی اقبالِ آں خاکِ ن افسوس — کہ نعلِ توسنت میزد براں بوس

۲- زغیرت لقمہ: سر۳ سح حہ۱ ب دع۲ = زبس غیرت غمے و ع۔ ۱۰- زعفران پشک سر سر۳ ایضاً؛ با خرمن: سر۳ سح۲ د = یا خرمنِ حہ ع۲ = از خرمن پ ع ۱۲- سالود سر سر۳ سح = نیالود ع۲ = بیفزود سر۲ ب = بیالود حہ۱ = بیاسود ع د ۱۳- خورشید و مہ جست حہ۲ ۱۵- برآں بوس سر۳ سح حہ۱ ب = برو بوس ع د ع۲۔

ترا صد سرمه کش هر شب در آغوش مرا خود سرمه از نرگس فراموش

تو چوگان بر کشیّ گه سبز و گه زرد نیارم من برابر وسمه کرد

تو هر جانب کمند انداز بر صید مرا پا از کمندِ خویش در قید

تو در مجلس نشینی شاد و خرّم من اندر کُنجِ دیواری خورم غم

۵ تو در بستان گل و گلزار در پیش مرا در بستهٔ دیوار در پیش

تو خوش خوش مَے خوری با بختِ مقبل خورم من هم و لے خونابهٔ دل

ببانگِ چنگ و نے تو مجلس آرائے من اندر بزمِ غم نالنده چون نائے

نُثارت لعل و یاقوتِ گزیده نُثارم لعل و یاقوتِ دو دیده

تو رانی در بیابان بادپا تند من آشامم بگوشه خنجرِ کُند

۱۰ تو صید افگن بهر صحرا و هر کوه منِ محبوس در زندانِ اندوه

تو آنجا میزنی پیکان به نخچیر مرا اینجا بسینه میخلد تیر

دلم صیدِ تو با صد گونه زاری تو در دنبالِ شاهینِ شکاری

ترا هر سو بجولان ره نوردی بدنبالت دوان جانم چو گردی

چو هر سو سرمه از گردت برد باد چه باشد گر ز چشمِ من کنی یاد

۱۵ چو گریه شُست چشمم را سیاهی کنم لابُد ز گردت سرمه خواهی

۲- وسمه هم کرد سا۲ ۶- تو مے خوش میخوری سا۱ = تو خوش مے میخوری حم ۸- از دو دیده سا حم۲
۱۰- منم محبوس سا۳ = منِ محبوس سا۱ سا۲ حم حم۲ ب دع۲ ع ۱۲- دوان حم حم۲ ب د ع
= روان ع ۱۵- عذر خواهی سا۳ = سرمه سائی ب

پس از دیباچهٔ نامِ الٰہی — که آراید سپیدی و سیاہی

ز اندوہِ جدائی قصه رانده — بروئے نامه خونِ دل فشانده

بنوکِ خامه خاریده سرِ ریش — جگرہا ریخته بیروں ز حد بیش

که اے یارِ وفادارِ جفاکار — جفا با من وفایت با دگر یار

۵ جفائے کز ویم شد بندِ جاں سست — وفائے عمر میدانم چو از تست

تو با یارِ دگر گشته وفاکوش — خیالت از وفا با من ہم آغوش

وفا را گر نمیدانی شمارے — بیاموز از خیالِ خویش بارے

ولے با من تو کے پیوند خواہی — که ہم شاہی و ہم فرزندِ شاہی

نه زود آید بصحبت سرفرازی — نه در دام اُفتد آساں شاہبازی

۱۰ من و شبہا و فریادِ جگرسوز — شبِ خود را ز آہِ خود کنم روز

نه شامم را چراغِ آشنائی — نه صبحم را امیدِ روشنائی

نه دولت سایه اندازد بریں مور — نه آں بازو که با دولت کنم زور

تو در برجِ شرف من در وبالت — تو در خوابِ خوش و من در خیالت

تو شبہا رو نہی بر روئے گل دام — مرا بستر مغیلاں زیرِ اندام

۱۵ ترا در آئینه رویاں نظر تیز — مرا ز آئینه دیدن نیز پرہیز

۲- بروئے نامه س س۲ س۳ ح ح۲ ا ب د ع۲ = بروئے نال ع ۴- وفایت پیشِ اغیار ح ۷- نمیدانی س س۲ س۳ ح۲ ا ب ی عا = نمیداری د ع ح ۱۱- چراغے ز آشنائی س س۳ ح۲ د ع۲ = چراغ از آشنائی ب ح = چراغِ آشنائی ع ۱۳- با خیالت ح د -

وگر بے خاک پات ایں چشم نمناک — گہے بے آب دیدم ہم بداں خاک

چو بینا بے تو ماند ایں دیدہ در ع — بکش زیں چشم و منّت ہم بر دنہ

چو خواہم دور ماند از تو پس زیست — بعمدا دور بودن از پئے چیست

زمن گسل چو میدانی کہ جانی — کہ بے جاں کرد نتواں زندگانی

۵ من ار چند آستانت را کنیزم — بدیں خواری مکش در خاک نیزم

چو گفتی عاشقم گر گفتی ایں راست — ز نقدِ سروری بر بایدت جاست

بعشق اندر کہ باشد شرطِ یاری — نگنجد سروری و تاجداری

ہراں بندہ کہ دارد پادشا دوست — مخواں بندہ کہ بیشک پادشا اوست

حکایت تمثیل

۱۰ شنیدستم کہ در درگاہِ محمود — ایازِ خاص را خدمت چناں بود

کہ جز در پیش تخت از صبح تا شام — نکردی جائے دیگر یکدم آرام

بخدمت پیشِ شاہِ مند آرئے — ستادہ بندگی کردی بیکپائے

چو عکسِ روزِ روشن بر گزشتی — طریقِ بندگی برعکس گشتی

ہرآں طاعت کہ کردی بندہ در روز — ملک شب بیش ازاں کردی بصد سوز

۱- گہے بے آب دیدہ عا ۲- چو بینائی تو سا[1] سا[3] چو بے پا یتو د = چو تنہا بے تو ع[2] **ایضاً** دیدہ در دہ سا[2] سا[3] حو = دیدہٗ رہ د حو[2] ع[2] ۳- پسِ زیست سا[3] حو[2] ع[2] = پس از زیست حو د ب ۶- ز بند بندگی بر بایدت خواست سا[3] **ایضاً** خاست سا سا[3] حو حو[2] ا ب ع[2] د = خواست سا[3] ع ۹- حکایت سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہٗ حو[2] ۱۰- چنیں بود ب ہمیں بود ع[2]۔

ایا یاری کہ من جاں بودمت یار — شدی امسال با جانِ دگر یار

دلت چونست و دلدارِ تو چونست — من ار رفتم ز دل یارِ تو چونست

من ار معزول گشتم زاں نظرگاه — نظرگاهِ تو باد آں ز رُوئے چوں ماه

تو خوش می غلط بر دیبائے گلگوں — کہ من میغلطم اینک بے تو در خوں

۵ ترا گر خوابِ خوش در چشمِ ناز است — شبت خوش باد ما را شب دراز است

تو گر بگریزی از خونابۂ من — خیالت بس بود ہمخوابۂ من

من و در پشتِ دیوارِ تو ردیم — ترا روسوئے دیگر پشت سویم

چو جاں ہر لحظہ در پرواز گردد — صبا بوئے تو آرد باز گردد

بمردن دیر نبود ز آرزویت — گرم جانبخشئِ نبود ز بویت

۱۰ نسیمِ گلشنے کز جاں فزونست — تو آں گلشن تصوّر کن کہ چونست

غمت مزدور میگیرد بلا را — کہ کاود سینۂ ایں مبتلا را

چو شد کاویدہ بشمارد نہانم — رساند مزدِ دستش نقدِ جانم

چو بشکست از غم ایں شخصِ سفالیں — چہ سودم بالشِ دیبا ببالیں

نگر تا چوں بود آں جانِ مہجور — کہ دور از دیدنِ رویت بود دور

۱۵ سگے بے رویت ازیں چشمِ بدخوئے — جہاں خواہم کہ بینم ہم بداں روئے

۷- در پشت س س۳ ح ح۱ ب د ع۲ = بر پشت ع ۱۱- میگیرد س س۲ ح۲ د عا ب ع۱ = میگردد ح ع = غمت دو اسپہ میگیرد س۳ ۱۲- ستاند مزد عا ۱۴- ایں جان س۲ ب-

۱۵- از ایں چشم بدخوئے س س۲-

زبادی کور باید سر ز گردن — گله را بیهده است اندیشه کردن

چو از تو دل ندارد ایستادم — بهر چه آید ز تو گردن نهادم

گرت یاد آیم و گر نایمت یاد — همیشه یادِ تو در جانِ من باد

چو آن نامه که منشورِ وفا بود — ق — ز خونِ دیده و دل ماجرا بود

۵ بپایان شد برو میخواست پنهان — که جائے ریسمان بند در رگِ جان

چو رگ پیوسته بُد با یارِ جانی — یکے از رشته‌ها بستش نشانی

سریع السیر ماهی شد بامّید — سپرد آن صبح صادق را بخورشید

چو شاه آن ماجرائے جانفشان دید — تو پنداری که جسمِ کشته جان دید

نهاد از عزّتش بر دیده هر پے — که هر دم بوسه دادا ز دیده بروے

۱۰ چو بگشاد و سوادش را نظر کرد — همه حرفش ز خونِ دیده تر کرد

چو تر کردی ز خونابِ نیازش — ز آهِ گرم کردی خشک بازش

سراسر خواند و دامن کرد صد چاک — ز بیهوشی فتاد غلطید بر خاک

دمے کامد دمش در کالبد باز — دمِ پوشیده را شد کالبد ساز

جوابِ حرفِ یار آراستن خواست — خراشی داشت هر حرفے که آراست

۱- زبادی س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ء ب دع۲ = زباری ع ۳- ازنایمت س۳ **ایضاً** جانِ من ب ۴- این نامه س۳ ۶- رشتها ح حاع = ریسمان س۲ س۳ = ریشها د ء ح۲ ع۲ ب **ایضاً** نشانی س۲ س۳ ح ب ح۲ د ح ع۲ = نهانی س ع ۸- این ماجرائے س۳ ح۲ د **ایضاً** جسم مرده ب ۱۲- برخاک س۳ ح ح۲ ع۲ ب = درخاک ع د ۱۳- دمے پوشیده س۲ ح ح۲ ب = دمِ پوشیده س س۳ ع۲ = دمے بوسیده ع = دمِ بوسیده د -

بسلطانی نشستی بنده بر تخت | شه افشردی قدم در بندگی سخت
چو شرطِ عشقبازی درمیاں بود | نه ایں را سود و نے آنرا زیاں بوُ
چو مهرِ بنده بر دل شاه گردد | کمندِ خواجگی کوتاه گردد
چو کردی سبزه را با سرو گستاخ | بهرآسیب بر مشکن زبُن شاخ
۵ چو میدانی که هر شب در چه روزم | زدوری روز و شب زینساں بسوزم
ز دلتنگی پیانست ایں دلِ تنگ | که نالش هم نمیگنجد دریں چنگ
گهے از لطمه کوبم چهرهٔ زرد | گہے بر چهره ریزم گریهٔ درد
کنم هر دم چنیں در بیقراری | گہے زرکوبی و گه نقره کاری
همه شب کوبشِ سینه است کارم | بدیں چوبک زنی پاسِ تو دارم
۱۰ دمے صد بار در یادِ تو میرم | بدیں بے طاقتی نامِ تو گیرم
من ار میرم ز بالائے چو تیرت | پرستارے کمینه مرده گیرت
وگر از آه من رویت کند خوئے | چو خونم صد بباید ریخت بر وے
مرا گویند کایں زاری و فریاد | مکن کز پرده بیروں خواهی اُفتاد
چو جانم سوخت از خامی چه ترسم | شدم رسوا ز بدنامی چه ترسم
۱۵ چه اندیشم کنوں از رخنهٔ بام | که طوفاں بر سر آمد کشتی آشام

۳- بردل س۱ س۲ س۳ ح ب د ح۲ ع۲ = در دل ع ۴- ازیں شاخ س۱ س۲ س۳ ح ع۱ ح۱ = زبن شاخ د ع
۵- مسوزم س۲ س۳ ع۲ ح۱ = نسوزم ب د = بسوزم ع ۷- اکثر نسخوں میں مصرعوں کی ترتیب یہی ہے۔ صرف ع میں
ترتیب معکوس ہے ۱۰- بایادِ تو ب = بریادِ تو ح ۱۵- چه اندیشم کنوں ب = چه اندیشه کنم ح ح۲ ع ع۲ د -

زخونِ دیده دیدم مهرِ آن راز هم از خونِ دو دیده کردمش باز

چو آن رازِ نهانم برلب آمد باستقبالِ جانم برلب آمد

هم از دیدن چنان بیخویش بودم که بر دل خواستم بر دیده سودم

همی بوسیدم و دیده جگر بار همی سودم رقم بر دیده هر بار

۵ درآن بوسیدن و سودن همه شب لب از دیده برشک و دیده از لب

بسانِ هدیهٔ طفلان ازین چهر سیاه و سرخ گشت آن نامهٔ مهر

نشست از هر رقم بر سینه داغے چو بر پهلو و پشتِ مرده زاغے

بر آن داغ از مژه گشتم نمک ریز که تا سوزم بتر زان سوزشِ تیز

رقم کردی که در باغے و بستان حریفت لعبتانِ نارپستان

۱۰ بلے دارم به بستان و چمن جائے ولیکن گل بچشم و خار در پائے

گلے نورسته ام در دیده خار است درختِ نارم اندر سینه نار است

بیادت چون کنم در گل نظاره کنم چون گل گریبان پاره پاره

مگر لاله چو من شد عشق پیشه که داغے در جگر دارد همیشه

مگر چون من بنفشه دیدمویست که بشکسته است چون زلفِ دوتویست

۱۵ اگر صد نارپستانست پیشم کم از یک نارِ پستانست پیشم

۳- بیخویش س۱ س۳ ج د ب = بیهوش ع = بیذوق ع۲ ۴- دیده جگربار س۳ = دیدم دگر بار س۲ ج ب د ۵- بوسیدن و دیدن ب ۷- دیده داغ س۳ ۸- شورِ شم تیز س۱
۹- حریفِ س۳ ۱۲- گلِ لاله س۲ ۱۴- که خم پشتست س۱ س۳ -

ز مژگاں مردمِ چشمش قلم کرد   سیاہی بستہ از چشمم رقم کرد

جوابِ خون آلودۂ عاشق از سیاہیِ دیدہ سوئے معشوقِ خویش

سرِ نامہ بنامِ کردگاری   کہ از حکمش رسد یاری بیاری

نگارندۂ نقشِ پیران و جوانان   کنند پیوند مہر و مہربانان

۵ مبارک روئے ہر صاحب جمالے   بیاراید ببدری و ہلالے

ولے کز زندگی بخشد نشانش   زجانا نے دہد در سینہ جانش

کسے کش در دل ایں آتش نیفروخت   بماند خام گر خود جا و داں سوخت

بمقصود او رساند مقبلاں را   ہم او بخشد صبوری بیدلاں را

پس از دیدہ جگر در خوں سرشتہ   عتابِ دوست را پاسخ نوشتہ

۱۰ کہ اے آزردہ زیں جانِ جفاکار   جفاہائے مرا از جاں خریدار

دلم را گرچہ از دوری خراشی ست   کہ در دل ہر دمے چوں دور باشی ست

ولے کردم چو زخمِ نشترت نوش   جراحتہائے خویشم شد فراموش

فرستادی بمن نفقتے پُر از دود   سراسر چوں دلِ من آتش اندود

بعنواں دیدہ از خوں پاک کردم   نہ عنواں بلکہ جاں را چاک کردم

۴- مہر مہربانان حج ۲ ؎ ۶ - زجانان می دہد ۳ ؎ ۷ - گرچہ ب ۳ حاشیہ

۱۱- خراش است - دور باش است ۳ ؎ ح ب ۱۴ - چو ایں نفقتے ۳ ؎ -

اگر زنداں است چوں با دوستان است | مگو زنداں کہ باغ و بوستان است

چمن بر سینۂ کو دردناک است | جہنم باشد ار فردوسِ پاک است

وگر همخوابهٔ دارم در آغوش | بجائے صاف دُردی میکنم نوش

نشینم با وی و دل در خیالت | بپوشم چشم و بینم در جمالت

۵ عجب بیں خوابگہ با وے گزینم | ولے خفتہ ترا در خواب بینم

وگر گوئی کہ خوابم ناید از غم | بسے باشد کہ خواب آید ز غم هم

بغم گرچہ آدمی بیدار باشد | ولیکن خوابِ غم دشوار باشد

نکو خوابست خوابِ غم بہ تمیز | کہ هست آں مردن از مردن بتر نیز

دو جَور است از جہاں بر روزگارم | کہ برمیگیرم و طاقت ندارم

۱۰ یکے نادیدنِ روئے کہ خواهم | دگر رو دیدنے کز وے بکاهم

جائے کاں بد نخواهی دلیل است | اگر آتش بود باغِ خلیل است

وگر حسنی است کز وے دل نفور است | نماید دیو مردم گرچہ حور است

خیالت نقشبندی گشت استاد | گرفتہ پیشۂ شاوُر و فرهاد

گہم نقشِ تو پیشِ چشم دارد | گہے در جانِ سنگینم نگارد

---

۳ - وگر همخوابهٔ دارم در آغوش س[2] س[3] ح ع[2] ح[2] د = اگر همخوابهٔ دارم هم آغوش ع س ۱ ۴ - بندم چشم س[3] ح[2] = بوسم چشم س[2] ح ۸ - نکو خوابست ح[2] ۹ - در روزگارم س[2] ب = هر روزگارم د = و روزگارم ح ایضاً برمیگیرم س س[2] ح ح[2] د ع[2] ب = برمیگیرم ع ایضاً طاقت ندارم ب ۱۱ - جائے کو ب ۱۲ - پیشۂ شاپور س[3] ح ح[2] د ب = تیشۂ شاوُر س[2] ۱۴ - گہے نقشِ تو ع ع[2] ح[2] = گہم ح د ع -

کسی کش نارسیمت یاد باشد | زنارنجِ دگر کی شاد باشد

وگر طعنم زدی کز عیش و شادی | کنی کیخسروی و کیقبادی

اگر کیخسروم ور کیقبادم | بجانِ تو که با یادِ تو شادم

بروی جفت دارم دیدهٔ باز | ولیکن با توام در سینه همراز

۵ نظر اینجا و چشمم جانم آنجاست | تن اینجا و دلِ بریانم آنجاست

تو گر تنگ آمدی از گوشهٔ تنگ | برونِ پرده نتوان کرد آهنگ

عروسان را چو مستوری جمال است | جمال آن به که خود مستور حال است

مرا این عرصه گشتم جهانی | ز دل تنگی به تنگی مانده جانی

روم بر آهوی صحرا به نخجیر | ولیکن ز آهوی خانه خورم تیر

۱۰ ز دل تنگی چه در صحرا شتابم | که صحرا هم برین دل تنگ یابم

ز جفتِ خویش چون دور اوفتد گور | بیابانش بود چون دیدهٔ مور

بهر باغی بی آبی و سیب است | بهر جو آبِ مرغابی فریب است

نه کس مرغِ چمن را راه بسته است | نه بطِّ خانگی را پر شکسته است

وی چون دل بجای بستگی یافت | هوسهای دگر آهستگی یافت

۲- اگر طعنم زنی کز عشقِ شادی ب   ۳- که با یادِ تو س س۲ س۳ ح ح۲ د ع۲ = که با جانِ تو ع

۴- هم سینه و راز س ح ب = هم سینهٔ راز د   ۶- برونِ پرده س س۳ ح ح۲ ب د ع۲ = برون از پرده س۲ ع   ۸- گشته بهانه س۲ س۳ ه **ایضا** مانده ح ح۲ د = ماند ب ه ع ع۲ = مرده ها-

بکارِ عشق شاہی برنگیرد | بغم صاحب کلاہی برنگیرد

چو از بلقیس جنبد بادِ بیداد | بسے تختِ سُلیماں را برد باد

بتندی بگذر اے سروِ خراماں | چو من خاکم بکش زیں خاک داماں

کسے داند که دردِ چوں منے چیست | که یکچندے بدردِ بیدلاں زیست

۵ شرابِ دردمنداں خونِ دیدہ است | کسے داند که ایں شربت چشیدہ است

ہمہ دانند کز نشتر رسد درد | نہ ہمچوں آنکسے کو نشترے خورد

نہ سوزِ عشقبازی ہست یکساں | یکے خرمن یکے دامن یکے جاں

چو پروانہ کند مہمانئ شمع | شود خود مرغِ بریاں از پئے جمع

چو سوزد بہرِ ہندو خویش را زن | زمغزِ خود زند بر شعلہ روغن

۱۰ کم از ہندوست آنکس و ز زنی ہم | که در عشق آید از ہندو زنی کم

حکایت

شنیدم ہندوے آتش پرستی | مگر کز عشقِ آتش گشت مستی

زخود پرکالہ پرکالہ پیاپے | ہمے بُرّید و مے افگند در وے

یکے گفتش چه مہر است اینکه جانے | دہی بہرِ چنیں نا مہربانے

۱۵ جوابش داد مردِ غم کشیدہ ق | که اے از سوزِ من دودے ندیدہ

---

۲ - بسے تختِ س۳ ب ح۲ = نہ بس تختِ ع۱ د = زبس تختِ ح ع ۷ - ہست آساں ب ایضاً یکے راتن یکے جاں س د حاشیہ ۱۰ - وزنش س۳ ۱۴ - چه مہر است س۲ ح ب ع۲ ح۱ د = چو مہر است ع ایضاً نا مہربانے س۱ س۳ ح ح۱ د ع۱ = بے مہربانے س۲ ع -

نگہ کن تا چہ سنگین است جانم   کہ بے سیمیں برت با سنگ ماند
چہ پرسی ماجرائے ناصبوری   کہ طوفانے برآید از تنوری
بچشم من کہ از دریا فزونست   زہر یک قطرہ صد دریائے خونست
بذت گویم چو خوں گریم دریں راز   پشیماں گردم از گفتارِ خود باز
۵ چہ گویم ایں حدیثِ دردمنداں   زباں خواہم فرو بُرّم بدنداں
گرم روزی شود روزے جمالت   فرو ریزم جفا ہائے خیالت
رسید آوازۂ ما گوش درگوشش   زر روزِ بدنیامد دوش بردوش
اگرچہ دولتم را صبح گاہ است   ولے بے تو جہاں برمن سیاہ است
وگر خود ہست گنجے بے شمارم   بہائے نیم جو نازت ندارم
۱۰ شہم خواندی و در عشق ایں دریغ است   نوازش نیست ایں بل زخمِ تیغ است
چو عاشق را دلے چوں آبگینہ است   نوازش چوں عتابش سوزِ سینہ است
چو آتش راست خو کز نم بمیرد   بآبِ زندگانی ہم بمیرد
مزن طعنم بسلطانی و شاہی   کہ پیشت بندہ ام ہر چونکہ خواہی

۲۔ طوفانے برآمد س ح۲ ع۱ = طوفانے برآید س۳ ح ب د ۳۔ صد دریا فزونست س۳ ح۲ ایضاً ہر یک قطرہ س = نہ ہر یک قطرہ س س۳ ح۲ ع۱ = زہر یک قطرہ ح د = نہ آں قطرہ کہ ب ۴۔ چو خوں گریم س۳ ح ح۲ ب دع۲ = چہ خوں گریم ع ۵۔ چو گویم ح۲ د = چہ گویم ح ع ع۲ ایضاً فرو بندم ب ۶۔ خیالت۔ اور قافیہ مصراع ثانی جمالت ب ۷۔ گوش برگوش ء ع ا ح۲ ایضاً دوش با دوش ع ا ۱۰۔ نیست ایں س س۳ ح۲ ع۲ د = نیست آں ع ح ب ۱۱۔ عتابش س۳ ح۲ = عتابِ ع ح ب دع۲ ۱۲۔ ز آب س۲ ۔

من آنجایم که تو با تو نهانے | ولے اینجا نهٔ تو تا بدانے
خدا اینجات دارد مسند آرائے | که جانم وارهد زآهنگ آنجائے
چو آمد آں سوادِ خضر غانی | نهانے ترز آبِ زندگانی
بپیچاپیچِ شوق آں نقش خامه | صنم میخواند و مے پیچید نامه
۵ بروں بُد حرفِ نامه بر زبانش | دروں چوں نامه مے پیچید جانش
رواں جانش درآں خطهائے انبوه | لباسِ کاغذیں میکرد زاندوه
نه از خارشِ غم دامن دریدن | نه از تیغش هراسِ سر بُریدن
گے با عجز و گه با ناز میخواند | گهے پست و گهے زآواز میخواند
سرش می بست و دیگر باز میکرد | چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد
۱۰ گے بر دل گے بر دیده مے سود | گے بر جانِ محنت دیده مے سود
بدست از ماجرائے راستینش | رقیبِ گریه گشته آستینش
بدستش آتش و در آستیں آب | بدیں آب ایمنی بودش از آں تاب
فتاں خیزاں نه صبری و نه تابے | چو مصروعی که ناگه بیند آبے
نهاد آں نامه راپس بر دلِ خویش | که آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

۳- نز آب ب ح۴ ۔ رواں جانش ح د = دواں جانش س۱ س۳ ح۱ د = دروں جانش ب ع۲ = دل و جانش
۶ ایضاً ازاں خطها ب ع۲ ایضاً خطها ز انبوه ح ح ۱۱- آں ماجرا س۱ س۲ س۳ ع ح ح۲ ح۳
= از ماجرا ح ب ع د ایضاً رفیق گریه س ۱۲- آتشے در ب ۱۴- که از کاغذ کشد س۱ س۲ د
= که آں کاغذ کشد س ع۱ ح ح۲ ـ

دریغے نیست جاں را پوست دادن　　نوالہ در دہانِ دوست دادن

کسے کز عاشقی زینساں نسوزد　　مدہ پروانہ کیں آتش فروزد

بدستِ خود نیسم من ورنہ خود را　　بسوزم از پئے نامِ ابد را

کہ گردد ایں حکایت در جہاں فاش　　وزاں شعلہ رسد داغے باوباش

۵ کناگہ ہندوی آتش برافروخت　　مسلمانی دراں چوں ہندواں سوخت

تو تنہائی بزندانِ غم و درد　　غم اندر کنجِ تنہائی تواں خورد

اگر دودے برآری از دل و کام　　نسوزد کس بجز دیوار یا بام

من اندر دل خورم از بیم اغیار　　مشعبدِ وار شمشیرِ جگر خوار

کسے کو خنجرہ آشامد بسینہ　　نگر کش چوں بود با خویش کینہ

۱۰ بمردن میدہد ہجراں نویدم　　ولیکن پائے میگیرد امیدم

شبِ ہجراں اگرچہ تیرہ روز ہست　　امیدِ وصل در وے دلفروز ہست

چہ بینی مار را کنجہ بلاسنج　　تو آں را بیں کہ دارد مہرۂ گنج

بسا مفلس کہ پا بر گنج دارد　　چو آگہ نیست قوت از رنج دارد

وگر میدارد ایّام از تو دورم　　توئی در سینۂ من زاں صبورم

۱۵ درونِ سینۂ می بینم بتویت　　کہ دل تبخانہ شد از آرزویت

مرا از خود سے شاید جدا خواند　　کہ جاں نزدیکِ تست ار تن جدا ماند

۷۔ از دلِ خام ب ایضاً ایوان یا بام ح ۱۱۔ بروے ب ۱۲۔ چو بینی ح ۱۶۔ نے باید ح

بہر نقطہ نشانِ خالِ دیدم　　بسانِ نقطہ در جانش کشیدم

بہر نونے کہ دیدہ بر کشادم　　چو ابرو بر سر و چشمش نہادم

بیا اے نامۂ درد از کجائی　　کہ بینم در تو حرفِ آشنائی

ندانم زیں نسیمِ خوش کہ دادی　　کہ نافِ مشک یا شاخِ زبادی

۵ غلط گفتم نہ مشکے بلکہ خونے　　کہ جستہ از دلِ یارے برونے

زجائے کامدی آں جائے چونست　　بگو باچشمِ من کاں پائے چونست

زجانِ کیست ایں رازے کہ در تست　　زسوزِ کیست ایں سازی کہ در تست

چہ ناخوش روزگارے بود روزی　　کہ رفت از من چناں گیتی فروزی

من اندر دادنِ جاں بودم آں دم　　کہ بود آں ہمدمم در پرسشِ غم

۱۰ درآں جاں دادنم دل آنچناں داد　　کہ دل دادن نبود آں بلکہ جاں داد

چو رفت او باز گشتم ہم برانساں　　کہ پنداری دلم داد و ستد جاں

ہماں دل با من است و او درآں دل　　چو جانی کش دہد جا در میانِ دل

دہم ہر دم درونِ سینہ آواز　　کہ اینجا چونی اے سرمایۂ ناز

اگر تنگ آمدی از تنگیِ جائے　　اجازت دہ کہ جاں بیروں نہد پائے

۲- بر سرِ چشمش سر[3] حہ[2]　۳- حرفے زآشنائی ع[2] د = حرف از آشنائی سر[3]　۵- یاری برونے حہ د ع[2] = یارم برونے سر[3] ب (ب میں مصحح نے ی کے نقطے چھیلکر م بنا دیا ہے) = یار برونے حہ[2] ح = یار درنے ع　۸- گیتی سر[3] حہ[2]　۱۰- نبود آں سر سر[3] ع[1] حہ[2] د ب = نبود ایں ع حہ　۱۴- اجازت کن سر[3] حہ حہ[2] ع[2] ب د = اجازت دہ ع-

فتاد از پای و در بر خویش در بست — زدود دل تتق در پیش بربست

ازاں پس ہمدراں بیغولۂ غم — نشستے سایۂ خود کردہ محرم

بجاے رقعۂ صبرے اندراں سوز — نخواندی جز ہماں نامہ شب و روز

درو کردی نگہ بے صبر و تسکین — چو در آئینہ ماہِ خویشتن بیں

۵ وزاں جانب چو شہ نامہ رواں کرد — حریرِ دوست را پیوند جاں کرد

اگر خفتی و گر بیدار بودی — دو چشمش ہمدراں طومار بودی

دو نیمہ کرد جاں را از میانہ — نہادہ در روی آں حرزِ دو جانہ

نواسازانِ محرم کاندراں راز — زدندی ارغنونِ عشق را ساز

ہمہ ہمدست و ہم آواز و ہم سال — زدند ایں نغمہ را در حسبِ آں حال

۱۰ غزل از زبان عاشق

چہ فرّخ بود پیکے کآمد امروز — کہ فرّخ شد مرا زو طالعِ روز

بدستم نامۂ کز دلستاں داد — نہ نامہ بلکہ دستبوئے جاں داد

خطش ہر یک کہ از من جان و دل خواست — مگر زاں زلفِ کژ شد نسخۂ راست

بہر حرفے کزاں کردم نگاہے — برآں دودہ دمیدم دودِ آہے

۱- برخویش دربست ب ۲- وزاں پس حہ ۳- رُقبۂ صبرے سا حہ حہ۱= رقعۂ صبرے سا د ع۲ ۴- دراں کردی سا۳ حہ۱ (سا اور ب میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۷- آں حرز حہ د ب = ایں حرز ع حہ۱ ع۲ ۸- کاندرآں راز سا سا۳ حہ ب حہ۲ ع۱ د = کاندرآں ناز ع ۹- برحسبِ ایں حال سا۳ حہ۱ = برحسبِ آں حال د ۱۲- نسخۂ راست ع۱ د حہ ب = نسختے راست سا۳ حہ۲ = نسخت راست سا۲ -

دلِ عاشق زسوزِ دل زید خوش | چو آں شمعے کہ جانش باشد آتش
مرا بگزار کیں آتش فروزم | وگر سوزم رہا کن تا بسوزم
دریں سوز ارچہ جان و دل زیاں بود | رضائے دوستاں سودی گراں بود
جفاہا دیدم ارچہ از عشقبازی | وفا آموختم از عشق سازی
۵ کنوں گر مہر خواہد یار وگر کیں | پزیرفتم بجاں خواہ آن وخواہ ایں
جفا و مہر ہر چہ از سوئے یار است | چو من یارم مرا باوچہ کار است
من و خونِ دل و ایں نامۂ درد | نگارم ہر دمش بر چہرۂ زرد
دریں نامہ چو نامِ خضر خان است | نہ نامہ است ایں کہ خود تعویذِ جان است
چو زاں نامم گریزد صبر و اپس | ہمیں نامہ فسونِ صبرِ من بس

۱۰ صفت شبِ سیاہ ہجراں کہ خضر خاں را در کوشکِ جہاں نمائے جہانِ غم نمود و دولرانی در قصرِ لعل عرق خوناب بود و افروختہ شدن شمع مرادِ آں دو محترق ہم از آتشِ دلِ ایشاں و روشنائی در کارِ ایشاں پدید گشتن

شبے چوں سینۂ عشاق پر دود | ز تاریکی چو جانہائے غم اندود

---

۳ - دریں سوز ارچہ جان و دل ب حہ۱ د حہ۲ = دریں سودا اگر بر دل ع ع۲ د حاشیہ ۴ - از عشق سازی سر سر۲ سر۳ حہ ع۲ ب د = در عشق سازی حہ۱ ع ۶ - چوں از سوئے ب ایضاً مرا بانح حہ۱ حہ ب د = باآں ع۱ سر۲ = بااو ع ۸ - نہ نامہ است حہ حہ۲ ع۱ د کا = نہ نام است ع ۶ ۹ - چو زیں نامہ ب ۱۰ - جہاں غم نمود حہ حہ۲ ع۲ د = غم روئے نمود ک ۱۱ - خوناب و خونِ ناب حہ د ۱۲ - پدید آمدن سر سر۲ سر۳ ع۲ حہ۲ = پدید گشتن حہ د ع = پدید شدن ی

درین دل تا تو باشی یار تا تو | مزاحم چون توانم دید با تو
چو پرسشد رود عاشق زین ترانه | جواب از رود دیگر شد روانه

پاسخ از لب معشوق

مبارک نامهٔ کاید زیارے | کہ بخشد بیقراری را قرارے
۵ کند تازه وفا ہائے نہانی | دہد یاد از وفاداران جانی
رسید امشب بچون من مبتلائے | ز باغ مہر گلبرگ وفائے
عقابے را کہ از من کرد پرواز | جوابے بود کامد سوئے من باز
دلم کاں ماجرائے راز میخواند | غمے با غم مقابل باز مے خواند
بہر خط بود دودے آتش انگیز | تہ ہر حرف پنہاں شعلۂ تیز
۱۰ بخواندن گرچہ از جاں شعلہ میخاست | ہنوز آں خواندن او جان ہمی خواست
چو آں مرغے کہ باشد آتش آشام | ق | کز آتش خوردنش شیریں شود کام
من و ایں دود آتش خیز زیں پس | من و ایں شعلہ ہائے تیز زیں پس
دل بے سوز اگر خود گنج معنی است | بروز اہل وفا ہر لحظہ طعنی است
چراغ از شعلہ زندہ است ار چہ دانی | کہ ہستش روغن آب زندگانی

۱۔ تو باشی یار ما تو ع[۲] د = تو باشی یار تا تو حو = تو اے یار ما تو د حاشیہ = تو باشی یار با تو ع حو[۲] ایضاً مزاحم ح ب ع[۱] حو[۲] د = تراہم س[۱] = فراہم ع ۲۔ ترشد س[۱] ۷۔ عقابے س[۱] س[۲] س[۳] حو حو[۲] ع[۱] ب د = عقابے ع (ق کو چھیل کر کسی نے ت بنادی ہی) ۹۔ تہ ہر حرف دودے آتش انگیز ع[۲] ۱۰۔ انجانم نمی خاست س ع[۲] د = از جان دیدہ میخواست حو[۲] د = او جان ہمی خوہست س[۲] س[۳] ب ع ۱۱۔ شعلہ آشام س[۱] ۱۲۔ گرچہ حو[۲] ب = اگرچہ د = گر خود حو = اگر خود ع[۲] د ایضاً ہر روز حو[۲]

چو چشمے کش ستان گشته تاری — قیامت کرده در سیّاره باری
چراغے راکه هم ز و سوزش آموخت — بدم میکشت و باز از آه میسوخت
رُخ از خونابهٔ دل ریش میکرد — ز بختِ خود گله با خویش میکرد
نه در دل صبر کارد تاب دوری — نه در تن دل که سازد با صبوری
۵ ز تلخیِ غمش گشته جهان تلخ — ز زخمِ ناخنانش غرّه در سلخ
شفق از ده هلالش درد وا دو — بیکماهِ دو هفته سه مهٔ نو
بهارش از خزانِ هجر در گرد — شدش نسرین کبود و یاسمین زرد
ز تری نرگسش بیخواب مانده — بنفشه بر گلش بیتاب مانده
دوتا گشته ز غم سرو روانش — بدل گشته بخیری ارغوانش
۱۰ گهے سنبل ز گل بر خاک میزد — گه از گلبرگ گل را چاک میزد
گه از بیجاده مروارید میرفت — گه از لولوی تر یاقوت می‌سفت
گهے سقف از خدنگِ ناله میدوخت — گهے مقنع ز آهِ سینه میسوخت
گهے بر چهره میکرد از مژه خوی — بجای غازه خوں میراند بر وی
گهے میکرد رُے از لطمها پست — ز خونِ رُخ حنا بر دست می‌بست

۱- چو چشمے ح ح۱ ع۱ ع د = چو چشمش ی = ز چشمے ک ل ی۱ = چو شمع ب **ایضاً** تارے س س۱ ح ب د ح۱ ب د ح۲ ع۲ ی ک ا ک = یارے ع ۳- زدم س۲ **ایضاً** بازآ ز آهش او و دوخت ح ح۱ ۷- شده س س۱ ح ح۱ ع۲ - شدش س۱ ب د ۹- بخیرے س س۱ س۲ ع۲ ح۱ ب = بزردی ع ح ۱۴- خونِ رخ س س۱ س۲ ع۲ ح۲ د ۵- خونِ دل ح ب ع **ایضاً** بر دست س س۱ ب ع۱ و حاشیه = در دست س۲ ح۲ = بر دیده ح د ع -

فلک دودے ز دوزخ وام کرده — سرشته زآبِ غمِ شب نام کرده

اگرچه رهبرِ خلقند انجم — درآن ظلماتِ هایل کرده ره گم

سیاهی بسکه بسته ذیلِ جاوید — گریزان شب پرک هم سوئے خورشید

رسیده ابرے از دریاسے اندوه — شده پیشِ دلِ درماندگان کوه

۵ همه آفاق زان سان تیره و تار — که زیرِ غبارِ پنهان رخنهٔ مار

شده چون پرِّ زاغ این نیلگون باغ — شبیخون برده هر سو بوم بر زاغ

ز بس ظلمت که پرویں آمده تنگ — بمردن گشت دندانش سیه رنگ

چنان مانده سپهر از رفتنِ راه — که پیشش گوئیا دریاست یا چاه

بمانده در زمیں خورشیدِ انور — بمرگِ خویش کرده خاک بر سر

۱۰ ز چشمِ انجم افتاده هم از شام — مهِ باریک چون ابرِ سیه وام

چنان صبح از حدِ عالم گزشته — که از روزِ قیامت هم گزشته

هماں ابرِ سیه در گردِ آفاق — چکان همچون سوادِ چشمِ عشّاق

شبے زینان بغمناکے سیه پوش — دو لرانی بخاک افتاده بیهوش

فرو مانده بسوداے ابتلائے — چو مورے در دهانِ اژدهائے

۱۵ پرستاران بگردش خفته بجمعے — وے اندر سوختن تنها چو شمعے

۲- خلق اندر س س[۲] س[۳] ح ح[۲] ع[۲] د = خلق آمد ع ۳- ذیل س س[۲] س[۳] ح ح[۲] ب ك ح د = ظل ع ۴- ابرے س س[۲] س[۳] ح ح[۲] ع[۲] د ك = ابر ب ع ۵- زینان س[۳] ۶- هردم س[۳]

۱۰- ابر دیه وام ح د ب ح[۲] ۱۲- برگرد س س[۳] ح[۲] ع[۲] = در گرد س[۳] ح ب د ع -

چنیں کاندر سیاہی جہد داری | مگر با صبحِ محشر عہد داری

چو شد خورشید در زیرِ زمیں دوش | تو ماناک از غمش گشتی سیہ پوش

سوادت را نه از خویش است بوئے | که ہست از سینۂ من تیره دودے

کنم رخنه فلک را از آهِ خود زود | که تا بیروں رود زاں روزن ایں دود

۵ کسے شبہائے من داند که چونست | که چوں من ہر شبے در موجِ خونست

بدیناں در دلِ شب ناله میکرد | زدم بر روئے مه تبخاله میکرد

چو شد نالیدنش زاندازه بیروں | ز کنجِ حجره جست آوازه بیروں

ز نالشہائے آں مرغِ گرفتار | ز عینِ خواب نرگس گشت بیدار

بزاری گفتش اے شمعِ طرازی | چرا زیناں ہمه شب میگدازی

۱۰ ازاں مہرے که داری اینہمه سوز | شبش با مہرباناں میشود روز

صبوحش با بتانِ صبح رویست | شبش با لعبتانِ مشک بویست

کسے کش بنده شد صد سروِ آزاد | ز یک پژمرده سوسن کے کند یاد

منه دامِ ہوس بہرِ شکارے | که پوید ہر دمے در مرغزارے

کسے کش صد مئے نقد است در جام | بنسیه شربتے کے خوش کند کام

۱۔ سیاہی جہد سا ع۲ ایضاً مکن ع (باقی تمام نسخوں میں مگر ہے)

۲۔ تو ماناک از غمش سا۲ سا۳ حہ حہ۲ د = تو ماناکز غمش سا ک ی ع ع۲

۸۔ گشته بیدار سا۳ ع۲ ۱۱۔ با بتانِ صبح رو سا سا۲ ب حہ حہ۲ د = با بتانِ مہررو سا۳ = ساقیانِ مہررو ع ۱۴۔ صافِ سے سا۲ سا۳ ۔

مگر بر وے ازاں میزد بتعجیل | کہ میدادش زہرِ چشم بدنیل
وگر ناگہ بروں مے آمد از کاخ | بنالہ چرخ را میکرد سوراخ
زبیخویشے ہمی اُفتاد ہر بار | چو چشمِ مستِ خود بر بام و دیوار
بدل میگفت کای داغِ نہانم | شبست این وہ کہ یا سودائے جانم
۵ مگر گیتی گرفت از روزِ من بہر | کزینساں تیرہ و تاریک شد دہر
مگر خورشید چوں من گشت غمناک | کہ سر برمی نیارد از تہِ خاک
مگر آورد دودم بر فلک زور | کہ انجم زیں نمط گشتند شب کور
مگر گرد آبِ چشم در اُفق راہ | کہ در دریا فرو شد کشتیِ ماہ
مگر دیداندہِ من صبح خنداں | کزینساں باز بست از خندہ دنداں
۱۰ مؤذّن را گرفتہ زاہدِ پیر | برآورد اوّلِ شب چار تکبیر
چہ شد حالِ خروسانِ سحر خیز | کزایشاں ہم نخیزد نالۂ تیز
مگر خوردند می نوبت زناں دوش | کہ ہنگامِ سحر خفتند بیہوش
چہ شد مرغانِ گہ خیزِ چمن را | کہ بستند از نوا زینساں دہن را
شبا بگریز با روئے سیاہت | کہ تا داغِ حبش ننہم ز آہت
۱۵ ولے دانم کہ تو کم جنبی از جائے | کہ ہست از اشکِ من زنجیر در پائے

۸- گرزدحا ایضاً چشمہ ماہ سر۳ ۱۰- گرفتہ سرع ۱۲- مدہوش ب ۱۴- ز آہت ح۲ ب د ح۳ ع۱ ح = براہت ع ۱۵- کہ ہست زاشکِ من ب ہ = کہ ہستی زاشکِ من سر۳ = کہ ہست از اشکِ من ع ع۱ ح د = کہ ہست از زلفِ من ح۱-

شترگاو زده بود از پویه جانش — ز رنج دل لگد زد بر دهانش

بناله گفت پشت و دل گران بار — چه بیرون میکشی از پائے من خار

بسیری در لب ارند هیم خارے — همیں خارم بیا بگزار بارے

چه زیں پا جُست وجوئے خار کردن — مرا بگزار هم در خار خوردن

۵ کسے کورا نواله خار باشد — تو خار از پا کشی دشوار باشد

تنی را کز پئے رنجی سرشتند — بخواند لا بد آنچه او را نوشتند

تبرزن را که خوش شد بردن رنج — برنجد گر دمی نبود تبرسنج

سری کش بارِ هیزم شد مبارک — بیازارد ز بارِ گل بتارک

منم و ز دوست بر دل کوهِ اندوه — برنجم گر بیفتد زیں دل آں کوه

۱۰ صنم در تیره شب زینگونه نالاں — پرستاران بحسرت دست مالاں

چنیں تا زاں نفیرِ درد حاصل — بجنبید آسماں را همه در دل

شبے کز صبح بودش نا اُمیدی — ازاں مهرِ نهاں بر زد سپیدی

مهِ شب خیز زاں صبحِ جهانتاب — زسینه بر زد آهے آسماں تاب

چو روشن بود کاں هنگام از انهاست — که در مشت آید آنچه اُمیدِ جانهاست

۱۵ بعرض آورد با صد جاں گدازی — نیازِ خود بملکِ بے نیازی

۳- آرندہی تو س[3] ہم - خارِ خوردن س س[2] س[3] ح د ع[2] ح[2] د = خوار کردن ع ۸- ز بارِ گل س[3] ع[2] د = بیارِ گل ح[2] ب = ببار گل ح ع ۱۰- بحسرت س ح ح[2] د ع[2] = بحیرت س[3] ب ع ۱۱- چنیں تا زاں س س[2] س[3] ب ح ح[2] ع[2] د = چنیں از آں ع ۱۳- مہرِ جہانتاب ب ۱۵- در دست آید س ع[2] د۔۔

کدیور کش ز خرما صد جوالست | کلوخ انداز یک نخلش محالست

صبوری پیشه کن تیمار بگذار | بتقدیر خدا این کار بگذار

چو روز کامرانی در رسد تنگ | هم اندر روزگار آید فراچنگ

پریوش زین نصیحت زار بگریست | بپاسخ گفت چون بسیار بگریست

۵ که من بسیار میخواهم درین درد | که باید صبر جانان درد پرورد

ولی در سینه ام هجر آتش افروز | صبوری چون توان کردن درین سوز

چو کاس گرم نتوان کرد لب پیش | کسی چون درکشد طوفان آتش

بغم خوردن چنان خو کرد جانم | کزین خوردار دمی مانم نمانم

مرا تو زین خورش گر باز خوانی | چه باشد پیش حال زندگانی

۱۰ چو روزی شد مرا کز غم خورم خون | شراب شادی چون خورم چون

چو شادی نیست بهر من بعالم | مرا بگذار هم در خوردن غم

تو کز بهرم غمی داری و سوزی | بدان میماند این سوزت که روزی

حکایت بر طریق تمثیل

شتربانی شتر را پای می‌شست | نشستن در کف پا خار می‌جست

۱۵ همی خارید پایش از مهربانی | کزین پایست کارم را روانی

۱- کلوخ امرود یک نخلش سر، سر۲، سر۳، حر۱، حر۲، ع۲، ك = کلوخ امرود با نخلش ع = کلوخ انداز یک نخلش د ۹- حال سر، سر۲، حر۱، حر۲، ع، د، ب، ك = جان سر۲، ع ۱۲- حکایت بر طریق تمثیل حر، ح = ۰ سر۲ —

خلاصم دہ ز شبہائے جُدائی — ببخش از صبحِ بختم رُوشنائی
کلیدے بختم از سررشتۂ راز — کہ در ہائے مُرادم را کند باز
چو بختے کرد زینساں دردمندی — ق دُعا را داد با یارب بلندی
بگریہ خواست تا بر بایدش آب — کہ در گریہ ربودش ناگہاں خواب
۵ خضر را دید کا در دستش نہانی — یکے ساغر پر آبِ زندگانی
بگفت اے کز خضر خاں دشنہ خوردی — بنوش آبِ خضر تا زندہ گردی
نویدت میدہم زیں آب دلکش — کہ نوش با خضر خاں آبی خوری خوش
بُتِ بیدار دل زاں خوابِ مقصود — چو بختِ خویشتن بیدار شد زود
بجست از خوابگہ بے صبر و آرام — چو مُردہ کآبحیواں یابد از جام
۱۰ پرستاران محرم را طلب کرد — بگفت ایں خواب و دلہا پر طرب کرد
دلش را تا نگشت اُمید واری — زمانی باز رست از بیقراری
ازاں پس زاں نمایش یاد میداشت — بداں اُمید دل را شاد میداشت
درآں شب کاں صنم را حالت ایں بود — خضر خاں نیز ہمچوں او غمیں بود
گہے در بُرج و گہ در منظرِ خاص — خود اندر نالہ بود و گریہ رقاص
۱۵ گہ از دل با کواکب راز میگفت — گہے با خود غمِ دل باز میگفت

۱۔ صبح وصلم سا۳ ۴۔ ربودش سا سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ع۲ د = نمودش ع ۵۔ پرآب سا سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ع۲ د ب ی = زآبِ ع ۶۔ کز خضر خاں سا سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ع۲ د ب ک = خضر خاں ع ۷۔ کہ نوش با خضر خاں سا۳ حہ ع ع۲ = کہ نوش با خضر خویش سا د ع۲ = کہ نوش با خضر خود ب = کہ تا با خضر خاں حہ۲ ی ـ

بدامانِ شفیعاں در زده چنگ — همی گفت اے انیسِ هر دلِ تنگ
بمشغولانِ وردِ صبحگاهی — بمقبولانِ درگاهِ الٰهی
بروزِ تیرهٔ دلهائے سوزاں — بشبهائے سیاهِ تیره روزاں
بجانِ بیگناهِ خرد سالاں — بشامِ بے چراغِ تنگ حالاں
۵ بپاکانیکه در جلباب نورند — بخاصانیکه دایم در حضورند
به تسبیحِ نهانِ بے زباناں — به توفیقِ صلاحِ کاردانان
به پیرانے بعزلت روئے کرده — بزالانے بمحنت خوئے کرده
بمجوسی که عمرش رفت در بند — بغمناکی که با غم گشت خرسند
به بیماری که بیکس مُرد و بد حال — بداں موری که در ره گشت پامال
۱۰ بداں پیرا نهائے محنت آباد — بداں دلهاکه از محنت شود شاد
به محتاجی که زد در نیستی چنگ — بدرویشے که از هستی کند ننگ
بنانِ خشکِ پیشِ بے نوائے — بدلقِ ژنده بر پشتِ گدائے
بعیشِ مفلساں در کسبِ روزی — بذوقِ مدبراں در کهنه دوزی
که رحمت کن بریں جانِ گرفتار — ززاری وارهاں ایں سینهٔ زار
دریں نومیدیم امید تو کن — امیدم را بکامِ دل گرو کن

۱- در زده سـ۳ حـ۳ حـ۲ ب = بر زده ع ع۲ د ۵- خورد سالاں حـ حـ۲ ع۲ ع د ب = خرد سالاں سـ۳ ۹- بداں کوری سـ ع۲ ۱۲- بعشقِ مفلساں در کسب ب = بعیشِ مفلساں در تنگ سـ۳ —

هر آن مردم که در عالم کنی فرد — بدرمان شاد باشد عاشق از درد

ز دردی کان شب آن بیدل بجان داشت — در و دیوار فریاد و فغان داشت

چه یارب بود کو میکرد یارب — که بود از یاربش سیّاره در تب

چنان بر دل زکوبش دست می برد — که میکرد استخوانِ سینه را خُرد

۵ دلش یکبارگی چون خُرد بشکست — دعا را برد سوئے آسمان دست

نهاد از سرِ غرورِ پادشائی — درآمد چون گدایان در گدائی

که اے داننده رازِ درونم — دریں حسرت تو میدانی که چونم

چو رویم ره ندارد سوئے دیدار — مرا دم راره و روئے پدیدار

بسرِ عارفانِ حضرتِ پاک — بدردِ عاشقان در سینه چاک

۱۰ بخونابِ دو چشمِ مستمندان — بتاپاکِ درونِ دردمندان

بسودائے که از شهوت برون است — بعشقے کو بعصمت رهنمون است

بماهے کو بپاکی گشت روشن — بمهرے کز حیا شد برقع افگن

بزلفے کش نزد نامحرمی دست — بحسنے کش غبارِ فتنه ننشست

بپرهیزِ جوانان در جوانی — بعیشِ کودکان در پاک جانی

۴- می برد ح ع۲ ب د = میزد ع ح ۷- دریں حسرت س س۲ س۳ ح ح۲ ع ع۲ د ب = ازیں حسرت ع ۸- ره ندارد س س۲ س۳ ح ح۲ ع ع۲ د ب = رو ندارد ع ایضاً سوئے دیدار ح ح۲ ع ع۲ د = سوئے دلدار ب = سوئے دیوار ع ۹- بسرِ عارفانِ س۳ ح ح۲ ع۲ ب د = بسوزِ عارفانِ ع ۱۰- بتاپاکِ س۲ س۳ ح ح۲ ع ع۲ د ب = بتابانِ ع ۱۲- بماهی س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب = براهی د = بجائے ع ۱۴- بعشقِ کودکان س۳ —

گهی با مه شکایت ساز میکرد — گهی با شب عتاب آغاز میکرد

گه از غم پست می اُفتاد بر در — گهی میزد ز هجران دست بر سر

گه از اندوه میغلطید در گِل — گهی میکرد دامن پاره چون دل

گهی بازو همی خایید ز افسوس — گه از حسرت همی نالید چون کوس

۵ گه از دیده بُرُو خوناب میریخت — گهی بر چهره خونِ ناب میریخت

گه از کف کوبشِ رخساره میکرد — گهی سینه بناخن پاره میکرد

بهر کُنجی که آهِ زار می زد — بگرمی شعله بر دیوار می زد

در آن بود از دلِ بی صبر و آرام — که ایوان بشکند یا بر در و بام

چو درمانده شود مرد از دلِ تنگ — ز دلتنگی کند با بام و در جنگ

۱۰ چو بُلبل را بود از عشقِ گل داغ — غضب بر سبزه ریزد کینه بر زاغ

مَثَل خوش زد کبوتر در رحقِ باز — که خشم ناکسان بر بط میانداز

کسی کز عاشقی زنجیر بگسست — ز رسامان کار رُسی هوش و خرد رست

چو مجنون راز دانائی فرو غست — از و افسانهٔ لیلی دروغست

عجب داغیست داغِ عشقبازی — که باشد سوزشِ جان دلنوازی

گرفتاری که رنجِ عاشقی بُرد — هم از دل زنده گشت و هم ز دل مُرد

---

۸ - بر آن شد سا ۳ ۱۰ - کینه بر باغ سا ۳ ب حا ۱۲ - هوش و خرد رست سا سا ۲ ح ب ع ۲ د ه = خود رخت بر بست ع ح ۲ ۱۳ - افسانهٔ لیلی سا سا ۲ سا ۳ ح ۲ ع ۲ ب = افسانه بر لیلی ع ح -

گر از دوری فراواں خار خوردی — ز شاخِ وصل بر خوردار گردی

وگر کامت بہنگامے گرَو بود — ہم اکنوں یابی آں ہنگام را زود

چو بشنید ایں بشارت عاشقِ مست — ہم از پا اوفتاد و ہم شد از دست

بماند اُفتادہ چوں کنجشکِ بے بال — چہ از شادی چہ از حیرت چہ از حال

۵ چو مژدہ راست بود از ہاتفِ غیب — گلِ مقصودِ خود را دید در جیب

نخست از اعتمادِ ایں نمودار — بشکر اندر زمیں مالید رخسار

پس از شادی چو آہنگِ طرب کرد — نواسازانِ خلوت را طلب کرد

خیالے را کہ در خاطر نہاں داشت — بتلقیں زخمہ زن را بر زباں داشت

بقانونے کہ در جاہا زند چنگ — برآورد ایں غزل مرغِ خوش آہنگ

۱۰ غزل از زبان عاشق

مرا شب گفت رازی ہاتفِ بخت — کز اں شادی زدم بر آسماں تخت

بیا جاناں کہ گویم با تو آں راز — دلِ خود را کنم پیشت گرہ باز

در آں راز از تو چوں ہر چیز خواہم — بزاری چند بوسی نیز خواہم

چناں لب بر لبم نہ مست کن پیش — کہ نشناسم لبت را از لبِ خویش

۱۵ لبم کن ریش زاں بوسی چو شکر — ہم از بوسہ بر و نہ مرہمے تر

۱- شاخِ عمر ب ۲- ہنگام را س۱ س۳ ع۲ د ح۱ = ہنگامہ را ع ح ب ۶- آں نمودار س۱ س۳ ح ع۲ = ایں نمودار س۲ ب د ح۲ ۱۱- شب س۱ س۳ ح ع۱ د ع = خوش س۲ = دی ح۲ ۱۳- دہم بوسہ بوام و نیز خواہم ع۲ ۱۵- نوشے س۲ س۳ = نوشِ ح ع۱ د = بوسے ب ع = لبم را ریش کن زاں لب چو شکر ح۲ -

بجا نہائے کہ ہست از سوزشان ذوق — بدلہائے کہ خاکستر شد از شوق

بروہائے کہ رفت از گریہ شان پوست — بسرہائے کہ شد خاکِ رہِ دوست

بدان عاشق کہ مُرد از وصل محروم — بمشتاقی کہ ہجرش کُشت مظلوم

بفرہادی کہ زیرِ کوہِ غم مُرد — بمجنونے کہ با خود کوہِ غم بُرد

۵ بنفسے کز غم آید در ہلاکی — بچشمے کو ندید الّا بپاکی

بوجدے کان بدرویشی در آید — بآہے کان ز نومیدی بر آید

بدان حالے کہ سامانش نباشد — بدان دردے کہ درمانش نباشد

کہ بخشایش کنی بر مستمندے — ز دردے وارہانی دردمندے

ز حد بگذشت شبہائے جُدائی — چراغم را تو بخشی رُوشنائی

۱۰ اگر کامم تہِ دریاست نایاب — بکامِ من رسان چون شربتِ آب

وگر مقصودِ من بر آسمان است — دلم را دست دہ جائے کہ آن ہست

بکامِ دل رسان دل دادہ را — بر آور کارِ کار اُفتادہ را

دلِ غمناکِ شہ بود اندرین راز — کہ ناگہ ہاتفے دردادش آواز

کہ خوش باش اے ز ہجر آزار دیدہ — خرابیہائے دل بسیار دیدہ

۱۵ بشارت میرسانم ز آسمانت — کہ گشت ایمن ز ہر اندیشہ جانت

۳- کرد مظلوم س[1] ع[1] د حاشیہ ۶- ز نومیدی س[1] س[2] س[3] ح ح[1] ع[2] ب د = بنومیدی ع = بدلریشی س[3] حاشیہ
۷- بدان جانے ع[2] د ۱۱- وگر س[3] ع[1] ح ح[2] ۱۵- میرسانم ز آسمانت ح ح[2] ع ب = میدہم از آسمانت س[3]
= میدہد بخت جوانت ع[2] ایضاً ہر اندیشہ س س[3] ح ح[2] ع[2] د = ہجر اندیشہ س[2] ب ع-

مدارا ز من دریغ آں مے کہ داری — گلابی دہ مرا زاں خوے کہ داری

وگر سرکہ فروشی ہم سہ دہد دست — کہ در لبہات باہم مے ہم نمک ہست

بحقِ آں نمک دوراز دہانم — کہ وقتے کن بداں مے میہمانم

زسوزِ شہ چو در ساز آمد ایں گفت — شدش زاں جانب ایں سوزِ دگر جفت

پاسخ از لبِ معشوق

نویدِ کام دل گر خود بخواب است — چو تسکیں میدہد دل را صواب است

ولے در دیدہ اول خواب ناید — کہ ایں دولت بعاشق رو نماید

دلم صد پارہ خوابم کے بود کے — بجز خوابے کہ نتواں خاست از وے

چہ دوزم ایں دلِ صد پارہ ہر بار — کہ صد پے پارہ خواہد شد دگر بار

۱۰ رقیبانے کہ بر من ہمسر باشند — ز مژگاں قطرہ بر سوزم چکانند

ولے دشوار دارد عقلِ سرکش — بقطرہ کشتنِ طوفانِ آتش

منم آں چشمہ کابِ زندگانی است — ز من کس را نہ جائے کامرانی است

بجست و جوئے چوں من چشمۂ پاک — خضر در چشمہا میگشت غمناک

چو در خواب آمدش ایں چشمہ در پیش — روانی دست شست از چشمۂ خویش

۱۵ خوش آرزوئے کہ روزی گردد آں روز — کہ پشت زیں جگر بیروں دہم سوز

۱- خوئے کہ داری س۱ س۲ س۳ ح ع۲ ح۲ د ب = خو گزاری ع ۸- نتواں خواست س۱ ب ۱۰- رقیبانیکہ ع ب د ح۲ = رفیقانیکہ س۱ س۳ ح = عزیزانیکہ س ع۱ د حاشیہ ۱۴- آں چشمہ ء ۱۵- بیروں دہم س۱ س۲ س۳ ع۲ ب د ح ح۲ = بیروں نہم ع -

بلے کو چاشنی ندہد بمحتاج ‌ ‌ نمکداں بے نمک چہ بیست یا عاج

چو از جامی ننوشد کس زلالے ‌ ‌ اگر زرین بود باشد سفالے

وگر باشد سفالیں جام پر مے ‌ ‌ چکد صد قطرہ یاقوت از وے

شبے دارم ز حالِ نابساماں ‌ ‌ بدامانِ قیامت بستہ داماں

۵ ز پیچا پیچِ ایں شب گر دہم شرح ‌ ‌ تواں دادن رخ و زلفِ ترا طرح

بدیں تسکیں ز صبرم ہست بوئے ‌ ‌ کہ میماند بگیسوئے تو موئے

براں رخسار تا کے بینم از دور ‌ ‌ رہا کن تا زند پروانہ بر نور

برانم اے زلالِ روح پرور ‌ ‌ کہ پشت خشک جانے را کنم تر

خوش آنساعت کہ بر رویت نہم روئے ‌ ‌ رسد بویت بجانِ آرزو جوئے

۱۰ کشد زانگونہ تنگت در جگر جاں ‌ ‌ کہ گنجے چوں خیالِ خویش در جاں

وگر صد پے کنی جان و دلم چاک ‌ ‌ کجا بیروں تواں رفت زیں خاک

ببوئے می بری از دوستاں ہوش ‌ ‌ میت بر لب گلابت در بنا گوش

بدانگونہ یکے شد با تو جانم ‌ ‌ کہ از خود تا بتو فرقے ندانم

---

۵ - رخ و زلفِ ترا ع۲ = دو رخ زلف ترا س۱ س۳ ح ب ح۲ د = ز دو رخ زلفِ را س۲ ۶ - بدین تسکین زصبرم س۱ س۲ س۳ ع۱ = بدین صبرم ز تسکین ح۲ = برین گوئی زصبرم ب = برین تسکین زصبرم ح = بران تسکین صبرم ع ۷ - دران رخسار ح ح۱ ب ع۲ د = بران رخسار ع ایضاً پروانه بر نور س۳ ب ح ح۱ ب د ع۱ = پروانه را نور ع ۹ - بر رویت ح ح۲ ع۲ د = در رویت ع ایضاً بویت س۱ س۲ س۳ ب ع۱ ح ح۲ د = بویه ع ۱۰ - در خیالِ خویش چون جان س۱ س۲ ب ۱۱ - کنم ع ۱۲ - بوئے س۱ س۲ س۳ ب ح ح۱ = بوی س ح د = بوس ع۱ ایضاً د لب س۱ س۲ ع۲ ح۱

چه خونها خورده باشد دل بصد جوش | که ناگه نوشداروئے کند نوش
اگر سلطان ست در عالم وگر کے | دلش باشد بسے سلطان تر از وے
چنان مطلق عنانے کم توان یافت | که بتواند ز گفتِ دل عنان تافت
عنانِ مرد چون در دستِ دل ماند | ز سودائے خودش باید خجل ماند
۵ چو دل بر کام نتوان کامران کرد | بباید صبر کردن گر توان کرد
چو هنگامِ رسیدن در رسد تنگ | بهر دم خود کند کامِ دل آهنگ
تواند جامِ مقصودی چشیدن | که ممکن نبودش در خواب دیدن
زریحانی رساند دیده را نور | که نظّاره میسّر نبود از دور
همه چیزے بوقتِ خویش یابند | مدان کز پیش کوشش پیش یابند
۱۰ برآید در زمانِ خویش هر کار | بوقتِ خود دهد هر میوه بار
محالست اینکه یابند از چمن گاه | بنفشه در تموز و گل بدی ماه
توان شد بر همه مقصود فیروز | مگر روزیِ فردا خوردن امروز
اگرچه این لحظه ممکن کار شب نیست | ز بختِ مقبلان اینهم عجب نیست
خضر خانے کش از دیوانِ تقدیر | ق مرادی در زمانے داشت تحریر
۱۵ چو وقت آمد کزان کامش بود بهر | بکامِ آن شکر لبش روزی شد از دهر
گهر سنجی کزین گنجینه در سُفت | ز مُرّد با گهر زینسان کند جفت

۱- چو خونها ع[۲] ۷- توانے ب ۱۴- خضر خانے ر[۳] ر[۳] ح ح[۲] ع[۲] د = خضر خاں را ر[۱] = خضر خانِ ع ۱۵- رسد بهر ر[۳]

نهم بر دیده آں پائے گزیده | حنا بندم بپات از خونِ دیده
بآبِ دیده گویم راز با تو | شوم گه تند و گه دمساز با تو
دراں گفتن چو باشد در تو رویم | ز بیهوشی ندانم تا چه گویم
لب گر انگبیں ور سرکه دارم | بیاری ور پذیری از من که یارم
۵ مرا شوریست اندر سینهٔ چاک | کزاں چوں چوبِ شورستاں شدم خاک
ولیکن زیں خوشم کز جانِ نالاں | بود خوش حالتِ شوریده حالاں
دلے کش نیست شورے خاک باشد | کبابِ بے نمک خاشاک باشد
گرم جاں در فراقت رفت غم نیست | ز جاں نقشِ توام در سینه کم نیست
خیالت را برم جاں سازم آنرا | چو او نبود چه درماں سازم آنرا
۱۰ وے با ایں همه جانم هم او باد | مدارِ عمرِ بیرانم هم او باد

رسیدنِ خضر خاں با دولرانی و با او چوں بختِ خویش با دولت جفت گشتن

چه خوش باشد که یابد تشنه دیر | بگرمائے بیاباں شربتے سیر
حلاوت گیرد از شیرینیش کام | جگر آسودگی یابد ز آشام

---

۵ - چوبِ شورستان سر۱ سر۲ سر۳ حر۲ د = خو بخورستان ع = جو بشورستان ع د ۹ - آنرا سر۱ سر۲ سر۳ حر حر۲ د ب = اورا ع ع۲ ۱۰ - بیرانم سر۳ حر حر۲ ع ع۲ د ح = ویرانم سر۳ ع ب ۱۲ - بگرما در بیابان ع = بگرمائے بیاباں سر سر۳ حر حر۲ د ع۲ ک = بگرما و بیاباں ب —

مکن چنداں برادر زادہ را مہر / کہ یکسو تابے از فرزندِ خود چہر

ہنوزش ہست پایاب ار دہی دست / بمالی دست چوں در قعر بنشست

ہدف چار است مرداں را بیک تیر / اگر زیں خستہ گردد زن چہ تدبیر

چو مردی چار خانم راست درخورد / بیک خانم چرا قانع شود مرد

۵ خصوصاً پادشاہاں را کہ بے گفت / بباید ہم نسب افزوں و ہم جفت

چو باشد شاہ را صد کاسہ در پیش / بیک لذّت صبوری چوں کند بیش

بخدمت گر قبولے یابد ایں راز / دری از نیک خواہی کردہ ام باز

وگر زیں برتر است اندیشۂ خاص / چہ چارہ نیک خواہاں را ز اخلاص

چو آں خونابہ قطرہ قطرہ در جوش / ق چو دُرّ و لعل بانو کرد در گوش

۱۰ دل از یاقوتِ گوشش سفتہ تر گشت / دو چشمش ہمچو گوشش پُر گہر گشت

نہانی جست فرمانے ز درگاہ / کہ فرماید قرانِ زہرہ با ماہ

ز قصرِ لعل فرماں داد درحال / کہ آرند آں نگارِ مشتری فال

سُبک فرماں پذیراں در دویدند / ز کانِ لعل گوہر برکشیدند

رسانیدند با صد عزّت و ناز / برضواں گاہِ تختِ آں حورِ طنّاز

۱۵ خبر دادند عاشق را نہانی / کہ کامِ دل رسید اکنوں تو دانی

۲- ار دہد دست س۳ ۳- خستہ گردد زن ح۲ = زیں ح د ع = زاں س۳ ب ک = تا س۱ = ایں ع۲ س ۴- خانم (دونوں مصرعوں میں) ک ۵- ہم نسب ح ح۲ ب ع۲ د = ہم نشست ع = ہم نشست س۲ ۱۴- ایں حور طنّاز ح -

که آن آشفتهٔ دلداده دربند ق زخورشیدی بماهی گشته خرسند

چو تنگ آمد زخونابِ درونے گره زد درد رونش اشکِ خونے

بگوشِ محرمی کرد این گره باز که تا در پیش بانو ریزد این راز

هر آن سوزے که در دل داشت مستور بر آن سوزنده روشن کرد چون نور

۵ بصد دلسوزی آن پروانه زان شمع روان شد کرده آتشها بدل جمع

شد اندر مجلسِ بانوے آفاق برون زد شعلهٔ زان دودِ عشاق

بزاری گفت کای در پردهٔ شاه ز نورِ خود فگنده پرده بر ماه

ز مهرِ شه بلندت باد پایه زظلِّ ایزدت بر فرق سایه

کجا شاید که با این بخت شاهی بود فرزندت اندر سینه کاهی

۱۰ تهی دستی بود نے تاجداری که بر کامے نباشد کامگاری

مکش بهرِ برادرزاده فرزند که آن رسمے و این جا نیست پیوند

اگرچه رنج خویشان رنج خویش است ولیکن نے زرنج خویش بیش است

در انگشتِ برادر گر خلد خار نه چون انگشتِ خویشت باشد آزار

زند در دار چشم خواهر ریش باشد نه همچون دردِ چشم خویش باشد

۱۵ چو نورِ چشم تو کحلِ دگر سود بخانه توتیا کے دار دش سود

۴- ریزد این راز س۱ ع۲ ح۲ = زیرد آن راز س۲ ح ب ع = گوید این راز س۳ ۶- دود عشاق ح ح۲ ح ع۲ د ك ب = دردِ عشاق ع ۷- سایه بر ماه س ع۲ د حاشیه ۱۱- رسمی ست این س۲

۱۵- زد دردِ چشم ح ح ایضاً آردش سود ب = سازدش سود س۱ —

ز دُرجِ دیده گوهرها برو ریخت ‏ نثار از گریهٔ شادی فرو ریخت

بدان شد تا بدان مهمان شیرین ‏ شکرریزی کند از جانِ شیرین

ولے چون شکّرش بر جلوه ره داشت ‏ ز بهرِ شربت آن شکّر نگه داشت

چنان شاهی و هوش از وے شده پاک ‏ چو درویشی که دُرّی یابد از خاک

۵ بشادی با نگارِ خویش بنشست ‏ شده از دست زلفِ دوست بر دست

بهارِ وصل بوئے داد دلجوئے ‏ جراحتها فراهم شد از آن بوئے

دو دل رخصتِ هوس زجان درون برد ‏ جدائی از میان زحمت برون برد

فروخفت از دل آتش هائے اندوه ‏ فرود آمد زجان غمهائے چون کوه

مقابل دل بدل آئینه شد باز ‏ ز لب جانها درونِ سینه شد باز

۱۰ پریروے از برون آلودهٔ شرم ‏ درون سو شعلهائے دوستی گرم

بروئے شاهِ خود دزدیده میدید ‏ گهے پیدا گهے پوشیده میدید

برون سو مے نمود آئینِ پرهیز ‏ درون سو دل همی دادش که برخیز

ز لب برقِ بلا چون تیغ میزد ‏ زغمزه آشکارا تیغ میزد

بنا میزد نه مردم بلکه جانی ‏ بلائے شهر و آشوبِ جهانی

۱۵ بُنا گوشے ز مو پیرایهٔ او ‏ چو ماهی و ذنب همسایهٔ او

۱۔ برو ریخت۔ فرو ریخت سا سا۲ ع۲ د ب = فرو۔ ور دع = برون۔ فرون حہ۲ ۳۔ آن شکر سا ع۲ د ب ۱۱۔ گہے پیدا گہے پوشیده سا سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ع۲ د = گہے پیدا و گہ پوشیده ع ب

۱۲۔ درون سو دل همی سا سا۳ حہ۲ ع۲ د = درون سوئے ولے ع۔

خضر خاں کز چناں کامی خبر یافت — خضر گوئی دوباره چشمه دریافت

اگرچه بود موئے گشته از غم — نمی گنجید از شادی بعالم

زحیرت در دهانش گم شده گفت — نمی گشتش دو لب بایکدگر جفت

لبش پر خنده چشم از گریه تر هم — زبس شادی شده حیران و درهم

۵ دران فرحت که شد جانِ نوش یار — تنش میشد ز جانِ کهنه بیزار

هلاکِ شادیست از غم گراں تر — که وصل از هجر باشد جانستاں تر

چراغ گر مثل از دم بمیرد — اگر عیسیٰ زند دم هم بمیرد

رواں شد چوں خیالِ خویش بیخویش — خیالِ دوست رهبر کرده در پیش

دروں شد چوں بخلوت گاهِ دلجوئے — دو دیده چار گشتش روئے در روئے

۱۰ دلش در دام بیخویشی زبوں شد — عنانِ دانش از دستش بروں شد

نه اندیشه بعقلش کار میکرد — نه عقل اندیشه را بیدار می کرد

نظرها گرم و جانها در جگر بود — خردها مست و دلها بیخبر بود

چو باز آمد شکیبِ هر دو لختے — عمل پیوند شد بختے به بختے

شهِ گم گشته هوش و یافته جان — ق بچندیں حیرتش جانے گروگاں

نهفته بادرونے خاصه چند — نشست و عقد کابیں کرد پیوند

۵- درآن فرحت س ح۱ ع۲ د ب = درآن فرصت س۱ س۲ س۳ ح ع ۷- چراغے گرشل ح ح۱ ب د ع = کوشل ك = کوشبل س س۲ س۳ ع۲ = گرمثل ی ۱۰- بیخویشی س س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب ك = بیهوشی ع ۱۴- حیرتش س س۳ ح ع۱ ب د ی ك = تیرتش س۱ ح۲ ع۲ ایضاً جانے گروگان س ع۱ د = جان شد گروگان ح ك ب —

خمار آلوده چشم نیم بازش — جهانے نیم کشتۂ نیم نازش

بکشتن طرّه را سر باز کرده — بخنده فتنه را در باز کرده

دو زلفش مشک و خالش مشک دانه — وزاں بو باغِ رضواں گشته خانه

مثالش چشمِ احوال هم ندیده — نظیرش آئینه هم نادریده

۵ جمالے حسن کس نفزوده بروے — زلالے دستِ کس نالوده در وے

بلا سرهنگ دیوانِ جمالش — اجل جاندارِ سلطانِ خیالش

ببرجی کاید او در چشم امید — نه شب مه تابد و نه روز خورشید

بخنداں زیورے افزوں گهر مند — مگر در گوش وگردوں گوهرے چند

کسے کش صنعِ حق شد زیور آرائے — چه حاجت زیورش بستن سراپائے

۱۰ خرد از دیدنش تسبیح خواناں — گریزد همچو فرتوت از جواناں

زنادانی ازاں گونه که دانی — همه بے رحمی و نامهربانی

رخش در دل شعاعِ نور میزد — کرشمه دور باش از دور میزد

بجاں میداد راحت دیدنِ وے — چو شربت در تموز و شعله در دے

گهِ دیدن تن از جاں رشک می برد — زتن جاں نیز هم در رشک می مرد

۲- طره را سر فتنه را در س۳ ح ح۲ ع۲ د ب ک = طره را پر- فتنه را سر ع ۴- چشم احولها ع۲ ایضاً آئینه هم نادیده س۲ س۳ ح ح۲ ح د ب ک = آئینه نادر ندیده ع = آئینه همتا ندیده ع۲ ۵- جمالے ح ح۲ د = جمالِ س س۲ س۳ ب ع۱ ع ع۱ ایضاً زلالے س۳ ح ء ح۲ ع۲ د ۸- زیورے س س۲ ح ح۲ د ع = زیور ع = زیورش س۲ ب ۱۳- میداد س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ک د ب = میداشت ع —

مهی کامل ولی هر هفت کرده — ز نورِ خویشتن در هفت پرده

مصفّا مقنعه افگنده بر فرق — درفشان فرق چون زابرِ تنک برق

بنو خیزی چو سروِ نیم رسته — لبِ خندان چو دُرجِ نیم بسته

نه آن رُخ بلکه جان را قوّت و قوت — نه آن لب بل نمکدانی ز یاقوت

۵ دُر از لعلش بدُرج تنگ و تاری — مه از رویش بشغلِ نیم کاری

لبِ عناب رنگش پُر ز جلاب — زنخ سیبی معلّق زیرِ عناب

سخن از بهرِ دل بردن فسونی — فسونش را نه حاجت آزمونی

گر از گفتارِ شیرین مُرد فرهاد — ازو صد جانِ شیرین گشت برباد

ببالا سرو پیشِ قامتش خم — بحرفی از قیامت قامتش کم

۱۰ بچشمی قلبِ ترکستان دریده — بموئی ملکِ هندوستان خریده

رُخی اندک بسبزی میل کرده — بهاری از کفِ خضر آب خورده

روان سرو تر و سبز و جوان هم — ندیده سبزه و آبِ روان هم

تو گوئی رنگِ سبزش گاهِ دیدن — ز سبزی و تری خواهد چکیدن

همه طاؤسِ هندی سبز وام است — کزان گونه بزیبائی تمام است

۱۵ تدروانِ خراسان نغز مانند — ولی طاؤسِ هندی را چه مانند

۱- مهی کامل درون ع = بروح حمہ = ولی سا[3] ب = دو پیٔ ع حمہ[2] د مه - قوّت و قوت سا[3] حمہ ع[2] د = قوتِ قوت ع ب

۵- بشغلِ نیم کاری ع ۱ ۷- نه حاجت سا[2] ک د ع[2] = چه حاجت حمہ سا[3] ب ۸- گشت حمہ د ب ع = گشته ع[2] حمہ[2]

= رفته سا ۱۰- بچشمی سا سا[3] حمہ ع[2] د ب = بچشم ع ۱۱- رخش سا[2] ۱۲- بدیده سا[3] ع حمہ[2] = ندیده سا[2] حمہ ب-

بچشمهٔ غنچهٔ نیلوفری تر — بصد حیله همی برد اندرون سر

دران خستن که خرما بی سکون بود — چو خسته در دل خرما درون بود

ازآن خرما و با دخرج و دخلش — دو پاس شب بجنبش بود نخلش

زبس کان رخش شد از جوش خون سیت — ز رخش آب و زآتش خون برون جست

۵ چو کرد آن جوهری در گرم خیری — بدُرج لعل مروارید ریزی

ازآن معدن که بستر معدنی گشت — حریر بهرمانی روئی گشت

خضر سیراب گشت اندر سیاهی — چکید آب حیات از کام ماهی

چنین بزمی که دل سودای آن داشت — مگر رشد که معنی جای آن داشت

چو آسود از دو جانب شعله را تاب — دران آسایش آمد هر دو را خواب

۱۰ ازان پس شان نبود از بخت کاری — بجز هر لحظه بوسی و کناری

ازین در پیش بردن پستهٔ تر — ازو زان پسته خوردن قند و شکر

ازین کردن بدزدی سینه تسلیم — وزو تاراج کردن تودهٔ سیم

ازین بستن برو زلف گره گیر — وزو گردن درآوردن بزنجیر

ازین دادن بدو بالا، مائل — وزو بازو بدو کردن حمائل

۱۵ ازین ساعد بدست او سپردن — وزو گلدستهٔ بر دست بردن

۱- بچشمهٔ غنچهٔ آن نیلوفری س۳ = بچشم غنچهٔ نیلوفری س ح۲ ع۲ د = بچشمهٔ غنچهٔ نیلوفرع ۲- درآن خستن س ع۱ د = جستن س۲ ح = درآن جنبش س۲ ۳- ازان خرما زبا د س۳ = ازان خرما و بال ع۱ د حاشیه ۸- یہ شعر صرف ح۲ اور د میں پایا گیا ہے۔ نسخہ د میں بجائے لفظ "بزمے" کے "بیتے" ہے ۱۴- بدو بالائے مائل س س۳ ح۲ ع۱ د = برو بالائے مائل س۲ ع ح۔

ببین تا چند باشد مهرِ پنهان | که جان از تن برد رشک و تن از جان
دو دیده دوخته عاشق بسویش | دریده جامهٔ جان پیشِ رویش
چو میدید اندران محرابِ دیده | حبابِ دیده میشد آبِ دیده
پس از دیری که حیرت رخت بربست | هوای دل بعیاری کمر بست
۵ درآمد عاشقِ شوریده مشتاق | که تنگش در برآرد چون بغلطاق
حریرِ آگون کرد از برش دور | چو ابر از آفتاب و حلّه از حور
درو آویخت چون بازِ شکاری | که آویزد بکبکِ مرغزاری
گرفت اندر کنار آن سروِ گلرنگ | بسانِ برگِ گل در غنچهٔ تنگ
رسید اوّل بجانها شکّرین قوت | ز دو انگشترین و چار یاقوت
۱۰ پس از مهرِ خزانه دور شد پاس | به لولو سفتن آمد نوکِ الماس
نمی شد ریسمان را راه در دُر | که دُر ناسُفته بود و ریسمان پُر
چو در شد در شگوفه شاخِ گلگون | شگوفه خنده زد با گریهٔ خون
چنان در قفلِ سیمین شد کلیدش | که شد تا پردهٔ دل ناپدیدش
بهم لعل و عقیقی داشته جفت | عقیق از برمهٔ یاقوت می سُفت

۶- تنش س ایضاً حُلّه از نور س۳ ۹- شکّرین قوت س۲ س۳ ح۱ د ک = از شکّرِ قوت ع = شکّرِ قوت ح ع۲ ایضاً انگشترین س س۲ س۳ ح ح۲ د ع۲ ک = انگشتری ع ۱۰- مهر خزانه س س۳ ح ح۱ د ع۲ = خزینه ک = خزاین ح ایضاً بدُر سفتن درآمد س۳
۱۳- در قفل شد سیمیں س۳ ح ح —

کسے کیں نعمتش دامن گراں کرد ... ببا ید شکر آنش بیکراں کرد

سپاسِ نعمتِ یکدم وصالے ... نیارد گفت عاشق هیچ حالے

چو بر شه بود واجب شکرِ ایں حال ... طریقِ شاکراں را داشت دنبال

نمودش دولتے کانجم سریر است ... که شکر آموزِ تو تلقینِ پیر است

۵ ورت باید دریں ایّام پیری ... که از مهرت کند روشن ضمیری

نگه کن اینکه آں شیخِ یگانه ... نظامِ سلکِ اقطابِ زمانه

براں در شوکتِ اقبال تمام است ... چو اقبال اندراں در صد غلام است

چو دولت رهنموں گشت اندراں راز ... بصد جهد آں هما آمد به پرواز

پرید از اوجِ همّت در هوائے ... که بر اوجِ هوا ها سود پائے

۱۰ به تندی بر گزشت از چرخ و انجم ... میانِ چار طایر تافت پنجم

گرم پرسی که آں طایر کدام است ... هُما کو دین و ملّت را نظام است

بداں تا یابد از وے دانۂ پاک ... چو مرغِ دانه چیں زد بوسه بر خاک

اِرادت را دراں درگاه شد خاص ... گرفت الحمد لله ملکِ اخلاص

یکے خود بود شمعِ پادشاهی ... دگر روشن شد از نورِ الٰهی

به همّت زد در پرهیزگاری ... خدا کردش دراں پرهیزیاری

۶- نگه کن سوئے ب = اینک د = آنکه حا ع۲ ایضاً نظام الملک ب د = نظام ملک د ح۲
۷- دو صد غلام ب د ۸- گشتش ح۲ ع۲ ب حا ایضاً بصد جهد آسمان ب = بصد جهد آسمان
حا ۱۰- یافت ح ح۲ ع۲ د حا = تافت ع ۱۱- هماکان د حا -

ازیں در دامنِ او گل فشاندن — وزو در گل نهالِ تر نشاندن

زگاهِ شام تا صبحِ شب افروز — شدی در خوشدلی شبهائے شاں روز

نهاده چوں دو گل روئے بروئے — نه محرم درمیاں جز رنگ و بوئے

بهم پیوسته اندامی باندام — بآمیزش چو دو مَی در یکے جام

۵ دو مستِ شوق باهم کرده سرخوش — نه تشویشے بجز زلفِ مشوش

چه خوش روزی و فرّخ روزگاری — که یابد کامِ دل یاری زیاری

گہے لب بر لبے چوں قند ساید — بدندانِ تمنّا قند خاید

گہے خسپد بشادی دوش با دوش — بنفشه در بر و نسریں در آغوش

کند هردم نگه بر روئے ماهی — که یابد جانِ نو در هر نگاهی

۱۰ بروبش مردمِ چشمِ نیازی — کند چوں طفل در مهتاب بازی

شبے باید ز روئے دوست مهتاب — که در روئے روز نتواں دید در خواب

نخستیں پاس اندر لابه و لوس — به پیچاپیچ لاغ و بازی و بوس

دگر پاسے بهم دو یارِ جانی — یکے گشته دو جاں زاں پس تو دانی

بپاسِ سیومیں خفتن بمقصود — که دل خشنود گشت و خاطر آسود

۱۵ بپاسِ چارمیں غسلے بپاکی — بشکرِ غیب کردن روئے خاکی

۲ - دل افروز سا۲ سا۳ ۵ - بجز زلفِ حج۲ ع = جز از زلف سا۳ حج د ۷ - ساید - خاید سا سا۳ ع۲ د ۱۰ - مردم از چشم سا۲ سا۳ حج ۱۳ - زاں پس تو دانی سا سا۳ حج حج۲ ع۲ د = زانساں که دانی ع ۱۵ - بشکر عیش کردن سا۲ = بشکر حق نهادن سا۳ ک = بشکر غسل کردن د حاشیه = بشکر غیب کردن حج حج۲ د ع -

نمازی کرد بر سجادۂ شوق — کہ گردّوبی و عرشی گم شد از ذوق

بریں معراج گسترد آنچناں فرش — کہ از یاریِّ دلہا رفت بر عرش

نہ یک عرشش تہِ پائی سپر شد — کہ پایش بر ہزاراں عرش بر شد

چو ذاتش عشق بود از فرق تا پائے — گرفت اندر دلِ زندہ دلاں جائے

۵ چو عشق اندر مجازش جلوہ گہ داد — مجازش بر پلِ تحقیق رہ داد

چو یوسف حسن و عشقش شد فراہم — بیک تن عاشق و معشوق باہم

چو یعقوبے کہ در یوسف نظر داشت — ولیکن دل بمعنیِّ دگر داشت

چو شد با دیدۂ خود یار چشمش — ز نورِ دیدہ گشت افگار چشمش

چو موجِ عشق شوید نوح را فرق — بطوفاں قرۃ العینش کند غرق

۱۰ خلیلے را نہد آں دشنہ در پیش — کہ قصّابی کند بر دیدۂ خویش

چو بر احمدؐ زد ایں بادِ خطرناک — دو میوہ ریخت از بستانش در خاک

چہ نور است ایں تعالی اللہ کزیں تاب — بیکدم زہرہ خارا شود آب

نگر زد پائے بر طور از آں نور — کزاں شد پارہ پارہ سینۂ طور

زخارا عشق ما راسخت تر یافت — کہ موسیٰ زندہ ماند و کوہ بشگافت

۳- بر ہزاراں س۲ ح ح ع۲ د ب = صد ہزاراں عرش پر س۱ = از ہزاراں س۳ ح۲ = با ہزاراں ع
۵- مجازی ح ح۲ ع۲ ب = مجاز س۲ حاشیہ ۶- عشقے س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ک = عشقِ ب = عشقش ع الیضاً یکے شد
عاشقِ ح۲ ۷- بر یوسف س۱ س۲ ع الیضاً ولے دل را بمعنی دگر ح۲ ۸- با دیدۂ خونبار ب ۹- موجِ عشق گوید س۲ ع۲
۱۰- با دیدۂ خویش س۱ د ع۲ ۱۲- کزاں تاب ع = کہ از تاب س۱ ۱۴- نسخہ ح ح میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے۔

ربود از جم بملک انگشتری را | نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کرد بازش | سعادت شد به تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمت آبِ زندگی جُست | رواں دست از همه آلودگی شُست
مُصلّائے نماز افگند درپیش | سخن گفت از نیازِ سینهٔ خویش
۵ برآورد از پئے تحرِیمهٔ راز | طلبگارِ عنایت را دو کف باز
به پشتِ پا دو عالم را پس افگند | به پشتِ دست زد ایں قالبے چند
به تکبیرے که زد دنبالهٔ پیر | بزد بر هر دو عالم چار تکبیر
بحمد آمد ز اخلاصِ معانی | ز هفت اندامِ او سبع المثانی
قیامے کرد در طاعت الف وار | که گشت از راستی سر حرفِ اسرار
۱۰ رکوعے کرد چوں لامِ محقّق | که گشتش معنی از تحقیق مشتق
سُجودے کرد همچوں دالِ مسجود | که سر رهنمایش گشت موجود
زد اندر قعدهٔ زانوئے اُمید | که زانو بوس گشتش ماه و خورشید
چو در قعده تحیّاتِ رضا خواند | ز ملکش بس فرایض کاں قضا ماند

---

۴ - مصلّائے نماز د ح۲ = مصلّائے نیاز ع۱ ح ع ۵ - تحریمه و راز ع۱ ۶ - به پشتِ دست دو عالم سر۳ ع۲ ک ی = به پشت پا دو عالم را سر۲ ب د ح۱ ع **ایضاً** به پشتِ پائے زد ایں قالبے چند سر سر۱ = به پشتِ پائے زد ایں قالبِ چند ع۲ ی = به پشتِ دست زد ایں قالبے چند سر۲ د ب = به پشتِ دست زد ایں قالبِ چند ع ب = بپائی پائی زد ایں قالبے چند ح۲ ۸ - بحمد الله ز سر۳ د ب ک = بحمد آمد کز ها = بحمد آمد ر سر سر۲ ح ح۱ ع ع۲ ۹ ۱۰ - که گشتش سر سر۲ سر۳ ح ح۲ ع۱ ب د ک = که گشتی ع ۱۱ - دالِ مسجود سر سر۱ سر۲ ح ب ح = دال معبود ع ح۱ ع۲ ک **ایضاً** که سر سر۱ سر۲ سر۳ ح ح۱ ح د ب ک = که پیر ع -

شبے چوں زاغ تا بانگِ خروسم / کجا سیری کنوں زآگوش و بوسم

چو جاں بود انگہم درسینہ پنہاں / تنش ہم درکشم درسینہ چوں جاں

ہم از در باز گرد اے بادِ نوروز / کہ من بوئے گلِ خود دارم امروز

مدہ پیش اے شب ازمہ یادم اکنوں / کہ من با ہوشِ خود شادم اکنوں

۵ گر اوّل مے ربود از گریہ آبم / کنوں خوش مے برد در بادہ خوابم

شبے خواہم چو زلف اندر درازی / کہ با رویش کنم چوں زلف بازی

چو ہستم روز و شب با دوست بر تخت / گر آں ہم دیر تر ماند زہے بخت

مہے کز بہرِ او شبہائے تاری / ق زدیدہ کردمی ستارہ باری

سعادت بیں کہ داد اختر بکارم / کہ کرد آں ماہ را جا درکنارم

۱۰ چو من زاں ماہِ خود گشتم خوش و شاد / شبم با ماہتابِ خویش خوش باد

نوازن چوں زد از سوئے شہ ایں ساز / بروں داد از سوئے مہ زہرہ ایں راز

پاسخ از لبِ معشوق

مرا زیور کن اے مشاطۂ ناز / کہ بختم یار گشت و یار دمساز

بیار اے از عبیرِ ترجمالم / زمشکِ سودہ برمہ کن ھلالم

۱۵ ز خونِ عاشقِ زارم کہ گشت آب / سرِ زلفِ مرا دہ پیچش و تاب

۱- سیری شود ح۱ = سیری بود س۳ = سیری کنم ح ۲- آں کسم در ح۱ = آں کم اندر د ۳- بوئے نوروز ح۲ ۴- یادم امروز - شادم امروز ب ۶- چو ہستم س۱ س۲ س۳ ح ح۱ د = چو بینم ع ب ۱۳- مشاطۂ راز س ع۲ د حاشیہ ۱۴- برمہ کش س۳ ب -

چناں شربت کہ از موسیٰ برد ہوش — مگر خضرے تواند کردنش نوش
خضرخاں را کہ خضر عہد شد پیر — براں سرچشمہ کردش چاشنی گیر
ہم آں سروی کہ جُستی گشت جفتش — ہم از بستانِ دیگر گل شگفتش
چو گلہائے مرادش جملہ بشگفت — زحالش بُلبل این نکتہ فرو گفت

غزل از زبان عاشق

۵

بحمداللہ کہ جانم کامِ دل یافت — گلِ بختم ہوائے معتدل یافت
غمے کاں بود در دل قفلِ پولاد — کلیدی شد درِ مقصود بکشاد
رسید از ساقیِ دوراں مئے ناب — کہ آفت مست گشت و فتنہ در خواب
نسیم یارم از نہ خارِ غم رُفت — بعینہ گلستانِ عیش بشگفت
۱۰ زجورِ غم بروں می برد جاں رخت — دراں خورشید دید و عطسہ زد سخت
دلے کز بازیِ غم بود بدحال — ز روئے یار من فرخ شدش فال
بجانم زلف و روئے ساخت آرام — کہ ہم صبحم مبارک گشت و ہم شام
چہ عذرت خواہم اے شامِ طرب زائے — مگر چوں سُرمہ در چشمت کنم جائے
چہ عزت دارمت اے صبح فرخ — مگر بر خاک مالم پیش تو رُخ

۴- ہماں سروے کہ چشمہ گشت حہ[۲] ۱۰- عطسہ زد سخت سہ سہ[۲] سہ[۳] حہ د ب اع[۲] ک ح = عطسۂ زد بخت ع حہ[۲] ۱۱- بازیِّ غم بود ع حہ حہ[۲] ب ک = باریِّ غم سہ[۳] = یاریِّ غم ع[۲] = بارِ غم بود است سہ[۳] ۱۲- ہم صبحم سہ سہ[۲] سہ[۳] حہ حہ[۲] ع[۲] د ب ک = صبحم ہم ع ۱۴- عذرت آورم سہ ع[۲] د ایضاً سایم سہ ع[۲]۔

بماں اے عمرِ پاینده جاوید | که نوشِ جاں کشم از جامِ اُمید
وگر من نیستم جاوید بنیاد | خضرخاں در زمانه جاوداں باد

خراب گشتنِ مجلسِ خانی از گردشِ دورِ مُدام و خفتنِ بختِ بیدار خضرخاں و پریشانی ایں دولت در واقعه دیدن و تعبیرِ آں خوابِ پریشاں از دلِ بیدارِ خسرو خستن

۵

بسے دیدم دریں گردنده دولاب | ندیدم هیچ دَورش بر یکے آب
اگر خورشید ایں ساعت بلند است | زمانِ دیگر از پستی نژند است
دگر سیّاگاں هم زیں شمارند | که گه زیر و گهے بالا بکارند
چو ایں گردش همه بالا و زیر است | گر آید زیر بالائے نه دیر است
۱۰ مکن تکیه بصدر و مسند و تخت | خس است ایں جمله چوں بادی وزد سخت
ز تاراجِ سپهرِ دوں بیندیش | که صد شه را کند یک لحظه درویش
بچشمِ خویش دیدم کج کلاهاں | برهنه پا و کفشِ کهنه خواهاں
بگوشِ خود شنیدم تاجداراں | زبے نانے بخوشه جو شماراں

۱- بماں اے عمر ک = بیا اے عمر س۱ س۲ س۳ ح ح۱ ع د ب ایضاً کنیم س۱ س۲ س۳ ح۲ ب د ک ایضاً جام خورشید ک
۴- در خواب دیدن ح۲ ایضاً از دل بیدار خسرو جستن س۲ د = از دلِ بیدار خسرو پرسیدن ح۲ = از دل بیدار خسرو ح ح۱ ع = از دلِ بیدار جستن ع ۶- هیچ دورش ع ح۱ د ب ک ۷ = هیچ روزش ع ح ۸- گے زیر و گہے بالا س ۹- زیر و بالائے س۳ ک ع۱ ۱۲- کژ کلاهاں ب -

ازاں خوں ہر گرہ در موے ترکن   گرہ بر جانِ عاشق سخت ترکن

ہماں بازوست ایں زیرِ سرِ دوست   کش از خوں ترشدی زیرِ سرم پوست

ہماں سینہ است ایں بر سینۂ یار   کہ در ہجرش ز ناخن بودی افگار

دو سینہ سود چوں باہم نہانی   فراہم شد جراحتہاے جانی

۵ شد آں کاندیشۂ صبحم شام کردی   شب از روزم سیاہی وام کردی

کنوں کامد گہِ عاشق نوازی   ز زلفِ خود دہم شب را درازی

گذشت آں کافتابم زرد بودی   مہِ من در زمیں در گرد بودی

کنوں زیں مہ کہ برخورشید ن کرد   نگر خورشید زرد و ماہ در گرد

زہے خوابِ خوشم با یارِ دمساز   کہ بیدارم کند از بوسہ و گاز

۱۰ خے زنجیرِ ایں زلفِ گرہ گیر   کہ بربستم جواں شیری بزنجیر

من و تو زیں پس اے یارِ وفادار   دل و جاں در طرب لبہا در آزار

گر آزاری بخوں لبہاے ما را   سرم را گیر ہمسر خوں بہا را

مرا بود از خیالِ خویش ہم جوش   کہ گہ ہمخوابہ بودت گہ ہم آگوش

چنانم کش کنوں در جاں پیاپے   کہ کم گنجد خیالم نیز در وے

۱۵ ہماں تا محشر اے روزِ جوانی   کہ خوش گیریم ذوقِ زندگانی

۴ - نسخۂ ح میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ۵ - روزِ سیاہم ب ۷ - سرِ من در زمیں درگرد ک
۸ - برخورشید س۱ س۳ ح ح۲ ع۱ ع۲ د ب لک ه = درخورشید ع ۹ - دربوسہ س۳ ب ۱۰ - آں زلف س۱ س۳ ع۲
۱۵ - تا محشرِ اے روزِ جوانی ح ح۲ ع۱ د ب لک = تا حشرِ اے روزِ جوانی س۳ = تا روزِ محشر اے جوانی س۲ = تا بحشر اے روزِ ع۲

تغیّر یافت رنج اندر مزاجش | نشستند اہلِ دانش در علاجش

بہ تب لرزہ شدہ خورزاں تپِ نرم | کہ آں خورشید را اندام شد گرم

چنانش در جگر رہ یافت آزار | کز آزارش جگر گوشہ شد افگار

خضر خاں کو نہالے بود زاں باغ | چو لالہ داشت زاں غم بر جگر داغ

۵ برسمِ نذر گفت ار بہ شود شاہ | پیادہ در زیارت ہا کنم راہ

ز نذرش لختے از شہ رفت سُستی | پدید آمد نشانِ تندرستی

رواں گشت آں مہینِ سربلنداں | پیادہ سوئے ہتناپور خنداں

چو او پائے بلوریں سود بر خاک | ستارہ خواست زیر افتد ز افلاک

ملوک از باد بر خاک اوفتادند | بہمراہی دراں رہ رو نہادند

۱۰ تو پنداری دراں صحرائے سادہ | دمید از خاک گلہائے پیادہ

ز ہر یک پائے نازک پنج و شش گام | بسے سُرخ آبلہ برخاست گل فام

سراں چوں آب در صحرا شتابی | کفِ پا بر سوار کہائے آبی

چو شد نزدیک کز بس نرم خوئی | ق کند پائے ہمہ بے پوست روئی

ہمہ گلہا بپائے سرو خفتند | طریقِ مصلحت را باز گفتند

۱۵ بغلطیدند پیشِ راہوارش | کہ تا کردند بر مرکب سوارش

۲- از تپ شرم ر[۳] (اس مصرعے میں نسخے بہت مختلف ہیں اور اکثر بے معنی ہیں)، ۷- رواں شد آں مہینِ سربلند آں ر[۳] = رواں گشت آں مہینِ سربلنداں ع[۲] د = رواں گشت آں مہین سرو بلنداں حم[۲] = رواں کرداں مہیں سروِ بلنداں ع حم ب ایضاً ہتناپور ب ۱۲- کف آوردہ حم[۱] -

عملہائے جہاں برعکس ہم ہست | کہ بر ملکے گدائی را دہد دست
چنیں ہم دیدہ ام کافسردہ پائے | بتختِ زر دریدہ پاتنائے
شتر گربہ ہم است اندر بسے چیز | کہ آنجا می نگنجد عقل و تمیز
کبوتر باچہ ژندہ پا چو گلنار | مخ ایزارِ رنگیں ساق پُرخار
۵ چو قسمت میرسد زایزد نہ جنگ است | نہ ہر ماہی شکارِ ہر نہنگ است
کسے کز تیرِ خویش زخم روزیست | شفا جوید نہ رسمِ دلفروزیست
نتابد روبہ تعظیم از سپر تیر | ندارد شیر شرم از ریشِ نخچیر
چو باشد سہل قسمے زآسماں یافت | ازیں و آں زیادہ چوں تواں یافت
بریش کوسہ جانت از ناشکیباست | محاسن زآئینہ جستن نہ زیباست
۱۰ گرت دل راست در عشق احترامے | زبد نامی نکوتر نیست نامے
چو حال اینست شو با دادہ خرسند | مجوے آزار بہرِ خوردۂ چند
میفگن پنجہ با شیراں ز مستے | چو گربہ باش از کوتاہ دستے
ز تندی موئے شیراں زہر خیز است | گوزن از خوئے خوش تریاک ریز است
چناں کن با ہمہ کس زندگانی | کہ مانی زندہ چوں زندہ نمانی
۱۵ کنوں از سینہ بیروں ریزم ایں جوش | کہ روشن شد ہم از دیدہ ہم از گوش
کہ چوں شہ را بہ شخصِ ناز پرورد | رسید از تند بادِ آسماں گرد

---

۱۲ - بستے ر[۱] ح[۲] د ایضاً چو گربہ باشو[۳] -

مخالف کو محل میخو است خالی　　　چو خالی دید کرد آفت سگالی

چو بود آں پیسه را در سینه پیسے　　　بباریکی شده باریک ریسے

نبودست آں ہزاری چوں زمرداں　　　ہزاری ریس کردش چرخ گرداں

بفتنه راست کرد اندیشۂ خویش　　　بحضرت رفت بے اندیشه درپیش

۵ بروں داد آنچناں رازِ نہاں را　　　که باورشد دلِ شاہِ جہاں را

الپخاں را گو زنی ساخت با شیر　　　زد اوّل نیش وانگه راند شمشیر

چو از کارِ الپخاں سینه پرداخت　　　شبک تدبیرِ کارِ خضرخاں ساخت

ستد فرمانی از فرماندہِ دہر　　　چو ماری ہر خطش دیباجۂ زہر

راز نامه عتاب آمیز ظل اللہ سوئے شمس الحق

۱۰ سرِ فرماں سپاسِ بادشائے　　　که برتر نیست زو فرمانروائے

گہے نعمت دہد گہ بینوائے　　　گہ آرد پادشاہی گہ گدائے

از و بر ہر سرے مہرے نہانی است　　　دگر خشم آورد ہم مہربانی است

۲- آں پیسه را در سینه پیسی س۳ ک = آں پیسه را در سینه نیسی ی = آں نیشه را در سینه نیشی ع = آں بیشه را در سینه نیشی ح = ایں بیشه را در سینه بیسی ع۲ ایضاً باریک ریسی س۳ ع۲ ک ی = باریک ریشی ع ح = تاریک ریسی د ۳- نبودست س۲ س۳ ح ک ی عا = نبودش ع ع۲ د ایضاً ہزاری ریس س۳ ک ی = ہزاری ریش ع ح = ہزاراں ریش ع۲ د ۹- روزنامه امر ظل اللہ س س۲ ح ع۲ د ی = روزنامه امیر ظل اللہ س۳ ب ک = روزنامه ظل اللہ ح۲ = راز نامه عتاب آمیز ظل اللہ ع

۱۲- نہان است ایضاً مہربان است ب-

روان شد سوئے هتنا پور پویان | بصد خواهش حیاتِ شاه جویان
غلط شد با چنان تعظیمِ پاکان | یکے رسمش ز رسمِ هوشناکان
که چون عزم زیارت کرد چون تیر | نشد بهرِ زیارت جانبِ پیر
نرفت آنسو گهِ باز آمدن نیز | که پوشید آسمانش چشمِ تمیز
۵ چو بر رویش قضا میخواست گردی | نبردش در پناهِ نیکمردی
حمایت را کهن دامانِ درویش | ز صد سدِّ سکندر قوتش بیش
بگوشِ اقبال میکردش منادی | که حج بر در نشاید قطعِ وادی
ولے گوشش پر از بانگِ نی و چنگ | درو کے راه یابد دیگر آهنگ
چنان هم بود کز پرهیزگاری | قدم لغزیده بودش ز استواری
۱۰ بدستش طرّهٔ سیمین عذاران | چو سُبحه درکفِ پرهیزگاران
ز تمغا که رفته تا بخورشید | شده بیت السّعادت بُرجِ ناهید
چو بر عزمِ زیارتگاه میرفت | هزاران رهزنش همراه میرفت
بدانسان میزدند آن رهزنان راه | که هم زهره ز ره میرفت و هم ماه
ز نغمها که هوش از مغز میرفت | درخت و دشت و صحرا پائے میکوفت
۱۵ بدین بازی چو آن عنقاشکر باز | ق | ز درگاهِ همایون کرد پرواز

۳ - کرد تدبیر ۲ح[2] ایضاً نشد بهرِ زیارت ۳ح[2]ب = نشد سوئے زیارت ع ع[2] ح د
۱۱ - بیت السعادت ۳ح ع[2] دب ک و = بیت العبادت ع[2]
۱۴ - ازان نغمه ۳ ۱۵ - بدین بازی ب —

گر از خالی جمالت گشت خالی   مشو خالی ز حمدِ لایزالی

رُخ از روئے نیایش بر زمین مال   که رویت را نیایش بس بود خال

ز دل چترِ سیاہ را مکن دور   کزین خالست روئے ملک را نور

چو زین سررشته رمزے بازیابی   عناں ناخوانده سوئے ما نتابی

۵ دولت دانم که تنگست از پئے خال   شکار و گشت به باشد درین حال

ز آبِ گنگ تا دامانِ کُهسار   نه بینی خاسته یک سوزنِ خار

برانگو نه است صحراہائے نخچیر   که ده آہو تواں کُشتن بیک تیر

باقطاعِ تو کردیم آں زمین خاص   که باشد ره بره خنگِ تو رقاص

بامردهہ نشیں با لشکرِ خویش   که برکوه آزمائے خنجرِ خویش

۱۰ چناں کن تیز تیغِ خود برآں سنگ   که بُرّی سنگِ ایمانِ گراں سنگ

چناں زن در خسانِ کوہے آتش   که سوزد در خطا قاآنِ سرکش

بفیروزی دوماہی باش زانسوے   که تا فیروز چرخ آرد بتو روئے

چو تسکینِ غبارت باز دانیم   درین گلشن چو بادت باز خوانیم

ولیکن تا رسد ہنگامِ آں کار   ق   که دولت بر درِ ما بخشدت بار

۱۵ رواں کُن سوئے حضرت بے کم و کاست   علامتہائے سلطانی که آنجاست

۱- جمالت شت ح حم حم۲ ع۲ = جمالت کرد ع ب د ۲- ثنایش ح ۸- ره بره خنگ سا۲ حم۲ ب د = ره برو خنگ سا۲ حم = رہبر خنگ ع ۱۱- خاقان خس کش سا۲ حم۲ د = تا آبِ خس کش سا سا۱ حم ع۲ ب ع ح ۱۴- باز بر در بخشدت د ب -

زحکمش ہیچکس بے آزموں نیست | رضا و خشمش از حکمت بروں نیست

دو مردم را چو خواہد قطعِ پیوند | پدر را دور گرداند ز فرزند

وگر پیوند خواہد بے کم و بیش | کند بیگانگاں را یکدگر خویش

ہرانچہ آید اگر کم ور گران است | چو در بینی صلاحِ ما در آن است

۵ ازآں پس داد با اندک غبارے | بنورِ دیدۂ خود خارخارے

کہ اے خونِ من و خونابۂ من | زہجرت خوں دل ہمخوابۂ من

ازانجا کا سماں راہست خوئے | ق کہ بتاند چو بخشد آرزوئے

جدائی افگند چوں کرد باہم | پراگندہ کند چوں شد فراہم

نہ پیوندے تواند دید تا دیر | نہ کس را خواہد از کامِ دلے سیر

۱۰ زند برقی چو آبی ریزد از میغ | بہ پیوند دو خون و بُرّد از تیغ

بدانساں کرد مہر از خونِ ما پاک | کہ خونِ خالت افشاندیم برخاک

الیخانی کہ خالت بود فرخ | ق بہ دو بایستہ ہمچوں خال بر رخ

بزخمِ خنجرِ آتش زبانہ | کہ ہست آں فتح و نصرت را نشانہ

خطائے کرد دورانِ جفا بہر | کہ چوں نقشِ خطا حک کردش از دہر

---

۳ - بیگانہ را بایکدگر ب ۴ - اگر سود ار زیان است س۳ ۵ - اندک عیاری س ح ح ع۱ ۶ - خونِ دل س۲ ا ب ک ح۲ = خون من ع ح د ۵ = خونِ ہم خونابہ من ع۲ ۹ - پیوندے س۳ ح ح۲ = پیوندت ح ح ع۲ د ب = پیوندش ع ۱۱ - خونِ ما س۳ ح ح ع۲ د ب ک = خونِ دل ح۲ = خوئے من ع -

بعزّت نازنینِ ملک بوده — بدونیکِ جهان ناآزموده

نه زابِ سرد پایش رنج دیده — نه بادِ گرم بر رویش وزیده

چه داند خوئے چرخِ بیوفا چیست — وزیں گردنده ثابت در جهاں کیست

همیرفت از طرب با نغمهٔ و نوش — زآفتهائے دورانش فراموش

۵ چو بگذشت از سوادِ میرته آنسوئے — سواد آورد سوئے دشمناں روئے

رسید آں خادمے عفریتِ وش تیز — تنِ ناشاد و رخسارِ غم انگیز

بدرگاهِ خضرخاں شد نهانے — چو ظلمت پیشِ آبِ زندگانے

سُپردش ماجرائے پیچ در پیچ — درو جز پیچِ غم دیگر همه هیچ

چو خاں خواند آں تغیّر نامهٔ شاه — تغیّر یافت اندر خاطرش راه

۱۰ یکے آنکو بحضرت نازنیں بود — چراغِ چشمِ شاهِ دوربیں بود

دگر آنکه از عتابِ تاجداراں — نبود آگه برسمِ هوشیاراں

عتابِ پادشاهاں سیلِ خونست — شناسد ایں دم آں کاهل درونست

مبادا خسرواں در خوں ستیزند — که خونِ صد جگر گوشه بریزند

بسا گوهر که بُرد از تاجورملک — که فرزندی و خویشی نیست در ملک

۱۵ هر آں گوهرکاں زسلکِ پادشاه است — گهے تاجِ سر و گه خاکِ راه است

---

۴ - نغمهٔ و نوش حم حم۲ ع۱ د ب = نعمت و نوش ع ۵ - میرت ب و میرٹ د = حیرت ع۱ = سیرت حم = میرته ع حم۲ ۸ - سپردش س۱ س۲ س۳ حم۲ ع۱ د ب = سروش ع حم ایضاً پیچ پیچِ غم دگر هیچ حم۲ ب = پیچِ غم دیگر همه هیچ ع۲ د حم ۱۱ - عتاب شهریاراں س۳ -

ز چتر تو دور باش و پیل و رایت | ق | که حکم ما بران دادت ولایت
امانتهاے تست این جملگی ساز | | امانت چو نتو باز آئی رسد باز
مدار اندیشه زانچه اقبالِ ما خواست | | صلاحِ تست هر چه اندیشهٔ ماست
چو مضموناتِ فرمان شد بپایان | | بمُهر آمد رموزِ پادشاهان
٥ طلب کردند بدخو خادمے زشت | | درونش آتش و بیرونش انگشت
ترش روئے بسانِ سرکهٔ تند | | که هم از دیدنش دندان شود کند
زبانی پیکر و دوزخ زبانه | | دهانش هفت دوزخ را دهانه
بیک لب آسمان را بوسه داده | | دگر لب بر زمین دامن نهاده
زبانی بیگره روئے گره سنج | | بهر یک موئے ابرویش گره پنج
١٠ بلا را شحنه آفت را مربّی | | قِنَا مِنْ وَجْهِ المَشْؤُمِ رَبّی
چو شد پیوسته آن عنبر بکافور | | پُر از کافور و عنبر یافت منشور
بفرمانِ شه آن فرمانِ پُر دُود | | ستد آن دود رنگِ آتش اندود
برآئینِ الاقان یکشب از شهر | | رسید آنجا که بُد شهزادهٔ دهر
خضر خانے فریبِ بخت خورده | | جهانش اُمیدوارِ تخت کرده
١٥ شه و شهزادهٔ خود کامه و مست | | زمقصود آنچه باید بر کفِ دست

۱- که حکم ما ح[۲] ع[۱] د ب = زحکم ما ع ح ۷- دوزخ را نشانه ب ۹- روئے س[۳] ح ح[۱] ع[۱] د ب = رویش ع ۱۲- فرماں برزود ب ح ع = فرماں برے دود ء = فرمان پر دود ح ع[۲] د ۱۳- الاغاں س س[۲] س[۳] ح[۲] ع[۲] ب ۱۴- خضر خانے ح ح[۱] ع[۲] = خضر خان ع ء -

بامروهه درون غمناک بنشست | چو گل با سینهٔ صد چاک بنشست
دو سه روزی در آن تیمار جان کاه | نداد اندوه دل را سوی خود راه
بخلوت شد ز دیده موج خون راند | غزل خوان و نوازن را درون خواند
نوازش جست ز ابریشم خراشان | سماع نغمه میکرد اشک پاشان
۵ ز دلتنگی ببانگ چنگ میسوخت | شگاف دل بتار چنگ میدوخت
بهر پرده که مطرب ساز میزد | غزلخوان بر همه آواز میزد
سرود و شعر گرچه غم زدایست | ولی در سختی غم غم فزایست
کند شاد ار گه شادی نیوشند | وگر در جوش غم باشد بجوشند
نه بینی مویه گر در مویهٔ نرم | بنای دف کند هنگامه را گرم
۱۰ در اندیشید زان پس با دل خویش | که نتوان داشت بی مرهم دل ریش
گرفتم شه چو دریا سهناک است | نه آخر گوهر اویم چه باک است
گناه خود نمی بینم درین هیچ | که خشم شاه گوشم را دهد پیچ
ور آرد گوشمال او بجوشم | شفیعی هست مروارید گوشم
وگر زو نشنود عذر گناهم | بمروارید دیده عذر خواهم
۱۵ بدین اندیشه یکدم شاد بنشست | پس انگاهی چو گل برباد بنشست

۳- جوی خون س۳ ہم - ز ابریشم س۱ ح ح۲ ع۲ د ب = از ریشم ع ایضاً سماع نغمه س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = سماع و نغمه ع ۴- میکرد ب ۷- سرود شعر س ع د ۱۳- شفیعم س۱ ح۲ = شفیعی س ح ع۲ ع ب
۱۵- آنگاهی چو گل س۱ ح ح۲ ع۲ د ب = انگاه چون گلی ع -

بجاں ایمن بنا شد خاص جمشید ‏ عُطارِد را بسوزد قُربِ خورشید

خضرخاں حربۂ شہ خوردہ در دل ‏ زدیدہ خونِ دل میریخت در گل

چو سترِ راز را کم دید چارہ ‏ بزد دست و گریباں کرد پارہ

کساں کاں حال را نظّارہ کردند ‏ نہ جامہ بلکہ جاں را پاں کردند

۵ نفیری خاست تا فیروزہ گوں کاخ ‏ کہ دلہائے کواکب گشت سُوراخ

چراغِ ملک زاں آتش فشانے ‏ دخانے دل شد و بگزاشت خانے

علامتہائے شاہی دادہ شاہ ‏ حُسام الدین ملِک را کرد ہمراہ

کہ پیل و دورباش و چترِ شاہی ‏ زتمش آورد برظلِّ الٰہی

وزانسو خود بفرماں با دلِ تنگ ‏ سوئے امرُوہہ کرد از میرٹہ آہنگ

۱۰ رواں شد چہرہ از خوں رنگ کردہ ‏ دو چشم از گریہ جوُن و گنگ کردہ

گزشت از گنگ با خاصاں تنی چند ‏ کلہ را سایہ بر امروہہ افگند

رمیدہ سایۂ چتر از کلاہش ‏ کلاہ و سایباں چترِ سیاہش

زآبِ دیدہ ہر سو رخش میتاخت ‏ زدودِ سینہ بر سر چتر میساخت

۳- سترِ راز س۳ ح۲ د ی = مہرِ راز ع۲ = سرِ راز ع ح ک ۶- دُخانے دل ح۲ ع۲ د ب ک = دخانِ ع ح ۸- زپیل ب ایضاً آورد س۳ ح ح۲ د ب = آوردہ ع۲ = آورع ۱۰- جون و گنگ ح۲ = جوئے گنگ ع = خونِ گنگ ح د ب = ہمچوں گنگ س۳ = چوں گنگ ع۲ ۱۲- رسیدہ سایۂ س۳ ح ح۲ ب ی ایضاً کلاہ سایباں س س۳ ح ح۲ ع۲ د ی = کلاہ و سایباں ب ک = کرآہِ سایباں ع

۱۳- میتافت - میبافت ب -

چو هست از بهرِ خضر آں چشمه را جوش — سکندر کے تواند کردنش نوش
اگر ممکن شدی در گیتی آرام — ق — بعمرِ عاریت یا مهلتِ وام
وفا پیدا شدی هر بوالهوس را — که چوں دادی کس ایں سرمایه کس را
غرض چوں دیده بود آں ناوک انداز — که رجعت نیست تیرِ رفته را باز
۵ دلش میخواست تا در گوشِ فرزند — درآویزد ز دانش گوهرے چند
رقمهائے که کار آید بشاهی — دهد یادش ز منشورِ الٰهی
چو حاضر بود پیش آں خصمِ کیں خواه — که پرورد بخونِ خویشتن شاه
الپخاں را قلم در سر کشیده — بخونِ خضر خاں خنجر کشیده
درونش کرد زانساں رهنمونے — که بیروں ندهد از رازِ درونے
۱۰ نصیحت دوست را در پیش دشمن — بود رفتن بیکجا باغ و گلخن
سِلاحِ مخلصاں دادن ببدخواه — ببدخواهیِ جانِ خود برد راه
زکافورے که بود اوّل سقنقور — در آخر خورد گوئی شاه کافور
بسا رستم که چوں زالاں بزاری — هزاراں ریش گشتند از هزاری
خلیفه بے تواں از ناتوانے — مخالف در خلافِ کاردانے

۱- از آبِ خضر خاں چشمه را نوش س ع[۲] ۳- کجا دادی س[۲] ۹- آں رازِ درونے ح ح ح[۲] د ب = از رازِ درونے ع = اسرارِ درونے س س[۳] ع[۲] = اثارِ درونے س[۲] ۱۱- سلیحِ مخلصاں س = صلاحِ مخلصاں ک د = سلیحِ دوستاں ع[۲] = سلاحِ مخلصاں ع ح[۲] ایضاً بود راه ب ک ۱۳- هزاراں ریش س[۲] ع[۲] ب ع = هزاری ریش ح ح[۲] د = هزاری ریس س[۳]-

بسرعت سوئے حضرت شد شتابان	چو مہ در چرخ و باد اندر بیابان
شبا روزی بہ تیزی کرد رہ قطع	رسید و پیشِ شہ زد بوسہ بر نطع
چو در سیارۂ خود دید خورشید	بشامِ غم دمیدش صبحِ اُمید
بسوزِ دل گرفت اندر کنارش	فشاند از دیدہ گردِ سر نثارش
۵ برمزش گفت کاے تلخی کشیدہ	ق زآزارِ پدر تلخی چشیدہ
اگرچہ این تلخیت خوشتر ز قند است	کہ چون دارُوئے تلخت سودمند است
ولے شیرین نشد کز تلخ خوئے	کنم با جانِ شیرین تلخ رُوئے
نہ از من ریختہ است این زہر بر تو	کہ این بود است بہر از دہر بر تو
وگرنہ کس تواند در زمانہ	کہ چشم خود کند بیرون ز خانہ
۱۰ چو بارد ز آسمان بارانِ تیمار	زمینے را بود زو بہرہ ناچار
کسے کز آسمان باید امانش	نباید بود زیرِ آسمانش
بسے زینگونہ بودش در نہانے	برآن صبحِ سعادت مہربانے
کہ روشن داشت راے صبح تابش	کہ نزدیکِ غروبست آفتابش
سلامش میرسد از عالمِ پاک	نُویدش میفرستد مادرِ خاک
بحسرت در خضر نظّارہ میکرد	ز بہرِ آبِ حیوان چارہ میکرد

۱- چو مہ در برج س۳ ۶- اگرچہ این تلخیت خوشتر حہ ع۱ دک = اگرچہ این تلخیت شیرین س۱ = اگرچہ این تلخیش خوشتر حہ۲ = اگر تلخ است این خوشتر ع

۱۲- مہربانی اور مصرعہ دوم کا قافیہ درنہانی س۳ —

رهی گفت آنچه کرد اندر خور راه — صلاحِ ملک به داند دگر شاه

بدانش داشت شه این نکته را پاس — که دشمن راست در لوزینه الماس

بدل گفت ار دهد عمرم جهاندار — توانم خواست لابد عذر این کار

ورم ندهد جزای این عمل دست — عملها را جزا بخشِ دگر هست

۵ پس از روی خرد شد مصلحت جوی — برون داد آنچه داد از مصلحت روی

نخستش گفت کان شوریده فرزند — چو پیوند است نتوان قطعِ پیوند

قوی بازو بُری باشد زجان سیر — که بُرّد بازوی خود را بشمشیر

ولیک آن به که دور از قصرِ جمشید — ببرجی دارمش ماهی چو خورشید

بدین تدبیر خان راجست در پیش — برون افگند خونابِ دلِ خویش

۱۰ بگریه گفت کای خونابهٔ من — خیالِ رویتو همخوابهٔ من

تو در اندیشه نادانی چنانی — ق که این مقدار در خاطر ندانی

که چون باکس مخالف گردد ایّام — مخالف گردد او را خون در اندام

نیندیشند نقّاشانِ تقدیر — که این منشورِ سلطان است یا میر

۲- داشت شاه آن حج حج۱ ک ب = داشت شاه این س۲ د = داشت شه این س س۳ ع۱ = داشته آن ع ۴- جزا بخشِ س س۲ س۳ حج حج۱ ع۱ د = جهان بخشِ ع ۵- داد از س۲ س۳ حج حج۱ د = بود از س ع۱ = دید از ب = داد آن ع ۶- کاین شوریده س۲ ب = کان شوریده س۳ ع = کای شوریده س حج حج۱ ع۱ د ۱۱- نے نادان چنانے س۲ س۳ حج حج۱ ب ک د = نادانِ جهانے ع۱ = نادانے چنانے ع

۱۳- سلطان است س س حج حج۱ ع۱ د ب ه = سلطانیست ع —

چو بید و سرو خفت از باد بر خاک — ز هر سو سر بر آرد خار و خاشاک

چو روا اندر غروب آورد خورشید — زند سیّان لافِ ملکِ جاوید

چو شب را بر شد سیّاره نایاب — چراغِ دشت گردد کرمِ شب تاب

چو شمع ماه را کم شد زبانه — بخورشیدی نشیند شمعِ خانه

۵ چو دانست آں مخالف در سرِ خویش — ق — کہ میل کانست سوئے گوہرِ خویش

بزور و زرق مجلس کرد خالی — پس ایں دیباچہ پیش افگند حالی

کہ شہ بر بسترِ و شہزادہ بیدار — ہم از شہ خستہ و ہم در پئے کار

زبس کاحسان و بخشش پیش کردہ — جہانے نیک خواہِ خویش کردہ

زچندیں جیشِ حاضر تختگہ را — یکے من پاسبانم تختِ شہ را

۱۰ چو در فتنہ مخالف بفشرد پائے — نخست از پاسباں خالی کند جائے

تواں باید زہیبر کامرانے — نگیرد با توانان ناتوانے

ز چشم ار خستہ شد ذاتِ سلیمت — کنوں از قرۃ العین است بیمت

گر او آرد دریں بے زوریت زور — نمک را نشمرد کس چوں شود شور

صواب آں شد کہ آں دُرِّ خطرناک — بدرجی ماند از دستِ کساں پاک

۱۵ نہد چوں تاجِ صحّت شاہ در برج — تواں بیروں کشیدن گوہر از درج

۲- قوت جاوید ب ۳- سیارہ شد درا بر س ۹- جیش حاضر س[۱] س[۲] ح[۳] ح[۱] ع[۲] د ب ء = جنسِ حاضر ع د ۱۱- با توانا ح ك = با توانان ع[۱] ع ح[۱] د[۲] ۱۲- ز چشم ار س[۱] س[۲] ح[۳] ح[۱] ع[۲] ء = از چشم از ب = ز خشمت ك = ز جسم ار ع -

یکے بر خود گزارد خنجرِ تیز — یکے گردد ز خونِ خویش خونریز
یکے دشنه زند فرزندِ خود را — یکے دل بر دَرد دلبندِ خود را
ولیک ایں جمله را مفگن بتقدیر — که مردم نیز دارد عقل و تدبیر
چو شه سایه بیند از دبر آنسوئے — نهادم سر بهر چه آید بریں روئے
۵ خضر خاں چوں بروں داد ایں دمِ درد — بلرزیدند خاصاں زاں دمِ سرد
بسے بگریست شه چوں ابرِ نوروز — پس از دل برزد ایں برقِ جگرسوز
که ایں شعله کت از من یادگاریست — ترا از دود زخم گوئی شراریست
چه پنداری مرا جانیست در تن — بجانِ تو که مرده بهتر از من
چگونه ماند اندر چشمِ من نور — که چوں تو مردم از چشم شود دُور
۱۰ ولے چوں زآفرینش دارم ایں ننگ — که باشد حکمِ من چوں نقش بر سنگ
اگر در جنبش آید کوه را پائے — نه جنبد حکمِ سنگیں من از جائے
وگر چوں یخ گدازد جانِ سنگیں — خطِ سنگ است اگر نقشِ یخ است ایں
زخلقت چوں مرا زینگونه حالست — بَدَل در خلقتِ مردم محالست

۱- یکے بر خود گزارد س۱ س۲ س۳ ح۱ ع۱ = یکے را بر گزارد ع ح ۲- یکے دل بر دَرد س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ ب ﻫ = یکے دل مید ﻫ ع ۳- مردم نیز دارد س۱ س۲ س۳ ح ح۲ = مردم نیز داند س ع۲ = مردم نیز آرد ع ۴- سایه بیند از د س۱ س۲ س۳ ح۲ ب = نه انداز د ع۱ = بر انداز د ع ایضاً آید ازاں رو س۳ = بدیں روئے ع۲ ۵- بروں داد ح ح۲ ع۱ ب ی = بروں زد ع ایضاً ایں دم از درد س۳
۶- برقِ جاں سوز ب ۹- مردمِ چشم ب ۱۰- نقش در سنگ س۲
۱۲- ہماں نقشِ نخستیں س۳ = اگر نقشِ نخستیں ﻫ ھا -

نگارند آنچه فرماں باشد از غیب | نهند آنرا که فرمان است در جیب

چو بر ما نیز تقدیر ایں رقم بست | کجا زیں سلسله بیروں تواں جست

چناں روشن شد از حکمِ خدائی | که چندیت از پدر باشد جدائی

چو دیگرگوں نخواهد گشتن ایں حرف | بمنزل کرده باید توشه را صرف

۵ مہے بنشیں ببرجی کاتفاق است | مہے دیگر ہمیں برجت وثاق است

اگرچه زیں غم تابیست در جاں | ولیک از مصلحت رو تافت نتواں

چو بشنید ایں سخن فرزندِ دلریش | نماند از دردمندی طاقتش بیش

ز ناله نفخِ صور اندر دهن دید | قیامت را بچشمِ خویشتن دید

قیامت بیش ازیں نبود بعالم | که فرزند و پدر بگریزد از هم

۱۰ ز بیهوشی فرو غلطید بر روئے | چو سرو سیل خورده بر لبِ جوئے

چو شه دید آنچناں بیہوش و تابش | درآں صفرا ز دیده ریخت آبش

چو باز آمد بخود میکرد زاری | که شه را بر خود است ایں زخمِ کاری

چه بُرّد دشمن از مردم سر و پائے | تو کارِ دشمناں خود میکنی وائے

بلے چوں در رسد حکمِ خداوند | کند خود مردم از خود قطعِ پیوند

۴- توشه داں ع[۱] حج د ب ۵- مے دیگرہیں برجت س[۱] س[۲] ب د ع[۲] حج[۲] ح = مہِ دیگر ہمیں برجے س[۳] = مہے دیگر ہمیں برجت ع ۱۰- یل خورده س[۱] س[۲] س[۳] حج حج[۲] ع[۱] ب د ه = بیل خورده ع ۱۳- چو بُرّد س[۲] س[۳] حج[۱] ب ع = چه برد س حج ع[۲] ۱۴- بے چوں در رسد حج حج[۲] ع[۱] ب = وے چوں در رسد س[۲] س[۳] = وے چوں میرسد ع —

جگرگوشه ز دیده میشدش دور — بدیده خونِ دل میداشت مستور

همیرفت و نمیشد طاقتش گم — ز چشمش دیده و از دیده مردم

درونش پاره پاره میشد از درد — برون آن درد پاره پاره میخورد

جدائی هر دو را چون کرد تقسیم — تو پنداری که یک جان شد بدو نیم

۵ روان شد نیم جان با جانِ پرغم — شهنشه ماند و نیمے جانِ درہم

سرِ سوزن نه سررشته پدیدار — که بتوان دوخت آن دو نیمه یکبار

چو آن دیده ز چشمش بر کران شد — ز گریه مردمِ چشمش روان شد

خضر میرفت و عقلش کرده ره گم — ز خضراے فلک در نالش انجم

بدوله در نشست آن در کرم نشر — چو خیلِ مومناں در پلهٔ حشر

۱۰ در آن میزان، روان کردند پویان — یکے خورشید و چندے ماه رویان

بهمراهی وزیرِ سخت کینه — نباتش در لب و زهرش بسینه

فریبِ روبهان بر شیر میراند — زبان میداد و آن شمشیر میراند

دمش میداد و آن دَورِ جفا بود — دلش میداد و آن نقلِ بلا بود

اگر پیداست دشمن، دوست خویست — بهست آن دشمنے کو دوست رویست

۲- زچیمش س۳ ۴- بزور آن درد س س۱ حج ع۲ ب = برون آن درد ع حج۲ ۵- با جان برہم س۳ ۶- آن دو نیمه یکبار س۲ حج ح ع۲ ب = دو نیمه بیکبار ع = آن دو نیمه یکتار حج۲ س ۱۰- خورشید و چندے س س۳ ع۲ = خورشید و چندیں حج۲ = خورشید و دیگر س۲ ب حج ۱۲- دَورِ جفا س = دو دجفا س س۳ حج حج۲ ع۲ ب ایضاً دلش میداد س۳ ع۲ حج حج۲ ب = زبان میداد ع -

چو آگاهی ز خوئے بد ستیزم | بر بار سلامت زاب خیزم
هم اکنوں باز تر آرد بخت والا | برافسر سازدت لولوئے لالا
چو گفت ایں با هزاراں بیقراری | قراری داد ازاں پس با هزاری
نختش داد سوگندِ خداوند | کزاں برتر نباشد هیچ سوگند
۵ بقرآن و رسول و شرع و ایماں | که نقضِ آں نگنجد در کریماں
بشمشیر و نمک سوگند دیگر | که هست ایں شورِ تن واں آفتِ سر
که اندر دیدهٔ و جانِ خضرخاں | نیندیشد گزند از دیدهٔ و جاں
چو آئینِ وثیقت محکمے یافت | دو دل با عالمِ غم همدمے یافت
اشارت کرد شاهِ محکم آئیں | بداں دشمن که محکم داشت تمکیں
۱۰ چراغِ ملک را بردن شبانگاه | بحصنِ گوالیر از منظرِ شاه
تعالی الله ندانم کاں چه دل بود | که نزدش گوهرے زانگونه گِل بود
چکیده قطرهٔ دریا وش از وے | فگند از روئے خود چوں قطرهٔ خوے
سکونت را عجب برپائے می داشت | که جاں میرفت دل برجائے میداشت
جگر میکند هجرانش بصد زور | که در کندن نبودش ذرهٔ شور

۶- شورِ دل س ع[۱] = سوزِ تن ح[۲] ۷- دیدهٔ خانِ خضرخاں س ع[۲] ایضاً گزندِ دیدهٔ و جاں س ح[۲] ع[۱] ۸- وثیقت س[۱] س[۲] ح ح[۲] ع[۱] ب د = وصیت س[۲] ع ۹- محکم داشته کیں س[۱] س[۲] ۱۰- گوالیر ع ح[۱] ب = گالیر س[۱] = گالور س[۲] = کالیور ح = والپور س ع[۲] ایضاً منزلِ شاه ب
۱۲- چکیده گوهرے ح[۱] ۱۳- جان میرفت و دل برجائے س[۱] س[۲] ح ح[۱] ع[۱] ح[۲] ب ی = جان میرفت دل برپائے ع ۱۴- هرآنش س ع[۲]-

ز دوزخ شعلهٔ غم گرچه کم نیست چو غم را غمگساری هست غم نیست

اگر کوهیست اندوهِ دلِ ریش سُبک باشد بروئے دلبرِ خویش

وگر آبست و آتش بر رُخِ یار تواں خوردن بیانِ آبی و نار

بغم مونس طلب کآرام جانیست غمِ بے مونساں یکجو جهانیست

۵ رُخ ارچه از سرکه خوردن پُرزچین است چو زیرش انگبیں سرکه انگبین است

اگرچه زهر خوردن عینِ جهل است فسوں خواں چوں به نزدیکست سهل است

مے ارچه رهنماید سوئے آتش نمک چوں چاشنی دادش بود خوش

هلیله کو برُفتے خونِ دل رُفت شود خرمائے تر چوں با عسل جفت

دو یکدل همچو زار روئے در روئے بُدندی یکدگر دلدار و دلجوئے

۱۰ گہے او پیشِ ایں صد ناز کردی گہے ایں بر لبِ او گاز کردی

گہ او بازو کشادی ایں خزیدی گہ ایں گیسو سپردی او کشیدی

گہ او کردی ترنّم ایں همه هوش گہ ایں گفتی فسانه او همه گوش

گہ او سر در کنارِ ایں نهادی گہ ایں در زیرِ پائے او فتادی

دراں زنداں براں دلهائے پُرسوز بدیں حیله بسر میشد شب و روز

۱۵ بحسبِ حال گہ گہ خانِ غم کش دلِ خود را بنظمے داشتی خوش

۶- به پیشِ تست س ع۲ = به نزدیکست س۱ س۲ ح = به نزدِ تست ع ب ۹- روئے در روئے س۲ ح ح۱ ع۱ = روئے بر روئے س س۱ ع ۱۴- براں دلها ح ح۱ ع۲ = بداں ع ب
۱۵- خانِ غم کش ح ح۱ ع۱ ب ۵ = جانِ غم کش ع -

توان کردن ز تیغِ تیز پرہیز — کہ بیروں از نیام آید بخونریز
نیام است آنکہ دارد برق در میغ — بروں سو نرم و رنگین و درون تیغ
بسانِ پستہ و بادام شو نغز — کہ بیروں چوبِ خشک و اندروں مغز
نہ چوں حنظل منافق باش در دہر — نباتی پیکرے پر شربتِ زہر
۵ بسرعت میشد آں دستورِ گمراہ — بہانہ بست بر دستوریِ شاہ
گرفتارِ ذنب خورشیدِ تاباں — چو مہ منزل بمنزل شد شتاباں
دو روزے راہ زاں خورشید تف یافت — کہ برجِ گوالیار از وے شرف یافت
چو گوہر خازناں را گشت تسلیم — بسے در ہر تعہد رفت تعلیم
بسنگیں قلعہ در پیغولۂ تنگ — نہاں بنشست چوں یاقوت در سنگ
۱۰ دراں تنگی زغم دل تنگ مے بود — دراں کوہِ گراں بے سنگ مے بود
ز بے سنگی شدی چشمش چو دُر پاش — دو لرانی دلش دادی کہ خوش باش
چکاں ہر دم ز چشمش لعلِ رخشاں — غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں
زغم جانش ارچہ در بیدادے مے بود — ولے بر روئے جاناں شاد مے بود
ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست — ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست
۱۵ شب و روز آں مہ و زہرہ بسر قد — ہمے بودند باہم چوں دو فرقد

۱- بروں سو ہیزم رنگیں دروں تیغ ب ۳- خشک است اندروں مغز ب ۷- دو روزے راہ از اں سر حم حم۲ ع ع۱ = دو روزے راہ آں سر۱ ب ۱۲- در سینہ ب ۱۳- در روئے جاناں ب ۱۵- ہمے بودند باہم سر۲ سر۳ حم حم۲ ع۱ ب = ہمے بودند ہر دو ع -

کنون کان دور شد چون مے چه جوشم　　چو دور خون است این خون نیز نوشم

بگفتم شکر شادی چون دران دم　　بگویم بارے اکنون شکر این غم

گذشت آنکه از نشاط و عشرت خوش　　هوسها پخته این جان پر آتش

هوس کامید بود همنشینش　　مس جانم است لعل آتشینش

۵ تو گوئی خواب بود است آنکه هر بار　　بدولت بود مے چون بخت بیدار

چو بختم را در آمد خفتنے سخت　　مگر در خواب بینم زین پس آن بخت

ولے چون بادولرانی ست خوابم　　یقین کان بخت و دولت باز یابم

چو کرد این سوز روشن نیر شرق　　مه از ابر حیا بیرون زد این برق

پاسخ از زبان معشوق

۱۰ زمانه بین چه بے رحمت شد امسال　　که بر کند ارجمندان را پر و بال

بطالع خضر را بود آن گرانے　　که شوید دست ز آب زندگانے

ولے برقے کزان دارا بر افتاد　　گذشت از خضر و بر اسکندر افتاد

خضر را هم ریاض عیش شد تنگ　　که ماند اندر ریاضت خانهٔ تنگ

هنوز از روے ندیده روز و شب بهر　　که دریا بسته گشت از سردے دهر

۱- چه جوشم ح حج۱ = بجوشم ع ایضاً که دور خون س۱ س۳ ع۱ ب ایضاً این مے نیز س۳ حاشیه

۲- بگفتم شکر س۱ س۲ ایضاً بگویم نیز س۳ ۳- هوسها پخته س۱ س۲ حج حج۱ ع۲ ح ب = هوسها ریخته ع

۵- آنکه هشیار ب = آنکه یکبار حج ۶- خفته سخت س۱ س۲ س۳ حج حج۱ ع۲ ح ب = خفتن سخت ع

۷- کان بخت س۱ س۲ حج حج۱ ع۲ ب = تخت ع ۱۴- بسته شد ب -

پریوش هم جوابے کردی آغاز | بسحرِ هندوی گشتی فسوں ساز
خضر خانے که بُدجاں در و بالش | شبے با ایں غزل خوش بود حالش

غزل از زبانِ عاشق

دمے با من نشیں اے یارِ دلبند | که بر رویِ تو بکشایم دمے چند
۵ اگر بندی نهاد ایّام بر من | خوشم کز زلفِ تست ایں دام بر من
بریں گونه که بندم بست تقدیر | اگر بندم کشاید چیست تدبیر
بروں آید چو ماهِ نخشبم از میغ | همیں آهن شود بر دستِ من تیغ
بسے بودم به بستانها طرب جوئے | کنوں لختے بزنداں هم کنم خوئے
نه من از یوسف اندر حسن بیشم | که تنگ آید دل از زندانِ خویشم
۱۰ چو می آید ز تقدیر ایں همه چیز | خضر بودم کنوں یوسف شوم نیز
به بندِ یوسفم غم گرچه کم نیست | زلیخایم چو با من هست غم نیست
عروساں را ز روز زیور تواں کرد | بود خلخالِ آهن زیورِ مرد
ازیں خلخالِ همچوں اژدهایم | بکامِ اژدها بیں مانده پایم
هنوز از پائے او خلخال در دل | ز رویش هم خل و هم خال در دل
۱۵ شرابِ عیش چنداں داد ساقی | که کم ماند آرزو در سینه باقی

۱- بشعرِ هندوی س[۳] ۲- پر و بالش س[۲] د ۹- تنگ آمد س ا ب ۱۲- زر و زیور س س[۲] س[۳] ح ح[۲] ع[۲] ك = ز ز ر زیور ع ب ۱۴- هم خل و هم خال س ح ع[۲] ع = هم خله هم خال ح[۲] = هم خد و هم خال س[۱] س[۲] د = هم خل هم خال ب -

گرفت اختر چو خورشید زمینت	گرفتِ اختراں با داہمینت

عزمِ سلطانِ عالم سوئے عالمِ دیگر و سلبِ کردنِ کافورِ محبوب رجولیتِ فحولِ ملک و بروشنائیِ درچشمِ ملوک نشستن و دیدهٔ قرة العین علائی را کافورِ وام گردانیدن و دراں قصاص دیدهٔ و سر بہم باد دادن

۵

گرت در سینہ چشمے ہست روشن	بعبرت بیں دریں فیروزہ گلشن
ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد	برنگ و بوئے چوں طفلاں مشو شاد
کہ بادِ تندِ ایں خاکِ خطرناک	چنیں گلہا بسے کرد است خاشاک
نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت	کہ از یک صدمۂ وے بر زمیں خفت
۱۰ نگر تا چند سرو آزاد برخاست	کہ شد پست ارخزا نرا باد برخاست
نگہ کن تا کیانرا ز آفرینش	دریں نزہتگہ آمد چشمِ بینش
نگر تا چند رخشِ کیقبادی	خرامید اندریں صحرا بشادی
مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت	نگہ کن تا ببالائے کیاں تافت

۱- با داہمینت ۲، حم ۲ ب = باشد ہمینت ح حم (۳، اور ع ۲ میں کاتبوں نے اس شعر کو بالکل غلط کر دیا ہے)
۸- زیں خاک س ۱، ۲، ۳ حم ع ۲ = ایں خاک حم ۱ = زخاک ع ۱۱- نگہ کن تا کیاں را ۳، حم حم ۲ ع ب = نگر تا کیاں را س ۱، ۲ (اس صورت میں شعر موزوں نہیں رہتا) = نگر گر خاکیاں را ع
۱۴- سبز اشیاں ع ۲ سا = سبز آسماں حم حم ۲ ع ۓ (یہ شعر دیوان نہایت الکمال میں بھی موجود ہے)

جہانے غرق شد کاختر بزشتی | بروئے دجلہ ز آہن راند کشتی
ایا ماہی کہ در راس آمدت پائے | بیا زاں پا کہ برراسش کنم جائے
مرنج ار گشت پایت اژدہا سنج | کہ جائے کم بود بے اژدہا گنج
ورت زنجیر آہن بست تقدیر | نباشد چارہ شیراں راز زنجیر
۵ ازاں آہن کہ گشتت زیورِ ساق | چو آہن سوختہ است ایں جانِ مشتاق
دل خود را بسے کوبم دریں درد | روا نبود چہ کوبم آہنِ سرد
ز بندت من برآنم آرزومند | کہ بکشاید زمانہ بندم از بند
ولے ترسم کہ بینم زیں غمِ خویش | چو دلبندِ تو ام بندِ دلت بیش
بغیرت ہم ز بندت میکنم جوش | کہ پایت را چرا گیرد در آغوش
۱۰ بپایت ار از گرانی نبودم بیم | نہم من ہم ز بازو حلقۂ سیم
چو من ایں سیم نپسندم در آنجائے | ز آہن بار چوں بینم براں پائے
گرفتی کامدت ز ایزد مخور غم | کا سیرِ ایں گرفتند اختراں ہم
نگیرد چرخ جز پر مایگاں را | کہ ننہند ایں محل بے پایگاں را
مہ و خورشید را گیرند پیوست | بکوکب کم زند گیرندہ دست

۲- راس س[۱] س[۲] س[۳] ح ح[۱] ع[۱] ب = راست ع **ایضاً** برراسش کنم ح[۲] = برراہش ع ح ح[۱] ع[۱]
۵- چو آہن سوختہ است ح ح[۲] ع[۲] ب = چو آہن کوفتست ع ۹- آغوش س[۱] س[۲] س[۳] ح ح[۱] ع ب = ہم آغوش ع ۱۳- بے پایگاں را ح[۲] = بیگانگاں را ح = بے مایگاں را ع[۲] (اس آخری صورت میں قافیہ باقی نہیں رہتا)

چو خسرو شو گدائی خوش سرانجام | کزو باقی نخواهد ماند جز نام
دریں نامه که نامش باد باقی | چنیں خواندم نمطهائے فراقی
که چوں شه را بحکم لایزالی | ق شد از روئے خضرخاں دیده خالی
درونش را دراں غمهائے جانی | تواں رفت و فزوں شد ناتوانی
۵ دلش خوں میشد و بیروں نمیداد | جگر را غوطه جز در خوں نمیداد
فرو میریخت خون ناب خورده | چو دیوار گل خام آب خورده
یکے رنجش گرفته در جگرگاه | دگر قطع جگر گوشه جگرکاه
وزیں هر دو بتر خوئی جفاساز | که گر میرم نیارم رفته را باز
ستیزی سخت کیں رسم جهالت | که هرچه آں من کنم گشتن محالست
۱۰ جفا بر دشمن بیروں تواں کرد | چو در سینه است دشمن چوں تواں کرد
سه دشمن در دروں گشته بلا سنج | غم فرزند و خوئے ناخوش و رنج
گرفت ایں هر سه خصمش در جگر جائے | بریں هر سه اجل شد کارفرمائے
ز شوال آمده هفتم پیاپے | سنه هفصد سه پنج بر سر وے
کزیں دیر سپنج آں شاه آفاق | بروں از هفت گنبد برد شش طاق
۱۵ برو کرد آنچناں شیر فلک زور | که شد زانگونه شیرے طعمهٔ گور

۴ - یہ شعر سوائے نسخہائے ش ح۲ ؤ کے اور کسی نسخہ میں نہیں پایا گیا۔ گ ڈ میں اسکو ۱۵ کے بعد لکھا ہے
۶ - فرو می ریخت ح۲ = فرو می خورد ع ۸ - که گر مردم س ۹ - رسم جالست ح۲ ک = رسم جهالت ح ع ؤ ایضاً من کنم ش ح۲ ک = می کنم ح ع ب ؤ ۱۴ - نیز برد ش۲ ۱۵ - طعمهٔ مور ک -

نسیمی کاں وزد هر صبحگاهی | نگر تا بر چه گلها داشت راهی
خیالے را که نقشے بر زلال است | امید دیر پایستن محال است
دریں ویرانه عقل آنرا پسندد | که در روے رخت بند دل نه بندد
بدانائی خورد هرچه آیدش پیش | که چشمه بیش زاید چوں کشی بیش
۵ جهاں را خوش خور اے کت کام دل هست | که نبود کام دل پیوسته بر دست
چه بندی در گره نقد رواں را | گره بندار توانی نقد جاں را
چو نتواں نقد جاں بر جا نگه داشت | چرا نقد دگر باید نگه داشت
چه سود از گنج افریدوں و ضحاک | که خورد خاک گشت و خوردشاں خاک
اگر خود قرص زرداری جهانے | پس از مردن شوی محتاج نانے
۱۰ سه نانے که مفلس را دهی خور | سه چیزیست در گرمائے محشر
درافزوں بخشی افزونست مزدت | تو ده تا خاک ماند بهر دزدت
اگر خواهی ذخیره چیزے ازیں پس | ذخیره نام نیکت در جهاں بس
بخور مگذار وجه یک قناعت | که افسوسے نمی ارزد متاعت
مشو چوں خسروان سست بنیاد | که باقی ماند ازیشاں گنج شداد

۲- دیر پایستن حم حم۲ ع۲ و ها = دیر پابستن ع ۶- چه بندی حم حم۲ ع۲ ب ها = چو بندی ع
۸- چه سود از گنج س۳ حم حم۲ ع۲ و ب = چه شد ایں گنج ك = چه شد از گنج ع ۹- قرص خور س ع۲
ك الیضاً بوئے محتاج س ع۲ ۱۱- تو ده س س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ ب = بده ع ۱۳- نمی ارزد متاعت
س س۳ ع حم حم۲ ع۲ ب = نی ارزد قناعت س۲ ع -

نشاید بر سرِ چرغی کُلہ داشت ‌ ‌ ‌ ‌ کہ گیر و صید و نتواند نگہ داشت
غرض گشت ایں حکایت در جہاں عام ‌ ‌ ‌ ‌ کہ شد پیمانہ پُر جسم راز نہ جام
زمیں در لرزہ گشت از نقلِ یکذات ‌ ‌ ‌ ‌ بَدَاالزِّلزَال اِذْ دَنَا دَتْ عَلَامَاتْ
عَلا از تخت رفت و رِفعت از تاج ‌ ‌ ‌ ‌ شہابے جائے ماہی کرد معراج
۵ فلک زآنجا کہ دارد رسم و پیشہ ‌ ‌ ‌ ‌ ق کہ کوشد در جفا کاری ہمیشہ
دگرہ بازیِ دیگر برانگیخت ‌ ‌ ‌ ‌ کہ نتواند دو صد بازیگر انگیخت
بگیتی داد ہر سُو فتنہ را زور ‌ ‌ ‌ ‌ جہانے بے نمک را کرد پر شور
کشیدند از بروں گردنکشاں ریش ‌ ‌ ‌ ‌ دروں ارکانِ ملک آمد بتشویش
بزرگانرا ہنرا ہنر گردشید ‌ ‌ ‌ ‌ ضعیفاں را خزا خزگشت پیدا
۱۰ چنیں باشد شہاں را گردشِ بخت ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ایں زر یابد و آں گم کند رخت
غرض چوں رفت ماہِ ملک در میغ ‌ ‌ ‌ ‌ بجنبیدن در آمد فتنہ را تیغ
ہنوز آں ماہ را نابردہ در مہد ‌ ‌ ‌ ‌ کہ گشت آں دشمنِ مہدی کُش از عہد
سُبک نامہربانی را رواں کرد ‌ ‌ ‌ ‌ کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
شتابد میل میل آنسو بہ تعجیل ‌ ‌ ‌ ‌ کہ نورِ دیدۂ شہ را کشد میل

۴۲- درلرزہ شد ۔۔۔ (مصراعِ ثانی عربی تھا کاتبوں نے اُس کو خوب مسخ کیا ہے۔ ہمارے مصحح سابق جناب مولٰنا شوکت صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ عربی حروف میں محض خفیف سا تصرف کرکے اُس کو فارسی بنا دیا ہے: بدیں زلزال اُفتاد انقلابات اور نسخہ لٹ میں بجائے عربی مصرعے کے ایک فارسی مصراع تصنیف کرکے چسپاں کر دیا گیا ہے:
چنیں باشد شہاں را گردشِ آفات) ۴۶- دو صد بازیگر ۔۔۔ ۳ح ۲ح ۲ع ۲ب = دو بازیگر بر ع —

نگر تا چند زینساں شیرِ پربیم | شکارِ گور شد زیں آہوے سیم

عجب ناوک زنی کو گاہِ نخچیر | شگافد مور و اژدرہا بیک تیر

چو بو یحیٰ برآرد لطمۂ خویش | چہ سلطاں زیرِ آں لطمہ چہ درویش

دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند | بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند

۵ کہ لعبت بازِ ایں ہر ہفت پردہ | ق | کہ لعبت میکشد ہمہ ہفت کردہ

ہر آں لعبت کت امروز آورد پیش | چہ خواہد کردنش فردا بیندیش

مبیں لعبت کہ بر روئے زمین ست | کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازین ست

گر از دیبائے چیں خواہی نمونہ | زمیں را کرد باید باژگونہ

چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج | کہ زیرِ تختۂ گل خواست شد عاج

۱۰ خرد بیند چو گرد استخواں سنج | کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج

مبیں کامروز ماندش استخواں چیز | کہ فردا خاک گردد استخواں نیز

چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم | چہ چندیں بہر خاکے سینہ چاکیم

چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک ست | خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک ست

چرا باید گرفت آں کشور و شہر | کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

۱۵ سزد خورشید را نیز ایں سزا کرد | کہ گیتی روز بتد شب رہا کرد

۲- گور و اژدرہا ب ك ۳- بیش آں لطمہ ك ۴- بجعد و زلف ك ۵- لعبت میکند س ع[۲]
ك ۶- کردنش حہ حہ[۲] ع[۲] ب ك ۵ = کردنت ع ۱۲- خاک است - چاک است ع[۳]
۱۴- باید گرفتن س ۱۵- چوں ایں سزا ع۱ -

مرنج از من که از من نیست این زور ‌‌‌‌‌ — که چون خود خواهد اختر جمله را کور

۰ چو بود اندر حیاتِ شاه دستور ‌‌‌‌ — ق بچشمش چون بچشمِ مُرده کافور

همی خواهد ز رائے سُست تمیز ‌‌‌‌ — که کافوری کند چشمِ ترا نیز

چو خاں دانست کا مدبیر تقدیر ‌‌‌‌ — شد از دیده باستقبالِ آں تیر

۵ برغبت داشت نرگس پیشِ سنبل ‌‌‌‌ — که خواهی خارم افگن خواهیم گل

چو دید آں حال سنبل چاره ناچار ‌‌‌‌ — عنیفاں را ز هر سو کرد برکار

که بفگند ند سر وِ راستیں را ‌‌‌‌ — بیا زردند چشمِ نازنیں را

کسے کز بهر زخمِ چشم زد نیل ‌‌‌‌ — رسیدش چشم زخمے ناگه از میل

چناں چشمے که از سرمه شدی ریش ‌‌‌‌ — چگونه تاب میل آرد بیندیش

۱۰ چو پرخوں شد خمارے نرگسِ وے ‌‌‌‌ — خمارے گوئیا قے میکند مے

خمارے داشت چشمش وائے صد وائے ‌‌‌‌ — که شد چشم و خمارش ماند برجائے

بدیده هر کس اندر درد میکرد ‌‌‌‌ — وے از دیده مُی افشاں شد زهی درد

اگر بود از فلک زینگونه بیداد ‌‌‌‌ — فلک کور است یارب کورتر باد

ستاره بر شهابی تافت چوں میل ‌‌‌‌ — که انجم را کشد میلے به تعجیل

۲- چه بود سا[۲] حج ع[۲] ۳- رائے سُست و تمیز حج[۲] ب ۸- بهر چشم زخم حج[۲] ع[۲] ب ایضاً رسیدش چشم زخمے سا[۲] حج[۲] ب = رسیدش چشم زخم سا[۲] ع[۲] = رسیده زخم چشمش ع ۱۰- خمارے گوئیا خوں میکند قے سا[۲]
۱۴- ستاده هر شهابی تافت حج = ستاں هم شهابی تافت سا[۲] = ستاره هر شهابی تافت ع ع[۲] = ستاره هر شهابی یافت حج[۲] = ستاره هر شبی می تافت د -

شتاباں رفت سنبل تند چوں باد | غبار آلودہ سوے سروِ آزاد
خضر خاں را خبر شد کامد آں خار | گزاں با دامِ چشمش یابد آزار
بہ تسلیمِ قضا بنشست خنداں | نرفت از جاے چوں ناہوشمنداں
چنیں تا آں غبار آلودہ از راہ | بر آمد بر فرازِ قلعہ ناگاہ
۵ براں جانِ گرامی با تنے چند | رسید آہختہ برگل سوسنے چند
چو آں دیدہ بر آں خصمان نظر کرد | ہماں چشمے کہ خواہد رفت تر کرد
بگریہ گفت مانا شہ فرو خفت | کز ینساں فتنۂ خفتہ بر آشفت
چہ حالست ایں و ایں جوش از پئے چیست | بریں زندانی ایں بخشایش از کیست
ور امیدِ خلاص آں خود نباشد | ق کہ دشمن لایقِ مسند نباشد
۱۰ وگر بر دیدہ و رجانست فرماں | منم فرماں پذیرا ز دیدہ و جاں
جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت | چہ باشد سنبلے با صدمۂ سخت
بحکمے کاں بسختے تند بادیست | گیاہی را نہ جاے ایستادیست
منم سنبل ترا یک بندہ داغی | نہ آں سنبل کہ شد آبی و یاغی
بشارت میدہم باری نخستت | کہ حکمے نیست بر جانِ درستت
۱۵ ولیکن در چنیں فرّخ جاے | ہمی خواہد فلک عین الکمالے

۳ - نرفت از ہوش س۱ س۲ س۳ ع۲ ۵ - رسید آہختہ برگل س۱ ح ج۲ ع۲ = آہیخت برگل س۲ ح = آہختہ از گل م۲
= آمیخت با تن ع ۱۲ - باد است - ایستاد است س۱ س۲ س۳ ج۲ ع۲ ب ء ایضاً چہ جاے س۱ س۲ م۲
= نہ جاے ح ج ع۲ ب ء ع -

وزیں سو خضر یوسف روئے چوں دید | کہ چشم آز از یعقوبیش بخشید
بسے میخواست دادِ خود زدادار | بدردِ چشم کردہ دردِ دل یار
رُخ از خونابۂ دل ریش می کرد | بزرگاں را شفیعِ خویش می کرد
اگرچہ کُند بودش تیغِ شاہی | ز فقرش بود شمشیرِ الٰہی
۵ وگرچش بود پا لغزِ نہانی | چنانکہ افتد زمستی و جوانی
ولے ہم داد نیروئے تمامش | بذیلِ دولتِ پیر اعتصامش
زہی نیرو کہ در پنجاہ فرسنگ | سرِ بدخواہ زد شمشیرش از چنگ
فلک زانجا کہ در پاداشِ سرہاست | دعائے دردمنداں را اثرہاست
زمانہ ساخت تیغے ز آہِ مظلوم | سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
۱۰ چو گفتم سر بسر بکشایم ایں نطع | کہ خونریزِ سرش چوں بود با لقطع
چو دانست آں طلبگارِ بلندی | ق | کہ ہر سو چیرہ گشت از زورمندی
اگرچہ خاطرش بیدار ہم بود | کش از ہر خارخارے خواب کم بود
ولے چوں وقت کاں تیغیست قاطع | رسید و داد بیروں نورِ ساطع
نہانی دادش افسونے زمانہ | کزو ہوش و خرد شد برکرانہ

۶۔ ولے ہم بود س[۱] س[۲] س[۳] (ع[۲] میں اس مقام سے ۲۹ شعر غائب ہیں۔ غالباً جس نسخہ کی یہ نقل ہے اُس میں سے ایک ورق گم ہو گیا ہوگا) ۱۲۔ اگرچش خاطرے س[۳] = اگرچش خاطر حح حح[۲] = اگرچہ خاطرش س[۱] س[۲] ب ء
۱۳۔ رسید آورد س[۱] = رسیدن داد ب ۱۴۔ دادش افسونے س[۱] س[۳] = افسونِ ک = افسونِ س[۲] حح حح[۲] ع = داشت افسونے ب۔

جہانے خستہ شد کز بس خرابی | شد آں با دامِ عنابی و آبی

رقم کاں بود بر چشمش قلم را | بچشمِ خویشتن خواند آں رقم را

وگر پرسی سوادش کز قدر بود | اِذَا جَاءَ الْقَضَا عَمِیَ الْبَصَرُ بود

چو سنبل کرد زانساں خار خارے | خزانے در فگند اندر بہارے

۵ ز بس خجلت شدہ در خویشتن گم | دراں نامردمی ترساں ز مردم

شتاباں سوئے حضرت راہ برداشت | ز فعلِ خود بہر گام آہ برداشت

چو در حضرت رسید آں کار کردہ | ق ز کفراں سُنتِ کفّار کردہ

ولے بے زور و جاں سست مایہ | ہراساں از در و دیوار و سایہ

تنک پیوست با صد روئے زردی | بکافوری کہ کرد ایں جملہ سردی

۱۰ نوازش کردش آں بے مہرِ بد عہد | کہ بودش در بلاہائے دگر جہد

چو گُل کردش میانِ سیم و زر غرق | کہ سنبل را نماند از سُرخ گُل فرق

بشغلِ خود نیابت دار کردش | بباغِ ملک امیرِ بار کردش

چو بر حجاب میری داشت از بخت | دراں میری نیابت دادش از بخت

بہارِ فتنہ خلق از دور میدید | کہ بارِ سُنبل و کافور میدید

۲- خواند آں رقم را س ح ح۲ ع۱ ب د = دیداں رقم را س۳ ک = خواند ایں رقم را ع ۴- خزانے در فگند اندر س۱ س۲ س۳ ع۲ ح۲ = خزانے را فگند اندر ح ب د = خزاں افگند اندر ب ع۱ = خزاں را در فگند ابر ع ۷- سنتِ کفار س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ ب = منتِ کفار ع ۱۰- بلاہائے دگر س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ ب = بلاہائے دگر ع ۱۴- از دور دیدند - کافور دیدند س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ ح ب د = از دود میدید - کافور میدید ع —

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ | بدل بود از فریبِ عالم آگاہ

بخنداں شادماں گشت اندر آں کار | کہ ہر کس را بہ نوبت دید تیمار

کسے کز چرخ نوبت رنج دارد | برنجد گرچہ نوبت پنج دارد

چو باشد نوبتے را نوبتِ کوب | کے از میرِ علم بوقی خورد چوب

٥ علم زینگونہ بر عیّوق تا کے | بر ینساں در ہزیمت بوق تا کے

اجل بر کاسۂ سر نوبت آغاز | ملک بر کاسِ نوبت میکند ناز

خضر خاں چوں زغیبِ انصافِ خود یافت | کرم را جائے شکرِ بعید دیافت

بمسکینے جبیں بر خاک مالید | ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید

برآں بد خواہِ بے تمیز بگریست | برو بگریست بر خود نیز بگریست

١٠ چو تنگیِ دلش جہاں را ادب کرد | ز دل در گوشِ جاں لحنے طرب کرد

وزیں شیریں ترانہ با دلِ ریش | حدیثِ دردِ خود میگفت با خویش

غزل از زبان عاشق

سپاسِ پادشاہی میکنم یاد | کہ چشمم بستہ و بینائیم داد

کہ بینم زیں نظر نظّارۂ دہر | بہر بینش ز بینائی برم بہر

١٥ نہ بیند چشمِ سر راز نہاں را | بچشمِ دل تواں دیدن جہاں را

٤۔ کہ از میرِ سا ح ٩۔ برو بگرست و بر خود سا

١١۔ دریں شیریں س سا سا ح حا ع ب = وزیں شیریں ع

١٥۔ نہ بیند س سا ح حا ب = نہ بینم ع۔

بلے ہست ایں عمل در دہرِ قلّاب | کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قُرصی کاندریں بالا و شیب اند | چو نانِ کیسہ بُر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نشاید | بخور گرت از سر و گردن نباید
ببیں دولت کہ دارد پاسِ جانت | چو وقت آید کُشد ہم پاسبانت
٥ ہمیں دستور کز پاسِ نمک ماند | نمک خوارے دو سہ در پاسِ خود خواند
چو او بگذاشت از حقِ نمک پاس | نمک خواراں خورانیدندش الماس
چو از تیغ و نمک سوگند بودش | نمک شمشیر شد سر در ربودش
چو او بر دیدۂ مُنعم جفا کرد | سپہر از دیدۂ جانش سزا کرد
بچشمِ کس چو کس خارِ ستم داد | بباید چشمِ خود با سر بہم داد
١٠ غرض القصّہ آں کافورِ بے نور | بتنبولِ اجل چوں گشت کافور
یکے از نیک خواہاں قاصدے جُست | بدیں مژدہ گل و تنبول بردست
نہانی رفت سوئے خانِ والا | حکایت کرد سرّ حق تعالے
کہ خصم ار چشم زخمی را سبب گشت | سرش را تیغِ کیں چوبِ ادب گشت
چناں کردندش از شمشیر مقسوم | کہ در جمعِ سہ عالم چار مرسوم

---

٣ - بخور گرت مح مح۲ ب = بخورارت س۳ = بخورکت ح = بخور گر ع ک ایضاً گردن نشاید س۳ عا
٨ - دیدۂ جانش س۱ س۲ مح ک ہ = دیدہ جانش س۱ س۳ ب مح۲ = دیدۂ حالش ع ١٠ - خورد کافور س۳
١٢ - خانِ والا س۱ س۲ س۳ مح مح۲ ب ک = خضرِ والا ع ١٤ - سہ عالم چار مرسوم مح ک ع ہ = سہ عالم چار (یا) چار مرسوم س۲ مح۲ ب = سہ عالم چارم از سوم س۱ -

وراز من شد نگینِ ملک واپس — نگینِ ملک من لعلِ لبت بس

وگر خاتم بدستِ من ز جم نیست — از آن خاتم دهانت نیز کم نیست

وگر کیخسروے بود است وجامے — ق کزاں هر دو بگیتی ماند نامے

من آن کیخسروم در زیر پایت — که جامم شد رُخِ گیتی نمایت

۵ مدام ایں جامِ جم بر دستِ من باد — میش در کامِ جانِ مستِ من باد

دولرانی چو بشنید ایں ترانه — ز سوزِ دل بروں داد ایں زبانه

پاسخ از لبِ معشوق

مباش اندیشه مند اے نازپرورد — اگر نازت بدل شد باغم ودرد

کزآن گونه که شادی رفت برباد — ندارد نامرادی نیز بنیاد

۱۰ نه دولت راست پیوست استواری — نه محنت نیز دارد پایداری

جهاں را باهمه جَور ایں روش هست — که نبود شیون وشادیش پیوست

گر آرد محنت وگر کامرانے — بکم مُدّت برد هر دو کرانے

برودِ نیل ماند دَورِ افلاک — که هم گل می برد هم خار وخاشاک

زر ومال ارچه مردم را جمال ست — جوے نه ارزد چو ناپاینده حال ست

۱۵ چو دست از رفته وآینده خالیست — مُرادِ دل همان را داں که حالیست

چو حال اینست بنشیں شاد با من — منال از جور واز بیداد با من

۶- بروں زد ش۳   ۱۱- ایں هنر ـ ح حٓ ع۲ = باهمه چوں ایں هنر ح -

چه شد گر زر گسے کم شد ز باغے — چراغے رفت و آمد شب چراغے
غلط بینی گر از سر رفت گو رُو — که نورِ بے غلط در سینه شد نو
چو دیدم رُوشنائی خود همیں بود — که دل نوری شد ار خاکِ زمیں بود
چه بیند بینشی کز کم منائی — دهد خاکِ سیاهش روشنائی
۵ چرا از چشمِ دل بینا نگردم — که از شبهائے قدرش سرمه کردم
نگر زاں چشمِ من بستد زمانه — که کردم جائے بت در چشم خانه
نشاید کامِ دل راندن ز حد بیش — که ناید ز آسماں ناکامیِ پیش
چو در دنبالِ هر گل خار خاریست — ق پیاپے هر شرابے را خماریست
خوش آنکس کو بسیلے گشتِ خرسند — که بعد از سرکه شیریں تر بود قند
۱۰ فسوسِ چشم ناید بیش از نیم — که نتوانم که روئے دوست بینم
وُلے گردد هم از دل باز معلوم — که از دل بینم ارشد دیده محروم
بیا اے همدل و همدیدهٔ من — رفیقِ روزِ بر گردیدهٔ من
گر از من دور شد فرِّ الٰهی — ق که نابینا نیابد پادشاهی
نشستِ من که با تو هر زمان است — مرا شاهی و سلطانے همان است
۱۵ چه غم چوں من شدم با تو پری شادْ — اگر تختِ سُلیماں را برد بادْ

۴- که دل کوری شد از خاکِ همین بود حہ ۷- ناکامیِ پیش ۳ حہ حہ۲ ب = ناکامیِ خویش ع ع۲
۱۱- که از دل س۱ س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ ب = کم از دل ع- ۱۳- گر از ما حہ۲
۱۵- سلیماں را برد س۳ حہ حہ۲ ع ح ب = سلیماں رفت بر ع-

کسے کز زخمِ بارانش فتد موے — بزخمِ تیر باراں سرکے نہد روے

بسا عاشق کش آمد آں بر فرق — گزاں بارانِ خوں خندید چوں برق

بفرقِ مرد چوں راند ارّہ دنداں — سرش خوں گریہ و لبہاش خنداں

چو مہرِ دوست دل را شد عنانگیر — نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر

۵ جمال و شوق تا در دل بکارند — خبر کے باشد از خنجر گزارند

شنیدی قصۂ یوسف کہ تا چوں — بتاں را دست شو یابد از خوں

زنی کاں حسن را نظارہ کردہ — ترنجش برکف و کف پارہ کردہ

عروسانے کہ حسنِ شہ پسندند — حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند

چہ داغست ایں کہ ہر جا می نشانم — چہ خونست ایں کہ ہر سو می فشانم

۱۰ کسے روشن کند ایں آتشیں سوز — کہ روزی سوختہ باشد بدیں روز

نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را — نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را

کسے کاگاہ شد زیں قصۂ درد — ز ہر حرفے بسینہ دشنۂ خورد

ازیں گلہا کہ ہر برگے خراشیست — ہر آں خارے کہ مینی دور باشیست

چہ خار اوش و لے باشد کزیں خار — نیابد ہمچو حنا راز آہن آزار

۲- بارانِ خوں سا[۲] سا[۳] حم حمٓ[۲] ع[۲] ب عا = بارانِ خود ع ۴- شد دل را سا[۳] ۵- بکارند سا[۲] حمٓ[۲] ع[۲] = نگارند ع حم ب ۶- بتاں را سا[۲] سا[۳] حم حمٓ[۲] ع[۲] ب ک ء = زناں را ع ۷- نظارہ میکرد- پارہ میکرد سا[۳] ۱۰- بدیں سوز حم ح ء ۱۱- داغِ نہاں را سا[۳] حم[۲] حمٓ[۲] ع ب = رازِ نہاں را سا[۲] ء ع ایضاً پے بردہ سا-

رسید از انجمت عین الکمالے ... رسد این هر کرا باشد جمالے

نه هر پے گفتۀ آخر بر دیم ... که هرگز دیده بے رویت نجویم

مرا چشم از پئے روئے تو باید ... چو رویت هست چشم ار نیست شاید

گر آن گفتن ز روئے راستی خاست ... مرا بر روئے خود دان دیدۀ راست

۵ وگر نا راست بود هست آن منو دار ... ندارد عشق با ناراستان کار

بر آرم من هم از سر چشم خود را ... ولے یک نکته هست این چشم بد را

که گر چشم تو ماند از دیدنم وائے ... تو مردے دل توانے داشت بر جائے

منم زن ندهد ار روئے تو جانم ... بدین دل من چگونه زنده مانم

ورانده رجانِ روشن دانی از من ... ق که بهرِ دیده این عذریست روشن

۱۰ بگو اے دیده و جانِ گزیده ... که اول جان کشم آنگاه دیده

چو دل دادت بجان و دیده منزل ... فدا بادات جان و دیدۀ و دل

کشیدنِ اجل شمشیرِ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ بر سر تاجورانِ سر ریو شهادت آن بهشتیان بر دست زبانے چند و گزاردنِ تیغ بر سر ایشاں بحرِ مشهور که اَلسَّیْفُ مَحَّاءُ الذُّنُوْبِ

شراب عشقبازان آب تیغ است ... بهر عاشق چنین آبے دریغ است

۳ - رویت هست س۱ س۲ ح ح۲ ع۱ ب = رویت نیست س۳ ع ۴ - خود دان س۱ س۲ س۳ ع۱ = خود آن ع ح۲ = خود زان ح ۸ - بدین دل س۱ س۲ ح ح۱ ع۲ = برین دل س۲ ب ع ۱۲ - زبانیه چندک = زبانے چند ح۱ ع۱ = زنار دارے چند ع ح۵ -

دو دیدند آنہمہ فرماں پذیراں | کہ از آہن کنند آں قلعہ بیراں
چو دید آں مہرباں بمہرِ دوست | چو مہ در سلخ بیروں آمد از پوست
بزاری گفت من خود زیں دلِ ریش | ہمی خواہم بصد جاں مردنِ خویش
ولے دارم اُمید از چو تو شاہے | دریں کشتن بسویم یک نگاہے
۵ دلِ شاہ اندراں گستاخ روئی | تغیر کرد زاں گستاخ گوئی
اشارت کرد زو داز چشمِ خونریز | کہ زودش سر بُرند از خنجرِ تیز
ہنوز او در اشارت غمزہ زن بود | کہ جاں مشتاق را بیروں زتن بود
چو بر عاشق اشارت تیغِ خون است | سیاست کردن از رحمت بروں است
خضر خانے کہ چوں وحشِ شکاری | ز غمزہ داشت در جاں زخمِ کاری
۱۰ نشستے عاقبت زاں زخمِ دلدوز | بروزِ ماتمِ خود بہتریں روز
چہ حاجت بود چرخِ بیوفا را | برو راندن ز خون تیغِ جفا را
ولیکن چوں چنانش بود تقدیر | گسستن کی تواند بستہ زنجیر
مع القصہ نہانی دانِ ایں راز | زگنجِ راز زینساں در کند باز
کہ چوں سلطاں مبارک شاہ بے مہر | ق | ز تلخی گشت بر خویشاں ترش چہر
۱۵ صلاحِ ملک در خونریزِ شاں دید | سزاواری بہ تیغِ تیز شاں دید

۴۔ کن نگاہی سا ۳ ع ۲ ۶۔ نسخہ ع ۲ میں یہاں سے ۶۲ شعر غائب ہیں۔

۱۱۔ بکیں ۳ ح ح ۲ ب ک ی = زخونِ ع —

کسے کو سر نہد در پائے خوباں — سرش بگریزد از تن پائے کوباں
چو مرغے شد بہمانی ہوسناک — زخونِ خود دہد مہمانئے خاک
بطے بر باز شد با ز آمدش پیش — کہ سازم جائے تو در سینۂ خویش
میں گلبرگِ خنداں چوں نگارے — تو آں بیں کش برابر ہست خارے
۵ میں زیبائے خوبانِ مہوش — ازاں کز دور بہ دیدن در آتش
میں آب از لطافت راحت انگیز — تو بہرِ غرقہ بنیش جنبشِ تیز
بر آں یاری کہ خوں از دوستی خورد — نشاید اعتمادِ دوستی کرد
بتاں کز غمزہ خوں کردن توانند — ندانم تیغِ خوں بہرِ چہ رانند

حکایت

۱۰ شنیدم عارفی شاہد پرستی — زخونابِ دلِ خود بود مستی
بجام از چشمِ پُر خوں بادہ داشت — نظر در روئے سلطاں زادہ داشت
چو سلطاں زادہ کردی گوئی بازی — وے از گریہ زمیں کردی نمازی
تماشا بود چوگاں بازِ طنّار — زچوگاں بازیِ آں پیرِ سرباز
چو ماہے چند زیں بازی برآمد — زتشویشِ ذنب مہ را در آمد
۱۵ بخاصاں گفت کاندر خوں ستیزند — بشمشیرِ بلا خونش بریزند

---

۸ - خوں کردن [۳] حم حمؔ [۱] ع [۲] ب ی = خونِ خوردن [۲] ع ۱۳ - عاشق بازی [۳]
۱۴ - زتشویشش ذنب مہ را درآمد حمؔ [۱] = زتشویشِ ذنب مہ را درآمد حم ع [۲] ک ی ع = کہ تشویشِ ذنب مہ را درآمد حم -

چو زینجا رفت بازاینجا فرستش — بپائیں گاہِ تختِ ما فرستش

چو سودائے دولت کم گشت چیزے — دہمیت باز تا باشد کنیزے

چو شد پیغام گوئی و بُرد پیغام — خضرخاں را نماند اندر دل آرام

زخشم و غصہ کرد آں ماہ در سلخ — چو مے ہم گریۂ و ہم خندۂ تلخ

۵ نخست از دیدہ لب را جوشِ خوں داد — پس آلودہ بخوں پاسخ بروں داد

کہ شہ را ملکہ رانی چوں وفا کرد — دولرانی من باید رہا کرد

چو دولت دور گشت از خانۂ من — دولرانی است دولت رانئ من

ور ایں دولت ہم از من دور خواہی — مرا بے دولتے بے نور خواہی

چو با من ہمسر است ایں یارِ جانی — سرِ من دور کن زاں پس تو دانی

۱۰ پیام آور چو زاں جانِ غم اندود — ببرجِ شاہ برد آں آتشیں دود

شہنشہ گرم گشت از پائے تا فرق — بگرمی خیرہ خندی کرد چوں برق

برآمد شعلۂ کیں را زبانہ — بہانہ جوئے را نو شد بہانہ

بتندی سرسلاحی را طلب کرد — کہ باید صد گرُدہ امروز شب کرد

رَوَا اندر گوالیر ایں دم نہ بس دیر — سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر

۱۵ کہ من ایمن شوم زانبازیِ ملک — کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازیِ ملک

بفرماں شد رواں مردِ ستمگار — کبوتر پائے بند و جرہ ناہار

۶- کہ با سہ سا ۱۰- چو از خانِ غم اندود ب ایضاً ببرجِ شہ رساند سا حاشیہ -

بر آن شد تا کند از کین سگالی زانبا زانِ ملک اقلیم خالی
نهان سوی خضر خان کس فرستاد نمو داری بعذر راز دل برون داد
که ای شمع ز مجلس دور مانده تنت بیتاب رُخ بی نور مانده
تو میدانی که از من نیست این کار ستم کش ماند و کیوش شد ستمگار
٥ گرت بندی است از گیتی خداوند چو وقت آید همت بکشاید این بند
نمی شاید درین اندیشه تعجیل بهنجار از وحل بیرون رود پیل
کنون ما هم در آن هنجار کاریم بهنجاری ازین بندت بر آریم
چو درخوردی که باشی مسند آرای بر اقلیمی کنیمت کار فرمای
ولی مهر کسی کاندر دلت رُست نه درخورد عُلوِ همتِ تست
١٠ دولرانی که در پیشت کنیزیست کنیز ارمه بود هم سهل چیزیست
شنیدم کانچنان گشت ارجمندت که شد پابوسِ او سروِ بلندت
نه بس زیبا بود کز چشمِ کوتاه پرستارِ پرستاری شود شاه
کدُو در صحنِ بستان کیست بارے که جوید سربلندی با چنارے
خسی کو بر لبِ دریا نهد پای برد بادش بزخمِ سیلی از جای
١٥ تمنای دلِ ما میکند خواست که زان زانو نشین بر بایدت خاست

٢- بعذر رتا ح۲ ٧- ماهم سا سا۲ ح ح۲ ب- باهم ع ایضاً که باهنجار ازان ب
٩- علوِ منزلِ سا ١٢- بود شاه ب
١٤- برکفِ دریا سا = بر سرِ دریا ب -

چو جست آوازِ بے رحمی ز خنجر ‌ ‌ ‌ درآمد خونِ بے رحمت ازدر

جہانی مایۂ غم شادیش نام ‌ ‌ ‌ مخالف چوں خطِ مہر و غم و دام

نہ شادی بلکہ غم با اوست مدغم ‌ ‌ ‌ ازو شادی گریزاں بلکہ غم ہم

جبینے تند چوں سکّینِ جلّاد ‌ ‌ ‌ نگاہے تیز چوں میتینِ فرہاد

۵ بفنِ دجّال را معزول کردہ ‌ ‌ ‌ بشکلِ ابلیس را مخذول کردہ

بہر یک جانب از رو رفتہ میغے ‌ ‌ ‌ ز ہر یک موئے ابرو رستہ تیغے

دہانش از خشمناکے گشتہ خنداں ‌ ‌ ‌ گرفتہ خشم لبہایش بدنداں

ہمہ قہر و سیاست رغبت و رائے ‌ ‌ ‌ ہمہ نفرین و نفرت فرق تا پائے

اشارت کرد ہر سو راندنِ تیغ ‌ ‌ ‌ نشد برقِ کسے در جنبش از میغ

۱۰ عفا اللہ بر چناں رو ہائے چوں ماہ ‌ ‌ ‌ کسے چوں برکشد شمشیرِ کیں خواہ

کرا در دل بیاید سوزِ جانے ‌ ‌ ‌ ز افسوسِ چناں عمر و جوانے

فلک را باد یا رب سینہ صد چاک ‌ ‌ ‌ کز ینساں ارجمنداں را کند خاک

بخوں قصّاب را رحمت چہ جوئی ‌ ‌ ‌ کہ خواہد تیغِ خود را سر خروئی

چو گل بند د بسر جلّادِ خونریز ‌ ‌ ‌ ز اندامے چو گل بود بسر ہیز

۱- چو جست آواز پئے زخمے ز خنجر حمٓ ۲- خطِ مہر و غم و دام سا ب ۵ حمٓ ع = خط بے مہر غم و دام حمٓ = خط ہمزہ کج اندام عا ۴- نیبے تند سا سٓا حم حمٓ ب = بیبے سٓ ہ = نہادے عا = جبینے ع ۵- منخول سا سٓا حم حمٓ ب ک = مخذول ع = محمول سٓ ۶- خفتہ میغے سٓ ہ حمٓ = جستہ سٓ ۵ = رفتہ ع = بہر جانب زبانگ آشفتہ میغے ب ک ۸- نفرین و لعنت سٓ حاشیہ ۱۴- چو بگ بند د سا -

شبا روزی برید آں چند فرسنگ   رسید و برزبر کرد از تہ آہنگ

رسانید آنچہ فرماں بودش از تخت   شد اہلِ قلعہ در کار رے چناں سخت

دروں رفتند سرہنگانِ بیباک   بہ بیباکی در آں عصمتگہِ پاک

بُرُو پوشیدگاں ہولی در اُفتاد   کزاں ہُولرزہ در بام و در افتاد

۵ دراں برج از شغب ہر تیر شد قوس   قیامت میہماں آمد بفردوس

زکنجِ حجرہا باصد نژندے   بروں جستند نر شیراں بہ تندی

زبازو زور و از تن تاب رفتہ   تواں مردہ خرد در خواب رفتہ

شد اندر غصہ شادی خانِ والا   مدد جُست از پناہِ حق تعالیٰ

شبک در کوتوال آویخت تا دیر   تہ افگندش بکشتن جُست شمشیر

۱۰ چو شمشیرِ ظفر گم گشتہ بودش   ازاں نیروئے بیحاصل چہ سودش

عواناں در دویدند از چپ و راست   در اُفتادند و آں اُفتادہ برخاست

بہر یک شیر دہگاں سگ درآویخت   نگر سگ را کہ بر شیراں غضب ریخت

زہی سگساریِ چرخِ زبوں گیر   کہ شیراں را سگاں سازند نخچیر

چو بستند آں دو دولتمند را سخت   زمانہ بست دستِ دولت و بخت

۱۵ فتادند آں شگرفاں در زبونے   برآمد سو بسو شمشیرِ خونے

۴- برو پوشیدگاں س۱ س۲ س۳ حم ب ك ے = برآں پوشیدگاں حم۲ ع ۶- بروں رفتند ب = بدرجستند س۳ ۹- جست شمشیر س۲ ع حم حم۲ ب ك = خواست س۳ ۱۲- بر شہزادہ دہگاں س۱ = راند س۱ ۱۳- سگساریِ س۱ س۳ حم۲ ب ك۱ = سگبازیِ س۲ حم ع ے -

درِ فردوس رضواں باز کردہ — ہمہ حوراں دُرود آغاز کردہ

ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ — شہادت گوئی شد ہم مہر و ہم ماہ

چو بر شد خنجرِ وشہ جعد بر داشت — ق در آں منظر فغاں چوں رعد بر داشت

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر کیسو کردش از پیش

۵ کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید — نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید

بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد — سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

قضا کامد ز بہرش ز آسماں زیر — قلم چوں راندہ بودش راند شمشیر

ز خونِ او چو رنگین کرد جا را — ہم از خونش نوشت ایں ماجرا را

چو از تیغ آں سرِ والا قلم شد — خطِ مشکینِ او خونیں رقم شد

۱۰ چو گردِ رویش از خوں سیل در گشت — گل لعلِ وے از خوں لعل تر گشت

ز فعلِ خود چو دل از تن خجل رفت — رواں شد جان و ہم دنبالِ دل رفت

ز گردن موجِ خوں کش پیش میرفت — دواں سوئے نگارِ خویش میرفت

دلِ خوں گشتہ کش از پیش بگریخت — دو دید ایں خون و با آں خوں در آمیخت

صراحیِ مے بروں دادہ ز سینہ — نہفتہ زیرِ یاقوت آبگینہ

۳- دَرُو منظر س۳ = دَرد منظر ح = درو خاطر ک ۵- سپر گشتن ح۲ ع۲ ب ک عا ۹- ز تیغ آں سرو بالا چوں قلم شد س۳ حاشیہ ۱۱- از خود خجل س۳ = از وے خجل ع۲ ایضاً خجل ماند- دل ماند ب ۱۲- ز گردن س س۲ س۳ ح۲ ع۲ ب = ز گردوں ح ع ایضاً دواں س۱ ح۲ ع۲ ب ک = رواں ح ع-

غرض کس را بر ایشاں چوں نشد رائے | کہ گرد تیغِ خوں را کار فرمائے

بجنبید از میاں چوں تند بادی | فرو تر نسبتے ہندو نژادی

بستیزہ صورتے آہرمن آثار | ہزار آہرمن از رویش بزنہار

غم افزائی چو عیشِ تنگ حالاں | کژ اندیشی چو عقلِ خردہ سالاں

۵ چو بوم نو بدیدن شوم چہری | چو صبحِ دی بغزنیں سرد مہری

چو شامِ غم بجبینے محنت آمیز | چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز

لبے چوں پاشنائے جفت راناں | رخے چوں بوسہ جائے کژدہاناں

دراں ناخوش دہانِ خوں غراں | تبسم گونہ چوں کفشِ پاراں

درازش سبلتے پیچیدہ برگوش | زسبلت کردہ خود را حلقہ درگوش

۱۰ بسک زاں صفِ سرہنگاں بروں جست | تو گوئی خواہد از وے موجِ خوں جست

زراہِ مہر دامن درکشیدہ | بخونریز آستینہا برکشیدہ

ز فرمایندہ تیغِ گوہریں جست | کشید و کرد داماں قبا چست

برآمد گردِ آں سروِ گرامی | کہ از سرسبزیِ خود بود نامی

شہادت خاست از خضر اندراں کاخ | چو تسبیحِ درخت از سبزی شاخ

سیاست را فلک زاری ہمیکرد | شہادت را ملک یاری ہمیکرد

۱- چوں نشد س۳ ح۲ ب = آں نشد س۱ ح ع ایضاً تیغِ خود س۱ س۳ ب ک = تیغِ خوں ح ح۱ ع ع۱
۳- ستیزہ س۱ س۳ ک ح ح۱ ع۲ = ستمگر س۱ = قبیحہ = لعینہ ع۱ ۵- بوم پر بریدہ ع۱ ۶- جنبش -
طریقش س۲ ۱۴- شہادت خاست س۱ س۲ س۳ ع۲ = خواست ح ح۲ ب ع -

زہے خونابۂ مردم کہ گردوں　　زشیرش پرورد آنگہ خورد خوں

نگر تا چند گردد دورِ افلاک　　کہ یک نوبادہ بیروں آرد از خاک

چو گشت ایں سروبن در زیور و زیب　　بخاک اندازدش باز از یک آسیب

کسے کو کرد کاسی بہرِ خوردن　　ق　شکستن ہست آساں تر ز کردن

۵　کسے تیمار دارد زیں کم و کاست　　کہ نتواند از آنساں دیگر آراست

چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں　　زبیش و کم بجا باشد ہراساں

چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز　　ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز

پس آں بہ کآدمی در جاں سپردن　　بقائے خضر یابد بعدِ مُردن

زہر خونِ فسردہ زیرِ گردی　　سگنسگو رسے دمد یا سُرخ مَردی

۱۰　عجب خونی و بس فرخندہ جائے　　کزاں خوں بردمد مردم گیائے

چو خونِ خضر خاں در خاک در شد　　زخونش ہر گیا خضرے دگر شد

بگردِ یارِ خود میگشت جانش　　ہمی گفت ایں حکایت از زبانش

کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم　　کہ در کارِ تو شد جان و جہانم

چو من ہرت زجاں کردم جُدائی　　مبرّی ز آشنایاں آشنائی

۴- ب اور ک میں دوسرا مصراع یوں ہے: نہدہم برسرآں کاسہ گردن (ک میں قافیہ بجائے گردن کے خوردن ہے) ۱۳- صرف نسخہ ۳ اور ب میں یہاں حسب ذیل عنوان لکھا ہے: غزل از زبانِ جانِ عاشق میری نزدیک یہ عنوان سخت مہمل ہے اور یہاں کسی عنوان کی ضرورت بھی نہیں ۱۴- چو من کردم زجاں ہرت جُدائی ۳
ایضاً مبری ز آشنایاں ۳ ح ع ب = بری ۳ ح = مبرا ز ع -

بخون شستن بران شد چرخِ دولاب | که سازد چشمهٔ خورشید را آب

ولے چون در تن از جان دم نبودش | برون جانب ز تن شستن چه سودش

دو لالی که با فرخندگی بود | خضر خان را ز لالِ زندگی بود

چو خضرِ چرخ با او در کمین گشت | همان آبِ حیاتش تیغ کین گشت

۵ چو دیدم اندرین شیشه به تمیز | بسے هست آبِ حیوان خضر کش نیز

برآمد جانِ عاشق خون فشانان | ولے میگشت گردا گردِ جانان

گلے کز وے چکیدار قطرهٔ خوے | ق فشاندی خونِ خود صد بنده بر وے

بجائے آب ازان گل خون کشیدند | نگه کن تا گلابش چون کشیدند

بریده دستِ آن بے مهرِ خونریز | که زد بر گردنِ او خنجرِ تیز

۱۰ دلش چون خون نشد از لاله پیکر | که از سوسن درود آن لالهٔ تر

اجل کو هست خندان بر زن و مرد | بر آن خندان لب او گریه میکرد

بجان بردن سروشی کامدش پیش | نثار آورده صد جانِ دگر بیش

ز تن خون و دم از جانِ رمیده | چو بیرون جسته برنانِ دو دیده

تنے کاسیبِ گل بودے دریغش | فلک بین تا چسان زد زخمِ تیغش

۱- بران شد سا، سٓا حہ حہ۲ ع۲ ب = چنان شد سٓا ع ۲- ولے چون در تنِ او جان نبودش سع۲
۴- تیغ کین سا، سٓا حہ حہ۲ ع۲ ب عا = آب کین ع ۷- چکیدار سا = چکیدے سٓا = چکیده
ب حہ۲ = چکیدان حہ = چکید از ع ع۲ سٓا ۱۲- جان و دلش پیش سا، سٓا حہ ب = جان و دل بیش
ع۲ ۱۴- آسیب دل سا، سٓا ع۲ ع -

جُدائی ہائے ہر پیوندم از بند   نہ چوں دردِ جدائی شد ز پیوند
ور آگہ نیست آں ماہِ قصب پوش   ق   کہ خونم بر زمیں چوں میکند جوش
بخوانیدش کہ آید از پیِ سوز   شہیدِ خویش را بیند بدیں روز
بیا را آید بزمِ بہمن وَ کے   کہ من از خونِ خود خوش میخورم مے
۵ منم فرقِ سراں را گوہریں تاج   کہ بر اوجِ سریرم بود معراج
کنوں آں تاج خواہد با گِل آمیخت   کہ دُرّش گم شد و لعلش فرو ریخت
ہر آں قطرہ کہ از خونم زمیں خورد   گہ ہائے مرا بایدنگیں کرد
دلم کز سوزِ غم بر تابہ بود   از و ہر دم چکاں خونابہ بود
ندانم کآسماں را دور چوں گشت   کہ آں خونابۂ من موجِ خوں گشت
۱۰ گزشتیم از جہان و خاست ہوئے   نماند از ما بجا جز آرزوئے
نو دِ ہستیم شد ہیچ در ہیچ   ہنوزم قصۂ دل پیچ در پیچ
کرا گویم بشرحِ ایں حرفِ مستور   من از جاں دور و جاناں ہم زمن دور
تعالیٰ اللہ چہ شعلہ است ایں کہ ہر جاں   بداں نہ ارزد کہ گرد د ہیزمِ آں
بسا دلہائے پاکاں کز چنیں داغ   بصحرائے بلا شد طعمۂ زاغ
۱۵ جگر سوزی بداغِ ناخوشِ دل   جگر پختن بود بر آتشِ دل

۱- ہر پیوندے سا ساع[۲] = ہر پیوند حہ[۲] ۲- میزند جوش سا سا[۲] سا[۳] سہ - بیا را ئید سا حہ حہ[۲] ع = بیارائید ع ۷- فرو ریخت- نگیں ریخت (بلا قافیہ) ب ۱۱- نمود ہستیم سا[۲] ۱۳- چہ شعلہ سا سا[۲] سا[۳] حہ[۲] ع[۲] ب = چہ مشعل حہ ع ۱۵- جگر پختن سا سا[۲] سا[۳] حہ حہ[۲] ع[۲] ب لک ع = جگر پختی ع -

بهر جائے که خوں راند ایں تنِ پاک — گیاهِ مهر خواهد رُستن از خاک

زخون و خاکم ایں رنگیں گیا جوئے — ازاں گوگردِ سرخ ایں کیمیا جوئے

یکے خوابِ من آں بوئے که پیوست — بَبَزمِ عشرت ازمے خفتے مست

یکے خواب اینکه بستر شد ز گردم — مےِ عشرت زخونِ خویش خوردم

۵ چه خوش سے خسپم اندرِ عشرت و ناز — بدیں خوابی که نتواں خاستن باز

خوشم با اینهمه کاندر تف و تاب — خیالِ یارِ خود بینم دریں خواب

زخوں خواب آید اینعنی چساں گشت — که خونم رفت و خوابم جاوداں گشت

که بیدارم کند زیں خوابِ ناخوش — که شوید از من ایں خونابِ ناخوش

چو یارم کشت ز و خونم مجوئید — وزیں خوں روئے گلگونم مشوئید

۱۰ کجا شد آں بُتِ خونابه شویم — کز آبِ دیده شوید خوں ز رویم

خیالش کآشنا در خوں من کرد — نباید خواست عذر ار غوطه خورد

نه زیں خونریز جانم تنگ خویست — که خونِ شیر مرداں آبرویست

و لے مُردم دریں خونابهٔ خویش — که دور اُفتادم از همخوابهٔ خویش

نه مرگست ایں که عمر آید بپایاں — و لے مرگست دوری ز آشنایاں

۲- خون خاکم س ۳ س ح ۲ ع ۲ = خون و خاکم س ۱ ح ب ع ۳- بزم عشق ب ۴- شد بستر س ۱ ع ۲

ایضاً مےِ عشقت ب ۷- چسان است - جاودان است ب ع ۱ ۹- وزیں رو خونِ ب

۱۰- بیاریدس ح ۲ ع ۱ ب = کجا شد س ۱ س ۳ ح ع د

۱۲- آبِ [illegible]

شہابی کز سرِ ریشش بود گردی | چکید او نیز ازاں جوے آبخوردی

چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز | برآمد شورِ مستوراں دراں سوز

کسے کآوازِ شاں دیوار بشنید | زبانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید

زپردہ مہوشاں بیروں فتادند | چو خورشید از شفق در خوں فتادند

۵ بچشم آب و برُو خوں ہمگناں را | عجب خونابہٗ رو دادشاں را

زچہرہ ہر بتے پرکالہ میکند | زروے لالہ برگِ لالہ میکند

کناں ہر مو کہ بر دلہاے نومید | شبِ غم را دہد پیوندِ جاوید

زموے کندہٗ و خونِ روانہ | زخون و مشک پُر شد صحنِ خانہ

جہاں در دیدہٗ ما درشدہ تار | کہ از چشمش دو مردم رفتہ یکبار

۱۰ ہوس بہرِ ہلاکِ خویش مے بُرد | ہمی مُرد از پئے مرگ و نمے مُرد

فتادہ لُعبتاں چوں خاک بر در | بجاے گُل فگندہ خاک بر سر

فرشتہ گریہ ہمچوں ابر میکرد | بہ بالا بردنِ جاں صبر میکرد

ہمیکرد ایں ندا ہاتف زبالا | سَلَامٌ جَاءَ مِن رَّبِّیْ تَعَالیٰ

دو دلرانی دراں خونابہ سرگم | ق | چو ماہِ چاردہ در جمعِ انجم

۱۵ زتابِ مہرِ صفراے و تاپاک | چو تابِ مہرے اُفتاد برخاک

۳- آوازشاں دیار ك ۶- ہر بتے س۱ س۲ حو حو۲ ع۱ ب ك = ہر مہے س۳ = ہر شبے ع

۱۰- ازپئے مُردن ب ك ۱۴- چرخِ انجم س۳ -

چو عاشق را نباشد جاں گدازی — هوس بازی بود نه عشقبازی

مرا هم هست ازیں پیکاں خراشی — که هجرم در جگر زد دورباشی

نه خسرو بلکه فرهادم دریں گِل — که بے سنگِ غمے چوں کوه بر دل

نریزد پیشِ کس خونے ز ریشم — که هم خود مونسِ غمهائے خویشم

۵ شبے دارم چو بختِ خود سیه روز — دلم در روے چراغے خویشتن سوز

دو شب بیداری آمد رسمِ عالم — یکے بیداری شادی دگر غم

من از شبهائے غم زانگونه شادم — که از شبهائے شادی نیست یادم

دو تاریکی است پیشِ چشمِ مشتاق — ق که تاریک است ازاں در چشمش آفاق

یکے شبها که آں خالی ز ماه است — دگر روزِ حیاتش کاں سیاه است

۱۰ خط و زلفے که خوبانِ جہاں راست — بلا و فتنه بهرِ عقل و جاں راست

ز زلفِ پر بلا هر موے ماریست — ز خط هر موے اژدرها شکاریست

ازاں لب خونِ مردم چوں رہد چوں — که گر تیزش بہ بینی خوں چکد خوں

خضر خاں کآبحیواں بود در جام — دریں دریائے خوں گم شد سرانجام

غرض چوں خضر خورد آں شربتِ جور — همان مے خورد شادی خاں هم از دَور

۶- یکے شبهائے شادی و دگر غم ب ۸- چشم مشتاق سر سر۲ سر۳ حج حج۲ ع۲ = چشم عشاق ب ع ایضاً که تاریک است ازاں در چشمش آفاق سر سر۳ حج۲ ب = که تاریکی است زاں در چشم آفاق ع = در چشمش آفاق ع۲ ۹- یکے شبها که او سر سر۳ لڈ ع۲ = یکے شبها که آں سر۲ حج ب = یکے شبهائے او حج = یکے شب آنکه آں ع ۱۳- آبِ حیواں داشت سر سر۳ = خواست حج۲ = بود سر سر۲ حج ع۲ ع ب د

بجے مندر کہ بُرجے زاں حصار است ق شہاں را کاندرآں جائے قرار است

درآں بردند شاں زیراں زچشم آب کہ خسپند اندراں شاہانِ خوشخواب

بنگیں حجرۂ در فرجۂ تنگ نہاں کردند شاں چوں لعل در سنگ

بچشمِ ہر یکے خوابِ عدم بود ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود

۵ نگرکاں خوں کہ خوابش رفت زامید کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید

چو پنہاں گشت در سنگ آں گہرہا جُدا شد مہرۂ دولت ز سرہا

فروماندند ز آسیبِ زمانہ فراموش اندراں فرموش خانہ

فراواں یاد دارد چرخِ بدخوئے فرامش گشتگاں زینساں بہر کوئے

زحالِ آں فراموشانِ بے بہر ہمیگوید دراز افسانۂ دہر

۱۰ بدآنساں مشنو ایں افسانۂ راز کہ خسپی و نگردے پیش بیدار

مخسپ از داوری اندر سینہ جانے دریں افسانہ میکن ہوش وہانے

کہ چنداں خفت خواہی بے تف و تاب کہ بیداری نخواہی دید در خواب

مشو مغرورِ دہر و حاصلِ وے کہ چوں سیم قمار است ویخِ وے

چہ بینی چرخ را زانگونہ خنداں نگر کش در شکم چند است دنداں

۱۵ خردمندی کہ بندد در جہاں دل دل از نامِ خردمندیش بگسل

۱- بجے مندل حا ایضاً شہے را کاندراں سا ب = شہے را کاید آں ع حم۲ حم ع۱ = کہ شاہاں را دراں سا۲
۵- خوابش رفتہ سا۲ حم ک ۸- بہر سوئے سا۳ ب ک ع ا ۹- بے بہر سا سا۲ حم حم۲ ع۱ ب ح = بے بہر
ع ۱۴- چہ بینی سا سا۳ ع حم۲ ک = چو بینی سا۲ حم ع -

ز زخمِ ماہِ نو درھم کنان ॥ بصد پارہ رخے چوں ماہ پاں

ز زخمے کاندراں رخسارہ میشد ॥ دلِ خورشید صد جا پارہ میشد

نہ زاں رخسارہ میشد پارۂ دور ॥ کہ از مہ دور میشد پارۂ نور

صباحت ہم برآں رُخسارِ گلگوں ॥ ہمیکرد از جراحت گریۂ خوں

۵ زچشم و رُخ کہ خوں بیروں ہمیرفت ॥ بہر سو سیلہائے خوں ہمیرفت

زکوبش بر رُخِ پر خون و رنگیں ॥ حنامی لبست بر دستِ نگاریں

یگاں پیچہ کہ عاشق رابداں بست ॥ ہمی کند و ہمی پیچید بر دست

بساعد مو یہائے پیچ کردہ ॥ چو ماراں گردِ صندل پیچ خوردہ

بیادِ پیچہ موئے کہ خاں داد ॥ بہ پیچا پیچ مو میخواست جاں داد

۱۰ دراں موہا کہ پیچِ بیکراں بود ॥ دلِ خاں جُست و جانش ہمدراں بود

فراواں روئے و موکند از سرِ درد ॥ نہ او تنہا چو او صد ناز پرورد

ولے چوں رفتہ را باز آمدن نیست ॥ غمِ بیہودہ جز رنجِ بدن نیست

چو حال اینست بہ کز طبع ناساز ॥ روم اندر سرِ گفتارِ خود باز

چو شد ہنگامِ آں کاں کُشتۂ چند ॥ ق ॥ بزندانِ ابد مانند دربند

۱۵ شہیداں را ز مشہدگاہ خونریز ॥ رواں کردند سوئے خوابگہ تیز

---

۴ جراحت ہم براں ع ح ح = صباحت د

۵ - ہم دراں س[۲] ۶ - بسے پیچہ ك = باں موئے س[۳] حاشیہ ۱۰ - بیکراں یافت - ہمدراں یافت س[۲] ح ع[۲] ب ك ی = بود - بود ع = داد - داد س[۳] ۱۲ - رویم س س[۳] ع[۲] ۱۴ - کاں گشتہ س س[۳] ع[۲] ح[۲] = کز کشتہ ح ب = سرگشتہ ع -

که در هر بیتِ او پوشیده کاریست — زخونِ عاشقان نقش و نگاریست

وگر زین نامه ننویسی بجز نام — که کاهل را سفر باشد دو سه گام

چو خواهی عشق را پاینده بنیاد — ز تلقینِ خضر گیر این غزل یاد

غزل از زبان عاشق

۵ بروای جانِ دور افتاده از من — بران جانی که دور افتاده از تن

دعای خوانش از سوزِ درونم — سلامی گویش آلوده بخونم

پس از خونم جگر هائی که داری — رسان پیشِ منکدانش بزاری

بگویش کای زمن مانده چنان دور — که گنجیده دو عالم نور تا نور

میانِ ما که پیراهن بدی بار — دو عالم در میان شد چون بود کار

۱۰ فلک بین تا چه سان برما جفا کرد — که هر یک را بدین دوری جدا کرد

دو گل بودیم با هم رسته در باغ — چو نسرین خوش نه چون لاله بدل داغ

که داند صرصرِ هجر از کجا جست — که شاخِ وصلِ ما را خورد بشکست

ترا در محنت آبادی درافگند — مرا خود در جهانی دیگر افگند

چو گشت از لوحِ هستی نامِ من پاک — تو باقی مان که ما رفتیم در خاک

۱۵ زمانه گر مرا زد زخمِ جانی — ترا پاینده باد از زندگانی

۲- نه نویسی س۳ ح ب ك = ننوشتی ح۲ ڪا = ننویسی س س۱ ع۲ ی د ۵- بران جانی س۱ س۳ ح ح۲ ب ك ع۲ = بدان جانی ع ی ۸- کای چنان مانده زمن ب ایضاً نور با نور ك = نور تا دور ع۲ ۱۲- کجا خاست - بشگافت ب-

چو برگرگے فرو آرد بزی شیر | به از چوبِ شبان باشد برو تیر

خری کو خنده زد بر سبلتِ شیر | کُشد هم خندهٔ شیرش بشمشیر

چو نخچیرے کشد بر اژدها ریش | چو ریشِ خود بود درهم تشویش

نگاور توسنے شد زندگانی | عنانش باز کش گر میتوانی

۵ عنانش را چو نتوان واکشیدن | ز دنبالش بباید پا کشیدن

رہاکن سرکشی را تا دو دستند | تو در دامانِ عصمت پائے کن کند

که گر نتوان بعصمت جائے جان زیست | بغیر از زندگانی هم توان زیست

چنان کن زندگانی در زمانه | که از وے زنده مانی جاودانه

چو کس را نیست در عالم قراری | قرارِ کارِ خود مے جو تو باری

۱۰ بخاکِ تیره بگزار آب و گِل را | عمارت کن بنورِ پاک دل را

کسے کز کارِ معموری بود دور | سزد جانش خراب و گور معمور

چو نیکی و بدی بے جستجو نیست | نکوئی کن که بد کردن نکو نیست

بد و نیک ار نمیدانی ز هر باب | تو هم زین نامه عبرت گیر و دریاب

بعشق آویز و زان سرمایه جو بهر | که فارغ گردی از نیک و بدِ دهر

۱۵ و گر در عشقبازی ره ندانی | در آموزی گر این افسانه خوانی

۸ - کہ یابے زندگانی خاد دانه س۳ ۹ - مے جوئے باری س۳ حج۲ ع۱ ب = مے جو تو باری ع د حج ے = میکن تو باری س ۱۲ - بے جستجو س س۲ س۳ حج ع۲ ب ك ها = در جستجو ع حج۲

۱۵ - بیاموزی چوك -

که می آید بهشتی روئے شاہے — که خواهد کردن آنجا بانگاہے

روان شو خوش خوش اے باد بهشتی — ز جوئے جنتش پیش آر کشتی

که این خضر آب حیوان را رها کرد — بکوثر خواهد امروز آشنا کرد

گہے جوید بکشتی عیش سازی — گہ از عشرت کند در آب بازی

۵ بهر نزهت گہے گاه تماشا — رحیق آرد بکف نے باده حاشا

شوید از نغمہائے مرغان فردوس — کانچه کش لبان زهره در قوس

نوا شیرین کشید اندر بم و زیر — ز جوئے انگبین و ز چشمهٔ شیر

چو پیش مشهدش مشعل فروزند — کنیزش را بپا یا نش بسوزند

که رسم هندوان آتش افروز — چنین باشد بسوز خویشتن سوز

۱۰ بدینسان سوختن در دوستائی — به از سوزش بشبہائے جدائی

نے پروانہ کز شمع او فتد دور — نخیزد از شهادت گاه او نور

وگر در دین نباشد رسم گبران — ق که سوزند آہوان را با هژبران

براندازیم ستر عصمت از روئے — برون افتیم در بازار و در کوئے

بخوانید از برون مویہ گران را — که کوبانند سرہا بے سران را

۱۵ میان خاکہائے خس بخیده — بغلطیم و بغلطانیم دیده

۲- روان شو خوش خوش سا۲ سا۳ حم حم۲ ع۱ ب ے = روان خوشخوئے ع ۴- از عشرت سا سا۲ سا۳ حم حم۲ ع۲ ب ے = از غیرت ع ۱۳- ستر عصمت آن روئے سا۳ --

مبیں کاختر بزندانم نگه داشت	که یوسف هم بزندان خوابگه داشت
تو برافسر نشیں چوں دُرِّ مکنوں	که من در خاک خواهم خفتن اکنوں
چو من همواره تیمارِ تو خوردم	ق دل و جاں در سرِ کارِ تو کردم
میاری در دل ایں اندیشهٔ خام	که از جامِ تو غیرے خوش کند کام
۵ چو میدانی که از دورانِ کیں خواه	ق گزر باشد ترا نیز اندریں راه
گیری آں رهِ بدگوهری پیش	که در دُرج کساں بندی دُر خویش
گر از تنهائیِ هجرت بود جوش	خیالم را کنی باخود هم آغوش
تو زانجا خوانیِ افسونِ وفائی	منت زینجا دمم باد دعائی
وگر در ما دلت واپس نه بیند	ق که روئے رفتگاں را کس نه بیند
۱۰ کسے کاگوشِ او را گرم داری	هم از خویش و هم از وے شرم داری
که خواهد خواند او در آشنائی	زسیمائے تو حرفِ بیوفائی
کسے کز تو وفاداری نه بیند	وفائے چوں توئی را چوں گزیند
وفا داری چو من گر شد زیادت	وفا از هیچکس روزی مبادت
زجانِ خضر چوں جَست ایں دمِ سرد	زخوں بر رُخ صنم نیز ایں رقم کرد

۱۵ ## پاسخ از لبِ معشوق

بیارائید فردوسِ بریں را | بپوشانید زیورِ حورِ عیں را

۲- در خاک سا سا حج حج ع اب ی = در خواب ع ۵- اگر از هجر من باشد تراجوش ب

۸- دم بادِ سا سا ع حج ها = دهم یاد حج ع ۱۲- کے گزیند سا-

بدامانِ تو خواهم کرد پیوند — ز اندرز و نصیحت رقعهٔ چند

چو جاں خواهی همیشه زندگانی — بجاں دوز این همه پیوندِ جانی

وصیّت اینست کاندر گلشنِ دهر — بناتِ شکّریں بشناسی از زهر

نه بندی دل بر ایوانی که در وے — چو در رفتی بروں آئی پیاپے

۵ نمو داری که مے بینی ز هر باب — خیالِ آئینه است و صورتِ خواب

دریں آئینه روئے کژ منه پیش — که تا زو کژ نه بینی صورتِ خویش

مبیں خوابِ پریشاں در حقِ کس — کاثر نیز از پریشانی دهد بس

کسے کو را بزرق و قلب یاریست — چو آبِ قلب کاراں قلب کاریست

بخواب آنکو دهد واهی بانباز — در آئینه تواند یافتن باز

۱۰ دراز کس بر تو جوری رفت بیخواست — چو قصدی نیست زاں بر بایدت خاست

بدی گر زد بخوابت طعنه در جنگ — به بیداری بدش گوئی خوری سنگ

گراں سنگی گزیں چوں کوهِ خارا — که گوهر بخشد از سنگ آشکارا

کسے کِت بشکند از سنگ دنداں — تو از لبها برو دُر بار خنداں

همی خور سنگ و سنگِ خود نگه دار — که اینجا ها شود گوهر پدیدار

۱۵ بهر دامن که در خواهی زدن چنگ — متاعِ صلح جو نه مایهٔ جنگ

۱- نکتهٔ چند سا حہ ۲- بجاں دوز سا حہ حہ' = بجاں دار سا ع' ع ع

۴- نسخہ ع' میں یہاں سے ۲ شعر ندارد ہیں ۱۰- جوری شد ز بیخواست سا

۱۵- کہ خواہی در زدن سا-

بدیده خاک رہ منزل گزینم — کہ بے او روئے گیتی را نہ بینم

چو زیرِ خاک خفت آں مسند آرائے — میانِ دیدہ زیبد خاک راجائے

دگر ایں نیز نگزارند کردن — ہمیں جا ماو خونِ خود بگردن

زنیم اندر جگرہا دِشنۂ تیز — چو شیریں در زیارت گاہ پرویز

۵ بروں ریزیم خونِ غمکش از پوست — بخونِ گرم پیوندیم با دوست

بتاں را گرچہ گاہِ روئے کندن — بمو یہ رسم باشد موئے کندن

چہ باشد کندنِ گیسوئے در ہم — مرا گیسو بُرند از تیغ و سر ہم

کہ چوں سر رفت با ہمسر شتابیم — وصالِ ہمسرِ خود باز یابیم

بدیں مرگ از وفا دلسوزیم باد — ہم امروز ایں سعادت روزیم باد

۱۰ **بخشیدنِ برکت و یمن فرزند عین الدین مبارک را ازیں پند نامۂ میمون**

تا در نقشِ ایں پند فروشود و از بندِ نفس بروں آید

ایا چشم و چراغِ دیدۂ من — رخت بستان و باغِ دیدۂ من

مبارک نام تو زایزد تبارک — چو نامت بر پدر گشتہ مبارک

تو ئی چوں پارۂ از جان پاکم — زتیمارِ تو جاں را نیست چاکم

۲- زیرِ خاک رفت ۳، ح۲، ع۲ ۱۰- نصیحت فرزند دلبند طاب اللہ عن الآفات ب = نصیحت فرزند قرۃ العیون عین الدین مبارک طاب اللہ عن جمیع الآفات والعاہات ک = نصیحت در حق فرزند دلبند خود گوید ح۲

۱۴- زیں جان پارہ ۳۔

چو نافه جام را بر سر کنی جای	مشو رنجه گرت بر سر نهد پای
فغان زان سیل کاندم کاندر آید	ز پلوان بگزرد بر پل بر آید
بزرگ ار بردباری کرد با خرد	ز سنگش خرد گشت و از لکد مرد
نکوخویان سفیهان را زبونند	که اینان راهوار آنان حرونند
۵ بسگ گفتند کاشتر سرفراز است	بخنده گفت سگ گردن دراز است
شگال ار پیش بز گوید سرودی	ز چشم آرد ز بهر روده رودی
ز شوخی کادمی را از زبان جست	همه حال از تحمل وا توان رست
ز تندی گرچه کارت را بلندی است	تنک بودن نه رسم هوشمندی است
چو کوه از سنگ باید بست بنیاد	نشاید شد چو خس بازیچه باد
۱۰ به بی سنگی مکن بنیاد درویش	کزان بی سنگ بینی خانه خویش
بسیم بد مشو در خانه عامر	که زود افتد چو سوگند مقامر
چو گل برگی کن از پاکی مهیا	مبین رقص خسان بر روی دریا
قناعت را بفلسی کیسه بر دوز	بپر جستن مشو دل را بد آموز
چه بینی خامه زن را گنج در زیر	که قصابیست از نی کرده شمشیر
۱۵ زیک تن خون فشاند تیغ در مشت	بیک خامه سپاهی را توان کشت

۶- زخشم آرد بهر یک چشم رودی ع۱ ۷- از زبان خست ح۱ ک = جست ع ح ح۲ ک ۱۰- به بی سنگی س۱ س۲ ح ح۲ ع۱ = پی سنگی ع ۱۲- برگی شو از پاکی م۲ = برگی کن ار پاکی ح۱ = کن سینه از پاکی ک ایضاً مبین در رقص خس ی ۱۴- که جلادیست ک -

رهائی ده بکوششِ بسته را — بمرهم پرورش کن خسته را

چو بازارِ بدی در ترس و بیم است — زیانِ کیسه پُر سودی عظیم است

همیشه چنگِ دل در یکدلاں زن — دلے دو نیمه را دو نیمه کن تن

مشو آتش بصحبت همراں را — که خود را سوزی و آنگه دیگراں را

۵ چو آبی باش لطف از حدفزونش — همه راحت ز بیرون و درونش

بود ماهی سزائے تابه تیز — که خار است از دروں بیروں دِرم ریز

چو ماهے را کند کس باز گونه — نماید خارِ پشتی را نمونه

مثل گر مار را گویند چوں اوست — بتندی مار بیروں آید از پوست

مشو بهرِ گزندے ناتوانے — گزیده ساعتے با سگ نمانے

۱۰ فساد و فتنه رنداں را جمال است — بکوئے شاهداں تقوی وبال است

بود تاریکیِ شبهائے دیجور — بچشمِ کور موشاں سرمهٔ نور

کسے کز آبریزش نیست پرهیز — اگر خود خونِ تست از خود بروں ریز

ادب شرط است اگر فرزند شوخ است — سگِ دیوانه را دارو کلوخ است

به پشتِ بے ادب رحمت بود کوب — فرس چابک شد اں بے ضربتِ چوب

۱۵ مکن بدخوئے را با خویش گستاخ — ستورِ بدکُش ریزی زند شاخ

---

۴ - دو نیم را دو نیم کن سا سا ۹ - گزیده ساعتے حم = گزنده ساعتے ح حم۲ = گزیده ساختے سا = گزندی ساختے با سگ نخانی ۲س ۱۰ - تقوی محال است سا ک ۱۲ - از تن بروں سا سا حم۲ ع۲ = از خود بروں ع حم = از تن [illegible] = از [illegible] به پرهیز ک -

ببیں کز منعمت در معده چونیست | که جانبازی بناں خواہی گرونیست
بزن بر جانِ آں منعم سِنانے | که نزز دنزدِ او جانے بنانے
ندارد همّتِ دادار سپهدار | توهم کوته مکن همت گهِ کار
بهجا پُر دلے کُن گاه وبے گاه | چو شیری کش تهی باشد تهیگاه
۵ گر آئی زنده کم ناید زر و کام | وگر رفتی زہے زیبا سرانجام
ورت هستی دهد بخشنده هست | هر انگشتی کلیدِ دل کن از دست
متاعے راکه خواهد رفتن از پیش | از و ناچار بستاں بهرهٔ خویش
چو مرکب را بُردن کار دراںے | همت ماتم بود هم میهمانے
بصرفه صرف کن نقدی که داری | که امساکت به از اِسراف کاری
۱۰ نه آں صَرفه بود ز اندیشهٔ خام | که بخلِ صرف را صَرفه نهی نام
همان صَرفه است کاں نحت هست دربند | چناں ریزی که بپسندد خردمند
بده سیم و درم بے مایگاں را | نه نُزل و هدیه عالی پایگاں را
بخندد برق بر ابری که راند | ز کِشتِ خشک و بر دریا فشاند
مده سرمایه بر دستِ دغا باز | مپرور سفله را در نعمت و ناز
۱۵ بر آرد از دماغِ عاقلاں دود | بزیرِ دیگِ تلغم هیزم عود

۱- کز منعمت در معده ساسا ح ح[۲] ك ع[۲] = کز نعمتے گر منعم ع ۲ - که نه ارزد سا سا[۳] سا ح ح[۲] ع[۲] = نیرزد ع ۵ - کجا بی زر و کام ح[۲] ۸ - چو مرگت را بُردن کاردانی ح[۲] ب ھ ھا = کاردانی سا[۳] ك ع[۲] ۱۱ - صرف است سا ح -

قلم زن کو برون آرد پیاپے — زر از نوکِ قلم چون آتش از نے

نہ چون درزیست کز سوزن بہنجار — برون آرد درم ہمچون گُل از خار

گر اُو دریسے کنی یابی بیکدم — ز عیسےٰ سوزن و رشتہ ز مریم

وگر کس آب یک سقّا بہ خواند — نہ آبِ رو نہ آبِ پشت ماند

۵ وگر یک ماہیِ پاکست در شست — بہ از دہ ماہیِ ناپاک در دست

حلال القبج مالِ پُر نہ بیند — کبوتر دانہ جوید ورنہ بیند

بود در خوردِ ہمتِ کامِ ہر کس — نخواہد کامِ شاہین قوتِ کرگس

غلیواز است نے باز آنکہ ہربار — کند از جانور رغبت بمُردار

حلالے خور ز خونِ خود کند دانگ — حرامے را زرِ گلگون بگلبانگ

۱۰ چو خواہد تیغ زن زاہن خورد زر — دلش از تیغ باید آہنین تر

نیاید از عروساں پہلوانے — نہ از سیمین تناں آہن توانے

قبا پوشانِ غزِ دلِ راہبر نام — غزا را کامگار از خنجرِ کام

ببین بر تیرِ رنگِ سُرخ و گلگون — کہ نبود تیر را رنگی بہ از خون

نہنگے شو کہ با دریا کند زور — کند زیر و زبر دریا بیک شور

۱۵ نہ باخہ کش چنان برگستوانے — سر اندر سینہ دُزدد ہر زمانے

چو کار اُفتد نہ کار از بہرِ نان کن — غزا را باش و آشامِ سنان کن

۱۰- خورد و برس ۱۲- غزا دکا مگار س ۱۵- اندر سینہ وارد س ۱۶- غذا را باش ح —

چو می جوید کسے زاں آبگینه — گدائی بینِدش با صد خزینه

چو آید نقب زن در کنجِ درویش — کند رخنه ولے در سینهٔ خویش

مقامر کو زند بر قلب زن داو — به نقدِ کیسهٔ خویش افگند کاو

برنج آشنایه بهرِ خود مکن جمع — که از مومِ تو غیرے برکند شمع

۵ بنه بر خویش رنجے بهرِ آں را — کزاں راحت رسانے دیگراں را

ز بو جز سوز نبود بهرهٔ عود — ز حلوا قسمِ حلوا گر بود دود

وراز خود در وجودت نیست جودے — بگیر ایں بخشش از کامل وجودے

بروں ده نقشے ار داری ز نقاش — چو نقشت نیست باری آئینه باش

بکارے دست زن کائے دراں چست — چه دوزد تیر چوں باشد کماں سست

۱۰ خرد را سوئے بینائی بود زور — بچاهِ کور نفتد جز بطِ کور

چو خطِ ما بحکمت شو نمونه — مشو چوں خطِ هندو باژگونه

چو مسطر راستی را نه رگِ راست — چو چوبِ راست شو کو جدول آراست

که نام از راستی گیری بکشور — چو چوبِ جدول و چوں تارِ مسطر

بدانش راست باید داشت تن را — نشاید کژ نهادن خویشتن را

۱۵ چو چشمِ راست عمداً کژ کند کس — نماید همچناں کژ چشمِ او پس

۱- چه می جوید س۱ س۲ ع م — قلب زن س۱ س۳ ع۲ ب ع = قلبه زن مج ها = قبله زن س ح
ایضاً بنقدِ کیسه س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب ه = بنقد کیسهٔ ع ۷- وراز خود س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب = وراز
خود ع ایضاً بگیر ایں بخش س ۱۰- برد ز در ها ۱۵- نماید چشم او کژ همچناں س۳-

تونگر را که بیش آید فرا پیش — دران بیشی بود سود از زیان بیش

اگر گوهر فشاند ابرِ دُر بار — کم از ژاله دان بر کشت پُر بار

چو روغن پُر فتد بر آتشِ تیز — هم آتش کُش بود هم آتش انگیز

دهنده کِش گره بر ابروان نیست — به است ارچه از گره نقدش روان نیست

۵ کشادن دست و پیشانی گره جود — دو فتح است از پئے خواهنده موجود

کشادِ دست بے ابرو کشادن — بود با استخوان لوزینه دادن

وراحسان نیست چون ابرو کشاد است — بیاکان نیز فتحے رو کشاد است

چو گشتی در درم دادن کرم کوش — ز فریادِ درم خواهان مکن جوش

چو مقبل رم خورد زافغانِ محتاج — دهد غوغائے اِدبارش بتاراج

۱۰ گر آید گل ز بانگِ بلبلان تنگ — نگر کرگس کند سوئے وی آهنگ

تو قطره ده کزان دریائے سیل است — مجو نامِ نکوکان خود طفیل است

نه بخشد زر جوانمرد از پئے نام — نجوید نردبان مُرغ از پئے بام

چو زر داری چه از نامے پریدن — نمی شاید بزر بادے خریدن

مده بیرون فریبِ عشوه پرورد — که خلقت از گدا داند جوانمرد

۱۵ حذر زان گنج باشی کز دلِ تنگ — زبانش حاتم است و دستِ او سنگ

۴- ارچه از س۱ ح ح۲ ع۲ = ارچه س۲ ع ک ب ۵- کشاده دست س۱

۷- بیاکان س س۱ ح ح۲ ع۲ = بیاکان ع ایضاً فتحے رو کشاد س۱ ح ح۲ ع۱ ب = فتحے برکشاد ع ۱۲- دارد جوانمرد س۱-

برسمِ عاقلاں بگزار تن را — مکن خدمت ہوائے خویشتن را

۲ زشہوتہا کہ برکار است مستی — عنانِ بادپا گرد آر رستی

مداں قطرہ کہ جَست از مرد چوں برق — کزاں طوفاں ہمہ آفاق شد غرق

زناں را آں یکے قطرہ بگلشن — بہ از صد سلکِ مروارید روشن

۵ عروسے کز چناں نم ماند بے بر — بکامش چشمۂ حیوانِ شود زہر

کنیزی کو زآتش گشت در تاب — سبوش از مشکِ سقّایاں بَرد آب

ہر آں مردی کہ شاہد جوئے باشد — چو شاہد مستِ رنگ و بوئے باشد

بود مردِ خرد کرپاس بر دوش — ہم آگوشِ زناں ابریشمی پوش

زدانش کن لباسِ تن کہ زیب است — نسیج و پرنیاں ابلہ فریب است

۱۰ خردمند از لباسے چوں شود شاد — کہ کرمیش از تنِ دیگر بروں داد

بسہلے بس کن ار داری بدل چشم — کہ ابلہ حُلّہ پوشد کارداں پشم

حریرِ عنکبوت و جامۂ غوک — نزیبد جز باندامِ خردوک

اگر زیور سزد بر مہرۂ خر — بہ از خرمہرہ نبود ہیچ زیور

بہر جانب کہ شغلت دارد آسیب — متاعِ سود جو نے مایۂ زیب

۱۵ ہمہ کس گرچہ در زیبا پسندیست — ززیبائے نکوتر سودمندیست

۲- چو برکار است حہ حہ۲ ب ۳- مداں قطرہ سا سا۲ ع۱ = ہرآں قطرہ حہ = بداں قطرہ حہ۲ ع ۶- پشت سقایان سا سا۲ حہ ع۲ ب = مشک سقایان سا۳ = دست سقایاں حہ۲ ۹- لباسِ خود سا۳ ۱۲- خردلوک سا۳

۱۴- سوائے ع کے باقی تمام نسخوں میں "دارد" ہے۔

قلم زن را که دستِ راست بر جاست | بدستِ چپ نگیرد خامه را راست
سناں ناید درست ار کژ گزارند | الف نون آید ار از چپ نگارند
بدانش زندگانی کن همه جائے | که تا دانا و ناداں بوسدت پائے
چو طاؤس ارچه پوشی حُلّه بر دوش | نشاید پائے خود کردن فراموش
۵ چو خاک از پستی افزاید وجودت | چو آتش سرکشی بکُشند زودت
برفتن هر رهی درخورد پیکے است | ز مردم هر سلامی را علیکے است
بقدرِ خویش دارد هر یکے زور | چه همدستے کند با اژدها مور
نشاید نیشکر با پیل خوردن | نه در تگ با صبا تعجیل کردن
حریف آں گیر کز وے در نمانے | سلاح آں جوے کز وے کار رانے
۱۰ سلاحِ رخش چوں بر خر نهند مرد | بماند هم ز خویش و هم ز خر فرد
سزاوار است هر کالا بهر جائے | کُله بر فرق زیبد کفش در پائے
کسے کو از کله خس زیر پا روفت | بباید کفش بر سر محکمش کوفت
روش آں کن که دانایاں پسندند | نه آئینے که تا داناں بخندند
اگر زشتے برعنائی مزن گام | که طفلانت نثار آرند دشنام
۱۵ خراماں روستائی چوں نهد پے | بخندد پاشنائی پائے بر وے
عجوزی کو کند گلگونه بر روئے | چو توسن ز اشتر از وے رم خورد شوئے

۱- قلم را چو نگرسـ[۳] ۲- الف بے آید حـ[۲] ۵- اربستی حـ[۱] = از پستی حـ ع[۲] ع ۷- هر کسے زور سـ[۳] ب ۱۲- محکم بر سرش سـ ع[۲] ۱۶- چو شوید روئے از وی رم خورد شوی ئـ

رهی رو کش بسے پے هست بر جائے | بهر رخته مشو چوں مار بے پائے

ہمیں رہ شارعِ پرہیزگاری است | ہماں رہ رو گرت زاقبال یاری است

لگامِ شرع کن نفسِ حروں را | بروب از فتنہ میدانِ دروں را

نخواہی کاب در جویت شود کم | بنا ہائے شریعت دار محکم

۵ بلندی بایدت افگندگی کن | خدا را باش و کارِ بندگی کن

بعشق آویز در کارِ الٰہی | مجو از زہدِ خشک آبے کہ خواہی

نہ عشق است آنکہ باید خورد خونے | ز پُر حیضی و یا گلخن درونے

ہماں عشق است کت برگیرد از خاک | برد پاکت بسوئے عالمِ پاک

کسے کیں کیمیاش از دل بکار است | رُخِ زردش زرِ کامل عیار است

۱۰ زقلب ایں کیمیائے دل مکن سلب | کہ ہست آں کیمیا ہائے دگر قلب

فشانند ایں جرعہ بر من پیرِ ہشیار | کم از مستی زہستی کرد بیزار

غلط کردم تفاوت چند گویم | نہ بخشیدند زاں گلزار بویم

چہ لافد آنکہ تردامن چو میغ است | کہ ایں بوے از ہمہ پاکاں دریغ است

خوش آں پاکاں کہ کردند ایں قدح نوش | وزیں می جاوداں ماندند مدہوش

۱۵ خدا روزی کند زاں پُر شرابے | دلت را مستی و خانرا خرابے

۱- بسے پے ہست سٗ حٗ حٓ ب = پل ہست سٗ = بے پاست ع س ۷- اینکہ برخیزد ز خونے سٗ

۹- بکار است س حٗ عٗ = نگار است ع حٗ ۱۱- کم از مستی ب = کم ایں مستی عٗ = کہ ایں مستی ع حٗ

۱۴- خاموش ب —

بسر مہ سود و زیبائی است موجود | زن از وے زیب جوید مرد از و سود
شتر را لب نباشد در خورِ بوس | ولیکن پشت باشد بابتِ کوس
خراں را زیب ندہد گوہریں ساخت | ولے پالانِ نو زیبد گہِ تاخت
بپائے جفت راں منگر کہ زشت است | تو دستش بیں کہ دست افزارِ کشت است
٥ عمل گر بہرہ اندک ور فزوں داد | بامیدی دوانست آدمی زاد
یکے گوہر بر دبے کندنِ کاں | یکے را ہم بکاں کندن رود جاں
چو بے روزی کسے کم یافت نانے | چرا بیہودہ باید کند جانے
بکارے دست زن کارزد برنجی | بگِل کندن نہ ہر کس یافت گنجی
چو در ہر پیشہ نیکی و بدی ہست | بیندیش آنگہ اندر پیشہ زن دست
١٠ مگیر از خویشتن بر دست کاری | کہ مرکب راندن ندانے بے سواری
چو دل خواہی بمزدی شاد کردن | بباید خدمت استاد کردن
چو گیری تیشہ بے استاد لازم | کہ دستت چوب گردد چوب ہیزم
گلابی کاید از گلہائے خودروے | نہ در خوردِ دلِ مردم دہد بوئے
بگیر آئینِ راہ از نیکمرداں | عناں از راہِ بدمرداں بگرداں
١٥ کسے کو در پے غولاں زند گام | کند ریگِ بیاباں خونش آشام

٢- پشت باید سا ٩- نیک و بدی ہست سا ع ١٤- آئین نیک از نیکمرداں سا
١٥- خویش آشام سا سا ج-

اگر چون من شوی روشن بجمعے | تو ئی شمعے کہ افروزد ز شمعے
ص وگر بر من نشیند از تو داغے | تو آن دودے کہ زاید از چراغے
ز بادِ تلخ خیزد خواریِ شاخ | ز شمعِ مردہ کے روشن شود کاخ
ترا میگویم این پندِ دل افروز | کہ دارم بہرِ تو سوزِ جگر سوز
۵ تو ئی چون مردمِ چشم ز تقدیر | بچشمِ مردمی این سرمہ بپذیر
اگر زین توتیا روشن کنی چشم | بہ بینش باز دانی گوہر از پشم
وگر زین روشنے بے نور مانے | من آنِ خویشتن کردم تو دانے

در اختتام این سوادِ پر آبِ زندگانی کہ ماجرائے دولرانی و خضر خان است خصّصهما اللہ بعمرِ الخضر

۱۰ بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی | بپایان آمد این منشورِ شاہی
بقدرِ چار ماہ و چند روزے | فروزان شد چنین گیتی فروزے
درو کرد آسمان گنجینہ صرف | کہ عمرے گرد کردش حرف بر حرف
بخرجِ این متاعِ دیر حاصل | عطاردِ را زیان داد و مرا دل
گہر کامد دریغ از مہر و منعش | درین شد خرج کلکِ بیدریغش

۱۔ بوئے شمعے س۲ ع۲ م ۔ بوئے دودے ص۱ = تو ئی دودے س۱ س۲ ح ح۲ ع۱ ب ۲ = تو آن دودے ع
۴ ۔ مہرے بجگر سوز س۲ حاشیہ ۵ ۔ در اختتام کتاب تعداد ابیات ح۱ = در ختم کتاب ع ۱۱ ۔ گوہر فروزے ب
۱۴ ۔ صرف س۱ س۲ ع۱ ب = خرج س۲ ح ح۲ ع ۔

از آں جام ار دہندت شربتے نو | بریزی جرعۂ بر خاک خسرو
دلِ دانا شناسد کیں چہ راز است | بابلہ گفتن آبے در جواز است
خساں ایں مہرہ را قیمت ندانند | کہ دُرِّ پاک را خرمہرہ خوانند
کس ایں گوہر بگوشِ خر چہ بندد | کہ بربندندہ گوہر بخندد
۵ اگر خر بندہ با خر راز گوید | خرش از راہ دیگر باز گوید
بگلخن کش نشاید مشک دادن | بکامِ تشنہ پستِ خشک دادن
تفِ خورشیدک را شعلہ گیرد | جُعَل گر بوئے گل یابد بمیرد
بریشت ایں و داز اں می فشانم | کہ ہست آزارِ تو آزارِ جانم
اگر کس چشم غیرے را کند ریش | نباشد چوں خراشِ دیدۂ خویش
۱۰ ور آتش خرمنِ بیگانہ سوزد | چناں نبود کہ رختِ خانہ سوزد
مرا نامی است روشن تر ز خورشید | تو روشن کن کہ ہست ایں عمرِ جاوید
وجودت گرچہ از من گشت موجود | بدانگونہ کہ نامِ نیکو از جود
مپنداری کہ زیرِ نیلگوں بام | ز نامِ من ترا روشن شود نام
درختے شو کہ از خود میوہ ریزد | نہ میوہ کز درختش نام خیزد
۱۵ چراغے باش کافروزد جہاں را | نہ آں شعلہ کہ سوزد خان و ماں را
مشو تاریک رُو چوں بوم وخفاش | چو بازِ پادشا فرخندہ رو باش

---

۴ - نیکو نداند ب ۸ - برفشانم ج ۱۲ - نامِ نیک ب ۱۶ - تاریک خو ستا -

جمال آراست این ماهِ دل افروز   ز ذوالقعده دوم حرف و سیوم روز
مورخ چون شمارِ سالِ وے کرد   عُطارِد بر سرِ ذوالقعدہ کرد
وگر تاریخ بکشایند ز ابجد   ز ہجرت پانزده گیرند و ہفصد
وگر دانندہ پرسد بیت چند است   ق   درین نامه که از عشق ارجمند است
۵ بصد خوبی نشاند در دل و جان   غمِ خوبِ دولرانی خضرخان
چو بر بالا کشد این پرده را کس   چهار الف است و دو بیست اینقدر بس
پس از خونِ شهیدانِ پرانده   نوشتم سه صد و زان پس ده و نه
اگر بر راستی خواهی گوا خواست   شهیدانیک گواهی میدهد راست
دگر زیر و زبر گردند همره   چهار الف است و پانصد بانه و ده
۱۰ درین میمون سوادِ خضرخانی   ز کلک افشاندم آبِ زندگانی
چو خضر افگندم اندر چشمه ماهی   نهفتم آبِ حیوان در سیاهی
جراحتهائے مشتاقانِ شب خیز   خراشیدم بنوکِ خامهٔ تیز
نه دود است اینکه بیرون آمد از نے   که خونِ سوخته زاد از سرِ وے
سزد کین شعله گردد گیتی افروز   که از دودِ دو آتش دارد این سوز
۱۵ اگرچه تشنه را آبی دهد خوش   زند در خرمنِ هستی هم آتش

۱- ذی القعده ح[۲] ع[۲] = ذوالقعده ح ح الضا ششم روز س[۱] ح[۱] ع[۲] = سوم روز س[۲] ح ب د
۲- بیت ابنه س س[۲] ح ح[۲] ع[۱] ع = پرانده د ع حاشیه = مشهد افروز - نه ده ازان روز س[۳]
۱۴- دود پر آتش س[۳] -

نہ زانگونہ گہرہائے کہ سنگی — گرفت از پرتوِ خورشید رنگی

گہرہائے بتاب از نورِ جاوید — کزاں رنگ آورد یاقوتِ خورشید

چو زاملائے رقم سنجانِ تقدیر — ق نگارش یافت ایں فرخندہ تحریر

عروسے شد جمالش مایۂ عشق — زسرتاپائے در پیرایۂ عشق

۵ قلم بسیار در سودا فروشد — کہ زلف آرائے ایں خورشید روشد

تو گوئی صورتِ یوسف دریں رو — زنون و صاد کردہ چشم و ابرو

زہی لعبت کہ گاہِ گش خرامے — شود از غمزہ برصد ویس رامے

دریں وقت ار بخیزد وامق از گِل — ازآں عذرا بریں عذرا نہد دل

ہم اینجا لیلی و مجنوں گرو شد — ہم از شیرین و خسرو قصہ نو شد

۱۰ گر اول بو دغیطینوسش را جوش — نشد حاصل زبہمن نوششِ ایں نوش

دگر از ورقہ و گلشن کنی یاد — ہم از حسنِ سخن افتاد بنیاد

تو ایں دیبا نگر زانصاف بنیش — کہ فرض است آفرینش زآفرینش

دریں گیتی بشادی ونژندے — کسے کم خواند زینساں دردمندے

بہر حرفش دروں دہ نامۂ شوق — بہر لفظش نہاں صد عالمِ ذوق

۱۵ مروّجِ صحنِ مسریتی چو فردوس — دقایق جمع چوں برجیس در قوس

۵۔ نطق آرائے ب ۶۔ سورۂ یوسف س[۲] س[۳] حم حم[۱] ع[۲] ب = صورتِ یوسف ع ۸۔ گش خرامے س[۱] س[۲] حم حم[۱] ع[۱] = خوش خرامے س[۳] ب ع ۱۰۔ عیطیطوش حم[۲] ایضاً نوش بن نوش حم س[۱] ۱۱۔ نقاد بنیاد حم[۲] = افتادہ بنیاد س ۱۲۔ ایں زیبا س[۲] ایضاً دگر فرصت ببابلی زا فرینش س[۳]۔

فروغ از روے و تاب از تن تہی گشت   چراغِ دیدہ را روغن تہی گشت

خزاں در باغِ ہستی غارت آورد   سمن پژمردہ گشت و ارغواں زرد

غرض را در خزینہ ماند نقدے   نماند از آرزو در سینہ نقدے

بزنگ آورد روے آئینہ ہوش   سخن را راہ می ندہد بجز گوش

صدف را مہر زد لبہاے خنداں   تزلزل یافت گوہرہاے دنداں

نوید ماد رِ خاکم زہر باب   صلا گفت از برادر خواندۂ خواب

متاعِ عیش را بازار بشکست   تمنّا را کلیدِ کار بشکست

سہی سروِ خراماں ماند برجاے   تواں از دست رفت و جنبش از پاے

دو زانو ضعفِ خود کرد ند معلوم   شدند آئینہ ہاے آہنیں موم

۱۰ دریں ہنگام کآمد گاہِ آنم   ق کہ در جنبیدن آید کار بانم

چہ جاے آنست وہ کیں نفسِ خود کام   نہد بنیاد ہاے نا سر انجام

برغبت بستہ دل در ہرزہ چند   نہ شرم از خویش و نے بیم از خداوند

گہے یارِ جوانانِ غزل گوے   گہے در بندِ طفلانِ نکوروے

گہے بادی در آرم در سراز گفت   گہے گویم ندارم در جہاں جفت

۱۵ ہمیشہ با زنخ بودہ است کارم   سراسر در زنخ شد روزگارم

۲- برخزانہ س۳ = برخزینہ ح۲ ب ایضاً درکیسہ نقدی س س۲ ح ح۱ = درسینہ نقدی س۱ ح

۱۰- درجنبیدن آید س۳ ح۱ = درجنبیدن آمد س س۲ ح ع-

بدل رنج آرد و در سینه راحت | جسد را مرہم و جاں را جراحت
بشادیہا دہد در نغمہ یاری | کند ہنگامِ غمہا غمگساری
بے خواراں دہد داروے مستی | بخونخواراں صلائے بت پرستی
جگرہا بر سرِ آتش نشانند | نمک بر رخنۂ دلہا فشانند
۵ زہے آتش فشاں دیباجۂ درد | کزو ہم بادہ و ہم خوں تواں خورد
شکر پروردۂ خوزستانی از ناز | کہ خواند سوئے خود جاں را بہ آواز
مفرح شربتے کاری چو در پیش | شود از بیش خوردن تشنگی بیش
شود بیدار عشق و عقل در خواب | ہوس مستسقی و اندیشہ سیراب
فسردہ دل نیاز اندیش گردد | نیازی را نیازش بیش گردد
۱۰ درو جان و دلے منزل کند راست | چو فرزندے کہ یابندش بصد خواست
مرا گرچہ دریں گفتارِ دل دزد | بہر حرفے سزد صد گنجِ زر مزد
نیم با اینہمہ زیں گفت و گوشاد | کہ ہنگامِ پریدن نیست زیں باد
بسر شد نوبتِ حسن و جوانی | نماند آبے بجوئے زندگانی
شد از من روزگارِ خرمی دور | بدل کرد آسماں مشکم بکافور
۱۵ بروں شد ماہے امیدم از شست | بباد رخنانہ ہفتاد پیوست

۲- بُت پرستی سا سا۳ سا۲ حہ حہ۲ ع۲ ح صا = شب پرستی ع ۶- جانے بآواز صا
۹- نیازے بیش سا۳ ب ۱۰- دروں جان و دل سا سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ب = درو جان دلے ع
۱۱- بہر حرفے ، سد ب -

نہ از ذیلِ عنایت سایہ جُستم
نہ در ظلِّ حمایت پایہ جُستم

۳ ہمہ جا بودم از بختِ پر اُمید
عُطارِد وار ہمزانوئے خورشید

بہر کف جائے کردم یاسمیں وار
ز بردستِ زبردستاں نگیں وار

ولے بااین فریبش گشتہ مغرور
بہ آساں چوں توانم کردنش دور

۵ ندانم چوں بجا آوردہ ایم
فرامش کاریِ شکرِ خدایم

بریں بس نیست دیگر خلقِ ناداں
بہ تحسیں دادنم دارند شاداں

مرا خود دوزخے کردہ فنِ زشت
دگر ایشاں بدم سازند انگشت

یکے از من غزل جوید دگر بیت
فشانندم بر آتش روغنِ زیت

بدو انگیزیِ زینگونہ سوزے
حدیثِ من بداں ماند کہ روزے

حکایت

۱۰ یکے را خانہ بود آتش گرفتہ
دلش را شعلۂ ناخوش گرفتہ

دواں باچشمِ گریان و دلِ ریش
بہ آبِ دیدہ میکُشت آتشِ خویش

برو بگزشت ناگہ ابلہے مست
نمک خوردہ کبابے کردہ بر دست

بدو گفت ایکہ آتش میکُشے تند
بیاویں شعلہ چندانے کمن کند

۱۵ کہ من بر آتش اندازم کبابے
ترا نیز اندریں باشد ثوابے

ہمین است اندریں گفتار حالم
کہ خلق از من خوش و من دردبالم

۶۔ بہ تحسینے دلم ب = بہ تحسیں دہم تا ۸۔ غزل خواہد یکے ب۔

نشد سررشتهٔ بر دست ازنجاتم | که بربندد زنخ هم در حیاتم
زحرفی کاں بنوکِ خامه دادم | سیه شد نامهٔ من چوں سوادم
زنقشِ بد بستوه آمد قلم گیر | نماند اندر صحیفه جائے تحریر
فرشته چوں بزیرم رخت ریزد | که دیو از سایهٔ من میگریزد
۵ دریں سودا دلِ دیوانه درماند | وزیں قلما قلم افگنده سرماند
غرضهائے که رونق بخشد ایں سوئے | همه در پیشم آمد روئے در روئے
مراد از گفت گر کام کشاد است | گرفتم هرچه در عالم مراد است
بکشتِ من ز ابرِ بختیاراں | زامیدِ من افزوں ریخت باراں
بزرگاں کرده از دستے چو دریا | مرادِ خاطرم یکیک مهیا
۱۰ ز اوراقے که باهم غنچه بستم | چو گل در بزمِ سلطاناں نشستم
نسیم را چناں شد بخت خواهاں | که گشت ایں غنچه دستنبوئے شاهاں
مرا بود از چنیں فرخنده کارے | کلاهِ عزت از هر تاجدارے
زهر شاه آمدم هر دم خراماں | چو سوئے سرخ روئے و زر بداماں
نه با هر مشتری کردم قرانے | نه هر مریخ را دادم عنانے

۲- چوں سوادم س س۲ س۳ ح ح۲ = زاں سوادم ب = در سوادم ع ۴- دل درمانده س۲ س۳ ایضاً وزیں قلماں ۵ = دریں قلما ح۲ = وزیں کالا س۳ ۷- مرادر گفت س۲ ح۲ ۵ = مراد از گفت س س۳ ب ۸- امیدِ بختیاراں س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب = ز ابرِ بختیاراں ح ع۲

۱۰- بزم سلطانے س۲ س۳ ب ۱۳- آیدم س۲ ب-

ز دل سختی تنم آئینه کردار | ازین سو روشن و زانسوے زنگار

بدین بازی که طفلان را فریب است | نه دانا باشد آنکو ناشکیب است

گرفتم خود گرفت آفاق حرفم | برآمد بر فلک نامِ شگرفم

چه سودم زین چو گاهِ رستگاری | نیابم زو بری جز شرمساری

۵ چه خوش گردم کنون زین نغمهٔ خوش | که پاکو با ندم فردا بر آتش

دو مایه حاصلِ شعر است در دهر | بهر دو نیست زامیدِ زیان بهر

یکے مالی که سلطان بخشد و میر | دوم نامی که گردد آسمان گیر

بچشمِ هر دو در راهِ خطرناک | غبارے دان که این باد است و آن خاک

رهم شیب و فراز و دیده پرگرد | فرس هم کور جولان چون توان کرد

۱۰ چو این لاشه بچاه افتد نگونسار | نه سلطان دستِ من گیرد نه سالار

چو فردا از زمین بالا کنم پشت | چه باشم خاکسارے باد در مشت

خداوندی که ما را کار با اوست | بهر نیک و بدم گفتار با اوست

بود واجب کزین نقشِ تباهم | نگرداند بمحشر روسیاهم

بَرَد در دوزخم. آتش بند | گلوبسته دروغین دفترے چند

۱۵ دریغا رهبرِ دانندهٔ در پیش | دلِ من هم بران گمراهیِ خویش

چو من خود را زره یکسو فگندم | گنه بر دامنِ رهبر چه بندم

۶- از امیدان بهر سا۳ ح = اُمیدِ اماں بهر سا۳ عا = زامید داماں بهر ب ۸- بچشم آن هر دو سا۳ = بچشم هر دو ح ع = بچشم هر دو سا۳ ح جا ع ۱۳- حرف تباهم ب-

کجا شاید ز عقلِ دانش آموز — کہ در افسانۂ و افسوں رود روز

تنم را دہر زاں سوز رفتہ جائے — دلم را زیں طرف زنجیر در پائے

نگہ کن کیں کشاکش بر چہ سانست — کاجل زانسو اَجل زینسو کشانست

تنے کش در کشش دو رشتہ بندند — ہمہ بندش بجوئی گریہ خندند

۵ سخن گر خود ہمہ سحرِ مُبین است — فراواں موم و اندک انگبین است

گلے نشگفت ازیں خرم بہارم — کہ ضائع گشت روز و روزگارم

چو من آلودہ دامن گل نباشد — سیہ رو تر ز من بلبل نباشد

نگر تا چند ز افسوں یافتم دام — کہ ایں طوطی ہند آں بلبلم نام

رسانیدم سخن را تا بداں جائے — کہ آنجا گم شود اندیشہ را پائے

۱۰ نہ در ملکِ عرب تیزیم کند است — کہ رخشم گاہ نرم و گاہ تند است

چو از نعتِ نبی تا بد جمالم — بجائے رضا ندہد کمالم

دری را خود دری شد باز بر من — کہ غیرے را نزیبد ناز بر من

خدایم داد خود چنداں معانے — کہ بگرفتم بساطِ ایں جہانے

دریغ آں سو ندارم مایہ با خویش — علف در خانہ خور دم راہ در پیش

۴۔ تنے کش در کشش سا سا سا ح ۲ ع ا = تنے کاندر کشش ع ایضاً بجوئی گریہ ب ۷۔ سنبل نباشد ح ۸۔ بافتم دام سا ع ۲ ۱۰۔ نہ رخشم ب ع ۱۱۔ یا بد جمالم سا ح ۲ ایضاً بجائے یک زسد نہ ہد کمالم سہ ۱۳۔ چندانے معانے سا سا سا ع ۲ = چندانم معانے سا ۱۴۔ مایۂ خویش سا سا = مایہ با خویش سا ح ۲ ع ۲ = پایہ بر خویش ع = بایہ با خویش ح۔

تاریخ طبع مثنوی دولرانی و خضر خاں از حافظ محمد اسلم صاحب جیراج پوری

الا اے آنکہ داری مایۂ ذوق ۔۔۔ بخواں ایں دفتر افسانۂ شوق
بہ بیں ایں قصۂ نغزِ کہن را ۔۔۔ بہ بیں نیرنگیِ رنگِ سخن را
بہ بیں اندازِ سحرِ سامری چیست ؟ ۔۔۔ بہ بیں اعجازِ فنِّ شاعری چیست ؟
بہ بیں تا خامۂ خسرو چہ چیز ست ؟ ۔۔۔ کہ در مصرِ سخن ہمچوں عزیز ست
سوادِ او زُلالِ زندگانی ست ۔۔۔ کہ آبِ خضر در ظلمت نہانی ست
اگرچہ آں صوفیٔ اندر گلیم ست ۔۔۔ ولیکن طورِ معنی را کلیم ست
کلامش در بلندی عرش پیماے ۔۔۔ فرو ترنہد از بامِ فلک پاے
چو طوطی بشکر افشانیش مشہور ۔۔۔ بشیرینی گرو بُرد از لبِ حُور
ازاں مشہور در ایرانیان ست ۔۔۔ کہ خسرو طوطیِ ہندوستان ست

مسلّم نزدِ اُستادانِ نامی ست ۔۔۔ کہ شاہِ مثنوی گویاں نظامی ست
چرا کو در سخن عالی مقام ست ۔۔۔ جہانِ نظم را از وے نظام ست
جوابش گرچہ افزوں از حساب ست ۔۔۔ ہنوز آں خمسۂ او لاجواب ست
ولے بعد از نظامی خسرو ماست ۔۔۔ کہ در ملکِ سخن مسند بر آراست
زبانش ملکِ معنی کرد تسخیر ۔۔۔ بہ تیغِ ہندیِ خود شد جہانگیر

ندیدم پے بہر جانب کہ راندم — زہمراہان و رہبر دور ماندم

ز بے آبی چو گم شد اشترِ مست — بقرباں دادمیش از تردیہ دست

پس از من ہر کہ آید یا گر آید — پے اندر پے رسد آنجا کہ شاید

مرا ایں غول نفسِ دیو پندرا — فگندا اندر خرابہائے بسیار

۵ کنوں زیں بادیہ تا کارو انم — مگر کرگس رساند استخوانم

ولے با ہمہ اُمید دارم — کہ غافل نیست رہبر از شمارم

ز صالح ناقہ گر تنگ زد بفر سنگ — برآرد ناقۂ خود صالح از سنگ

بزی کو راہ جُست از پیش وازپس — عصائے راہ اد چوبِ شباں بس

شدم تسلیم پس او داند و پیش — کہ من ایں رہ نیارم رفتن از خویش

۱۰ بدو فضلِ خدا ایم کرد تسلیم — ہم او صدقِ ویم بخشد بہ تعلیم

خداوندا بسوئے رہ نمایم — کہ با ایں رہ نما سوئے تو آیم

ہمہ کس حاجتے آرند در پیش — چہ حاجت من کہ گویم حاجتِ خویش

نمی خواہم ز تو بخشی چو ہر کس

تو خسرو را چہ مے بخشی ہماں بس

۱- بازماندم سا ۳ حو ع ۱ حو ۲ = نیزماندم ب ۲- بقرباں داشت ب ۳- ہرجا کہ خواہد ب ۴- دیو کردار ۳ ۵- بزے کو می جہد ۲ = بزکو را جہد ۳ ۹- شدم تسلیم پیر او داند و پیش سا ۳ حو ۱ حو ۲ ع ۲ ب ۱۰- صدق دیم سا ۳ ب ۱۳ ابخشش چو ہر کس سا ۳ ع ۲ حو ۱ ب۔

تمت

باقلیم سخن سکہ رواں کرد — زمین شعر رشک آسماں کرد

جواب خمسۂ نظم نظامی — نوشت و داد داد خوش کلامی

گرچوں پیرو نقش دگر بود — نہ بتوانست چیزے بروے افزود

بطرز نو وے ایں قصہ بنگاشت — کہ اہل قصہ در پیش نظر داشت

بہ پیش گل کہ بلبل نغمہ خواند — چساں اندر زمستاں کے تواند

بہ پیش شمع پروانہ شود تیز — بجولان تماشا گرم مہمیز

ز پیراں ایں مثل باشی شنیدہ — "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"

ازاں ایں نظم را رنگ دگر شد — ز دیگر مثنویہا خوب تر شد

نو آئیں شد مر ایں افسانہ را ساز — مے ہندی ست اندر جام شیراز

دولرانی خضر خاں زندہ گشتند — ز نظم خسروی پائندہ گشتند

بداد از چشمۂ شیریں زبانی — خضر را خود زلال زندگانی

مپندار اینکہ افسانہ طرازی ست — بعبرت بیں کہ رمز عشقبازی ست

پے تاریخ طبعش گفت اسلم

دولرانی وخضر آباد باہم

۱۹۱۶ء